إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

از تصنیف علامہ جلیل و فاضل نبیل جناب مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب دہلوی

مشہور واعظ جامع مسجد دہلی

تفسیر ابر کرم

مطبع فیضی دہلی میں طبع ہوئے
مرتبہ ثانیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہ اجمعین الی یوم الدین برحمتک یا ارحم الراحمین **اما بعد** فقیر حقیر سراپا تقصیر محمد امیر الدین احمد حنفی مشہور واعظ جامع مسجد دہلی بن منشی حسین علی صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ کہتا ہے کہ حسب اصرار و فرمایش احباب و بخواہش تمام سامعین ۔ تفسیر ابر کرم المعروف مناقب والائی امرا باخیر جو تفسیر آیت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماہ کی گئی ہے ۔ کہ جسمیں فضائل درود شریف و ذکر نماز و بیان مصائب امام حسین علیہ السلام اور عجیب و عجیب حکایتیں اور قدماء اسلام اور ائمہ کی دلفریب روایتیں ہ ادا دلربا اور مادہ معرفت افزا ہیں کہ خداوند تبارک تعالی میرے دلخواہ ناظرین کو ان سے جزائے جزیل اور اجر جمیل عطا و مرحمت فرمائے ۔ اور تحت ذکر صالحین ابرار اخیار حالات امرائے صالحین جو فی زمانا دینداری میں سبقت لیگئے ہیں بطور یادداشت و بقائے نام ہیں نے اپنے نیک گمان کے بموجب انکا ذکر خیر لکھا ہے اور نیز ان حضرات کا ہیں نے شکریہ ادا کیا ہے کہ جنہوں نے مجکو مدرسہ اسلامیہ فتحپوری میں کوشش کرکے پڑھایا ۔ اور جو اسوقت معتنمات دہلی ہیں انکا ذکر خیر بھی اپنی کتاب میں بقای یادداشت لکھتا ہوں اور جن حضرات سکا میں نے اپنی کتاب میں حال لکھا ہے انکو دل سے دعا دیتا ہوں یارب انکو اس جہان میں خوش رکھہ اور خاتمہ بالخیر اور انکا حشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابہ

تابعین وتبع تابعین واولیاء کرام ہو آمین - اللھم تقبل منا انک انت السمیع
العلیم حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۵

التماس حقیر

جو لوگ مذاق تالیف وتصنیف سے واقف ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ اس قسم کی تصنیفات میں مصنف کو کیا کچھہ صعوبتیں پیش آتی ہونگی - اس قسم کی تصنیفات کے لئے کسقدر سامان درکار ہونا چاہیئے - روسا کا حال دریافت کرنا اور صدہا کتاب کا دیکھنا اور پھر اسکے لئے فارغ البالی بھی چاہیئے جو اس زمانہ میں عنقا ہے -

کافہ اہل اسلام کو خوشنودی ہو

ہم بہت خوشی سے اپنے جیسے مند معزز مولانا مولوی محمد امیر الدین احمد صاحب واعظ جامع مسجد دہلی کے سوانح عمری لکھتے ہیں - معزز مقتدر مصنف افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حامی دین متین عالیجناب حضرت مولانا مولوی امیر الدین محمد صاحب مشہور واعظ جامع مسجد دہلی مدفیضہ میں بہت فخر کے ساتھ اس بات کو ظاہر کرتا ہوں کہ ہمارے مولانا نے بعد انفراغ تحصیل علم حدیث شریف سنہ [illegible] ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دہلی میں قیام اختیار کیا اور جب سے وعظ جامع مسجد دہلی میں شروع کیا اللہ کے فضل وکرم سے عرصہ سوا چھہ سال میں آپکی ذات سے بہت فیض ہوا دو ہزار نو سو آدمیوں کو شرف باسلام کیا یعنی مسلمان کیا جنکی بلحاظ اختصار انکے نام نہیں لکھے گئے اور جس جگہہ مولانا موصوف تشریف لیجاتے ہیں دو چار دس پانچ کو کلمہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا دیتے ہیں اور دن رات مولانا ممدوح کو ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے مولانا بڑے عالی حوصلہ عالم اور قامع بدعت اور اظہار امر حقمیں ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں احیاء سنت میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور بڑے مداح رسول اکرم اور اہلبیت اور صالحین ہیں آپ بڑے مشہور واعظ منصف اور لیاقت علمی میں اپنا مقابل نہیں رکھتے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - اسکے خاندان میں کوئی ایسا نہیں ہوا - آپکا بیان نہایت دردناک ہے - یہ حضرت بڑے نیکنام نیکی

پسند - نیک راہ - نیک مزاج - عدیم المثل ہیں - آپ بڑے منکسر المزاج - فروتن - مشہور متقی
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - حکام وقت آپکی بہت عزت کرتے ہیں - حکام یورپین
میں بھی آپکو بہت توقیر حاصل ہے - مگر آپ ایسے کم ملتے ہیں - ہر جمعہ کو آپ جامع مسجد میں وعظ فرماتے
ہیں ہزارہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ آپکی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں - لوگ بڑے شوق سے آپکا وعظ
سنتے ہیں بہرحال آپکی بود و باش دہلی میں آیہ رحمت الٰہی ہے اور اسلام کے لیئے زینت اور ترقی
لامتناہی ہے - آپکی خدمت گذاری دیندار لوگوں پر درپے قدمے سخنے ہر طرح واجب ہے - -

ایک خیرخواہ اسلام سید حسن الحق عفی عنہ

صاحب عالم جناب مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر

مصداق قول علیہ السلام من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ خداوند کریم نے مجھے دلی جوش دلایا
کہ میں اپنے محسنوں کا علے قدر مراتب شکریہ ادا کروں - جیسا کہ اللہ تعالے نے اُنکے مونہوں کو سفید
کیا ہے آخرت میں بھی اُنکے مونہوں کو سفید کرے - آمین یارب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین -
اطلبوا من الرحماء و من حسان الوجوہ کا پورا مصداق دار الخلافہ شاہجہان آباد میں ہم
اپنے معزز حامی اسلام صاحب عالم مرزا محمد سلیمان شاہ صاحب بہادر گورگانی تیموری
کو پاتے ہیں احسن الخالقین نے جیسی حسن ترکیب آپکے جسم لطیف کو عمدہ سانچے میں ڈھالا تھا اُس سے
سوا خوبیاں آپکو روحانی طور پر عنایت کیں حافظ قرآن آپ ہیں حاجی حرمین شریفین آپ ہیں
علوم کا وہ حال کہ عربی فارسی انگلش سب میں طاق اور صفات نیک میں شہرہ آفاق ہیں
حضرت بڑے باخیر شخص بابرکت ہیں - فیاض - باذل - سخی - سیر چشم - منکسر المزاج خلیق بدرجہ
غایت ہیں فقیر حقیر نے جو کچھ پڑھا سب آپ ہی کا فیض تربیت ہے میں جناب کا شکر
بجز نہ زبان قلم سے بجا لا سکتا ہوں نہ قلم زبان سے شعر از دست و زبان کہ برآید کز عہدہ
شکرش بدر آید ؛ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی دہلی میں ایک یادگار خاندان تیموری ہے
یا الٰہی آپکی عمر طویل اور آپکے دشمن ذلیل ہوں - آمین -

حافظ وکیل عزیز الدین صاحب

حضرت عالیجناب بدر الصلحا رحاجی حرمین شریفین مولانا مولوی حافظ وکیل **عزیز الدین** صاحب دام فیضہ۔ حضرت کی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں۔ خدائے تعالے نے آپ کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ جسکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے ادہر بزم وکلا کو زیب و زینت ہے حضرت میرے دوسرے محسن ہیں۔ آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسی کو نصیب ہو میری درس رئیس میں اس صاحب نے بھی کوئی حصہ کم نہیں لیا بلکہ میری تحصیل علمی سب اسی پارسا کے دامن الفت سے وابستہ ہے۔ یہ صاحب بڑے نیکنام نیکی پسند۔ مخیر۔ باخیر آدمی ہیں۔ آپ اعلی درجہ کے مشہور متقی اور نماز پنجگانہ اور تلاوت قران میں تامل نہیں مانتے آپ ہر صبح اپنی مسجد میں۔ قران کا ترجمہ فرماتے ہیں اور صدہا مسلمان فیض پاتے ہیں۔ یہ جناب بڑے ذی علم۔ آپکی محاورات نازک سے خوبے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعاں منفعل معنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہمارے معزز عالی حوصلہ حامی اسلام ہیں اور آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے علمار کو آپکی ذات سے بڑا فخر ہے علمار کی بڑی عزت کرتے ہیں اور تعظیم سے پیش آتے ہیں۔ نہایت خوش عقیدہ ہیں کلمہ خیر کے کہنے اور لکھنے سے کچھہ عذر نہیں ہے اس حدیث پر آپکو بہت خیال رہتا ہے **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے من ستر مسلما ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔ جو صفتیں کہ مومن میں چاہئیں ذات والا میں موجود ہیں ذلك فضل الله یوتیه من یشاء۔ آپکا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے اب فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دارین میں سرخرو رکھہ اور حشر انکا مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلعم والصحابہ والتابعین والتبع تابعین واولیاء اللہ رضوان اللہ علیہم

اجمعین

احبیبن کے ساتھ کرے۔ آمین ثم آمین۔

مولانا محمد شاہ صاحب

یادش بخیر صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت زبدہ فقہاے زمان **محدث دہلی** اعلے جناب مولانا **محمد شاہ صاحب** مرحوم جعل الجنتہ مثواہ۔ عالیجناب مولانا ممدوح کی خوبیاں بیان نہیں کرسکتا ہوں۔ جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالے نے دی ہیں۔ علم حدیث و تفاسیر و فقہ میں آپ نے ایسا پایہ کمال بہم پہنچایا تہا کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکہا نہ سنا۔ زہد و تقوے بدرجہ غایت تہا اور خلق بدرجہ نہایت تہا۔ اس عاصی کے علم حدیث میں اُستاد شفیق تہے یا الٰہی جنت میں خوش خوش رکہہ۔ آمین۔

جناب میر بادشاہ صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عوالی مرتبت معلے القاب افتخار الامرا بدر الصلحا **میر بادشاہ** صاحب مرحوم و مغفور جعل الجنتہ مثواہ۔ آپ بڑے دیندار مشہور متقی آدمی تہے اور نماز پنجگانہ و تلاوت قرآن بلا ناغہ کرتے تہے۔ یہ صاحب اعلے درجہ کے فیاض۔ باذل۔ باخیر شخص بابرکت تہے **حکایت** آپکی بست ۲۷ ماہ رمضان المبارک ۱۳۱۳ کو میرے معزز مہربان حضرت عالیجناب شہزادہ محمد فرج صاحب بہادر نے بیان فرمایا کہ میں آج بعد سحری کے عالم رویا میں کیا دیکہتا ہوں کہ حضرت میر بادشاہ صاحب مرحوم ایک نہایت عمدہ سفید پوشاک پہنے ہوے اپنی قبر میں ٹہل رہے ہیں اور اس آیت شریفہ کی تلاوت کر رہے ہیں قالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ و اورثنا الارض نتبوء من الجنت حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔ شہزادہ صاحب فرماتے ہیں میں نے حضرت مغفور سے دریافت کیا کہ آپ نے دنیا میں کیا عمل کیا تہا کہ جسکے عیوض میں آپکو خدا کے یہاں سے یہ مرتبہ ملا فرمایا اللہ کی حمد و ثنا کس منہ سے بیان کروں میں نے اپنے پیارے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کے

بموجب ایک مقدمہ فیصل کیا تہا اسکے عیوض میں مجکو خدا نے یہ مرتبہ دیا - فرمایا جبکہ مجکو قبر میں کہا تو عجب ہے حکم ہوا کہ ہمارا بادشاہ نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح خوش کی ہے ہم بہی انکی خطائیں معاف کرکے جنت میں انکو جگہہ دیتے ہیں میں نے یہ امر حق جانکر اپنی کتاب میں درج کیا ہے کہ اسکے دیکہنے اور سننے کی رغبت ہو کہ ہم بہی رسول خدا سے ایسی محبت کریں جیسی کہ اس مرحوم و مغفور نے کی اور اپنی مراد کو پہنچے اور دوسرے میں نے اس مرحوم کا نام نامی اسیواسطے لکہا کہ انکا نام نامی کو دیر تک بقا ہے کہ ایسے لوگوں کا ذکر خیر باعث برکت ہے - اس مرحوم کی قبر احاطہ خواجہ باقی باللہ میں ہے یہ مرحوم طالبعلمی کی حالت میں میرے حال پر نہایت کرم فرمایا کرتے تہے اور ہر طرح کی امداد دیتے رہتے تہے یا الہی انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکہہ - آمین اور انکے صاحبزادونکو بہی دوجہاں میں سرسبز کر اسوقت مجکو خدا نے دلی جوش دلایا کہ میں حضرت کے دونوں لائق فرزندوں کا اپنی کتاب میں مغتنمات دہلی میں ذکر کروں -

محمد میر و محمد نصیر صاحبان

حضرت عالیجناب محمد میر محمد نصیر صاحبان دام اقبالہم - آپ صاحبان کی خوبیاں میں بیان نہیں کرسکتا دونوں صاحب نیکنام - نیک طینت - نیک راہ - نیک مزاج رئیس دوش طبیعت - یہ حضرات منکسر المزاج فروتن - مودب - متواضع - فیاض - مہماں نواز - شریف - شریف پرور - خوش عقیدہ - اعلے درجہ کے خلیق ہیں - علمی لیاقت ماشاء اللہ صاحبان عالیشان کی بہت اچہی ہے - ایک سے ایک لائق اور اعلے ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - حضرت محمد نصیر صاحب گہر پر تشریف رکہتے ہیں اور حضرت محمد میر صاحب میرٹھ میں درجہ اول کے وکیل ہیں - آج میرٹھ شہر میں جو بات ماشاء اللہ آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو - یہ کچہہ تہوڑی عزت نہیں ہے - آپ سند یافتہ ولایت ہیں - بہر حال دونوں صاحبونکا دم بسا غنیمت ہے - **فقیر** دونوں صاحبان ذیشان کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و زکی عملکما فی عمل الاخیار -

ہر چند کہ شہر دہلی قبل از غدر ۱۸۵۷ء زمین پر نمونہ بہشت کہلاتا تہا - باوجودیکہ وہ حضرات صاحب کمال

جو باعث رونق اور سبب زینت اس شہر کے تھے ویرانے عالم بقا ہوئے - عمارات نامی گرامی معرض انہدام میں آگئیں مگر پھر بھی جو غور کیا جاتا ہے تو نسبت اور شہروں کے یہ شہر بہشت ہیں تو اعراف ضرور ہے اب بھی بعض صاحب کمال اور اہل ہنر بحال تباہ بطور یادگار زمانہ سابق موجود اور مغتنمات سے ہیں چنانچہ انکا حال مختصراً چند سطور میں درج کیا جاتا ہے -

مغتنمات روساے دہلی

جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ نیر لوہارو

عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب - فرشتہ رو ملک خو عاصف عہد حاتم مہد مقتداے روزگار آیہ رحمت پروردگار زیب افزاے مسند دولت و اقبال جلوہ آراے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان حامی دین متین نواب محمد **امیر الدین احمد خاں** صاحب بہادر خلف اکبر نواب نیاں مآب فخر الدولہ محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر علائی مرحوم طال اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کم قبلہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بلکہ تمام ہندوستان میں رئیس المسلمین اور بدر الصلحاء اور سالار الابرار اور مشہور متقی - نیک نام نیکی پسند - نیک راہ نواب موصوف کو کہنا چاہیئے - عمدہ صفات پابند صوم و صلوۃ اور ورع تقوے اور لیاقت علمی میں آپ ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ادنے و اعلے کی طرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں بہر حال آپکا دم فی زماننا غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ رئیسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اللہ انکو دو جہان میں خوش رکھے آمین علاوہ اسکے آپکا ذکر خیر صفحہ [illegible] میں بیان کیا گیا ہے -

جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر فخر الدولہ نیر لوہارو مرحوم

خوش تحریر طوطی ہندوستان وعندلیب ہزار داستان زنگ زداے آئینہ سخندانی مصقل مرآت نکتہ دانی بلبل خوش لہجہ سخنوری رشک افزاے کلام ظہوری وحسرت افزاے مضامین انوری وحید العصر

فہبا مہ دہر امیر الہند والاجاہ اعنی فخر الدولہ نواب معلے القاب بدر الصلحا حضرت مولانا مخدومنا نواب محمد علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم ومغفور مبرور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ زبان فارسی میں عاصی کے اُستاد شفیق تھے۔ حضرت کا تبحر دریائے عمان سے کم نہ تھا جناب کی روانی قلم وتیزی زبان پر دشمنوں تک نے درود بھیجا۔ حضور کی بذلہ سنجیاں اور جناب کی چہ میگوئیاں اللہ اللہ جیسی خوش آیندہ تھیں کہ انہیں پر تمام ہوگئیں۔ اس ننگ جہان کو جتنا فخر ہو بجا ہے کہ جسکا اُستاد فخر الدولہ علائی ہے۔ سچ پوچھیے تو ایک یہی بات اپنے ہاتھ آئی ہے فقیر بھی حضرت نواب صاحب مرحوم کو دل سے دعا دیتا ہے کہ نواب صاحب مبرور کو جنت میں خوش وخرم رکھیو یارب جب تک دریا میں صدف اور صدف میں دُر اور دُر میں آب اور آب میں موج باقی ہے نواب صاحب کی اولاد کو سر سبز اور خوش وخرم رکھیو۔ آمین۔ نواب صاحب مرحوم کی اولاد حضرت نواب فخر الدولہ امیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور نواب بشیر الدین احمد خان صاحب بہادر اور عزیز الدین احمد خانصاحب بہادر وضمیر الدین احمد خانصاحب بہادر وصفی الدین احمد خانصاحب بہادر دام اقبالہم کو گرداب فتنہ وفساد سے محفوظ رکھیو اور اقبال روز افزوں سے محفوظ بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ۔ این دعا از من از جملہ جہان آمین باد۔

جناب نواب مرزا محمد حسین صاحب

حضرت معلے القاب زین الصلحا نواب مرزا محمد حسین صاحب عرف میاں خضر دام اقبالہ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ یہ حضرت مشہور متقی۔ دیندار نیکنام۔ نیکی پسند۔ نرم طبیعت۔ رحمدل۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے خوش عقیدہ۔ دریا دل۔ صادق الوعدہ منکسر المزاج۔ فروتن۔ حامی دین متین۔ از عشاق رسول خدا۔ شب خیز تہجد گذار۔ اوراد سفر وحضر میں نہیں چھوٹتے۔ بزناؤ عمدہ۔ یہ رئیس درویش طبیعت ہیں۔ آپکا انصاف منصف حقیقی کو پسند ہے۔ جس مقام کو نواب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پُر آب ہے۔ گو میں آپکا حال کتاب ہذا کے ۸ صفحہ میں درج کر چکا ہوں مگر آپکا دم

اسم سامی بھی بلفظ خضر ہی ہوچلی ہے بھی

بھی دہلی میں غنیمت ہے اسلئے مغتنمات دہلی میں یہ لکھنا مجکو ضرور ہوا - آپ بڑے عالی خاندان میں حضرت کے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے اور ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سے سرفراز رہے - حضرت نواب قاسم جان علی خان صاحب بہادر مغفور آپکے جد امجد ہیں انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نمک حلالی خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا - بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - راقم کو آپ سے نہایت تعلق دلی ہے - یارب انکو دارین میں خوش رکھہ اسوقت آپ تحصیلدار جگادھری ہوگئے ہیں -

جناب نواب محمد سعید الدین احمد خان صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا وقار الرؤسا زین الحکام زینت العظام افصح الفصحا ابلغ البلغا نواب معلے القاب **محمد سعید الدین احمد خان صاحب** بہادر خلف الرشید حضرت بدر الصلحا نواب ضیاء الدین احمد خان صاحب مرحوم و مغفور دام اقبالہ - انکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے رئیس بھی آپ اس درجہ کے ہیں کہ رفعت شان کے آگے بلندی اسمان کی پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے فیاضی اور رحم دلی حد سے زیادہ - اور شاعری میں آپ استاد وقت ہیں - یہ وہ شاعر ہے جسکے کلام کی چار دانگ عالم میں دہوم مچی ہوئی ہے - اردو زبان کے سمجھنے والے اور اہل تذکرہ اور شعرا انکی زباندانی کو سند لاتے ہیں - یہ صاحب خوش فکر نازک خیال فصیح اللسان - نغز گو - بذلہ سنج - عدیم النظیر مقتش عقیل - مودب - خوشرو - وجیہہ - احسن الخالقین نے انکو ایسا خوشرو پیدا کیا ہے کہ دہلی میں اپنا نظیر نہیں رکھتے - آپ طالب تخلص کرتے ہیں - آپکی فصاحت و بلاغت طرز و ادا جو جو خوبیاں روسا میں چاہئیں وہ آپکی ذات میں موجود ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے - یا الٰہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھہ -

مولوی فضل حکیم صاحب

حضرت عالیجناب افتخار الامرا زین الصلحا مولانا مولوی **فضل حکیم صاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید بدر الصلحا مولانا مولوی **فضل رحمن صاحب** مرحوم انار اللہ برہانہ و جعل الجنۃ مثواہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے حالات پسندیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو قوت نہیں کہ آپکے افعال برگزیدہ سے ایک لفظ

کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ حضرت بڑے مشہور متقی ہیں۔ آپکا تقوے اہل دہلی و ریاست پٹیالہ میں مشہور ہے۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن کبھی قضا نہیں ہوتی ہے اور باوجود اس جاہ و حشمت کے نخوت غرور کا نام بھی نہیں کبھی کسی وقت نوکر اور غلام تک کو گالی نہیں دی ہے۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ مولانا موصوف عالی خاندان ہیں۔ آپکا خاندان ہمیشہ بادشاہوں کی حضور میں باعزو توقیر رہا اور عالیجناب کے بزرگوں کو مہاراجہ پٹیالہ بڑی عزت سے دہلی سے خود جاکر لائے اور بڑی عزت سے عہدہ ہائے معزز پر سرفراز فرمایا۔ حضرت بھی ماشاءاللہ بڑے معزز عہدے پر ممتاز ہیں۔ آپ نے عہدہ معاون دیوانی کو اس لیاقت سے سرانجام دیا کہ کل ریاست اور خاصکر سرمہاراجہ صاحب بہادر دام حشمتہم اسقدر خوش اور راضی ہیں کہ آپکو دوسرے عہدے پر نہیں بدلتے چنانچہ ابتک نیکنامی کے ساتھ آپ ہی مسند اعانت پر متمکن ہیں۔ آپ بڑے نیکنام نیک راہ متشرع۔ دیندار شخص بابرکت ہیں۔ جب آپ دہلی میں تشریف لاتے ہیں اور جبتک رہتے ہیں تو راقم آپکو ہر جمعہ مسجد جامع دہلی میں پاتا ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ کیلئے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکا دم دہلی اور پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔

جناب میر وزیر علیخانصاحب بہادر میر منشی ریاست نابہ

عندلیب دولت اقبال بلبل بوستان حشمت وجلال نوباوہ گلشن مروت نخلبند حدیقہ ثروت حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان ماں حضرت عالیجناب رئیس اعظم **میر وزیر علی خانصاحب** بہادر میر منشی ریاست نابہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپکی شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر اور حشمت و جلال کے آگے جاہ سکندری و دستگاہ دارا ادنے تر ہے۔ آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔ نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن قضا نہیں ہوتی اور باوجود اس جاہ و حشمت کی نخوت

وغرور

وغرور کا نام نہیں کبھی کسی کی دل دکھانے ملازم کو بھی گالی دیتے نہیں سنا - آپ بڑے فیاض - باذل سخی - مخیر - بامروت آدمی ہیں - آپ مشہور متقی - پابند صوم وصلوۃ - نیکنام نیکی پسند - نیک مزاج - دیندار شخص بابرکت ہیں - یہ صاحب بڑے امین - دیانتدار - سیر چشم - نیک طینت متقی - مدبر - ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ میر منشی گری کو - اس بابت محنت لیاقت اور ارادت سے انجام دیکر رہے ہیں کہ مہاراجہ صاحب بہادر بھی انسے بہت خوش ہیں - حضرت سید سندی - عالی نسب آبا و اجداد والانتساب عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے - اور ہمیشہ شاہان عصر کے حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ نے آپکے بزرگوں کی بڑی عزت و توقیر کی ہے - میر منشی صاحب بڑے عادل عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہر کہ و مہ پر آپکا لطف و کرم یکساں ہے - جسکو سنو آپکا ثناخواں ہے - اسوقت معاصرین میں ممتاز ہیں ریاست نامہ میں بعہدہ میر منشی سرافراز ہیں - **فقیر** بھی اس بامروت کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طھر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و ذکی عملك فی عمل الاخیار -

جناب نواب لطیف الرحمن خانصاحب

حضرت فرشتہ رو ملک خو - عالی خاندان صاحب عز و شان **نواب لطیف الرحمن خانصاحب** دام اقبالہ - خلف الرشید حضرت افتخار الامرا نواب امین الرحمن خانصاحب بہادر جعل الجنۃ مثواہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر اور اخلاق پسندیدہ حضرت کی خارج از تقریر ہیں آپ بڑے عقیل فہیم متین شخص بابرکت ہیں - اللہ اللہ یہ رئیس منکسر المزاج درویش طینت ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق رئیس ابن رئیس ہیں - نامدار خلق - ہمت میں انتخاب - حلم و مروت میں لاجواب - بڑے صحبت مند - دیندار معتقد فرائض - و نوافل - خوش عقیدہ - آنکھ میں حیاء و شرم بہت ہے - مشیر آپ اعلے درجہ کے ہیں - انجمن حمایت اسلام لاہور کے آپ ممبر ہیں - حضرت بامروت آدمی ہیں - سائل کو خالی نہیں پھیرتے ہیں علما کو بہت دوست رکھتے ہیں - محبت سے ملتے ہیں - نیکنامی اور خیرخواہی اسلام کا آپکو ہر وقت خیال رہتا ہے - پرلے درجہ کے متقی ہیں

آپ اس حدیث نبوی کے مصداق ہیں واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ - یعنی اللہ بندہ کی مدد میں ہے جب تک بندہ بیچ مدد اپنے بھائی کے ہے - سبحان اللہ بجد ایسے لوگوں کا ہونا دہلی میں مستثنیات میں سے ہے - راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز مدرجہ غایت حاصل ہے آنکی بھی نظر عنایت و چشم شفقت خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے فقیر بھی اب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں خوش رکھہ - اور حشر انکا رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب - آنریری مجسٹریٹ دہلی

عالیجناب معلے القاب سکندر بخت فرشتہ رو ملک خو آصف عہد حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار نواب سید سلطان مرزا صاحب دام اقبالہ - اللہ تعالٰی نے آنکو ایک مجموعہ محامد سید الیا ہے نواب صاحب بڑے ملنسار - نیکی پسند مہمان نواز - خادم علما و مساکین - آپ قدیم نواب رئیس ابن رئیس نامدار - عالی نسب - سید سندی - مخیر - پابند صوم وصلوۃ - عادل منصف - منکسر المزاج محب آل عبا شریف پرور - مسکین نواز - آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے - علما کی بڑی عزت کرتے ہیں - صاحب علم و حلم - امین - متدین - صادق الوعد - رحمدل - مقنن - خلیق مدرجہ غایت ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع و کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے متواضع و تکریم آبادہ آپکے اجداد والا تبار عالی خاندان والا دودمان معزز و ممتاز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں بمناصب جلیلہ سرفراز رہے ہیں اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس ٥ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء دہلی میں سرکار سے عہدہ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے - فی زمانا دہلی میں حضرت کا دم لبسا غنیمت ہے - نیاز مند کو بھی اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - آپکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی عالیجناب کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

الاخیار - آپکا ذکر خیر تحت آل عبا صفحہ ۵۰ کتاب ہذا میں بیان ہوچکا ہے یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا بیان تھا اسلئے مکرر ذکر خیر کیا گیا -

جناب شاہزادہ فرخ محمد صاحب

حضرت عالی جناب معلے القاب مرزا شاہزادہ **فرخ محمد صاحب** دام اقبالہ - اوصاف حمیدہ آپکے بیروں از تحریر اور اخلاق پسندہ آپکے خارج از تقریر ہیں - آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کمتر ہے اور حشمت و اقبال کے آگے جاہ سکندر و شنگاہ دارا ادنے تر - احسن الخالقین نے آپکو ایک عجیب شخص بابرکت پیدا کیا ہے - حضرت بڑے رحمدل متواضع خلیق - نیک راہ نیکی پسند پابند صوم وصلوٰۃ - خدا ترس عقیل و فہیم متدین آدمی ہیں - سبحان اللہ وبحمدہ آپ اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے پورے مصداق ہیں **حدیث** خیر الناس من ینفع الناس کلمۃ الخیر کے کہدینے اور لکھدینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں - نہایت **صاف** گو مشہور متقی - متین شرافت وتہجد گذار - **تفاسیر واحادیث کا اکثر مطالعہ** رکھتے ہیں - بڑے بہادر عالی حوصلہ ہیں - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فی زماننا ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان درانی ہے بہرحال دہلی میں آپکا دم مغتنمات سے ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار -

نیک نامان دہلی

جناب مرزا محمد اسمعیل بیگ خاں صاحب ایجنٹ مدراس

حضرت فرشتہ رو ملک خو جناب مرزا **محمد اسمعیل بیگ خاں** صاحب ایجنٹ مدارس خلف الرشید مرزا محمد یعقوب بیگ صاحب مرحوم دام اقبالہم - آپ بڑے مشہور متقی - نیکنام - پابند صوم وصلوٰۃ - متواضع - خلیق مہماں نواز - خادم علما ومساکین - نیکی پسند - صادق القول

ہیں - اس عالی ہمت کا اثر اس آیت پر عمل رہتا ہے کما قال اللہ تعالی والموفون بعہدہم اذا عاھدوا یہ حضرت بڑے مخیر با خیر آدمی ہیں جنکا فی زمانا دم دہلی اور مدراس میں بسا غنیمت ہے آپکی ذات بابرکات سے بہت سے شرفا و غربا دہلی فیض پا رہے ہیں - اس عالی ہمت کے ہاں سے تین سو روپیہ ماہواری شاہزادگان دہلی کا مقرر ہے اور سو روپیہ ماہواری متفرق غربا کے لئے دیا جاتا ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھ - یہ چار سو روپیہ ماہوار کے کا خیر جاری کنندہ آپ کے ماموں جناب عالی القاب بدر الصلحا جناب فیروز حسین صاحب منصفدار مدراس ہیں - جنکا ابھی دو ڈیڑہ برس ہوا انتقال ہوا خدا جنت نصیب کرے اسوقت میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی اسلام سے خالصًا باللہ اس مرحوم کی یاد بخیر بطور یادداشت نام نامی اپنی کتاب میں لکھتا ہوں کہ نام نامی کو دیر تک بقا رہے - آمین

جناب مرزا فیروز حسین صاحب مرحوم

یادش بخیر عالی جناب فرشتہ سیرت ملک خصلت بدر الصلحا مرزا فیروز حسین صاحب منصفدار مدراس مرحوم و مغفور جعل الجنۃ مثواہ - یہ بزرگ بڑے مشہور دیندار رحمدل خداترس پابند صوم و صلوۃ بامروت آدمی تھے اس بلند ہمت مغفور دیندار نیک بخت جوانمرد کو ہر وقت حمایت اسلام اور ہمدردی قوم کا خیال رہتا تھا - اور اس آیت کے مضمون پر عمل کرتے تھے - کما قال اللہ تعالےٰ واٰتی المال علےٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین فی الرقاب واقام الصلوۃ والزکوۃ - اللہ تعالےٰ نے اس مغفور کو ایک مجموعہ محامد سید اکیا تھا اور کیا کیا خوبیاں اللہ تعالےٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی تہیں کہ بیان نہیں ہو سکتیں فقیر بھی اس مغفور کے لئے دعا خیر کرتا ہے کہ یا الٰہی اس حامی دین کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھ - آمین -

جناب مرزا محمد ایوب بیگ صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ حوض قاضی

وحید عصر جناب مرزا محمد ایوب بیگ خان صاحب دام اقبالہ یہ عالی ہمت برادر حقیقی محمد

اسمعیل بیگ خان صاحب اجنٹ مدارس کے ہیں - آپ بڑے لائق فائق متشرع - دیندار - امین
متین - متدین - خلیق بامروت شخص بابرکت ہیں خادم علماء و مساکین ہیں - یہ صاحب محب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہیں - اکثر غرباء و مساکین و علماء سے سلوک ہوتے رہتے ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکھنے سے انکار نہیں آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے جنکا دم دہلی کے ملازمان ڈاکخانہ میں بسا
غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دو جہان میں خوش رکھ --

راست پسندان بیرونجات

جناب گجو خاں صاحب مرحوم

یادش بخیر ہم فخر سے **خانصاحب گجو خاں** مرحوم و مغفور کا ذکر حیات و ممات
اپنی کتاب میں درج کرتے ہیں - یہ نامی گرامی دل عزیز رئیس اعظم جنکے غم میں آج تک ہندو مسلمان
مبتلا ہیں - معزز رئیس آزاد مزاج اعلیٰ درجہ کے مشہور دیانتدار ہوا خواہان سرکار پٹیالہ سے ہیں
کہ جنکو مہاراجہ صاحب کرم سنگھ بہادر کے وقت میں خدمت داروغگی اصطبل تھی - خانصاحب مرحوم
اسوراں متعلقہ میں نہایت ستودہ ریاست تھے - کہیڑا گجو آباد کیا ہوا آپکا ہے بلکہ اس گاؤں کو مغفور نے
اپنے صرف سے اسکو چھت کیا - یہ بات ہر ایک کو نصیب نہیں ہوتی جو اس عالی ہمت مغفور کو
خدا نے عزت عطا کی تھی ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہ بزرگ مغفور بڑے فیاض -
باذل نیکنام - عالی نسب - راستی پسند مشہور دیندار تھے - آپکی یہ مشہور حکایت ہے
کہ آپ نے اپنے خدمتگار کو اکھٹا روپیہ دیکر گھر کو بھیجا تھا - راستہ میں اسنے کسی گاؤں میں جلسہ
شادی دیکھا کہ وہاں ایک طوائف کا ناچ ہو رہا ہے اسکو حاضرین جلسہ دیتے ہیں آپکے خدمتگار
نے بھی اکھٹا روپیہ اس طوائف کو دیکر خانصاحب مرحوم کے پاس واپس آگیا - آپ نے دریافت
کیا کہ روپیہ گھر دیا اس نے سچ سچ بیان کر دیا کہ میرا ایک جگہ پر گذر ہو گیا تھا وہاں لوگوں نے
کہا کہ خانصاحب کا آدمی بھی آگیا میں نے وہ سب روپیہ لیکر دیدیا - گھر پہنچانا مناسب جانا کہ انکی
بے آبروئی بدنامی ہے خانصاحب عالی ہمت نے یہ حال سنکر اسکو آزاد کیا - اللہ اللہ کیا راست

پسند لوگ تھے کہ ایک راست بیان پر اپنے خدمتگار کو آزاد کر دیا۔ اسکو کچھہ نہیں کہا۔ کما قال اللہ تعالے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین ٥ فقیر بھی اُن جمہم عالی ہمت کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ۔

کھانیوالے غصہ کے اور معاف کرنیوالے لوگوں کے اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو

یہ بزرگ راستی پسند عالیجناب حکیم رحیم بخش خانصاحب و حکیم ظہیر الدین خانصاحب رئیسان و والیان کھیڑہ گجو دام اقبالہم کے جد امجد حقیقی تھے جنکا ذکر خیر میں اپنی کتاب کے صفحہ ۵ میں کر چکا ہوں ماشاء اللہ تعلقہ بہرمین یہ بات کہ ان دونوں رؤسا کو آج حاصل ہے کسیکو نصیب نہیں۔ دونوں صاحبونکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی ان دونوں بھائیوں کو دو جہان میں سرخرو رکھہ۔ آمین۔

حکمایان دہلی

جناب حکیم محمود خاں صاحب ۲

دارالخلافہ شاہجہان آباد دہلی بلکہ تمام ہندوستان میں بوعلی وقت یا بقراط عہد کہا جاتا ہے وہ کون مسیحا دم حضرت حکیم محمود خاں صاحب اُسکا نور نظر اُسکا لخت جگر حضرت مولانا حکیم عبد المجید خاں صاحب ثانی الذکر وہی بزرگ ہے جسکے دل و دماغ نے مدرسہ طبیہ کی راہ نکالی جسکا وجود باجود ہے۔ حکمت و طبابت کا مستند ماخذ ہے۔ دہلی میں آفتاب و ماہتاب فن حکمت میں کون ہیں یہی دونوں حضرات ہیں۔ اسوقت حکماے ہند کی ناک کون ہیں وہ یہی دونوں عالیجناب ہیں۔ یونانی طب قریب المرگ ہو جاتی پر مشیت ایزدی نے چاہا اُسے پھر سر نو زندہ کرے۔ اور اس گوہر غلطاں کو جو حکمار فرنگ و نیم حکیموں کی لکد کوب سے مانند سنگریزے کے ریزہ ریزہ ہونے کو ہے سلامت نکالے۔ بہر حال فی زماننا دہلی میں دونوں حضرات کا دم غنیمت ہے۔

جناب حکیم بدر الدین خانصاحب

عالیجناب حکیم بدر الدین خانصاحب دام اقبالہ۔ اوصاف حمیدہ اور اخلاق برگزیدہ آپکی

خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق اور فن طبابت میں لاثانی و بے نظیر ہیں ثانی مطلق
نے وہ دست شفا عطا کیا کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھا ئے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں
بھلا چنگا ہو جائے۔ ارسطو اور افلاطون انکے زمانہ میں ہوتے تو تجربات جناب کو سرمایہ اپنے کمال کا
ٹھیرتے۔ علاوہ اسکے آپ بڑے خلیق۔ عابد۔ مرتاض مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ جمعہ جماعت
قضا نہیں کرتے ہیں۔ اکثر آپ نماز جمعہ مسجد فتحپوری پڑھتے ہیں۔ حکیم صاحب کس عمدگی کے ساتھ نیت نماز
باندھتے ہیں۔ وقت نیت نماز اول اس آیت کی تلاوت فرماتے ہیں اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ
فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بعد اسکے اس آیت شریفہ کو پڑھتے
ہیں۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اسکے بعد کہتے ہیں
اللہ اکبر۔ سبحان اللہ نماز کس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں جیسیکہ خیر القرون کے لوگوں کی
نماز تھی۔ سیر با وعدہ صادق الوعدہ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔ منکسر المزاج۔ فروتن۔ خوش عقیدہ
باینہمہ اوصاف خلق و مروت میں شہرہ آفاق۔ جو آج دہلی بھر میں ماشاء اللہ بات آپکو حاصل ہے وہ شاید کسیکو
نصیب ہوویگی۔ دہلی میں جنکا دم غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے
فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دنیا میں خوش و خرم رکھ اور حشر انکا
وتوفنا مع الابرار کر۔ آمین۔

حکیم میر اشرف علی خان صاحب

جناب افتخار الحکما عمدۃ الاطبا حاذق الزمان مسیحا نفس لقمان سیرت افلاطون حکمت
بقراط طبیعت سقراط طینت ارسطو خبرت جناب حکیم میر اشرف علی خان صاحب
دام فیضہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ زبان کو یارا نہیں کہ انکی محامد پسندیدہ
سے ایک لفظ کہے۔ جالینوس اگر حکیم صاحب کے عہد میں ہوتا تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی زندگی
سے ہاتھ دھوتا۔ ہر ایک شاگرد جناب کا اپنے زعم میں مسیحا سے بہتر ہے اور نسخہ نویس حضرت کے مطب کا
ارسطو و افلاطون کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے

کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے۔ مریضوں سے باخلاق تمام پیش آتے ہیں۔ ادنی مریض
پر بھی ملتفت ہوجاتے ہیں۔ فن طبابت میں حضرت حکماء ہند کی نا کا ہیں۔ جو آج دہلی بھر میں
ماشاءاللہ آپکو عزت حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہوئی ہو۔ علاوہ اسکے سید صاحب بڑے دیندار مومنین میں سے
ہیں۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوٰۃ شخص بابرکت ہیں بڑی خوشی سے میں نے آپکا ذکر خیر مغتنمات
دہلی میں بطور یادداشت لکھا دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ایسے ایسے نیکنام حکماء موجود ہیں یہ بزرگ بڑے
لائق اور خوش اخلاق نوابوں اور رئیسوں میں باعزت و توقیر ہیں۔ حضرت عالی نسب سید سندی۔
شریف۔ شریف پرور۔ علماء کے بڑے قدردان۔ متواضع۔ سائل کو جواب دینا نہیں جانتے۔ فی زمانا
ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان علو نشاں ہے۔ بہرحال آپکا دم فی زمانہ دہلی میں غنیمت
ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر
اور حشر انکا آل عبا کے ساتھ کر۔ آمین۔

حکیم ابراہیم علی خاں صاحب

رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ ہنر پروران متاخرین یکتائے جہاں جناب حکیم
محمد ابراہیم علیخاں صاحب دام اقبالہ آپکو فن حکمت میں دستگاہ کامل ہے بعنایت شافی
مطلق دست شفا حاصل ہے۔ جو مریض لا علاج حضرت سے رجوع لاتا ہے وہ ایک ہی نسخہ میں
شفائے کلی پاتا ہے۔ باوصف ان کمالات کے خلق بدرجہ غایت ہے اور مروت بمرتبہ نہایت۔ علاوہ
اسکے آپ پابند فریضہ اور باخیر آدمی ہیں۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب
موصوف کا دم دہلی میں غنیمت ہے۔ کوچہ پنڈت میں آپکا مطب ہے۔ ذات بابرکات سے صدہا
بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ راقم کو اس زبدہ اراکین کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی بھی
نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو
دارین میں خوش و خورم رکھیو اور حشر انکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر۔ اور آپکے دست شفا میز
اسی طرح برکت رکھیو۔ آپ یادگار خاندان بقائی و کائی ہیں۔

جناب حکیم قیام الدین صاحب

سر آمد حکما سر حلقہ اطبا علامۂ زمان عالی خاندان جناب حکیم **قیام الدین** خانصاحب۔ دام اقبالہ خلف الرشید حضرت بدر الصلحا حضرت افتخار الحکما حکیم حسام الدین خانصاحب مرحوم عرف حکیم منجھلے صاحب جعل الجنتہ مثواہ یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے ہیں۔ نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے ہیں چشم نرگس انسے چارہ یرقان چاہے تو بجا ہے اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لائے تو زیبا ہے علاوہ اسکے ہمارے معزز مقتدر حکیم صاحب اعلیٰ درجہ کے دیندار۔ نیکنام۔ خلیق۔ ادائے ہمنار پانچوں وقت کمر بستہ ہیں۔ حضرت باخیر شخص بابرکت ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں۔ آپ علماء کی بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں۔ فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان بقائی ہے۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپکے والد مغفور کی یادش بخیر بقاے یادداشت حقیر اپنی کتاب ہذا صفحہ ۲۰ میں درج کرچکا ہے۔ ناظرین کیخدمت میں عرض ہے کہ حکیم صاحب کے والد مرحوم کی یادش بخیر ملاحظہ فرماکر دعاء خیر سے یاد کریں کہ حکیم منجھلے صاحب کیا نیکنام تھے بزرگونکو یادش بخیر لکھنا اور یاد دلانا ہم لوگونکو ضروریات سے ہے کہ یاد انکی قیامت تک ہے۔ بہرحال حکیم قیام الدین خانصاحب کا دم دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے۔ یا الٰہی حکیم صاحب کو دوجہان میں سرسبز کر۔ آمین

جناب حکیم نور الحسن صاحب

حکیم حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکما اکمل الکملا زبدہ اطباے جہان حکیم سید **نور الحسن صاحب** دام فیضہ۔ انکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ ادنےٰ و اعلیٰ حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک نہ دیکھا سنا جو مریض لادوا ہوا انکے علاج سے ایکدم میں اچھا ہوا علاوہ اسکے ہمارے معزز حکیم صاحب مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ پرہیزگار

پرہیزگار۔ صادق الوعدہ فروتن۔ متقی بزرگ آدمی ہیں۔ علماء کے ساتھ بڑی خوش خلقی سے پیش آتے ہیں اور مسلمان آدمی ہیں۔ فی زمانہ بریلی میں مطب کرتے ہیں۔ ذات بابرکات سے ہزارہا بندگان خدا فیض پاتے ہیں آپکا دم دہلی اور بریلی میں بسا غنیمت ہے۔ راقم کو اس زبدہ اراکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے فقیر بھی حکیم موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے دعا یہ ہے۔ عمّر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار۔

جناب حکیم خواجہ بادشاہ صاحب

حکمت مآب کمالات اکتساب عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوۂ کملائے زمان زبدۂ حکمائے جہان حضرت **حکیم خواجہ بادشاہ صاحب** دام اقبالہ۔ ان صاحب کمال کی صفت نہ زبان قلم سے ادا ہوسکے اور نہ حیطۂ خیال میں سما سکے یہ صاحب فن طب میں یکتائے جہان اور استاد حکمت بھی علامۂ زمان ہیں انکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ حضرت بڑے نیک طینت نیک نیت۔ خداترس۔ رحمدل۔ نمازی پرہیزگار آدمی ہیں۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے خوش عقیدہ بزرگ آدمی ہیں فی زمانہ ذات بابرکات جناب کی ایک یادگار خاندان ذکائی ہے بہرحال آپکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ راقم کو اس بزرگ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے انکی نظر عنایت اور چشم شفقت خاکسار پر بدرجہ غایت ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کر آمین۔

علمائے دہلی

جناب مولانا محمد نذیر حسین صاحب

حضرت عالیجناب مولانا **محمد نذیر حسین** صاحب محدث دہلی مدفیضہ۔ یہ حضرت عامل اکمل فاضل اجل جامع صفات پسندیدہ منبع اوصاف حمیدہ بہمہ صفت موصوف ہیں خصوص علم فقہ و حدیث میں مشہور و معروف ہیں محدث دہلی بھی آپکو کہنا چاہیے سلسلہ درس و تدریس

حضرت

حضرت کی ذات سے جاری ہے باوجود ان کمالات کے مزاج میں انکے نہایت عجز وانکساری ہے یہ بھی مقتضاے دینداری ہے عمر انکی ۹۶ برس کی ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان ہے

عالیجناب مولانا حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب

فضائل پناہ کمالات دستگاہ رنگ چہرہ فضیلت آبروے شریعت جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول زبدہ اہل کمال خلاصہ ارباب فضل وافضال سرگروہ علماے جہاں مولانا مولوی حافظ مرزا عبداللہ بیگ صاحب فیضہ۔ آپکی ذات بابرکات سے ہزاروں آدمیوں کو فیض حاصل ہے ادنے ادنے شاگرد آپکا علم فقہ وحدیث میں کامل ہے۔ اخلاق آپکا مشہور عام وسلام اور آپ کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے ہمارے مولانا مرزا صاحب ہمارے استاد شفیق مولانا محمد شاہ صاحب علیہ الرحمہ کے شاگرد رشید ہیں۔ اور ہمارے معزز مہربان حمیدہ مفتخر حامی اسلام مولانا حافظ وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ ومد فیضہ کے دوست خاص ہیں بہر حال مرزا صاحب کا دم دہلی میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی مولانا ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے شکر یہ ہے کہ طہر اللہ قلوبک بقلوب الابرار وزکی اعمالک فی عمل الاخیار۔

عالیجناب مولانا مخدوما خواجہ ضیاء الدین صاحب

عالم العلماء افضل الفضلاء حدیقہ فضل وافضال مظہر جاہ وجلال شمس العلماء مولانا حضرت خواجہ ضیاء الدین صاحب دام اقبالہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت مولانا کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ منصب اکسٹرا اسسٹنٹی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت دادرسی اور عدل گستری کیطرف مائل ہے۔ مولانا بڑے دریا دل۔ بادل سخی۔ باخبر شخص ہیں۔ اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی ہیں ہزار کار چھوڑ کر جمعہ کی نماز جامع مسجد میں صف اول میں ادا کرتے ہیں۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ رئیس خوش سیرت ہیں بڑے مہذب۔ لائق۔ خلیق امین متین۔ ستودہ شیم۔ منکسر المزاج۔ نیک طینت۔ سرکار سے خطاب

شمس العلما کا حاصل ہے ۔ مقدمہ میں انتہا درجہ تحقیق کرتے ہیں ۔ سفارش کسی کی نہیں سنتے ہیں بلکہ وہ اور صادق الوعد ہیں ۔ شریف پرور مسکین نواز ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں ۔ کلمۃ الخیر کے کہنے لکہ دینے سے درگذر نہیں کرتے ہیں ۔ بہرحال دہلی میں عالیجناب کا دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی مولانا موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاطہار و ذکی عملک فی عمل الاخیار

عالیجناب مولانا علی احمد صاحب

کاشف دقائق معقول و منقول واقف حقائق فروع و اصول مولانا علی احمد صاحب دام فیضہ ۔ اوصاف آپکے بیان نہیں ہو سکتے ہیں ۔ حضرت مولانا نہایت عقیل و فہیم و متین ہیں اور آپ اعلے درجہ کے مقنن مدبر اور منتظم ہیں ۔ خلق و مروت بدرجہ اتم ہے ۔ فصاحت و بلاغت انپر ختم ہے ۔ حضرت بڑے ملنسار ہی زمانہ حضرت نواب صاحب بہادر رودجانہ کے مصاحب خاص ہیں اور آپکے صاحبزادہ جناب مولانا نظام الدین صاحب ماشاء اللہ بڑے عقیل اور لائق اور شخص بابرکت اور خوش اخلاق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ آنکھہ میں حیا و شرم زیادہ ہے ۔ حضرت مصاحب خاص سیٹھ محمد باقر علیخاں صاحب بہادر سی ایس آئی پنڈراول کے ہیں ۔ بہرحال حضرت کا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ فقیر بھی صاحبان عالیشان کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبکما فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار ۔

عالیجناب مولوی مسعود صاحب

حضرت مولانا ممدوحنا کا ذکر خیر فضیلت علمار صفحہ ۴۰ الکتاب ہذا میں تحریر کر چکا ہوں مختصر مقتضیات میں بھی لکھتا ہوں ۔ حضرت عالیجناب مولانا بالفضل اولانا مولوی رحیم بخش صاحب عرف **مولوی مسعود** صاحب مدفیضہ ۔ آپ مفتی وقت ہیں ۔ حضرت کی ذات فیض آیات سے رونق دین اسلام ہے یہ بزرگ شخص بابرکت صاحب سنت ہیں اور مسجد فتحپوری کے

امام ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے۔

جناب مولوی عنایت احمد صاحب وکیل

جامع فضائل ظاہری و باطنی مجمع کمالات صوری و معنوی بادشاہ کشور فضیلت فرمانروائے اقلیم طریقت حقیقت آگاہ حضرت مولانا بالفضل اولانا **مولوی عنایت احمد** صاحب وکیل خیرآبادی عم فیضہ۔ مولانا کی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ماپنا ہے انکے کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے۔ مولانا بڑے واعظ سحر البیان ہیں۔ آپکا بیان نہایت پر اثر سفینۂ عرفان کو چپّو چلایا جاتا ہے اثر بے حد رکھتا ہے۔ روح دلکو کھینچتا ہے جو سنتا ہے کھڑا ہوکر سر کو دھنتا ہے۔ آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ اللہ اللہ حضرت کی بذلہ سنجیاں عالم کو پسند ہیں۔ دل یہی چاہتا ہے کہ آپکی باتیں سنے جائیں۔ یہ حضرت اعلےٰ درجہ کے مداح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپکا کلام بہادرانہ ہے۔ اظہار امر حق میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں۔ کما قال اللہ تعالےٰ لایخافون لومۃ لائم مولانا اعلےٰ درجہ کے مشہور متقی۔ دیندار حمیت مند۔ حامی اسلام ہیں۔ مولانا امیر ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین کے لئے اکسیر ہیں۔ آپکے اجداد و آباء عالی خاندان والا دودمان معزز تھے ہمیشہ شاہان عصر کی حضور میں مناصب جلیلہ سرفراز رہے و نیز سرکار گورنمنٹ میں آپکے بزرگوں نے بڑی بڑی عزت پائی سب جانتے ہیں حضرت مولانا۔ مولوی ابن مولوی ابن مولوی ہیں۔ آپکے اجداد و آباء ایک سے ایک اعلےٰ درجہ کا فاضل جلیل گذرا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب مخدومنا مرشدنا مولوی فضل امام صاحب علیہ الرحمہ آپکے نانا بڑے عالم متبحر گذرے ہیں آپ کی **حکایت** ہے کہ مولانا مرحوم نے انگریزی پڑھنی شروع کی تھی اسی رات کو خواب میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ کبار کے زیارت ہوئی۔ حضرت نے فرمایا مولانا تم میرے مداح ہوکر انگریزی پڑھتے ہو۔ لکھا ہے صبح کو جو انگریزی پڑھی تھی وہ سب بھول گئے۔ یہ حضرت مغفور مولانا از عشاق رسول خدا تھے۔ اللہ انکو جنت میں خوش رکھے۔ اور مولانا عبدالحق صاحب

خیر آبادی بڑے عالم منطقی ہیں جو زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں - بہرحال ہندوستان میں آپکا دم بھی غنیمت ہے - غرض آپ کے خاندان کے علماء فضلا ہوتے چلے آئے ہیں - ہمارے پیارے مولانا بڑے خلیق - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ - طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے - فیاض - خوش فکر - جسوقت آپ کلام سے مقدمہ میں بحث کرتے ہیں گویا باغ میں بلبل چہکتا ہے - کلام یہی چاہتا ہے کہ میں مولانا کی باتیں سنے جاؤں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء - مولوی صاحب رحمدل شخص بابرکت ہیں - غریبوں اور حاجتمند دلوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں - راقم کو بھی اس بدہ از کلیں روزگار سے مدت سے نیاز حاصل ہے - انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت ہے - بہرحال آپکی ذات بابرکات فی زمانا دہلی میں مغتنمات سے ہے - فقیر بھی مولانا موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار -

واعظین دہلی

جناب مولانا حفیظ اللہ خان صاحب

جناب فیضمآب مولانا حفیظ اللہ خاں صاحب دام فیضہ - یہ حضرت مشہور واعظ علم و فضل میں علامہ جہاں ہیں اور خلق میں یکتائے زماں انکے وعظ کا شہرہ چار دانگ گیتی میں بلند ہے - اور حلم انکا سکو لپسند ہے - جو جو تعریفیں واعظ میں ہونی چاہئیں سب آپ میں موجود ہیں - اللہ تعالےٰ ذات بابرکات کو دیرگاہ سلامت اور دارین میں سرخرو رکھے -

جناب حافظ محمد ادریس صاحب

فاضل اجل عالم باعمل تونگر صورت درویش سیرت الشان پیکر فرشتہ صفت واعظ بیبدل حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب دام فیضہ - یہ حضرت بعد ادائے نماز جمعہ جامع مسجد سے مسجد محلی ...الاں میں تشریف لیجا کر سجادہ الد مرحوم و مغفور وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان

آپکے وعظ سے فیض پاتے ہیں - آپکا بیان ہو بہو مولانا مغفور کا سا ہے حضرت کی سحر بیانی پر ایک عالم فریفتہ ہے الله اکبر آپ بڑے بانکے بیٹے ہیں - اسوقت دل نے چاہا کہ حضرت کے والد مغفور کی یادش بخیر لکھوں -

جناب مولوی عبد الرب صاحب

یادش بخیر - بدر الصلحا مولانا و مخدومنا مولوی عبد الرب صاحب فخر ہند علیہ الرحمہ یہ بزرگ نیکنام جامع کمالات صوری و معنوی و نکتہ سنج حدیث نبوی تھے - آپکے اوصاف میں زبان کو طاقت تقریر سے اور قلم کو یارائے تحریر نہیں - دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپکی طبع وقاد سے اعتبار تھا علوم ادبیہ کو آپکی زباندانی سے افتخار تھا - خلق و علم و حلم کا کچھ حساب نہ تھا - سحر البیانی میں روئے زمین پر انکا جواب نہ تھا - حضرت مرحوم راقم کے وعظ میں استاد شفیق تھے - وعظ جو کچھ فقیر نے حاصل کیا وہ حضرت ہی کا فیض ہے - یا الٰہی مرحوم علیہ الرحمہ کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھہ - آمین -

جناب مولوی محمد حسین صاحب

زبدۂ فقہائے جہاں اصلح صلحاے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا حضرت مولانا محمد حسین صاحب دام فیضہ - آپکے علم و فضل کا بیان حیطہ تقریر سے افزوں اور حیز تحریر سے بیروں ہر جمعہ کو مدرسہ حسین بخش میں وعظ فرماتے ہیں - صدہا مسلمان بعد ادائے نماز جمعہ وہاں آتے ہیں یہ حضرت بڑے واعظ - قاطع بدعت - نیکی پسند نیک نہاد - اعلے درجہ کے دیندار مشہور متقی شاعر بے بدل مفتی بے مثل - مداح رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خلق و مروت میں اتم ہیں فصاحت اور بلاغت اپر ختم تخلص آپکا فقیر ہے - قطع نظر علم و فضل خط نسخ میں استاد یگانہ ہیں بہرحال آپکی ذات فی زمانہ بہت غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ یہ ہے طہر الله قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار

جناب مولوی وزیر الدین صاحب واعظ جامع مسجد کا حال فضیلت علماء کے بیان میں لکھا گیا جو

کتاب ہذا کے ۱۰۴ صفحہ میں ہے۔

جناب حافظ محمد اکبر صاحب

سفر ہے بدل لسان بے بدل جناب حافظ محمد اکبر صاحب واعظ مترجم قرآن دام فیضہ جناب حافظ جی صاحب بیان قرآن میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتے ہیں اظہار امر حق میں کسی سے خوف نہیں کرتے ہیں یہی بہادر دینداروں کا کام ہے۔ جمعہ کے دن جامع مسجد کے ممبر پر بیان فرماتے ہیں اور ہر روز چاندنی چوک میں۔ بیشک یہ شخص اپنا ثانی نہیں رکھتا ہے یہ دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ میں نے واقعی حال لکھا ہے جامع مسجد میں جو آجکل واعظوں کی شکل نظر آتی ہے وہ انہیں کے دم کا صدقہ ہے۔ پہلے امرا فساق وعظ جامع مسجد میں نہیں کہنے دیتے تھے یہ اس عالی ہمت نے انکا حکم سرکار سے منسوخ کرا کر اجازت عام حاصل کی اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ وجعلنا من اولٰھم۔

جناب حافظ احمد صاحب نابینا

جناب حافظ احمد صاحب نابینا واعظ رد ہنود۔ چاندنی چوک دام فیضہ۔ یہ مولانا رد ہنود میں کمال رکھتے ہیں اور اس دلیری اور بہادری سے بیان کرتے ہیں کہ انہیں کا حصہ ہے بہرکیف انکا دم بھی دہلی میں غنیمت ہے۔ خدا انکی نصرت میں رہے۔

جناب مولانا امان الحق صاحب

جناب مولانا امان الحق صاحب دام فیضہ۔ یہ حضرت جمعہ کے دن جامع مسجد میں نہایت عمدگی سے قرآن اور حدیث کا وعظ فرماتے ہیں علاوہ اسکے ایک حکیم بھی ہیں کوچہ میر عاشق میں رہتے ہیں۔ نہایت خلیق اور بامروت آدمی ہیں بہرحال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ان سب حضرات سے اسلام کو بہت رونق ہے۔ اللہ تعالے انکو ہمیشہ خوش و خورم اور کامیاب رکھے۔

شعراء دہلی

جناب مولانا الطاف حسین صاحب حالی

عندلیب شاخسار فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرآمد سخنگویان جہان سرتاج فصیحان زمان حضرت مولانا الطاف حسین صاحب المتخلص حالی دام اقبالہ - یہ صاحب فن شاعری میں یکہ روزگار ہیں - فن شاعری میں ایسا اُستاد کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں شعرائے سلف میں ایسا صاحب کمال سنا نہیں اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں اپنا نظیر نہیں رکھتے بے مثل ہیں آپکے کلام کی ایک عالم میں دھوم ہے ہر ادنےٰ و اعلےٰ کو مرغوب ہے خاصکر وہ کلام جو دنیا کی حالت پر یا نصیحتاً حضرت نے فرمایا ہے انکے فقرات یا اشعار آب زر ہی سے لکہنے کے قابل نہیں بلکہ دل پر نقش کرنیکے لائق ہے - آپکی تصنیفات سے ماشا اللہ بہت کتابیں ہیں مگر سب میں حیات سعدی اور مسدس زیادہ ممتاز اور مقبول جہاں ہے کہ سرکار گورنمنٹ میں بھی احاطہ ممالک مغربی میں مدارس کی تعلیم میں ہے - بہر حال فی زمانہ آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے

جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب

عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری سرمست نشۂ سخندانی نظر بازِ شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحا ابلغ البلغا بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے قلمروئے بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف ناظم بے بدل ناثر بیمثل زبدۂ شعرائے جہاں حضرت جناب مولانا حافظ عبد القدوس صاحب دام اقبالہ - آپکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطۂ شمار سے افزوں ہے معنی تازہ قالب الفاظ میں جان تازہ ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبئ دلبراں خجل - سودا کو آپکے رشک سخن سے جنوں اور میر انکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے مقال سے روزینہ دار جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں کسیکے ساتھ مختص نہیں

وہ بالا بہ حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں ۔ قسام ازل نے انکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے اور تخلص آپکا قدسی ہے ۔ علاوہ اسکے بڑے خلیق ۔ مداح رسول اللہ ۔ عالی نسب مہمان نواز ۔ مشہور متقی ۔ فیاض ۔ کلمۃ الخیر سے درگذر نہیں کرتے ۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں ۔ راقم کے بڑے مہربان ہیں بہرحال فی زمانا آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے یا الہی انکو دو جہان میں سرخرو رکھ ۔ آمین ۔

مدرسین

مولوی محمد نعیم صاحب

حضرت عالیجناب مولوی محمد نعیم صاحب خلف الرشید مولانا محمد عظیم صاحب دام فیضہ ۔ آپکی خوبیاں بیان سے باہر ہیں آپ فن مدرسی سے خوب ماہر ہیں ۔ نہایت دیندار مشہور متقی ۔ ادائے نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے ۔ نہایت صالح ۔ خلیق ۔ مسلمان شخص با برکت ہیں ۔ کسیکی برائی سے کام نہیں ہے مشن سکول کے ملازموں میں سے اہل اسلام پابند تقوے آپ ہی ہیں بہرحال آپکا دم غنیمت ہے یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھیو ۔ آمین ۔

حامی اسلام

جناب عبد الغنی صاحب

حضرت عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب خلف الرشید حاجی قطب الدین صاحب سوداگر مرحوم حبل المتین متواہ ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے ۔ خدائے تعالےٰ نے انکو نہایت نیکنام اور نیک نیت پیدا کیا ہے آپکو غربا کا بہت خیال رہتا ہے ۔ مسکین پرور مہمان نواز ۔ یہ نیک طینت عالم کی عزت و تواضع ۔ طالب العلم کی توقیر ۔ فقیر کا ادب بہت کرتے ہیں ۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے لاوارث مسجدوں کی ماہوار امداد طلبا کا وظیفہ غربا مسکین بادیہ عورتوں کی دستگیری علما فضلا صلحا کی قدردانی فقرا اور مساکین کی دلجوئی شرفا کی خفیہ طور پر مدد کرتے ہیں ۔ دو

قسم کا آپکا بھی آجاتا ہے ایک تو مساکین پروری کرلیے اور دوسرے امام مساجد و تعمیر مساجد
پس یہی تو حمایت اسلام ہے ایسے لوگوں کی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ہے
اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ مدد کر تو اسکی جو مدد کرے دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو مسجدوں کو آباد کرتا ہے اُنکی نسبت اللہ تعالے یہ فرماتا ہے انما یعمر
مسٰجد اللہ من امن باللہ والیوم الاخر واقام الصلوۃ واتی الزکوۃ - سوا ئے
اسکے نہیں کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ کی وہ لوگ کہ ایمان لائے ساتھ روز قیامت کر اور قایم کرتے ہیں
نماز اور دیتے ہیں زکوۃ - آپ سوداگر امین ہیں - عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشھداء - روایت
ہے ابی سعید سے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں
کے ساتھ ہے آپ حاجی حرمین شریفین ہیں اور ادائے نماز اور تلاوت قرآن میں ناغہ نہیں کرتے ہیں - یہ
صفتیں اللہ نے ہمارے معزز حاجی عبدالغنی صاحب کی ذات میں عنایت فرمائی ہیں ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء یعنی یہ فضل اللہ کا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے - فقیر کو تو
حاجی صاحب سے یہ نیک گمان ہے اپنے گمان کے بموجب اللہ کی جانب میں دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ
حاجی صاحب کو اس جہان میں تو خوش رکھ اور نیک کاروں کی توفیق اس سے زیادہ عنایت کر اور آخرت
میں مغفرت کر اور حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ واصحابہ و تابعین و تبع تابعین
و ابرار و اخیار کے ساتھ کر آمین - میں آپکا حال اور حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کی یادوش بخیر
کتاب ہذا کے ۲۰ صفحہ میں لکھ چکا تھا یہاں پر چونکہ دہلی کے مغتنمات کا ذکر خیر لکھا گیا اسلئے آپ کا
ذکر خیر بھی مغتنمات میں مکرر لکھا جاتا ہے ناظرین یہاں حاجی صاحب کا حال ملاحظہ فرماکر ۲۰ صفحہ میں
آپکے والد حاجی قطب الدین صاحب مرحوم کا حال بھی ملاحظہ کریں اور انکو دعائے خیر سے یاد کریں کہ وہ کیسے
ہمدرد اسلام اور حامی اسلام تھے اللہ انکو جنت میں ہمیشہ خوش رکھے اور انکی اولاد کو بھی فتنہ اور فساد سے
محفوظ رکھے آمین - یا رب العلمین - ہم لوگ جسمیں جو صفت دیکھینگے اپنے قلم اور زبان دونوں سے

تفسیر ابر کریم
اظہار کرینکے جبکہ ہمارے حضرت سید المرسلین نے حامیان اسلام کو اس دعا سے یاد فرمایا اللھم انصر
من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہر ہم حق لکھنے اور بیان کرنے اور دعا کرنے سے کب
درگذر کر سکتے ہیں امید کہ خدا انکو قبول کرے — اور میں بھی سایہ عاطفت میں ہمیشہ رہوں –

خوشنویسان دہلی

عالی جناب مولوی رضی الدین صاحب دام اقبالہ

یہ حضرت خط نستعلیق میں استاد یگانہ اور مشہور زمانہ ہیں جو حرف آپکی قلم اعجاز رقم سے نکلتا ہے وہ خوبی میں مثل گل چمن ہے الف کی راستی قامت محبوبان جہاں پر طعنہ زن ہے ہر نقطہ مثل خال رخ خوباں نثار اور ہر دائرہ سے دائرہ آفتاب شرمسار۔ سطر مسلسل مثل زلف مہوشاں پیچاں اور کشش مانند ابروے محبوبان جہاں کشاں۔ حروف نوک پلک سے باریک قواعد و اصول میں ٹھیک ٹھیک۔ گویا صفحہ پر عقد ثریا پدید ہے یا چاندی کی تقطیع پر سلک مروارید ہے۔ آغا عبد الرشید اگر آپکا کتبہ ملاحظہ فرماتے تو مثل آئینہ ششدر و حیران رہجاتے۔ میر عماد کا اپنے قواعد پر ضرور اعتماد ہوتا۔ میر نجیب کشن اپنے کس شاگرد کا خط دیکھتے تو اسکی قطعہ دیکھکر دل شاد ہوتا۔ آپکے فیضان اصلاح سے پچاس ساٹھ طلبا ہر سال خوشنویس ہو جاتے ہیں جسکو بتاتے ہیں لیسے بتاتے ہیں بہر حال حضرت کا دم فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔

جناب منشی انشا اللہ خانصاحب

یہ صاحب خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں ہر فرد بشر کو آپکے قطعات کے دیکھنے کا از حد شوق ہے۔ علاوہ اسکے آپ دیندار خلیق بامروت آدمی ہیں فی زماننا ریاست دوجانہ میں نوابصاحب کے مصاحب خاص ہیں اور بعہدہ معزز ممتاز ہیں۔ فقیر بھی آپکا دل دعاگو ہے یا الہی انکو خوش رکھہ۔

روشنائی سازان دہلی

جناب خان صاحب الف خاں زاد اللہ کمالہ

یہ حضرت اس فن میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے گویا بہزاد دوراں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار مشہور متقی متدین صاحب تقوے۔ مومن پابند صوم و صلوۃ۔ پارسا نیک گمان۔ رحمدل۔ خداترس۔ خلیق۔ نیک نیت۔ صادق الوعدہ۔ چاشنی چشیدہ۔ بابرکت آدمی ہیں۔ آپ متواضعین میں سے ہیں خادم علما و مساکین ہیں آپکو ہمدردی قوم اور خیر خواہی اسلام کا خیال ہر وقت دامنگیر رہتا ہے اچھے کاموں میں سب سے پہلے سبقت کرتے ہیں۔ جنکا دم دہلی میں ازبس غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و زینت ہے ہمیشہ کتب نفیسہ علوم دینیہ مطالعہ میں رہتی ہیں۔ اکثر کتب طب بھی دیکھتے رہتے ہیں اور باخبر شخص ہیں فقیر بھی خانصاحب کا دل سے دعاگو ہے۔ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ اور حشر آپکا مع الابرار ہو۔

مصوران دہلی

جناب محمد نذیر حسین صاحب

میں بڑی خوشی سے اس عالی ہمت کا نام اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ انکا نام نامی کو لکھا ہے حضرت عالیجناب محمد نذیر حسین صاحب خلف الرشید محمد حسین صاحب دام اقبالہ۔ یہ عالی ہمت شکیل بڑے معزز آدمی ہیں اس عالی ظرف نے لندن میں بر سر دربار کہ جسمیں ملکہ معظمہ اور دو ہزار انگریز بڑے بڑے زباندان علماء و فضلاء موجود تھے اس نیکی پسند نے مدحیں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسے عمدہ لہجہ سے پڑھیں کہ اسکے اثر جانگداز سے حاضران جلسہ شمع کی طرح روتے تھے وہ مدحیں نبی عربی کی روح کی کیکیا دینے والی وہ نئی نئی باتیں۔ اس مداح نبی عربی نے اہل جلسہ کے دلونکو کھینچ لیا۔ اس اثر نے حد سے ان یوروپین غیر زبان کا حال دگرگوں کر دیا۔

جو سنتا تھا کھڑے ہو کر سر دھنتا تھا ایک اثر و ہام مجمع خاص و عام تھا چاروں طرف سے صدا آئے

آفرین آفرین آنے لگی۔ پھر اس عالی ہمت نے انگریزی زبان میں بڑے بڑے انگریز زبان دانوں سے گفتگو کی سب آپکی لیاقت سے حیران رہگئے اور معترف ہوئے کہ اسوقت بھی دہلی میں ایسے لئیق ہیں اسوقت انکو ایک سند پر سرور بار ملک سے عنایت ہوئی۔ یہ صاحب مصوری اور نقشہ نویسی دونوں میں استاد لاثانی ہیں اپنے وقت کے بہزاد و مانی ہیں غرض یکتائے روزگار ہیں صورتگران جہاں انکی طرحداری کے حیرت نگاہ ہیں۔ آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ محتسب لحاظ اور بامروت آدمی ہیں آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے آپکا دم دہلی میں فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی آپکو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی انکو دو جہان میں شاد بامراد آباد اور سرخرو رکھیو۔ آمین۔

جناب محمد فضل خاں صاحب

انکا ذکر خیر بھی میں بہت خوشی سے لکھتا ہوں۔ حضرت عالیجناب محمد فضل خانصاحب دام اقبالہ یہ صاحب اپنے فن میں طاق اور نقشہ نویسی میں شہرہ آفاق ہیں نقاشان فرنگ آپکا نقشہ دیکھکر دنگ ہیں اپنے ہمسروں میں با دانش و فرہنگ ہیں۔ آپ مشہور دیندار۔ پابند فرائض۔ فیاض رحمدل۔ خادم علما و مساکین شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں حضرت کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے فقیر بھی آپکو دعا سے یاد کرتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الاخیار و ذکی عملک فی عمل الابرار۔

نقشہ نویسان دہلی

جناب ذوالفقار خاں و قطب الدین خاں صاحبان

یہ صاحبان اس فن میں بے بدل اور بے مثل ہیں نثرہ چشم حور اگر حضرات کا موئے قلم بنے تو بجا ہے اور بیاض گردن پری اگر ان حضرات کا صفحہ ہو تو زیبا ہے اور علاوہ اسکے دونوں صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار۔ پرہیزگار۔ بزرگ ومتقی ہیں۔ ادائے نماز میں گرم سینہ ہیں علما کے ساتھ بڑی خوشدلی سے پیش آتے ہیں۔ بہرحال آپ دونوں صاحبوں کا دم دہلی میں مغتنمات سے ہے

راقم کو بھی ان حضرات سے نیاز حاصل ہے دینی کتب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ فقیر بھی شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار

جناب حکیم عبدالرحیم صاحب خلف الرشید حسین علی صاحب مرحوم مغفور

یہ صاحب نقشہ کشی میں یگانہ آفاق ہیں کمیٹی میں بعہدہ نقشہ کشی عنایت الہی سے ممتاز معزز و وقار ہیں علاوہ اسکے آپ بڑے عابد۔ مرتاض تہجد گذار۔ پارسا متدین۔ دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ متقی شخص با برکت ہیں۔ یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق مسلمان آدمی ہیں۔ اوراد حضرت کے سفر میں جاتے ہوئے ہیں حفظ میں۔ ہر وقت سبحان اللہ اور درود شریف زبان پر جاری رہتا ہے بڑے محب رسول خدا ہیں۔ خیر آدمی ہیں۔ نیکو کاروں کی سعی میں کچھ دریغ نہیں۔ اس حدیث نبوی کے آپ مصداق ہیں **حدیث** من ستر مسلم ستره الله فی الدنیا والاخرة ومن یسر علی معسر یسره الله فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه۔ آپ صبح کو لوگوں کو یہ عبرت دلا کر الصلوٰۃ خیر من النوم بیدار کرکے مسجد میں جمع کرتے ہیں۔ ایسے بزرگوں کا ہونا فی زمانا عجائبات سے ہے۔ وہ کے اسکے علماء کی آپ بڑی قدر و منزلت کرتے ہیں راقم کو بھی اس زبدہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز حاصل ہے اور انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت بدرجہ غایت ہے۔ فقیر بھی دل سے دعا دیتا ہے۔ یا خدا انکو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں مغفرت کر اور حشر آپکا مع الشفیع حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ کر۔ آمین۔

دندان سازان دہلی

جناب عبدالغفور صاحب

آپکا ذکر خیر نعمات دہلی میں میں بہت ہی خوشی سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں۔ حضرت عالیجناب **عبدالغفور صاحب** دام اقبالہ۔ یہ حضرت فن دندان سازی میں ایسے استاد کامل ہیں کہ روئے زمین پر نہ دیکھا نہ سُنا۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال اس فن کا کوئی نہ سنے

میں نہیں آیا - اس فن میں یہ حضرت بے بدل ہیں نظیر اپنا نہیں رکھتے بے مثل ہیں باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں ہیں مگر انکے آگے وہ محض ہیچمداں ہیں واقعی خداوند کریم نے دانت بھی عجیب نعمت عطا کی ہے جب دانت ٹوٹ جاتے ہیں تو دنیا کی تمام عیش و عشرت ایام خاک میں مل جاتا ہے - پس جن صاحبوں کے کیوجہ سے دانت ٹوٹ گئے ہوں تو اس عالی ہمت کے پاس کوچہ بیچہ بنداں میں تشریف لائیں اور اس از دست رفتہ نعمت سے بہرہ یاب ہوں - اور اس کارخانہ میں صرف دانت ہی نہیں بنتے بلکہ ربڑ کی مہر اور پتھر کی آنکھ بھی بنتی ہیں - مگر اس شخص کی آنکھ بنائی جاتی ہے کہ جسکی آنکھ کسی وجہ سے کانی ہو گئی ہو یا جسکی آنکھ پر جالا وغیرہ آگیا ہو - یہ آنکھ پتھر کی بنائی جاتی ہے مگر واضح رہے کہ اس بنی ہوئی آنکھ سے کچھ دکھائی نہیں دیتا مگر دوسرا شخص یہ نہیں جان سکتا کہ دونوں آنکھوں میں اصلی کونسی ہے اور بنی ہوئی کون سی ہے اور جب چاہو اس آنکھ کو اتار لو اور جب چاہو پھر چڑھا لو یہ صفت اس عالی ہمت کی ذات سے جاری ہوئی انکی حکایت ہے کہ جب دہلی میں غدر محرم ہوا تو جو ڈپٹی کمشنر صاحب باہر کے کمیشن پر مقرر تھے وہ انکے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرا دانت نصف ٹوٹا ہوا ہے اسکو درست کر دو اس عالی ہمت نے اس دانت کو ایسا درست کیا کہ معلوم نہیں ہوتا تھا بلکہ بالکل قدرتی معلوم ہوتا تھا - صاحب موصوف نے نہایت خوش ہو کر بہت سا انعام اور ایک چٹھی اس مضمون کی کہ ایسا کاریگر نہ دیکھا نہ سنا عطا فرمائی - یہ حضرت شہر دہلی میں ہمہ صفت موصوف ہیں - نیکنام ایسے ہی کاریگر ایسے ہی آنکھ میں حیا و شرم ایسی ہی فیاض ایسے ہی ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عنایت کرے - ہمکو بھی فخر ہے کہ ایسے ایسے لوگ دہلی میں ہیں ایسوں کا ہونا فی زماننا از بس غنیمت ہے - فقیر بھی اس عالی حوصلہ - باذل رحیم - دیندار - مقید فریضہ - مسکین پرور - متبع [illegible] محب رسول خدا - قدردان علماء کو دل سے دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی آپکو دو جہان میں خوش رکھ اور حشر آپکا اخیار و ابرار کے ساتھ کر - خصوصاً تابعین اور تبع تابعین اور اولیاء کرام اور مشائخ عظام کے ساتھ - آمین

مہر کنان دہلی

جناب سید منور علی صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں یگانہ روزگار ہیں۔ اور مشہور دیار و امصار ہیں خط نستعلیق میں یہ دیندار نیکنام شاگرد سید محمد امیر صاحب مرحوم اور نسخ میں سید محمد امیر الدین نساخ مرحوم بے نظیر کے ہیں۔ آپکا دم دہلی میں لبا غنیمت ہے۔ یارب انکو دین و دنیا میں خوش رکھیو۔ آمین

جناب سعد اللہ خانصاحب

یہ حضرت بھی اس فن میں یکتائے جہاں اور علامۂ زماں ہیں۔ علاوہ اسکے آپ دیندار۔ عالی حوصلہ نیکی پسند۔ ادائے نماز پنجگانہ میں کمربستہ ہیں اور صاحب املاک ہیں۔ اللہ اکبر یہ صاحب حوصلہ بڑے باپ کے فرزند ہیں اسوقت مجکو خداوندکریم نے دلی خوش دلایا کہ میں انکے والد مرحوم مغفور کا ذکر خیر ایک بڑی خوشی سے لکھوں کہ مغفور کے نام نامی کو بقا رہے۔

جناب بدرالدین صاحب مرحوم

یادش بخیر حضرت عالیجناب **بدرالدین علی خاں** صاحب مرحوم جعل الجنتہ مثواہ یہ مرحوم نیک متقی مہر کنی میں ایسا اُستاد کامل تہا کہ ایسا اُستاد کامل نہ زیرِ زمین پر دیکھا نہ سنا استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک نہیں سُنا اس فن میں یہ صاحب مرحوم بے بدل تہے اصل تو یہ ہے کہ اپنا مثل نہیں رکھتے تہے ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ داں تہی مگر انکے آگے وہ محض ہیچداں تہے ایکمرتبہ نگینہ ہیرے پر نام ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا کندہ کیا تہا اسکے صلہ میں خلعت و انعام ملا تہا فقیر بھی اس مرحوم کو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے کہ یا الٰہی انکو جنت میں خوش رکھیو۔

گہڑی سازان دہلی

جناب نور محمد صاحب موتی بازار

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور بہت ہی نیکنام ہیں علما کے آپ بڑے قدر دالاتیز آپ بڑے دیندار اور مشہور متقی ہیں ہر جمعہ کو نماز جامع مسجد میں پڑھتے ہیں ۔ مزاج میں حمایت اسلام بہت ہے ۔ فی زماننا ایسوں کا ہونا اب غنیمت ہے فقیر بھی دعا دیتا ہے کہ یا الٰہی انکو دوجہان میں خوش و خورم رکھیو ۔ آمین

جناب عبد العزیز صاحب

یہ صاحب اس فن میں استاد لاثانی ہیں اور بڑے خلیق ہیں اور جوان صالح اور نمازی آدمی ہیں ۔ جیسے خوش رو ہیں ویسے ہی خوش اعمال ہیں خدا انکو دوجہان میں خوش کیے آمین

جناب محمد یعقوب صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں مشہور نزدیک و دور ہیں اور نہایت عقیل و فہیم و ذی شعور ہیں علاوہ اسکے آپ متشرع اور دیندار ہیں ۔ ادائے نماز و روزہ میں کمر بستہ ہیں ۔ فیاض ۔ نرم طبیعت خدا ترس شخص بابرکت ہیں مولوی عبد الرب صاحب کے صحبت یافتہ ہیں ۔ انکی جو تعریف کیجائے بحیثیت انکی ہنرمندی کے بہت کم ہے ۔ فقیر بھی انکو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ان کو دنیا و آخرت میں خوش رکھیو آمین

عطاران دہلی

جناب شیخ جمال الدین صاحب

یہ صاحب معز اس فن میں بڑے نیکنام اور نیک نیت ہیں وہ وہ عمدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجونات وغیرہ آپکی دوکان میں موجود ہیں اس فن کے لوگوں کی آپ ناک ہیں اور صاحب املاک ہیں ۔ مشہور قریب بعید ہیں علاوہ اسکے آپ متدین اور نمازی آدمی ہیں اور علمار کے بہت قدر دان ہیں ۔ بہر حال آپکا دم دہلی میں غنیمت ہے ۔ یا الٰہ العالمین انکو دوجہان میں خوش و خورم شاد و بامراد اور اسیطرح ہمیشہ نیکنام رکھیو ۔ آمین ۔

جناب سید مقبول الحسن صاحب

یہ دیندار مشہور متقی بھی اس فن میں بڑے لائق ہیں۔ آپکی ہی عمدہ عمدہ اور چیدہ چیدہ دوائیں مفرد و مرکب اور ہر قسم کی معجون خمیرہ تیار رہتی ہیں۔ علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار متقی ہیں سید صاحب محب رسول خدا علماء کے بڑے قدردان ہیں۔ یا الہی انکو دوجہاں میں سرخرو رکھ

جناب محمود بخش صاحب و حاجی نظام الدین صاحب

آپ دونوں صاحبوں کی یہ کوٹھی واقعہ پھاٹک حبش خان جس میں ایک قسم کی ادویات اور میوہ جات اور ہر قسم کا مال موجود رہتا ہے اسلامیہ کوٹھی کے نام سے مشہور ہے اسکے مہتمان جناب حاجی لطیف بخش صاحب و حضرت مولانا حافظ حاجی احمد حسین صاحب ہیں یہ چاروں صاحب بڑے نیکنام۔ متدین امین متین شخص بابرکت ہیں بہرحال آپ چاروں کا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے یا الہی ان حضرات کو دارین میں خوش رکھ۔ آمین۔

خیاطان دہلی

میاں مولا بخش صاحب

یہ صاحب اس فن میں یگانہ روزگار ہیں اور مشہور با مصارف و بار ہیں۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ اور نہایت خوش عقیدہ خادم علماء و مساکین ہیں اور آپ باخبر آدمی ہیں فقیر بھی انکے لئے دعا کرتا ہے۔ یا الہی انکو دوجہان میں خوش رکھ۔ اور حشر انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

میاں محمد ابراہیم خیاط صاحب

یہ صاحب بھی اس فن میں استاد لاثانی ہیں۔ اس کام میں اپنا نظیر نہیں رکھتے ہیں بے مثل ہیں اور علاوہ اسکے بڑے نمازی پابند شرائط۔ پرہیزگار۔ خلیق بامروت آدمی ہیں انکے لئے بھی فقیر دعا کرتا ہے۔ یا الہی انکو بھی دارین میں سرسبز کر۔ اور حشر انکا مع الابرار کر۔ آمین۔

پیچہ بندان دہلی

میاں چودہری فیض بخش صاحب

پیچہ بندی میں بڑے استاد ہیں ایسا کامل روئے زمین پر دیکھا نہیں۔ استادان سلف میں ایسا صاحب کمال آجتک سُنا نہیں۔ اس فن میں یہ صاحب بے بدل ہیں۔ ہندوستان میں بیانظیر نہیں کہتے ہیں۔ چنانچہ اسوقت میں جو ایک حقہ بادشاہ فرانس نے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کو بطور تحفہ بہیجا اور ملکہ موصوفہ نے اس حقہ کو بطور تحفہ نواب بہاولپور صاحب بہادر کو عنایت کیا۔ اُسکے لیئے نواب صاحب ممدوح نے ایک پیچہ پیچوان بلاگت کثیر اُنسے تیار کرایا ہے جسکو راقم نے بھی بچشم خود دیکھا۔ واہ واہ واہ کیا کیا عمدہ باریکیاں اور نزاکت اور خوبیاں صرف کی ہیں جنکی تعریف کرنی ممکن نہیں۔ اس فن میں آپ یکتا دہر دہلی میں انکا دم غنیمت ہے۔ علاوہ اسکے بڑے دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ صحبت یافتہ علمار جہاندیدہ شخص ہیں۔ فقیر بھی انکو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہان میں خوش رکھ۔ آمین

انکے دو صاحبزادہ ہیں جنکا نام عبد الرزاق و عبد القادر ہے۔ دونوں نیکنام اور سعادتمند۔ نمازی جنکی آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ ماشاء اللہ دونوں لائق اور اپنے کام میں طاق ہیں۔ فقیر انکو بھی دعائے خیر سے یاد کرتا ہے۔ یا الہی ان دونوں کو بھی دو جہان میں سرسبز کر۔ آمین

شکریہ انجمن حمایت اسلام لاہور

میں اپنے اخلاص اور جوش خیر خواہی سے اس انجمن کا تہ دل سے شکریہ اپنے کتاب میں درج کرکے اپنا نامہ اعمال حسنات سے پر کرتا ہوں مرحبا ہے اس انجمن کے ممبروں اور معاونوں کو کہ جنکے علو ہمت اور دانشمندی سے ہمدردی قوم کے لیئے کیا کیا عمدہ تجاویز

ہو رہی ہیں اور ہمہ تن معروف اماتت بدعت و احیاء سنت میں سرگرم ہیں اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحریرًا تقریرًا نفسانیۃً اماتاً صراحۃً اشارۃً حمایت اسلام ہو رہی ہے۔ الحق اس زمانہ میں کہ غربت اسلام ہو رہی ہے انجمن کا ہونا ازبس غنیمت ہے۔ اسوقت اس انجمن سے کیا کیا عمدہ کارروائیاں ظہور پذیر ہو رہی ہیں کہ جسکا شکریہ میں کیا بلکہ اہل اسلام ہندوستان بھی ادا نہیں کرسکتے ہیں۔ اس عمدہ کارروائی کو اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ شہزادہ واعق رئیس لدہیانہ کی دو لڑکیاں المشہور شہزادیان کابل جو عرصہ چھ سال سے مشنری لیڈیوں کی ترغیب سے معہ اپنی بوڑہی والدہ کے عیسائی ہوگئیں تہیں اور کچھ عرصہ سے لاہور میں سکونت پذیر ہیں۔ ہادی مطلق خدائے برحق کی توفیق اور انجمن کی سعی سے پہر مشرف با اسلام ہوگئیں۔ چونکہ اُس قلیل پنشن پر جو گورنمنٹ سے انکو ملتی تہی انکا گذارا بالکل مشکل تہا۔ اسلئے اس انجمن نے بعد تحقیقات اور غور دس روپیہ ماہوار ایک سال کے لئے صیغہ یتامےٰ سے از ابتدائے یکم ستمبر ۱۸۹۹ء شرائط ذیل پر عطا کرنے منظور فرمائے۔ نماز کی پابندی کریں۔ مذہبی تعلیم حاصل کریں کوئی مشنری لیڈی یا مرد انکے مکان پر نہ آوے اور نہ وہ انکے مکان پر جاویں۔ شاباش۔ آفرین۔ مرحبا۔ رحمت خدا

ایمانداری اسیکا نام ہے حمایت اسلام اس ہی کو کہتے ہیں۔ اللہم زد فزد۔

خداوند اکبر ہماری اس اسلامی انجمن کو اسلامی کاموں میں روز افزوں ترقی نصیب کرے انجمن اور انکے معاونوں اور منتظموں خصوصًا ہمارے معزز سکریٹری جناب مولانا شمس الدین صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکہو۔ آمین۔

معتمات لکہنو

جناب منشی نظیر علی صاحب نقشہ نویس محکمہ نہر گنگ لکہنو دام اقبالہ

قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکہے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے یہ حضرت بڑے حامی اسلام۔ دیندار مشہور متقی ہیں۔ بواسطہ

بلا واسطہ تحریراً تقریراً یداً النفساً مالاً صراحتہً اشارۃً حمایت اسلام مدنظر ہے اور اماتت بدعت اور احیار سنت میں سرگرم ہیں - اس عالی ہمت کو ہر وقت ہمدردی قوم اور ترقی اسلام کا خیال رہتا ہے - اور ترقی اسلام کیلئے عمدہ عمدہ تجاویز نکالتے ہیں ہیں اس زمانہ غربت اسلام میں آپکا دم از بس غنیمت ہے یہ حضرت خادم واعظین ہیں اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم فقیر بھی حضرت کو دعا دیتا ہے یا الہی انکو دو جہاں میں سرخرو رکھہ - آمین -

مطبع رضوی دہلی

جناب محمد میر حسن صاحب

غواص بحر سخنوری آشنائے دریائے معنی پروری بلبل چمنستان لفظ و معانی رشک افزائے کلام فردوسی و خاقانی زبدہ زمن جناب سید محمد میر حسن صاحب دام اقبالہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات والامیں عنایت کی ہیں نہ زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہیں اور نہ حیطہ خیال میں سما سکتی ہیں آپ بڑے متقی بیدار پابند صوم و صلوۃ دوست نواز شریف پرور عالی نسب پسندیدہ سندی حامی اسلام - محب سولجرا - صادق الوعدہ - بر تا وعمدہ - امین متین منکسر المزاج - خادم علماء و مساکین خلیق بابرکت شخص ہیں - فی زمانا دہلی میں ہمارے معزز میر صاحب کا دم از بس غنیمت ہے علاوہ اسکے آپ کا مطبع رضوی واقعہ بہو جلا پہاڑی دہلی میں ایک مغتنمات سے ہے - آپ کی مطبع کی چھپائی مشہور ہے - فقیر بھی تہ دل سے میر صاحب ممدوح کو دعا دیتا ہے یا الہی میر صاحب موصوف کو دو جہان خوش رکھہ -

دعائے مصنف

یا الہی جنکا ذکر میں نے اپنی کتاب میں کیا ہے انکا و نیز جملہ اہل اسلام کا خاتمہ بالخیر کر - اور حشر انکا مع النبیین خصوصاً محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ و تابعین و تبع تابعین و اخیار کے ساتھ کر آمین - ثم آمین -

وعظ اوّل اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

تمہید قرآن سبحان اللہ اللہ نے قرآن میں کیا لذت بیان کی ہے اسکی کیفیت صحابہ کرام سے دریافت کرنی چاہیے تھی کہ اس قرآن کی خاطر ان لوگوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائی ہیں مگر اس قرآن کو نہ چھوڑا۔ لکھا ہے مکہ معظمہ میں جب مشرکوں کے ہاتھ سے اہل اسلام پر نہایت سختی پہونچنی شروع ہوئی کہ کوئی دہوپ میں ڈالکر کوڑوں سے پیٹوایا جاتا ہے کسیکو قتل کیا جاتا ہے کسیکو زخم لگائے جاتے ہیں گوشت کاٹا جاتا ہے یہانتک کہ ایکدن عمار بن یاسر اور انکے والدین کو عذاب دیا جا رہا تھا کہ ابن ابو جہل لعین بھی آ نکلا اس بدبخت نے سمیہ والدہ عمار کی پیشاب گاہ میں نیزہ چلایا وہ شہید ہو گئی۔ **ایسی حالت میں** ۸۲ ایماندار کہ جنمیں تیرہ عورتیں و باقی مرد حضرت عمر بن الخطاب و جعفر بن ابیطالب وغیرہ تہے دریائے قلزم پار اتر کر ملک حبش میں ہجرت کر گئے اس ملک کا بادشاہ **اصحمہ نام نجاشی** لقب عیسائی مذہب کلیسا افریقہ کے عقائد کا آدمی تھا یہ شخص ایک بڑا عالم توریت و انجیل کا تہا **صحائف** کی وجہ سے وہ ایک مدت پیشتر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونیکا منتظر اور **مجملاً** یہ جانتا تھا کہ یہ اخیر نبی عرب کے قبائل سے مبعوث ہوگا اس بات کیطرف اسکے کان لگے ہوئے تہے اور اپنی مناجاتوں میں جناب باری میں دعا کیا کرتا تھا کہ وہ نبی عربی میرے زمانہ میں مبعوث ہو۔ کاش جمال باکمال مصطفوی کے دیکھنے میں بھی مشرف ہو اور ایسا ہی ہوا یوں **صحابہ کی جماعت** اسکے ملک میں اور اسکے خاص شہر میں تاجروں کی ہوائی کشتیوں پر سوار ہو کر پہونچی اور انکے بعد کفار قریش نے نجاشی کے لیے ہدیہ اور خط دیکر عبد اللہ ابن ابی ربیعہ و عمرو بن العاص کو بہیجا کہ یہ جماعت ایک نئے مذہب کی پیدا ہوئی ہے یہ لوگ مسیح کو خدا نہیں بلکہ خدا کا بندہ کہتے ہیں انکو مقید کر کے ہمارے پاس واپس بہیجدیجیے تاکہ یہ آپکے ملک میں شورش برپا نکریں اس مراسلہ کے وصول ہونیکے بعد نجاشی نے اپنے امرا ارکین سلطنت اور اپنے علماء و فضلا و صلحا کی ایک مجلس قائم کی اور اس جماعت صحابہ کرام کو بھی ان دونوں ایلچیوں کے روبرو طلب کر کے مسلمانوں سے پوچھا کہ تم میں سے نبی محمد صاحب کا زیادہ قرابت دار کون ہے حضرت عالیجناب جعفر طیار نے فرمایا کہ میں انکا بھائی ہوں نجاشی نے آنحضرت کا تمام حال استفسار فرمایا اور ارشاد کیا کہ مشتاق ہوں کچھ انکا وصف بیان کرو **اشعار** اشراف کا بناؤ رئیسوں کی شان ہے ؛ شاہوں کی آبرو ہے سپاہی کی جان ہے ؛ باتوں میں لطف بولتی میں خوش ...

جمال ایک کے ؛ ہیرے کی چھوٹ پڑتی ہے ٹکڑوں پہ لال کے ؛ دید اسکی فرض عین ہے خوش اعتقاد پر

قربان ہے صبح و شام بیاض و سواد پر ۵ نہ دیکھا کوئی پھول اس سا نہ دیکھا ؛ بہت چھان ڈالے گلستان عالم ؛

یہ سنکر تمام حاضرین مجلس حیران و ششدر رہ گئے اور نجاشی نے مہاجروں پر ظلم و ستم کا برپا ہونا معلوم کیا

اسکے بعد پوچھا کہ محمد صاحب پر کوئی آسمان سے کتاب نازل ہوتی ہے اُنہوں نے عرض کیا کہ ہاں کہا کچھ پڑھکر

سناؤ چونکہ عرب و حبش میں چنداں فاصلہ نہ تھا و نیز نجاشی عربی جانتا تھا اسلئے باہم عربی زبان میں تکلم ہوا کرتا تھا

حضرت جعفر طیار نے سورہ مریم پڑھنی شروع کی یہ پڑھتے جاتے تھے نجاشی و حاضران مجلس زار زار کلام الٰہی

سنکر رقت سے روتے جاتے تھے اور یہ باتیں منہ سے کہتے تھے کہ جنکو خدا تعالےٰ نے ان آیات میں نقل فرمایا ہے سبحان

اللہ صحابہ کا پڑہنا وہ وقت کیا کیفیت کا ہوگا پس نجاشی مسلمان ہوگیا اور حضرت کے پاس ہدیہ بھیجا اور صحابہ

کی بڑی عزت و توقیر کرتا رہا اسکے بعد آنحضرت کا **نامہ مبارک** بھی اسکے پاس پہنچ گیا **فقیر** کہتا ہے

کہ اللہ جل شانہ نے کس خوبصورتی کے ساتھ مضامین قرآن کو بیان فرمایا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو

ایک فرحت ہوتی ہے جبکہ سامع ایک بیان سے دوسرے بیان کیطرف متوجہ ہوتا ہے گویا ایک باغ کی سیر کرکے

دوسرے باغ کی سیر کرتا ہے قرآن کی آیتوں کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے کہ ہر ایک جملہ دوسرے

زنجیر کے حلقوں کیطرح مربوط و مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے کہ مخاطب کے دل پر ذرا بھی ملال اور

تکان نہیں معلوم ہوتا دل یہی چاہتا ہے کہ پڑھتے چلے جائیں اور سنتے چلے جائیں خدا نے قرآن بھیجا گویا جہان کیلئے باران

رحمت ہے اللہ تعالےٰ نے کیا عظمت و برکت قرآن میں رکھی ہے کہ ایک ایک لفظ اسکا ہمارا اتنا راہنما ہو رہا ہے جو جو

معاملات کہ آخرت میں پیش آوینگے وہ خدا آپ بتلا رہا ہے کس عمدگی اور خوبی سے اللہ تعالےٰ نے مضامین کو بیان

فرمایا ہے کہ ما اعظم شانہ و جل جلالہ اپنے بندوں کو اب عالم آخرت کی سرگذشت سنا رہا ہے ایک حسرتناک گفتگو اہل جنت

و اہل دوزخ کی نقل کرتا ہے کہ جس سے ایک حسرت ٹپکتی ہے جسکے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے

ہیں اور کلیجہ باہر آتا ہے زبان کو اسکے بیان کی طاقت نہیں اس حسرتناک گفتگو کے نقل کرنے

سے کہ جس سے سراسر حسرت ٹپکتی ہے یہاں پر یعنی دنیا میں عالم آخرت کا اظہار کر دینے میں مقصود

عالم بالا کے **منشی** یعنی پروردگار کا یہ تھا کہ اچھے لوگوں کو عبرت ہو جاوے **وہ گفتگو باہمی**

کہ جس سے حسرت ٹپکتی ہے **وہ یہ ہے** وَنَادٰی اَصْحَابُ النَّارِ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاۗءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ **ترجمہ** یعنی دوزخی لوگ اہل جنت سے کہینگے کہ ہمپر کچہہ پانی ڈالو یا جو کچہہ تمکو اللہ نے دیا ہے اُسمیں سے ہمیں کچہہ دو **جواب دینا اہل جنت کا** قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ **ترجمہ** اہل جنت جواب دینگے ان دونوں چیزونکو خدانے تمپر حرام کردیا ہے **تفسیر** دوزخی جنتیوں سے نہایت عاجزی سے سوال کرینگے کہ جہنم کی گرمی اور اُسکے شعلوں نے ہمارے دل بہون ڈالے پہر کچہہ پانی تو ڈالو اور جو کچہہ خدا نے تمکو دیا ہے اوسمیں سے وہ بہی پہینکدو اہل جنت اُنکے جواب میں کہینگے اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ خدا نے یہ چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں اِس خوف کے مراتب میں کبہی اپنی تقصیر عبادت کا کبہی اُسکی بے نیازی کا ہے یا رب بے پرواہ فریادِ دلِ سن بے اثر + گر ز دل فریاد میدارم کجے فریاد رس + **فقیر کہتا ہے** ان چیزوں اعمالِ بد کے چھوڑنے سے دار الخلد ملتا ہے یعنی جنت **ہمیشگی** کا گہر جہاں موت کا کہٹکا بہی نہیں ہے کچہہ ایسے بہاری مشکل کام بہی نہیں - وہ چیزیں جو روحانی تاریکیوں کے اصول ہیں کہ جو قرب خدا سے مانع ہیں اور یہ قُرب سے محروم ہونا آخرت میں دوزخ اور طوق و زنجیر وغیرہ چیزوں کی صورت میں ظاہر ہوکر جہنم ہوجاویگا اور طرح طرح کی سختیاں دکہاویگا وہ یہ ہیں کہ انسان اپنی زبان سے وہ باتیں بولے اور پاؤں سے وہ کام کرے کہ جو نور فطرت کے خلاف ہوں جنکو عرف شرع میں حرام و مکروہ کہتے ہیں جیسا کہ کلمات کفر بکنا گالی دینا غیبت کرنا جہوٹ بولنا فحش باتیں منہ سے نکالنا ناحق قتل کرنا چوری کرنا شراب پینا لوٹ مار کرنا وغیرہ وغیرہ - وہ افعال و اقوال جنکی تاریکی روح پر اثر کرتی ہے اور بہیمیت کو زور دیتی ہے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح فرمادی ہے کہ جب انسان گناہ کرتا ہے تو اُسکے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہوجاتا ہے پہر وہ پہیل کر تمام دل کو گہیر لیتا ہے **رواہ البغوی** یہ سات چیزیں تمام گمراہی کی باتوں کے اصول ہیں کہ جنکے مٹانیکے لئے سلسلۂ انبیاء علیہم السلام دنیا میں آیا اور تمام کتب آسمانی بلکہ جمیع کتب حکمت و اخلاق انہیں سات چیزوں کی شرح ہیں اسی کے مٹانے کیواسطے ہمارے نبی عربی آئے اور قرآن مجید میں بہی مختلف عنوان سے اسکو بیان کیا ہے چنانچہ ایک ہی جملہ میں اسکو ختم کردیا - قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا **ترجمہ** یعنی جسنے اپنے کو پاک اور ستہرا کیا اُسنے مراد پائی اور جسنے آلودہ

کیا تو بشارت اٹھائی اور ایک جگہہ اس نجات ابدی حیات کو اور لطف سے بیان فرمایا - فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا ۵ ترجمہ جو چاہے اپنے رب کے پاس نیک ٹھکانا بنالے اور ایک جگہہ اور بہی خوبصورتی سے اسکو ادا کر دیا۔ یٰاَیُّھَا الْاِنْسَانُ اِنَّکَ کَادِحٌ اِلٰی رَبِّکَ کَدْحًا فَمُلٰقِیْہِ ۵ ترجمہ اے انسان تو اپنے رب کیطرف کہٹ کہٹ کر کے چلا آتا ہے آخر اسکے پاس پہنچیگا شعر رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن + آجاتے ہیں وہاں جہاں سے پہر آیا نہ جائیگا جبکہ انسان بُری عادات کو چھوڑا تو اسکے لیے سچی سیڑہی خدا اور رسول کے ملنے کی طالبان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فقیر تبلاتا ہے۔ س یہ اُسکے بام کا زینہ ہے آئے جسکا جی چاہے + وہ یہ ہے کہ ہمہ تن اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قایم کر کے مصداق اس حدیث کے ہو جاؤ وحدیث یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا یَابُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَابُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ الترمذی) ترجمہ اے میرے چھوٹے سے بیٹے اگر تجہ سے ہو سکے اس حالت میں صبح شام کرنا کہ تیری دل میں کسی کیطرف سے کچہہ کھوٹ نہو تو یہ کر اے لڑکے یہ میری سنت ہے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اُسنے مجھے دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا وہ میرے ساتہ جنت میں ہوگا۔ شعر چاہیے تجکو اگر وصل صنم + دلکو خالی غیر سے کر بکقلم ۔ اس حدیث میں حضرت نے بہت ہی کچہہ فرمایا اول تو حضرت کی ایک بات نے کسقدر جنمی اندہوں کو بینا اور مرض مہلک کے بیمار ونکو تندرست کردیا اور کسقدر مردہ دلونکو زندہ کر دیا جناب سید المرسلین کی اس حدیث میں تمام نعمات جنت اور حیات ابدی اور صحت روحانی ٹہیک ہی ہے جو شخص ہمارے حضرت کی معیت چاہے کہ میں حضرت کے ساتھ جنت میں جاؤں تو وہ اس حدیث رسول اللہ کو اپنا پیشوا سمجھکر اسپر عمل کرے پہر تو ضرور حضرت اُس سے وعدہ کا ایفا فرمائینگے۔ س کیا اک بات سے عالم کو زندہ + یہ اک دم نے ہے فیضان محمد + لبوں میں آپکے کیا اثر ہے + مسیحا بہی ہے قربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ترے در پہ ساجد ہیں شاہان عالم + تو سلطان عالم ہے اے جان عالم + یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں + فدا جان عالم ہو اے جان عالم + کسی اور کو بہی یہ دولت ملی ہے + گدا کسکے در کے ہیں شاہان عالم + میں در در پہروں چہوڑ کر کیوں ترا در + اُٹھا کے بلا میری احسان عالم + میں کار عالی سکے قربان جاؤں + بہکارے ہیں اس در کے شاہان عالم + مرے دبدبہ والے میں تیرے قربان

ترے در کے کتے ہیں شیران عالم ٭ تمہاری طرف ہاتھ پھیلے ہیں سب کے ٭ تمہیں پورے کرتی ہو ارمان عالم
مجھے زندہ کردے مجھے زندہ کردے ٭ مری جان عالم مری جان عالم ٭ مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے
مری جان تو ہی ہے ایمان عالم ٭ مری آن والے مری شان والے ٭ گدائی ترے در کی ہے شان عالم
تو بحر حقیقت تو دریائے عرفاں ٭ ترا ایک قطرہ ہے عرفان عالم ٭ کوئی جلوہ کہہ سکے ہی روز سیہ پر ٭ خدا کے قمر مہر
تابان عالم ٭ بس اب کچھ عنایت ہو اب ملا کچھ ٭ انہیں تکتے رہنا فقیران عالم ٭ تو دولہا ہے ساری خدائی
براتی ٭ ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم ٭ نہ دیکھا کوئی پھول تجھ سا نہ دیکھا ٭ بہت چھان ڈالے
گلستان عالم ٭ ترے کوچہ کی خاک ٹھہری ازل سے ٭ مری جاں علاج مریضان عالم ٭ کوئی جان عیسے کو
جا کر خبر دے ٭ مرے جاتے ہیں دردمندان عالم ٭ ابھی سارے بیمار ہوتے ہیں اچھے ٭
اگر لب ہلا دے وہ درمان عالم ٭ ہمیشہ خدا را حسن کی ہی سن لے ٭ بلا میں ہے یہ لوٹ دامان عالم **اب فقیر**

اس بات کو اہل اسلام پر ظاہر کرتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہمارے رسول اکی معیت جنت اسکو ہوگی جو شخص اسپر نظر رکھے گا نفس کو ادہر ادہر جانے نہ دیگا اور دلکو کھوٹ سے محفوظ رکھیگا **اب میں** اس مقام پر کچھ عاشقانہ مضمون بیان کرتا ہوں میرے اس عاشقانہ مضمون سے حضرات ضرور لذت اٹھاوینگے اور فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرماوینگے **(وہ یہ ہے) قلب** کہ جسکی سلامتی خدا تعالے کی ایک بڑی نعمت عظمے ہے کہ جسکی نسبت یہ ارشاد ہے **يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ترجمہ** جسدن نہ فائدہ دیگا مال اور نہ اولاد **إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ترجمہ** مگر جو کوئی لاوے اللہ کے پاس دل کو سلامت کھوٹ سے **فقیر** کہتا ہے اس قلب کا کام شوق و محبت ہے پس جسکا دل محبت الٰہی سے ماموں ہوگیا وہ اپنی مراد کو پہنچا اسلئے ہمارے خدا مہربان نے اس آیت میں صاف صاف محبت پیدا کرنیکا طریقہ ہمارے تمہارے لئے ارشاد فرمایا کہ جس سے محبان خدا اور خاصان کبریا سے ملنے کا شوق محبت بحد پیدا ہو ٭ نالہ من برسانید بجانان حین ٭ کہ ہم آوار شما در قفس افتادست ٭ اور نہایت اشتیاق میں **إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ** کہا **مومن** کا دل محبت الٰہی سے ایسا بھر گیا کہ کوئی جگہ بھی خالی نہ رہی مومن اسکے شوق میں بیساختہ بول اٹھا **شعر** بیحجابانہ درآ از در کاشانۂ ما ٭ کہ کسی نیست بجز درد تو در خانۂ ما ٭ یہ لوگ محبان خدا اور خاصان کبریا ہیں انکا نام مسلمان تھا ہمارا تمہارا اس قافلہ برگزیدہ کے ساتھ جانا بہت مشکل ہے

کیونکہ یہ لوگ بڑے عالی حوصلہ تھے اور محبت الٰہی میں اپنا نام ونشان اور لقب حسب ونسب سب مٹا دیا
مگر ہم تم تو انکا حال یاد کرکے اپنے نفسوں پر ملامت ہی کیا کریں اس فقیر کے پاس ایک شخص فقیر کے ملنے والا
جو کہ بادشاہی چھوڑ کر اللہ کی محبت میں فقیر ہوگئے ہیں وہ حضرت عالیجناب مرزا احمد قایم الملک صاحب خلف الصدق جناب
صاحب عالم مرزا بلاقی صاحب مرحوم ومغفور ہیں۔ رہتے ہیں جن حضرت کا نام سید حسن الحق ہے۔ بحمد اللہ اس سعید
کی برکت سے میرے دل کا یہ حال ہوگیا ہے کہ ایسے مضمون **عاشقانہ** صادر ہوتے ہیں جو فقرا
کی سراسر غذاے روح ہیں اللہ اللہ وہ کیا اہل اللہ لوگ ہونگے کہ جنکی صحبت کی برکت سے فیض
پاکر منور ہوگئے یہاں پر کچھ حال اُن بزرگوں کا **تبرگا** مشتے نمونہ از خروارے بیان کرتا ہوں اسلیے کہ تمکو
عبرت ہو حضرت عالیجناب مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ کسی نے مرزا رحمۃ اللہ
کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت کے کیسے مزاج ہیں اسکے جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا کہ بھائی پچیس سال
سے اپنے دل کی **تصحیح** کرتا ہوں وخیال کرتا ہوں کہ ایک سال میرے دل میں تکبر تھا اُسکو خوب مٹایا اور دوسرے
سال خیال کیا کہ دل میں حسد ہے اُسکو خوب کھویا۔ پھر خیال کیا کہ اس سال میں دل میں بغض وکدورت تھا اُسکو
نکالا اب یہ حال ہے کہ ہنوز دل کی تصحیح پوری نہیں ہوئی۔ اور حال مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ کا بھی
ملاحظہ کرو آپکا حال بھی عجائبات میں سے ہے **نقل** ہے کہ ایران کے بادشاہ نے کہ مذہب شیعہ تھا دہلی کے
بادشاہ کو مراسلہ بھیجا کہ علمار میرے مذہب کے یہ کہتے ہیں کہ علمار سنت والجماعت سے گفتگو مذہبی کریں
جو مذہب کہ حق ثابت ہو اُسی پر سب قایم ہوجائیں سو آپ اپنے علمار کو میرے پاس بھیجیں مگر اُسمیں شرط
یہ ہے کہ جو شخص آوے پہلے وہ اپنے علم کی حقیقت وکیفیت لکھ بھیجدے کہ کون کون علم میں وہ مہارت
رکھتا ہے بعد اُسکے وہی عالم طلب کیا جاویگا شاہ دہلی نے جو علمار کہ موجود تھے سبکو طلب کیا اور
کیفیت مراسلہ سنائی سب نے جانے ایران سے انکار کیا اُس وقت شاہ دہلی کو بڑا فکر ہوا ناچار
وزیر سے فرمایا کہ اسکا بندوبست کیونکر ہو وزیر نے عرض کیا کہ حضور مولوی شاہ عبد العزیز صاحب
کی مکان پر تشریف لیچلیں میں یقین کرتا ہوں کہ وہ جانا ایران کا منظور کرینگے بادشاہ معہ وزیر
شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کل کیفیت مراسلہ عرض کی مولانا نے فرمایا کہ میں حاضر

ہوں مجکو جانے ایران سے کوئی عذر نہیں لیکن میرے پاس اسقدر زاد راہ نہیں ہے کہ اپنے طور پر ایران
پہنچوں بادشاہ نے عرض کیا کہ مولانا یہ کیا ارشاد ہے آپ پر میری ساری سلطنت قربان شعر جو
بندہ نوازی کرے جان اسپہ فدا ہے ٭ بے فیض اگر یوسف ثانی ہے تو کیا ہے پھر بادشاہ نے
عرض کیا کہ آپ اپنی کیفیت علم تحریر فرما کر مجکو عنایت کریں فرمایا بہت اچھا شاہ صاحب نے اپنی کیفیت
علم کی اسطرح تحریر کی کہ میں اپنے علم کی کچھ کیفیت نہیں تحریر کر سکتا لیکن اسقدر اپنی کیفیت لکھتا
ہوں کہ میں نے اپنے دل کی تصحیح کر کے حضرت کے صحابہؓ جیسی نماز تصحیح کر لی ہے **مولانا شاہ صاحب**
نے یہ تحریر کر کے بادشاہ دہلی کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ بھیجدو جسوقت یہ مراسلہ بادشاہ دہلی بادشاہ
ایران کو پہنچا تو بادشاہ ایران نے اُن عالموں کو طلب کر کے فرمایا کہ دیکھو یہ کیفیت ایک عالم
شاہ عبد العزیز صاحب ثانی لکھتے ہیں اب تم مذہبی گفتگو میں کیا کہتے ہو لکھا ہے کہ بوقت پڑھنے کیفیت
شاہ صاحب اُن علماء حاضرین جلسہ پر لرزہ ہو گیا تھا اُنہوں نے عرض کیا کہ ہماری مجال نہیں کہ ایسے صاحب
سے مذہبی گفتگو کریں **سبحان اللہ** یہ وہ نماز اور دل کی تصحیح ہے حدیث میں آچکا ہے کہ جن
لوگوں نے ایسی نماز حاصل کر لی ہے اُنسے قبر میں فرشتے جو سوال کرتے ہیں تو اُنکے جواب میں ایسے مومن
کہتے ہیں کہ ذرا تم ہمکو مہلت دو ہم نماز پڑھ لیں - اب فرشتے بھی حیران ہیں **عجب شان** ایزدی ہے کہ
اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے وہاں بھی نواز رہا ہے فرشتوں پر یہ ظاہر کر رہا ہے کہ ہمارے محبان خاص ہیں
دنیا میں اُنہوں نے اپنے دلوں میں ہماری محبت کو خوب بھر لیا تھا - ما اعظم شانہ - اُنکو یہ آیت جتلا رہا ہے
إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ ترجمہ مگر جو کوئی لاوے
اللہ کے پاس دل سلامت اور نزدیک کیجاویگی بہشت واسطے پرہیزگاروں کے - یہ متقی لوگ ہیں
انکو شل دُھن کے سلادو **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو دل کی تصحیح ایسی ہوتی ہے اس زمانہ میں
سوائے بحث تقلید اور غیر تقلید کے کوئی بات نہیں اسکے دریافت کے سب درپے ہو رہے ہیں کہ مولوی صاحب
یہ بات کیونکر ہے اسکا فکر کسی کو نہیں ہے کہ ہمارے دل پلید ہو گئے - اجی تم کس جھگڑے میں پڑے
ہو قرآن میں ان دو باتوں کا انتظام ہو رہا ہے اول تو یہ - **يَوْمَ لَا يَنفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ**

اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ اور دوسری وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّہَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا ۝ **ترجمہ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور رسول کی پس تو لوگ ساتھ ان لوگوں کے ہیں کہ نعمت کی ہے اللہ نے اوپر اُنکے پیغمبروں سے اور صدیقوں سے اور شہیدوں سے اور صالحوں سے اور اچھے ہیں یہ لوگ رفیق۔ **تفسیر** خدا عز اسمہ نے اس مقام کو کس خوبی او کس لطف کے ساتھ اس مقام پر اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے کہ جسکے تسلیم کرنے میں کسی منصف مزاج کو انکار نہیں مجال نہیں ہے اس خوبصورتی کے ساتھ ارواح کو عالم غرور سے عالم سرور کیطرف اور خلق سے حق کیطرف کھینچا ہے کہ جسکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا اور اس عمدہ مضمون کو کس خوبی کے ساتھ اٹھایا ہے کہ تھوڑے سے کلام میں کیا مقاصد ضروریہ بیان کرتا ہے اور **کس عمدہ** پیرایہ میں بیان انبیاء و ابرار و شہداء و صالحین اتقیا کا دستور العمل بیان فرمایا ہے کہ جسکے سننے ہی یا سنانے ہی **قلب سلیم** اُنمیں جا ملنے کو اسطرح تڑپے کہ جسطرح مرغ چمن قفس میں طائران خوش الحان کی آواز سنکر تڑپا کرتا ہے اور پھر جو کچھ اس آیت کے الفاظ میں اسرار ہیں وہ بیشمار ہیں کہ ایک جملہ کو دوسرے جملے زنجیر کے حلقوں کی طرح سے مربوط اور مسلسل کیا ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے **سبحان اللہ** کیا عجیب بیان ہے جسطرح چاہو کیفیت حاصل کرو جس پہلو سے چاہو مطلب لیلو ہدایت برابر متصور ہوگی

فائدہ اول تو اس آیت میں اللہ جل جلالہ نے عالم آخرت کے لیے ایک سیدھی راہ کیطرف اشارہ فرمایا کہ ہوشیار ادہر اُدہر مائل نہونا یہ جو رستہ عالم آخرت کا ہم بتلاتے ہیں منزل مقصود عالم قدس تک تمکو پہونچا دیگا جہاں پر ہمارے **انبیاء** اور ابرار اور صدیقین اور شہدا اور صالحین رہتے ہیں جہاں کچھہ غم ہے نہ رنج بلکہ سرور ابدی اور حیات جاودانی ہے انکے ساتھ ہونے سے یہ بات نہیں پائی جاتی کہ تمہارے درجات میں کچھہ تفاوت ہو جیسے کہ امیر وزیر عام رعایا ایک شہر میں ہوتی ہے اور ہر ایک کے درجات اور مقامات جداگانہ ہوتے ہیں چنانچہ یہ تفاوت خیال کرکے **حضرت ثوبان**ؓ غلام آنحضرت کے جو آپ پر عاشق زار تھے آنحضرت سے عالم آخرت

نہیں جدا رہنے سے رنج ظاہر کیا کہ آپ تو اُن اعلے مقامات میں ہونگے جہاں ہمارا گذر نہوگا پھر جمال باکمال کیونکر دیکھینگے - اسپر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہاں جدائی نہوگی اور اسمیں سر لطیف یہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل کیطرف رجوع ہوتی ہے معلوم ہوا جنکو یہاں پر جس سے محبت ہے آخرت میں اُسی کیطرف رجوع ہو جائینگی جن لوگوں نے یہاں پر صحبت انبیاء و صدیقین اور شہداء اور صالحین سے پائی ہے عالم قدس میں یہ لوگ خود بخود اُن لوگوں کیطرف رجوع ہو جائینگے کیونکہ اللہ اور رسول کا کہنا وہی مانتے ہیں جو انکے زمرہ کے لوگ ہیں - دوم اس آیت میں خدا تعالے نے چار قسم کے لوگ بیان فرمائے ہیں اوّل انبیاء دوم صدیقین سوم شہید چہارم صالحین ان چاروں کی نسبت یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ کیا اچھے رفیق ہیں اور جنت کا خزانہ ہمنے انہیں کو عطا کیا ہے پس اب جو کوئی ہماری نعمت میں شریک ہونا چاہے اور ہمیشہ کی بہشت کا مستحق ہونا چاہے ہمارے اور ہمارے ان چار گروہوں کی اختیار کرے اب ہمارے دل بگڑے ہوئے کیونکر درست ہوں اور اس نعمت عظمےٰ میں کیونکر شامل ہوں سوائے اسکے کوئی صورت نہیں - پس چاہیے کہ عام مسلمین رفاقت صالحین کی طلب کریں اور صالحین رفاقت شہیدوں کی ڈھونڈیں اور صدیق رفاقت انبیا کی اختیار کریں اور کوئی عوام میں سے چاہے کہ میں انبیاء کا رفیق ہوں تو اُسکو چاہیے کہ **اول وہ** ان تینوں گروہوں سے درجہ بدرجہ رفاقت پیدا کرے اُسوقت اُسکو رفاقت انبیاء کی حاصل ہوگی اس وقت **فقیر** یہ بھی ظاہر کرتا ہے عالی دماغ لوگ اسکو خوب سمجھینگے اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو پہلے رفاقت جمعدار کی اُسکے سبب سے رفاقت رسالدار کی حاصل ہوگی رسالدار کے سبب سے رفاقت وزیر کی پائیگا وزیر کے سبب سے رفاقت بادشاہ کی ممکن ہے اسواسطے داخل ہونا سلسلہ اولیاء اللہ میں اور وسیلہ ڈھونڈنا بسبب اُنکے نزدیک اہل اسلام کے مستحسن ہوا اسلیئے کہ اصل راہ بارگاہ الٰہی انبیاء علیہم السلام کو **تعلیم ہوا** اور انسے صدیقوں کو حاصل ہوا - انکے واسطے سے شہیدوں کو ملا اور ان حضرات سے صالحین کو پہونچا - اب جو کوئی ہمارے **رسول خدا** سے ملنا چاہے تو صالحین کی صحبت اختیار کرے **فقیر کہتا ہے** کہ جو کوئی اس حکم کو بجالایا اور اس نوکری کو ادا کیا وہ جنت میں ہمیشہ کے رہنے کا مستحق ہوگیا ایسا ہی

بھی اس سالدار کی فوج میں داخل کردیا جاویگا جہاں پر حیات ابدی اور جنان الفردوس کی دائم نشین ملتی
ہے اور بیویاں بھی وہاں پر اسقدر روشن ہیں کہ جنکے ساق کی سفیدی ستر تہ کپڑے کو پھوڑ نکلے گی
اور ساق استخواں کا مغز نظر آتا ہوگا۔ حدیث میں آیا ہے کہ حوریں جنت میں پکارتی پھرتی ہیں کہ
نحن الخالدات نحن الناعمات نحن المقیمات نحن الراضیات طوبیٰ لمن کنا له
ترجمہ یعنی ہم سب ہیں ہمیشہ رہنے والیں ہم سب ہیں بہشت کی نعمتیں ہم سب ہیں قایم کرنیوالیاں
ہم سب ہیں پسندیدگان مبارکی ہے اسکو جسکے لیے ہم مہیا ہیں۔ الغرض سب کچھ ہے مگر یہ سب اطاعت
رسول اللہ اور صحبت صالحین سے حاصل ہوتی ہے۔ صحبت صالحین گویا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اسوقت
وہ حال ظاہر کیا جاتا ہے **نقل** ہے کہ ایکوقت حضرت عالیجناب پیر معین الدین چشتی ہند الولی رحمۃ اللہ
وعظ فرما رہے تھے۔ خاتمہ وعظ کا اسیر تھا آپ نے سامعین کیطرف مخاطب ہو کر
فرمایا کہ خداوند تعالےٰ نے ایکوقت ایسا ارشاد فرمایا کہ جسکا مضمون اس شعر میں ادا کیا جاتا ہے
شعر دونوں عالم کی سعادت ہم دلویں اسکے ساتھ + ایسے یوسف کا خریدار کوئی ہے بولو + جاننا
فضل وعنایت جو یہ اپنا محبوب + کوئی دن کے لیے دیتے ہیں امانت لیلو + مراد اس سے اللہ جل جلالہ
کی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ کوئی ہے کہ اس امانت ہماری کو لیوے۔ اس سے سبنے
انکار کیا۔ مگر آدم نے اسکو لے لیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت آپکے وعظ میں ایک سقہ جو آپ کی صحبت سے
ہروقت فیضیاب رہتا تھا اسنے کھڑے ہو کر دست بستہ عرض کی کہ یا شیخ المشائخ میں جناب
سیدالمرسلین کی محبت چاہتا ہوں **سبحان اللہ** کیا صحبت اولیاء اللہ کی ہے کہ سقہ داعی اس
اس بات کا ہو کہ میں حضرت کی محبت چاہتا ہوں حضرت شیخ المشائخ نے فرمایا کہ میاں سقہ تم ہمارے
حضرت کی محبت کا احتمال کر سکو گے یہ تو بڑا بھاری کام ہے اسکا احتمال تو سادات عظام بھی بمشکل
کر سکتے میں چہ جائے کہ تو۔ اسنے عرض کیا میں کیا عرض کروں یہ آپ کی صحبت کی برکت ہے
ورنہ میں جو ہوں سو ہوں اسکو خدا اسنے اس لایق کیا ہے **مصرعہ** از فیض تو عالم سیراب + او اسکے
جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں بھی جناب باری میں عرض کرونگا اگر منظور الٰہی ہوا۔ تجکو اس نعمت

عطلے سے حصہ ملیگا۔ راوی کہتا ہے کہ آپنے اسکو یہ درود شریف بتلایا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کہ تم اسکو پڑہو۔ خدا نے چاہا تو تمکو حضرت کی زیارت ہوگی تو اسوقت تم حضرت سے عرض معروض کرلینا۔ آپکا اخلاق بڑا وسیع ہے یقین ہے کہ حضور تمکو محروم نہ رکھینگے کبھی صحبت عطا کرینگے اُسنے بموجب ارشاد شیخ پڑھا اور اسی حالت میں وہ سوگیا تو عالم رویا میں بوقت نیم شب کیا دیکھتا ہے کہ حضور سید المرسلین مع صحابہ کبار تشریف رکھتے ہیں حضور نے صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ تمکو معلوم ہے کہ یہ کون ہے عرض کیا اللہ اور اُسکا رسول بہتر جانتا ہے فرمایا یہ سقہ شیخ معین الدین چشتی کا ہے یہ اُنکی صحبت سے مدعی میری محبت کا ہوا ہے (واہ کیا **صحبت** صالحین ہے کہ فقرا کے سقوں کا یہ حال ہے) حضور نے سقہ کیطرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ تو ہماری محبت چاہتا ہے اُسنے نہایت عجز و نیاز سے عرض کیا حضور کے **اخلاق** کریمانہ کا بڑا شہرہ ہے خداوند تعالے نے آپ کے اخلاق کی قرآن مجید میں جابجا مدح فرمائی ہے اسلئے میں بھی داعیہ محبت کا رکھتا ہوں آپنے فرمایا تو ہماری محبت اُٹھا سکیگا اس بارکا اُٹھانا سادات عظام کا کام ہے تو میری محبت نہ اُٹھا سکیگا اُسنے عرض کیا کہ ارشاد حضور بجا اور درست لیکن میں کیا کروں کہ خدا نے آپکی **محبت** میرے دل میں ڈالدی میں مجبور ہوں حضور نے فرمایا۔ **یا علی** تم اسکو میری طرف سے شہادتین پڑھاو حضرت علیؓ نے اُسکو شہادتین پڑہائی جسوقت آپکا نام شہادتین میں آیا۔ اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو سقہ کا جسم پارہ پارہ مثل پھوٹ کے کھل گیا حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ حضرت اسکا یہ حال ہوگیا فرمایا محبت میں محب کا یہی حال ہوجاتا ہے۔ فرمایا آپ نے تیرے خاتمہ کا میں سردار ہوں تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا تو نے **بالغیب** ایمان لاکر تھوڑی سی بات پر طالب میری محبت کا ہوا۔ اسطرف حضرت خواجہ صاحب کو بھی زیارت ہوئی فرمایا آپ نے کہ آپکی سفارش منظور ہوئی اسی حالت میں بیدار ہوگئے حسب عادت وضو کیواسطے تشریف لیگئے تو سقہ کا یہ حال دیکھا کہ جابجا سے اُسکا جسم پارہ پارہ ہوگیا چونکہ آپ بہت رحمدل اور خلیق تھے یہ حال دیکھکر آب دیدہ ہوگئے اور فرمایا میاں **سقہ** یہ کیا حالت ہے تو سقہ نے آپ کے جواب میں یہ آیت پڑھی۔ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ

اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا ترجمہ تحقیق روبرو کیا تہا میں نے امانت کو اوپر آسمان کے اور
زمین کے اور پہاڑوں کے پس انکار کیا سب نے یہ کہ اُٹھاویں اور ڈر گئے اُس سے اُٹھالیا اُسکو انسان نے
تحقیق تہا انسان بیباک نادان - اور یہ عرض کیا کہ حضرت یہ وہی امانت ہے جسکے اُٹھانے سے تمام
نے انکار کیا تہا اُٹھالیا اس امانت کو انسان نے - اصل تو یہ ہے کہ جسنے اس امانت کو نہیں اُٹھایا
وہ انسان ہی نہیں یہ سنکر حضرت شیخ المشایخ نیم بسمل ہو گئے سعدی کی روح پرواز کر گئی -
کیا اچھی موت پائی کیا خوب خاتمہ ہوا - آپ صاحب بھی توماشاء اللہ ذی فہم ہیں - ذرا فکر تو کیجے
اس نیک خاتمہ کا ہونا یہ صحبت صالحین کا اثر نہتو اور کیا ہے - صحبت اہل اللہ ایسی ہی ہے کہ
جناب نواب معلے القاب حامی اسلام حضرت محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر رئیس اسرولی جو اکثر شہر
دہلی کمرہ حافظ داود میں تشریف رکھتے ہیں ایک دفعہ حضرت نے ایک مستری کے پاس ایک نقشہ
مکان کا ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ مکان جسکا یہ نقشہ ہے نحس ہے بعد تیاری گرجائیگا سو بعد
تیاری ایسا ہی ظہور میں آیا کہ اُسکی چھت گر گئی اور ایک دفعہ کا یہ ذکر ہے کہ جب دہلی میدان
تیس ہزاری میں جنگ مصنوعی کیواسطے ویسرائے نے اُس میدان کو دربار کیلئے آراستہ کیا اُس موقع
پر بھی نواب صاحب نے فرمایا کہ جسوقت ویسرائے یہاں آوینگے کرسی پر بیٹھنے بھی نہ پاوینگے کہ خوب
اولے برسینگے اُسوقت مطلع بھی صاف تہا کوئی علامت آسمان پر ظاہرا بارش کی نہ تھی مگر جسوقت
ویسرائے کی آمد آمد ہوئی یک لخت آسمان پر ابر آگیا سامان بارش ہوگیا ویسرائے کرسی پر نہ بیٹھنے پائے
تہے کہ وہ زور و شور سے اولے پڑے اور بارش بھی ہوئی کہ جسکا مشاہدہ صدہا لوگوں کو ہوا اب
لوگ حیران ہیں کہ نواب موصوف کیا صاحب دل ہیں انکو کیا صفائی دل حاصل ہے - واقعی
نواب صاحب کی خوبیاں بیان نہیں ہوسکتیں یہ شخص نہایت دیندار مسلمان آدمی ہے اوقات شریف
کا یہ حال ہے کہ ہر دم تلاوت قرآن صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں نہایت خدا ترس اور رحم دل ہیں
آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے -

عالیجناب نواب محمد ابراہیم علیخان صاحب رئیس اسرولی

صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام مالک سیرت فرشتہ صورت
جامع صفات پسندیدہ مجمع اوصاف حمیدہ یگانہ عمائد روزگار۔ نواب محمد ابراہیم علیخاں صاحب
جو جو خوبیاں آپکی ذات بابرکت میں اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں
تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپکی دولت و حشمت
کے آگے قارون شکستہ ہے اخلاق میں ہمہ تن خُلق کہوں تو بجا ہے صالحین سے بہت اچھی طرح سے
ملتے ہیں آپ [illegible] کمال زہد و تقوے میں یکتا ہے جہاں میں [illegible] سچ تو یہ ہے کہ ایسے رئیسوں کا فی زمانہ
ہونا غنیمت ہے یہ حضرت برادر اس دیندار مسلمان کے ہیں جو اس زمانہ میں مغتنمات سے ہیں
حضرت عالیجناب معالے القاب نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس [illegible]
جناب نواب معلی القاب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر درج سخاوت نیر برج
شہامت شمع شبستان مروت چراغ بزم ہمت فخر خاندان شرف دودمان فیض بخش فیض رسان نواب
فیض محمد علیخاں صاحب بہادر رئیس آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا۔ اللہ نے انکو کیا دینداری عطا کی ہے
[illegible] ایک بات ظاہر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپنے ایک دستور العمل ایسا تجویز کیا ہے
کہ میری برادری اور عزیزوں میں شادی و غمی میں کوئی بات خلاف جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نکرینگے اسمیں ایک دفعہ یہ بھی ہے۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول
مقبول کو بھی پسند ہے مراد دینے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا
مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں۔ آپکو بھی صالحین سے بہت
محبت ہے اور ہر دم تلاوت قرآن اور صوم و صلوٰۃ میں مشغول رہتے ہیں۔ اور سخاوت اور
بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا۔ ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلودہ
انفعال ہے اور دنیا آپکے جود و کرم سے مالامال۔ اوصاف حمیدہ آپکے بیرون از تحریر ہیں
نیک کاموں پر آپکی طبیعت بہت رجوع کرتی ہے مساجد کی تعمیر وغیرہ وغیرہ کا آپکو بہت
خیال رہتا ہے۔ اکثر حاجیوں کو حج کیواسطے امداد دیتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی

زمانہ زینت اسلام ہے - مقصد یہی انکو خدا نے دیندار عطا فرمائے جیسے **مولانا** محمد سلیم صاحب اتالیق نبیرہ
نواب صاحب - یہ خوبی ہے تو کیوں ہے فقط صحبت صالحین کی برکت سے یہ دونوں بہائی چونکہ دیندار ہیں
اسلیئے انکو صحبت صالحین بہت رہتی ہے اکثر فقرار صلحار علمار انکے مکان پر رہتے ہیں یہ انکی صحبت کی
برکت ہے - بہرکیف صحبت صالحین اکسیر کا حکم رکھتی ہے - ہم تم بہی اگر دلونکو صاف کرکے صحبت صالحین
اختیار کریں تو یہی حال ہوجائے - اگر اپنا عیب دیکھیں تو دوسروں کے عیب پر نظر نہ پڑے الغرض یہ بات
متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں - اُسوقت تک رسائی نہیں ہیں **بہلا فقیر** تم سے یہ بات دریافت
کرتا ہے ماشاء اللہ تم تو اہل قرآن اور اہل فہم ہو ذرا اس بات کا تو جواب عنایت کرو یہ کیا بات ہے
کہ بچہ بچہ اور ہر ایک کی زبان پر حضرت **محبوب** الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ جاری ہے
اسکا کیا سبب ہے کیا کوئی اُنہوں نے اشتہار جاری کیا ہے - یا خدا سے حکم آگیا ہے کہ انکو یہ کہا کرو - آخر
کوئی تو سبب ہے - وہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے اپنا نام ونشان لقب حسب ونسب اللہ کی راستہ میں بالکل مٹا دیا تہا
اور ایسا دل کو صاف کیا کہ دل میں فقط اللہ ورسول کی محبت باقی رہگئی تہی اُنکا حال مصداق اس حدیث کا
ہوگیا - مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا ترجمہ مر جاؤ تم پہلے مرنے سے **سبحان اللہ** ہمارے رسول خدا ص
کا کیا کلام معجز نظام ہے اللہ اللہ حضرت کا ایک عجیب بیان ہے کہ ایک چہوٹی سی حدیث میں حضرت نے
رضا و تسلیم کو کس لطف وخوبی کے ساتہ ادا کیا ہے کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا حضور کی اس ارشاد سے
مراد کیا ہے - مراد یہ ہے کہ تم اللہ کی ایسی اطاعت کرو کہ اپنی ہستی کو بالکل مٹا دو یعنی حکم شرع شریف
سب چیزوں پر مقدم رکہو اُسکے ماننے میں کوئی عذر نہو ہمہ تن **شرع شریف** کے ایسے تابعدار ہوجاؤ
جیسے کہ غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے اب غسال کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہے اُسکو لٹائے بٹھائے
اُس میت کو کوئی عذر نہیں ہوتا بس انسان کو شرع شریف کے احکام بجا آوری میں ایسا ہونا چاہیئے
جیسے غسال کے ہاتہ میں مردہ ہوتا ہے **مصرعہ** جائینگے ہم اُودہر کہ جدہر یار لیجائے **فقیر کہتا ہے**
اسلام کیا ہے - اسلام عشق الٰہی کا نام ہے - اور عاشق تمام مقاصد مٹانا کام ہے عشق حقیقی کا
جب کوئی نام لے تو پہلے اپنے آرزوؤں کے درخت کو جڑ سے کاٹ دے **شعر** جڑہا منصور

سولی پہ پکار اعشق بازونکو یہ اسکے بام کا زینہ ہے آسکے جسکا جی چاہے ٭ پس جو ان مصائب کی
کسوٹی پہ پکھر نکلے تو وہ صابر ہے اور صابروں پر اسکی طرف سے صد رحمت اور مہربانی ہے جن لوگوں نے
اس مقام **رضا و تسلیم** کو اختیار کیا وہ اپنے مقاصد ضروریہ کو پہنچے **قطعہ** گر گزندت رسد تحمل کن ٭ کہ
عفو از گناہ پاک شوی ٭ اے برادر چو عاقبت خاکست ٭ خاک شو پیش ازانکہ خاک شوی **شعر** در بہار
کے شود سبز سنگ ٭ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ ٭ چنانچہ یہ مصائب صحابہ بلکہ خود حضرت
رسالتپناہ علیہ السلام پر پڑے بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر بندھا رہا کرتا تھا جنگ احزاب کے
وقت ہمہ وقت خوف سے راتوں کو نیند نہ آتی تھی تجارت اور زراعت بلکہ مہاجرین نے تو گھر بار بھی راہ مولا میں چھوڑ
دئے تھے۔ اور ہزاروں آدمی شہید ہو گئے بھائی نے بھائی کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے با دل زار
کفن پہنایا مگر کبھی شکوہ زبان پر نہ آیا کہو تو یہ **مقام رضا و تسلیم** نہیں تو اور کیا ہے یہ اسی حدیث
پر تو عمل ہو رہا ہے **مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا**۔ ایسے ہی **اولیاء اللہ** نے جسوقت یہ حالات رسول خدا اور
صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے دیکھے ان حضرات کے دل انکے برتاؤ پر جھکتے چلے گئے انکو بھی یہ مراتب رضا و تسلیم
کا حاصل ہونا چلا گیا چونکہ فقراء کو اس حدیث سے اب بھی بہت محبت ہے **فقیر** کا بیان یہ تھا کہ بچہ بچہ سے حضرت
محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ کہلا دیا۔ یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے حال رسول خدا
اور صحابہ کا سا اپنا برتاؤ کر لیا اور اپنے لقب حسب نسب جان مال عزت آبرو ہر ایک قسم عیش و راحت کو
اس معشوق حقیقی کی نذر کر چکے خدا نے بھی انکے نام کو ایسا روشن کیا کہ بچہ بچہ سے محبوب الٰہی کہلا دیا
اور **محبوبیت** کا خطاب ہندوستان میں پا گئے اسکا ثبوت قرآن و حدیث سے سوائے اسکے اور
کیا ہے **چنانچہ** ایکبار آنحضرت علیہ السلام کے سامنے سے ایک جنازہ گیا **لوگوں** نے اسکی مذمت
کی تو آپ نے فرمایا **وَجَبَتْ وَجَبَتْ** پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اسکی **مدح** کی تو آپ نے فرمایا
وجبت وجبت لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے دونوں کیلئے ایک ہی کلمہ فرمایا آپ نے جواب دیا جسکی
تم نے مذمت کی اسکے لئے آتش دوزخ واجب ہوئی اور جسکی تم نے مدح کی اسکے لئے جنت واجب ہوئی
شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے ترے گھر کا ٭ وہ طوبیٰ جسکا چرچا ہے ستون تیری

مسجد کا ✣ فرمایا تم خدا کے دنیا میں گواہ ہو جسکو تم اچھا کہو وہ اچھا ہے جسکو تم برا کہو وہ برا ۹۷
ہے شعر سچا کہے جسے عالم اُسے سچا سمجھو ✣ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو ✣ خلاصہ یہ کہ امت مرحومہ محمدیہ کا
اجتماعیہ نبی علیہ السلام کے کمالات کا آئینہ ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا لن یجتمع اُمّۃ محمّدٍ علٰی
الضلالۃ ترجمہ ہرگز جمع نہو گی اُمت محمدیہ اوپر گمراہی کے یعنی امت محمدیہ گمراہی پر مجتمع نہو گی
یہاں سے اجتماع ہونا اُمت کا برحق پایا گیا اسلیئے جو مسلمانوں سے علیحدہ راہ اختیار کریگا جہنم میں جائیگا
اب فقیر پھر اپنا اصلی مطلب بیان کرتا ہے کہ سچ سچ سے حضرت محبوب الٰہی سلطان نظام الدین اولیا
کہلا دینا من جانب اللہ ہے سبحان اللہ آپکو کیا اللہ و رسول سے محبت تھی کہ اُسکے سبب سے آپ
ہندوستان میں محبوب کا خطاب پاگئے ملفوظات میں جو فقیر نے آپکے حالات کو دیکھا تو ظاہر ہوا کہ
کسی نے آپکے روبرو اس رکوع کی تلاوت کی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی
الْکُفَّارِ- آخر تک تو آپکو ایک بیہوشی طاری ہوگئی جب ہوش آیا تو آپ نے فرمایا اس امانت کو اسی
نبی کے نام کے سہارے سے تو آدم علیہ السلام نے اُٹھا لیا تھا کہ جس امانت کے اُٹھانے سے سب نے
جواب دیدیا تھا خدام میں سے ایک نے عرض کیا کہ حضرت وہ کیا امانت تھی جسکو آدم علیہ السلام نے
اُٹھا لیا تھا آپ نے اسی حالت شوق و ذوق میں فرمایا وہ یہ امانت ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ
عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ کَانَ
ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اس آیت میں فرمایا اسیطرف اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے
کے اُٹھ نہیں سکتا پس اس تکان اور درماندگی کے دفع کرنیکے لئے ہمیشہ شربت حضوری کا پیالہ پلایا
کہ اُسکے نشہ اور سرور میں چور ہو کر دنیا و مافیہا سے غافل ہو کر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہوجاوے
اور اسپر تکان و درماندگی نہ آوے شعر ہرچند پیر خستہ دل و ناتواں شدم ✣ ہرگہ کہ یاد روئے تو کردم جواں
شدم ✣ فرمایا آپ نے دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اُسکے محبوب کا نام لیکر
کوئی اُس سے کہے کہ بھاری کلام کو کہو تو وہ اُسکے نام کے نشہ میں خوشی سے اُٹھا لیتا ہے جیسا اُسکے
[illegible] کلام [illegible] کر لوں بلکہ کہ تیرے قربان کیونکہ عبادت دراصل قربان ہونا ہے محبوب کا تو نام
سکتا

ہی سننے سے دل بیقرار ہو جاتا ہے جیہ جائے کہ وصال اور مشاہدہ ۔ جمال ہو شعر جو میرے سامنے تیرا کسی نے نام لیا ۔ دل ستمزدہ کو میں نے تہام تہام لیا ۔ زبان سے حبیب محمد مصطفےٰ کا نام لیتے ہیں تو پہلے دونوں ہاتھ کلیجہ تہام لیتے ہیں ۔ لا دو شک نافہم نہیں لیتے نہیں لیتے ۔ محمد کی شمیم لف عنبر فام لیتے ہیں خدام آپکی خدمت میں عرض کیا انت انا عرفنا الاکما میں ہوئے آپکے ارشاد میں خدا کی محبت ثابت ہوتی ہے آپنے فرمایا رسول خدا سے محبت کرنا اللہ ہی سے محبت کرنا ہے اور اس آیت کو تلاوت فرمایا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ ترجمہ کہہ کہ اگر تم خدا سے محبت رکہتے ہو تو میرا کہنا مانو ۔ کیونکہ اطاعت رسول اللہ علیہ اطاعت آلہی ہے اسلئے محبت کا نتیجہ اول تو پوری اطاعت ہے سو فرمانبرداری جانثاری جسقدر امت محمدیہ کو رسول خدا سے پائی جاتی ہے اسکا بیسواں حصہ بہی کسی امت میں نہیں سبحان اللہ اولیاء اللہ کو کیا خدا و رسول سے محبت ہے آپکی اس شاد سے کیا محبت ٹپکتی ہے اسلئے تو کہا ہے صالحین کی صحبت سے مردہ دل زندہ ہوتے ہیں ۔ فی زمانہ بہی ایسے حضرات بہت موجود ہیں کہ صالحین کی صحبت سے انکے دل منور ہو گئے ہیں لیکن کل کا حال میں درج نہیں کرسکتا کیونکہ میرا مطلب اصلی ہاتہ سے جاتا ہے ۔ بقایائے یادداشت مشتے نمونہ از خروارے ایک حضرت صاحبونکا حال بیان کرتا ہوں کہ اس صحبت کی برکت سے انکے نفس کو ترمردگی اور روح کو تازگی حاصل ہے ۔ خشوع و خضوع انکی عبادت کا اس درجہ کو پہنچ گیا ہے جیسا کہ حالات تبع تابعین کے دیکہنے والونکا تہا چنانچہ نواب مرزا محمد حسن صاحب عرف خضر ہمشیرہ زادہ جناب نواب ضیاالدین احمد خانصاحب بہادر مغفور کا ۔ انکا ذکر میں نے اسلئے یہاں پر کیا ہے کہ اوپر سے بیان صالحین خصوصاً حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء کا تہا ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ترجمہ فرمایا حضرت نے آدمی ساتہ اسکے ہے جسکو دوست رکہتا ہے یعنی جو کوئی کسیکو دوست رکہتا ہے اسکا ذکر اسکے صحبت میں آ جاتا ہے اسلئے کہ محبت محبوب تک پہنچا دیتی ہے ۔ آپکی کیفیت عبادت کا یہ حال ہے کہ جسقدر ہے محبت سے ہے ایک وقت میں جو خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نماز میں مشغول تہے میں نے جو خیال کیا تو نماز کا خضوع و خشوع قریب قریب ابرار لوگوں کے پایا یہ اثر فقط صحبت صالحین کا ہے جو اس کیفیت سے انکو نماز حاصل ہے یہاں پر بیان روسا جو کہ متقی ہیں

کیا جاتا ہے ❖

نواب مرزا محمد حسن خانصاحب عرف خضر میاں

عنادلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زماں محمد حسن خانصاحب خلف الرشید حضرت حافظ صوفی نواب مرزا احمد حسین خانصاحب مرحوم و مغفور خلف الصدق جناب نواب مرزا غلام حسین خانصاحب بہادر مغفور خلف الصدق جناب نواب فیض اللہ خاں صاحب بہادر مغفور خلف الصدق حضرت جناب نواب قاسم جان خان صاحب بہادر مرحوم - انکو شاہ عالم بادشاہ سے بصلہ نوکری خطاب سہراب جنگ کا عطا ہوا تھا یہ آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت پابند صوم و صلوٰۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ بتواضع و تکریم آمادہ ہے تلاوت قرآن سے بہت محبت ہے فی زماننا حضرت بعہدۂ تحصیلداری سرفراز ہیں - آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ابن امیر ہیں آپ کے بھائی نواب محمد حسین خانصاحب عرف بڑے میاں بعہدۂ معزز دہلی میں سرفراز ہیں وہ بھی نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ ہیں آپ مغل بخاری ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے حضرات سے بہت فیض ہے اور ان کا ہونا باغنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوبَكُمْ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّىٰ عَمَلَكُمْ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے خدا تمہارے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام میں ❖

جناب نواب معلی القاب محمود علیخاں صاحب بہادر رئیس چھتاری

جناب مستطاب معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے جاہ و حشمت و اقبال فخر خاندان شرف و دوران نواب محمود علیخانصاحب - آپکی عدل گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹا دیا اور جود و سخا نے نقش حاتم کا مٹا دیا ہے دل سے

[illegible]

پہیلا دیا - ابر نیساں آپکی گہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپ کا جود و کرم دیکہہ کر شرم سے آب آب ہے اوصاف حمیدہ آپ کے بیرون از تحریر ہیں آپکو علماء و فقرا سے کمال محبت ہے جو آپکا کار ہے وہ سب مطابق سنت ہے آپ بہت بڑے متقی ہیں آپکے اوقات شریف کا یہ حال ہے کہ ہر وقت عبادت اور تلاوت قرآن میں مشغول رہتے ہیں اسکی برکت سے آپکے چہرہ پر نور برستا ہے جی چاہتا ہے کہ چہرہ کو دیکھتے رہیں یہ بات خداداد ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَآءُ - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ادنےٰ غریب سے بھی باخلاق بشری پیش آتے ہیں ہمہ تن اُس سے ملتفت ہوجاتے ہیں آپکی ذات بابرکات سے ہزار ہا اللہ کے بندونکو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی اُنکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں +

عالیجناب نواب امیر الدین احمد خانصاحب بہادر رئیس لوہارو

جناب مستطاب معلے القاب گردوں کاب فلک انتساب حاتم زمان سکندر دوراں زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان رئیس المسلمین جناب نواب محمد امیر الدین احمد خانصاحب بہادر خلف الرشید جناب نواب علاء الدین احمد خانصاحب بہادر مرحوم و مغفور خلف الصدق نواب معلے القاب جناب امین الدین خانصاحب بہادر مرحوم خلف اکبر نواب جہانبانی مآب فخر الدولہ نواب احمد بخش خان صاحب مرحوم - آپکے اوقات شریف کا حال میں نہیں بیان کر سکتا یہ صاحب نہایت دیندار و متشرع پابند صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن میں اکثر مشغول رہتے ہیں - آپکے کمالات کے لکہنیکی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے ہے شہرہ دادگستری و آوازہ غریب پروری آپکا چار دانگ عالم میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پسند ہے ہر ادنی و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں قطع نظر اسکے آپ عالم بھی ہیں آپ امیر ابن امیر

ابن امیر ابن امیر ہیں غربا و مساکین و درستغیثوں کے لئے اکسیر ہیں کیوں نہو یہ استاد کی صحبت کی برکت ہے اعنی جناب مولانا سید ولی خان صاحب اکرمہ اللہ تعالے زبدۂ فقہا سے جہان صلحا ئے زمان اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان بیکر فقیہ بیمثیل افتخار علما حضرت مولانا سید ولی خانصاحب ۔ آپکی علم وفضل کا بیان احاطہ تقریر و تحریر سے باہر ہے بہرحال آپکی ذات فی زمانا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع وکشادہ ہے طبیعت آپکی متواضع وتکریم آمادہ ہے اَللّٰهُمَّ ضَاعِفْ فِي حَالِهٖ وَقَالِهٖ ۔

عالیجناب محمد یحییٰ خانصاحب بہادر

یہ صاحب موضع تاوڑی ضلع میرٹھ کے رئیس ہیں نہایت دیندار اور متقی پابند صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن میں ہر وقت مشغول رہتے ہیں آپ اپنے نواح واطراف میں گویا چراغ ہیں عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی اور رسول مقبول کو بھی پسند ہے ہر ادنے واعلی کیطرف نظر فلاح رہتی ہے ہر کہ ومہ آپکی لطف وکرم کا مداح ہے اخلاق آپکا بہت وسیع اور کشادہ ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں ۔

جناب حاجی قطب الدین صاحب مرحوم

دہلی میں آپ ایک بڑے ارکین اسلام میں سے گذرے ہیں آپ کے کیا کیا حالات لکھے جاویں قلم میں کہاں طاقت ہے کہ وہ بیان کر سکے مختصر کچھ حال آپکا فقیر اپنی تفسیر میں بطور یادداشت لکھتا ہے انکا نام نامی ہے اول تو اس بلند ہمت دیندار نیکبخت جوانمرد کو یہی خیال ہر وقت دامنگیر رہتا تھا کہ جس میں حمایت اسلام اور ہمدردی قوم پائی جائے اسی خیال سے اس عالی ہمت نے ایک انجمن اسلام قایم کی تھی جس میں انکا مشورہ ہر وقت یہی رہتا تھا کہ فلاں مسجد کی تعمیر ہونی چاہیئے اور فلاں فلاں مسجد

کی مرمت ہونی چاہیئے چنانچہ مسجد فتحپوری اور جامع مسجد کی آپ نے اس صدق نیتی اور عمدگی سے مرمت کرائی جو صدہا سال کو کافی ہوگی علاوہ اسکے لاوارث مسجدوں کی ماہواری امداد۔ اور طلبار کا وظیفہ اور بیوہ عورتوں کی دستگیری۔ علمار فضلار صلحار کی قدردانی فقرار کی تواضع مساکین کی دلجوئی مہمان نوازی بزرگوں کا ادب آداب شرفار کی خفیہ طور پر مدد وغیرہ وغیرہ اللہ تعالے نے انکی ذات فیض آیات میں کیا کیا خوبیاں عطا فرمائی تہیں یہ اللہ کی توفیق ہے جس سے چاہے کام لے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ اللہ تعالے نے کیا کیا اوصاف حمیدہ آپمیں رکھے تہے امین بہی آپ اعلے درجہ کے تہے محسن بہی آپ ایسے تہے سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بہلا دیا تہا دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تہا ہر لیے واد نے کیطرف نظر فلاح تہی ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح تہا دنیامین کون آپ سے ناواقف تہا آپ کی خوبیاں سب پر اظہر من الشمس تہیں حاجی صاحب مرحوم کو خدا جنت عطا فرمائے آمین۔ الحمد للہ کہ آپنے اپنے قایم مقام بقار نام کیواسطے اپنے چار صاحبزادونکو چہوڑا جنکے اسما ہائی یہ ہیں۔ حافظ فضل الرحمن صاحب حاجی عبد الغنی صاحب محمد شفیع صاحب عبد الرزاق ماشار اللہ اپنی اپنی عادات میں سب اچہے اور صالح ہیں۔ لیکن انہیں سے عالیجناب حاجی عبد الغنی صاحب نہایت دیندار صالح پابند صوم صلوٰۃ خداترس رحمدل غرض جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے حاجی صاحب مرحوم میں عطا کی تہیں وہ تمام ہو بہو اس چہوٹی سی عمرمیں انکو عطا فرمائیں وہی حمایت اسلام اسیطرح مہمان نوازی غربا پروری مسکین نوازی ماہواری امداد مساجد لاوارث و وظیفہ طلبار بیوہ عورتوں کی دستگیری علمار فضلار کی قدردانی اور صلحار سے محبت فقرار کی تواضع شرفار کی خفیہ طور پر امداد آپکی ذات بابرکات سے صدہا کو فیض ہے اور دامن اخلاق آپکا بہی بڑا وسیع و کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ متواضع وتکریم آمادہ ہے آپ بہی امیرابن امیر ہیں آپکا دم غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تمہارے دلونکو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے

کام ہیں **اب فقیر** اپنا اصلی مطلب یاد دلاتا ہے کہ اس قلب کی حفاظت پر تمام انبیاء اور
صدیق تاکید کرتے چلے آئے اور اسی دل کی صلاحیت کیواسطے آخر کو ہمارے رسول اللہ بھی تشریف لائے
اور اول آپکی تعلیم یہی تھی جیسا کہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ
وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِکَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ یَا بُنَیَّ وَذٰلِکَ مِنْ سُنَّتِیْ وَمَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ
فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ **فائدہ** اس حدیث پر آپنے اپنی معیت اور
جنت کا دارمدار فرمایا کہ جو میری معیت سے جنت میں آنا چاہے تو وہ اپنی صفائی قلوب آپس کی محبت
پیدا کرے اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جبتک ہم تم یہ اوصاف نہ پیدا کرینگے مستحق اُن تحفوں کے نہ ہونگے
کہ جنکی رب العالمین کیطرف سے آپ بشارت دے رہے ہیں وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ
لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْھَا مِنْ ثَمَرَۃٍ رِّزْقًا قَالُوْا ھٰذَا
الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَاُتُوْا بِہٖ مُتَشَابِھًا وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّھُمْ فِیْھَا
خٰلِدُوْنَ **ترجمہ** اور خوشخبری سنا اُن لوگوں کو جو کہ ایمان لائے اور اچھے کام کیے یہ انکے لیے باغ
ہیں جنکے نیچے نہریں جاری ہیں جب انکو وہاں سے کوئی پھل کھانیکو ملیگا تو کہینگے یہ تو وہی ہے جو ہمکو
پہلے ملا تھا اور انکو وہ پھل (باہم رنگ و صورتیں ملے ہوئے) دیے جائینگے اور انکے لیے وہاں پاکیزہ
بیویاں ہیں اور وہ وہاں ہمیشہ رہینگے **تفسیر** کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے
اچھے کام عبادت و سخاوت وغیرہا کیے ہیں اُنکو یہ مژدہ سنادے کہ انکو مرنیکے بعد اُس عالم میں ایسے
باغ عنایت ہونگے کہ جنمیں نہریں بہتی ہونگی اور باغوں کے میووں میں عجب لطف ہوگا کہ شکل و صورت رنگ
ہو یکساں اور مزے الگ الگ ہونگے یہانتک کہ جب کوئی میوہ انکو ملیگا تو اس مشابہت سے یہ سمجھینگے کہ
ہم ابھی کھا چکے ہیں مگر جب کھاوینگے تو نیا لطف پاوینگے اور انکو جسطرح مکانات اور کھانے عمدہ
عنایت ہونگے اسیطرح اُنس و صحبت کیلیے پاکیزہ بیویاں ملینگی کہ جو نفرت کی باتیں ہوتی ہیں وہ اُنمیں
نہونگی نہ صورت میں نہ سیرت میں پھر اُنکو بڑھاپے اور موت یا افلاس کا غم نہوگا بلکہ وہ اسی عیش و آرام
کے ساتھ ہمیشہ رہینگے - **اب فقیر** کہتا ہے کہ یہ بات عام پر **واضح** ہو کہ انسان کی رغبت

تین چیزوں سے زیادہ ہوتی ہے اور انہیں کیطرف زیادہ احتیاج پڑتی ہے (۱) **مکان عمدہ**
(۲) اچھا سامان عمدہ کھانا پینا (۳) عورت حسین پس اول کو تو لہم جنات میں اور دوسرے کو
کلما رزقوا میں و تیسرے کو جملہ لہم فیہا ازواج میں بیان کردیا اور اسپر ایک کھٹکا ان چیزوں
کے فنا ہوجانے یا اپنے مرجانیکا بھی ہوتا ہے کہ جو تمام لذت کو خاک میں ملا دیتا ہے **ع** مرا در
منزل جاناں چہ امن عیش چوں ہر دم ✤ جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا اس کھٹکے کو ہم فیہا
خالدون کہہ کر مٹا دیا اس سے زیادہ کیا نعمتیں چاہئیں۔ خدا کیا مہربان ہے اپنے بندوں پر اپنی ہمہ وقت
رحمت اور عنایت کا امیدوار بنا کے مفتون کردیا ان آیات اور ان جملوں سے دلوں پر نقش کردیا
اور ہر ایک قسم کی محبت سے ہمارے دلوں کو بھر دیا آخرت کی نعماے باقیہ اور عنایات غیر متناہیہ کا نقش دل
پر جما کر اپنا دیوانہ اور مجنوں بنا لیا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ سب کچھ ہے مگر تمام دنیا اور آخرت کی مصلحتیں
اسی پر موقوف رکھی گئی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہو پھر اس یقینی امر کے لیے کچھ توشہ
آخرت کا بندوبست نکرنا کیسے درجہ کی حماقت ہے کیا ایسے لوگوں کو اس حیات مستعار پر ایسا خیال ہے کہ
ہم اس دنیا میں ہمیشہ زندہ رہینگے افسوس انکے لئے **عبرت** ہونی چاہیے ہم تو ہر روز اپنی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں کہ کیسے کیسے نوجوان حسین اور کیسے کیسے با اقبال و ذی اقتدار اور کیسے کیسے بادشاہ
ہفت کشور اور کیسے کیسے عیش و آرام اٹھانیوالے ہزاروں من مٹی کے نیچے آتے جاتے ہیں
شعر مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم ✤ تو نے وہ گنجہاے گرانمایہ کیا کئے ✤ اب
انکے وہ سامان عیش ہیں نہ وہ ارباب جلسہ ہیں نہ وہ مال و زر انکے پاس ہے۔ پھر جب آخر کار
ایک دن یہ تمام عیش و آرام ہاتھ سے جاتا ہے۔ غایت الامر دس بیس برس کے بعد تو اس چندروزہ
حیات دنیا پر دل لگانا عبث ہے **شعر** قابو میں ہوں میں تیرے گر اب جیا تو پھر کیا ✤ خنجر
تلے کسی نے گر دم لیا تو پھر کیا **اشعار** عالم میں جو تھے فیض کے دریا وہ کہاں ہیں ✤ جو نور خدا سے
ہوئے پیدا وہ کہاں ہیں ✤ ہم سب سے جو تھے افضل و اعلیٰ وہ کہاں ہیں ✤ پیدا ہوئی جنکے لئے
دنیا وہ کہاں ہیں ✤ جو زندہ ہے وہ موت کی تکلیف سہیگا ✤ جب احمد مرسل نہ رہے کون رہیگا ✤

پس جبکہ یہی حالت ہے بہ اس دنیا ے فانی پر دل لگانا عبث ہے مگر ہمارا تمہارا حال مثل
اُن بچوں کے ہے کہ جسطرح وہ نادان بچے ذرا سی مٹھائی میں بہل جاتے ہیں اور عمدہ چیز ہاتھ سے دیدیتے ہیں اس
تھوڑی سی لذت فانی کیواسطے ایسے خدا اور رسول کو ہاتھ سے دیدینا اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی
مارنا ہے اسکی ایسی مثال ہوئی جیسے کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بد پرہیزی کرے تو حکیم کا
کیا نقصان کرتا ہے اپنی ہی جان پر ستم ڈہاتا ہے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ ❊

فضائل قرآن مجید

حدیث فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ تین آدمیونکو دوزخ نہ جلائیگا (۱) تو وہ شخص جو قرآن کی
محبت سے تلاوت کرتا ہے (۲) دوسرا وہ شخص جو مہمان کو دوست رکھتا ہے (۳) تیسرا وہ شخص کہ
اسکے پاس مال ناموجود ہے مگر اللہ کے خوف سے وہ زنا نہیں کرتا **حکایت** شفیق بلخی رضی اللہ
عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے پانچ چیزونکو جو تلاش کیا تو انکو پانچ چیزوں میں پایا جواب منکر ونکیر کو جو تلاش کیا تو
تلاوت قرآن میں پایا روشنی قبر کو ڈہونڈھا تو اسکو رات کی نماز میں پایا (فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ دو رکعت تہجد کی پیاری ہیں مجکو دنیا ومافیہا سے بارہ رکعت نفل تہجد میں ہیں ترکیب
اسکی علیحدہ ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اول رکعت میں سورہ اخلاص بارہ بار سے شروع کرے اور آخر
بار میں ایک بار پڑہے اور سورہ یٰس بہی عمدہ ترکیب ہے کہ بارہ رکعت میں اس سورہ کو ختم کرے کیونکہ
سورہ یٰس دل ہے قرآن شریف کا اور ایک دل وقت تہجد کا اور ایک دل مومن کا تین دل جمع
ہوکر دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے روشنی قبر کیلئے یہ نہایت عمدہ نسخہ ہے طالبان خدا کو واضح
رہے کہ سوائے تہجد کے قبر کی روشنی نہوگی) تیسرے عبور پل صراط کو جو ڈہونڈھا تو صدقہ میں چوتھے
عرش کا سایہ جو ڈہونڈہا تو خلوت میں پایا پانچویں قوت برکت کو ڈہونڈھا تو صلوٰۃ ضحیٰ میں پایا
غرض جو کار ہوتا ہے محبت سے ہوتا ہے تلاوت قرآن ہو تو وہ بہی محبت سے ہو یعنی باعمل ہو پہر تو
قرآن اکسیر کا عمل کہتا ہے مثلاً اس کی تلاوت میں یہ آیت گذری وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ
عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ترجمہ دور کرتے ہیں غصہ کو یعنے کہا جاتے ہیں غصہ کو اور درگذر

کرتے ہیں لوگوں سے خدا کو بہاتے ہیں احسان کرنیوالے صاحب تلاوت کو معلوم ہوا کہ
خدا کو ایسے لوگ بہاتے ہیں تو اسنے اپنی عادت خونخواری سے توبہ کرکے عادت اُن لوگوں کی اختیار کی تو
خدا کو یہ بہی بہا گیا اور خدا کے دوستوں میں شمار کیا گیا - پس تلاوت قرآن اسکے حقمیں کیسی مفید ہوئی
اگر اسکو یہ خیال ہے کہ تلاوت قرآن بہی دنیا کے کاموں میں سے ایک کام ہے (جیسے اور کاروبار دنیا کی
میں منجملہ انکے تلاوت قرآن بہی ہے) اور عظمت قرآن کی اُسکے دل میں نہیں ہے تو ایسے قاری پر قرآن
لعنت کرتا ہے ایسے قاری کا حال میں قریب قریب اس **نقل** کے پاتا ہوں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک
بہنگڑ کو بہت **ہدایت** کی کہ میاں بہنگڑ صاحب تم اس فعل بد کو رمضان رمضان تو چہوڑ دو
اور تم رمضان شریف کے روزے رکہو ورنہ تمہارے حقمیں اچہا نہو گا اُسنے عرض کیا کہ مولوی صاحب
آپکا یہ ارشاد میرے سر آنکہوں پر میری سعادت دارین ہے انشاء اللہ کل سے میں ضرور روزہ رکہونگا - خیر اُسنے
مولوی صاحب کی ہدایت کے بموجب روزہ رکہا جب دن قریب غروب کے ہوا تو اُسنے کچہہ بہنگ نکالکر گہوٹنی شروع کی
تو اسکے یاروں نے اُس سے کہا کہ اللہ کے بندے اگر تو نے **احکام** شریعت کو دل سے قبول کیا ہے
اور یہ روزہ بہی اللہ کیواسطے رکہا ہے تو اس فعل بد کو بہی اللہ کیواسطے چہوڑ دے اُسنے کہا کہ یہ تمہارا
کہنا بہت صحیح ہے میرا بہی اسمیں بہت فائدہ ہے لیکن میرے خیال میں کچہہ اور ہی بات سما گئی ہے انہوں
نے کہا وہ کیا بات ہے - کہا میں تو اسی بہنگ سے روزہ **افطار** کرونگا اسلیئے کہ روزہ کا ثواب
اور بہنگ کا عذاب دونوں آپسمیں لڑتے ہوئے آسمان کو جاوینگے اور میں تماشا دیکہونگا - پس یہی خیال تو
ہمارے تمہارے دلوں میں سما گیا ہے - افسوس تلاوت تو یہ ہو رہی ہے يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ
ترجمہ خدا سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑہاتا ہے - اور صحیح آجکل اسکا برعکس ہو رہا ہے - کہو تو یہ کلام
اسلام سے تمسخر نہیں تو اور کیا ہے ایسے لوگونکو بہی تو خیال ہے کہ نماز کا ثواب اور سود کا عذاب لڑتا ہوا
آسمان کو جاوے اور ہم تماشا دیکہیں - پس اب کوئی ملحد منش تیرہویں صدی میں خواہ مخواہ پانچواں
سوار بنکر اس آیت کی تخصیص کرے کہ صرف غریبوں سے **سود** لینا حرام ہے اور دولتمندوں سے
درست ہے اور گورنمنٹ پرامیسری نوٹ کی آمدنی بہی درست ہے اور رفاہ عام کے سرمایہ کا سود

لینا بھی سنت ہے جیسا کہ علیگڈہ کا مدرسہ سود لیتا ہے اور ریل وغیرہ اور اسور تمدن میں بھی
سود کے لئے روپیہ دینا درست ہے پھر اسپر دہلی کے علماء پر بہتان باندھنا کہ انہوں نے ایسا فتوے
دیا تھا صریح غلط ہے اور یہ کہنا کہ مسئلہ تجارت اور ترقی ملک کے حق میں سد راہ ہے سخت بیوقوفی
اور ابلہ فریبی ہے حق یہ ہے کہ سود کی تمام قسمیں حرام ہیں اور اسپر چار وعید نازل ہیں اول
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ اور اسکے بعد حَرَّمَ الرِّبٰوا - دوم وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ سوم يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا - چہارم فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
اسیطرح احادیث صحیحہ میں سود کے لینے والے اور دینے والے اور کاتب و شاہد سب پر لعنت آئی ہے
سب جانتے ہیں سب تلاوت کرتے ہیں پس اس فعل بد کو کیوں اختیار کر رکھا ہے - فقیر کہتا ہے
عقلمندوں کا یہ کام نہیں ہے کہ بری چیز کو اچھا جانکر اسپر نقد عمر عزیز کو صرف کرنا بڑے خسارہ کی
بات ہے اور اسی لئے اس جہل مرکب کو حکماء نے مرض لا دوا مانا ہے مرض بڑھتا گیا جوں
جوں دوا کی ع و نیز خدائے تعالی نے بھی اپنے کلام میں اسکو سب سے بڑا مرض گردانا ہے قُلْ هَلْ
نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ
اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ ترجمہ تو کہہ کہ آؤ ہم تمکو بتلاویں کہ سب سے زیادہ کون خسارہ
میں پڑے ہوئے ہیں وہ جنکی دنیا اکارت گئی اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کر رہے ہیں
نقل ہے کہ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کسی جنگل میں تشریف لئے جاتے تھے جماعت خدام ہمراہ
تھی ایکا ایک آدمی کی کھوپری پر گذر ہوا اسکی پیشانی پر لکھا ہوا تھا خسر الدنیا والآخرہ - آپ
نے فرمایا کہ اس شخص نے تلاوت قرآن کی اسپر عمل نکیا آخر اسکا یہ بد انجام ہوا کہ دونوں جہان
محروم رہا سبحان اللہ کیسے عامل قرآن تھے لکھا ہے کہ جب حضور پر یہ آیت نازل
ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۝ ترجمہ تمکو بر نہ ملیگی جبتک کہ تم
کچھہ اپنی دل پسند چیزوں سے خرچ نکروگے تفسیر یہاں اللہ کی راہ میں صرف کرنیکا ذکر ہے یعنی
ابرار لوگوں کا مرتبہ تمکو جب ملیگا جب تم اپنی دل پسند چیز کو اللہ کیواسطے صرف کر دوگے - یہ

ایسے پاکیزہ الفاظ میں جل اپنے مطلب ادا کیا ہے کہ جسمیں ہزاروں اسرار کیطرف اشارہ ہے مختصر انکا یہ ہے
اول تو انسان کو اپنی جان ایسی محبوب ہے اُسکا صرف کرنا یہ کہ روح کو اُسکے مشاہدہ جمال میں ہمہ تن محو و
فنا کر دے پہر اُسکے وصال حقیقی کا طالب ہو اُسکے بعد مال ہے اُسکو اللہ کے راستہ میں دے جب مجلس برا میں
پہونچیگا جب یہ آیت نازل ہوئی فقام طلحۃ وقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن
تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون ترجمہ کہڑے ہوئے طلحہ اور عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق اللہ یہ
فرماتا ہے لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون میرے پاس مرغوب مال صرف ایک باغ بیرحا ہے قبول
فرمائیے اور راہ خدا میں صرف کیجیے - یا اللہ یہ کیا لوگ قرآن کے قدردان تھے آیت نازل ہوئے نہیں پائی
عمل کر دیکھایا اللہ اور رسول بہی نکے ایسے قدردان ہوئے کہ خدا نے انکی نسبت اپنے حبیب محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کہلا دیا طلحۃ فی الجنۃ - طلحہ کیلیے خدا کیطرف سے بشارت جنت ہے
یہ بہی کیا عالی ظرف لوگ تہے کچھہ خیال نہیں کہ ہماری نسبت ایسی بشارت ہو چکی اُسیطرح عبادت
میں مشغول ہیں **نقل** ہے کہ ایک بزرگ دیندار نے دنبہ پال رکھا تہا اتفاق سے وہ بیمار ہو گیا اُنکی
اولاد نے عرض کیا کہ حضرت دنبہ قریب المرگ ہے ارشاد ہو تو اُسکو ذبح کر کے راہ خدا میں صرف کریں اُس
بزرگ نے کہا کہ اسکا گوشت تم بہی کہاؤ گے - کہا نہیں - کہا کیوں نہیں کہاؤ گے - اُنہوں نے کہا نقصان
کریگا - اُس بزرگ نے کہا کہ خدا کی راہ میں ایسی چیز دینی کہ جسپر یہ تاکید لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون -
اور تمہارا یہ خیال کرنا گویا قرآن پر ایمان نہیں لانا ہے اُس ہی رات عالم رویا میں اُس بزرگ کو زیارت
رسول خدا کی ہوئی فرمایا کہ تیرے اس خیال پر صد ہزار آفرین ہے تیرے لئے جنت کا میں ضامن ہوں یہ
کسکی صحبت کی **برکت** تہی فقط تلاوت قرآن کا سبب تہا اسی لئے **حضرت** نے فرمایا کہ جو کوئی سورہ
والنازعات بعد نماز عصر کے ہمیشہ پڑہیگا وہ قبر میں اتنی دیر رہیگا کہ جتنے عرصہ میں نماز عصر پڑہی جاتی ہے
پہر جنت میں چلا جاویگا سبحان اللہ قرآن کیا عجب نعمت ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے دیندار
عاملان قرآن اور انصار اسلام موجود ہیں کہ انکی عالی ہمتی پہ ہزار آفرین ہے کہ باوجود ایسے عہدوں جلیل القدر
پر معزز ہونیکے پہر انکی دینداری کا یہ حال ہے کہ پابند صوم وصلوٰۃ ہر وقت تلاوت قرآن میں مشغول ہیں

اللہ و رسول کی رضاجوئی میں جان و مال کا کچھ خیال نہیں جیسے کہ **افتخار الامرا عالیجناب مستطاب**
معلّے القاب گردوں رکاب فلک احتشام حاتم زمان سکندر دوران زیب افزاے مسند **دولت** و اقبال جلوہ آرائے
وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان جناب **منور علیخان صاحب** بہادر ممبر کونسل **ریاست نابہ** آپکی کمالات
لکہنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے کلام آپکا معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت سے بہرہ ور داد گستری کی آوازہ رعایا پروری
آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف آپکا **منصف حقیقی** کو پسند ہے برادر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح کر
ہر کرو مہ آپکی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپکے جسم میں سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی اسلام کی رونق آپ امیر ابن
امیر ہیں غربا مستحقین کیلیے اکسیر میں فقیر ہی انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور دعا یہ ہے **طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ**
الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي أَعْمَالِ الْأَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلونمیں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے
کام میں **الغرض** جو قوم انکی محبت سے اور اللہ کیواسطے تلاوت کرتا ہے بقول پیغمبر علیہ السلام دوزخ میں نجاویگا جو کہ حضرت نے اس حدیث میں
فرمایا مہمان نواز دوزخ میں نجاویگا اگر اسکی مہمان نوازی اللہ ہی کیواسطے ہے **حکایت** ایکروز امیر طلحہ شکار کہیلنے
ہوے لشکر سے علیحدہ ہوگئے اکو رستہ قبیلہ قیس میں بنی مالک ابن عوف اس قوم کا سردار تہا انہنے آپکی مہمانی کچھ نکی امیر صاحب صبح
کو چلے آئے پیچھے سے مالک ابن عوف کو معلوم ہوا کہ امیر طلحہ تھے اُسنے ایک عرضی اپنی عدم شناخت کی لکہی
امیر نے جواب لکہا کہ مجہکو اپنی تکلیف کا کچھ خیال نہیں صرف یہ افسوس ہے کہ آپ کی ذات میں مہمان نوازی کا وصف
نہیں معلوم ہوا ہے اگر تمنے پہچانکر مہمان نوازی کی تو کیا کی میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ **مہمان** نوازی
وہ ہے کہ میزبان امیر و فقیر کو یکساں جانے **شعر** تفاوت جب ہو درویش و غنی میں ٭ بھلا پھر شرط مہمانی
کہاں ہے ٭ کہ وہ سبکو یکساں جانتا ہے ٭ جو با مہر و محبت میزبان ہے ٭ اگر ایسی مہمان نوازی ہے تو
بیشک بقول **علیہ** السلام وہ میزبان دوزخ میں نجائیگا اور تیسرا شخص جو بیر حدیث میں یہ بیان ہوا تھا کہ جسکے
پاس تمام سامان زنا موجود ہوا اور وہ خوف خدا سے زنا نکرے **حکایت** ایک بادشاہ اپنے ملک کا
دورہ کرتا ہوا ایک جنگل میں فوج سے علیحدہ ہوگیا تو اسکو پیاس کا غلبہ جو ہوا ایک آبادی کیطرف گھوڑا
اُٹھاکر پہنچا جب گانوں میں پہونچا تو ایک عورت حسین کو دیکہا کہ اپنے دروازہ پر کھڑی ہے اُسپر بادشاہ فریفتہ
ہوگیا بے ساختہ اُس مکان کے اندر جاگہسا چونکہ وہ عورت نہایت دانا تھی **شعر** نہ ہر زن زن است و

زہر مرد و مرد ٭ خدا پنج انگشت یکساں نکرد ٭ معلوم کر گئی کہ یہ شخص کوئی بڑا صاحب اقبال ہے عرض کیا میں حاضر ہوں لیکن آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتی ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا ہے بیان کر اس عورت نے کلام مجید لا کر سامنے رکھدیا اور عرض کیا کہ اس آیت کے معنی بتلاؤ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ٥ **ترجمہ** اور مت نزدیک جاؤ زنا کے تحقیق وہ ہے بے حیائی اور بری ہے راہ - لکھا ہے کہ اسوقت بادشاہ کی حالت خوف خدا سے دگرگون ہوگئی اسی عالم بیہوشی میں جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی فرمایا بیٹا میں دنیا میں تیرا نبی ہوں اور قبر میں تیرا غمخوار ہوں اور حشر میں تیرا شفیع ہوں جیسی کہ تو نے بالغیب قرآن کی تصدیق کی ہے میں تیرے ایمان کی تصدیق کرتا ہوں واہ کیا شفقت رسول اللہ صلعم ہے **شعر** نہی سمجھا نہیں پیدا مجھسا بڑا گنہ پیدا ٭ میرے شاہا عنایت ہو شفاعت کی دعا مجکو ٭

فقیر کہتا ہے اے دینی بھائیو یہ مقام غور ہے کہ بادشاہ کو ایک آیت پر ایمان لانے سے زیارت رسول اللہ ہوا اور جنت کی بشارت ہو **کاش** اگر ہم تم بھی قرآن کی تصدیق دل وجان سے کریں تو اسی انعام ہمیشگی کے مستحق سمجھے جاویں **سبحان اللہ** خدا سے ڈرنا بھی ایک عمدہ توشہ آخرت کے لیے ہے **حکایت** کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دو آدمی بنی اسرائیل میں سے ایک مسجد کیطرف گئے ایک مسجد کے اندر چلا گیا دوسرا اسکے باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا مجھسا آدمی اللہ تعالے کے گھر میں جاوے جس نے تو اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے۔ اتنے خوف کے سبب سے وہ صدیق لکھا گیا ایک اور آدمی سے بنی اسرائیل میں گناہ ہوگیا اسکو اس گناہ کا رنج ہوا بیقرار ہو کر کبھی باہر سے اندر جانے لگا اور یہ کہتا جاتا تھا کہ کس چیز کے ساتھ میں اپنے رب کو راضی کروں کونسی بات سے میں اپنے رب کو خوش کروں وہ اس ڈر کیوجہ سے صدیق لکھا گیا الحمد للہ کیا اچھے وقت پر خیر ہوئی کہ جسکا بندوبست اب ہو سکتا ہے بھائیو یہ عادتیں پیدا کرو جیسے کہ اللہ و رسول نے ہمارے تمہارے وصف قرآن اور حدیث میں فرمائے ہیں وہ وصف تو ہم تمکو ضرور پیدا کرنے چاہئیں اب وہ وصف بطور مختصر بیان کرتا ہوں **فضائل امت محمدیہ** قال اللہ تعالٰی كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ٥ **ترجمہ** تم اچھی جماعت ہو پیدا کیے گئے ہو لوگوں کے لیے کہ انکو اچھی باتیں بتایا کرو اور بری باتوں سے

منع کیا کرو اور ایمان رکھتے ہو اللہ پر **تفسیر** اجماع امت کے برحق ہونیکے لئیے ضرور ہے کہ امت میں کوئی خوبی اور عصمت ہو اسلئے فرمایا کہ تم اے امت **محمدیہ** اچھی امت ہو علاوہ اپنی تکمیل کے تم اوروں کے بھی ہادی اور معلم خیر ہو **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام ہے کہ ہر پہلو پر ایک عمدہ معنی حاصل ہوتے ہیں تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر میں قوت عملیہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے وتؤمنون باللہ میں قوت نظریہ کی تکمیل کیطرف اشارہ ہے اسی لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور یہ کہ میری امت کبھی گمراہ نہوگی **سبحان اللہ** کیا شفقت ایزدی ہے اس امت پر اللہ تعالے ایک وقت کا حال اپنے حبیب محمد رسول اللہؐ پر نقل کر رہا ہے کہ ہمنے تیری امت کو روز ازل سے لقب مرحومہ دیکر اپنے خامۂ قدرت کو حکم دیا کہ اُكْتُبْ يَا قَلَمُ یعنی لکھ تو اے قلم عرض کیا الٰہی میں کیا لکھوں ہمنے حکم دیا کہ امت محمدیہ کا حال لکھو اسوقت قلم نے چاہا کہ اس امت مرحومہ کو بھی مثل امتوں انبیاء سابقین کے لکھے کہ سب گنہگار دوزخ میں اور سب بے گناہ جنت میں پھر تو ہمنے قلم کو یکبارگی آواز ہیبت اور جلال سے روکا تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ تَاَدَّبْ يَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر اے قلم بھلا سوچو مقام غور ہے کہ قلم کو اللہ نے لفظ تادب فرمایا اور توقف اور تامل نہیں فرمایا **سبحان اللہ** امت محمدیہؐ کے ساتھ خدا کا کیا ادب اور آپ ہے۔ لکھا ہے کہ اس ہیبت ایزدی سے قلم شق ہوا پھر بعد چار ہزار سال صانع قدرت نے قلم کو پیدا کیا پھر لکھنے کا حکم دیا لکھا ہے کہ قلم اس مقام پر آکر ٹھہر گیا اور عرض کیا الٰہی یا اللہ میں اس امت مرحومہ کی نسبت کیا لکھوں حکم ہوا اُكْتُبْ يَا قَلَمُ اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ یعنی اے قلم لکھ امت گنہگار اور خدا بخشنے والا ہے **فقیر کہتا ہے** کہ اے بھائیو یہ کیا کچھ تھوڑی فضیلت ہے دولت کی خواہش چھوڑو اور خصائل حمیدہ کا اکتساب کرو کہ خدا غفار الذنوب اور ستار العیوب ہے اگر تم طلب مغفرت چاہو تو اُسکے خزانہ میں کمی نہیں واقع ہوتی

شعر خدا کی دین کا موسٰی سے پوچھئے احوال کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری ہو جائے

فضائل امت محمدیہ از احادیث صحیحہ چنانچہ مسند احمد ابن حنبل وغیرہ کتب حدیث میں منقول ہے کہ ایکروز **حارث** بن قیس نے جماعت صحابہ میں بیان کیا کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو

نہایت حسرت وافسوس ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے دیدار سے مشرف نہوئے اور اس دولت سے محروم رہگئے
عبد اللہ ابن مسعود نے فرمایا یہ صحیح مگر ایک نعمت سے ہم محروم رہگئے وہ تمکو نصیب ہے وہ یہ ہے کہ تم بے دیکھے
آنحضرتؐ پر ایمان لائے خدا تعالے کی قسم جسنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ سے دیکھ لیا اُسکے نزدیک آپکی نبوت
آفتاب سے زیادہ روشن ہوگئی ایمان تمہارا ہے کہ بغیر دیکھے ایمان لائے - طبرانی نے ابن عباس سے روایت
کیا ہے کہ سفر میں صبح کیوقت ایکبار قافلہ میں وضو کو پانی نہ تھا آنحضرتؐ نے ڈھونڈوایا تو ایک
آدمی کے پاس صرف ایک آبخورہ پانی کا نکلا آپنے اُسمیں اپنی انگلیاں ڈالدیں - وہ آبخورہ فوارہ کی
طرح جوش مارنے لگا بلالؓ کو حکم دیا کہ پکار دو سب آکر وضو کرلیں سینکڑوں صحابہ نے وضو کیا
اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپنے لوگوں سے پوچھا اَیُّ الخَلْقِ
اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ اِیمَاناً یعنی تمام مخلوقات میں سے کسکا ایمان عجیب ہے لوگوں نے کہا ملائکہ کا
قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ فرمایا اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے وہ بارگاہ
الٰہی میں حاضر ہیں اُسکے احکام کی تعمیل کرتے ہیں وہ کیونکر ایمان نہ لاتے لوگوں نے پھر عرض کیا انبیاء
علیہم السلام کا آپنے فرمایا کیا تعجب ہے ایمان انبیاء کا کہ اُنپر وحی آتی ہے پھر عرض کیا آپ کی صحابہ
کا آپنے جواب دیا کہ میرے صحابہ صدہا معجزات دیکھتے ہیں اُنکے ایمان میں کیا تعجب ہے البتہ عجیب اُنکا ایمان ہوگا
جو میرے بعد پیدا ہونگے اور قرآن و حدیث کو دیکھکر بصدق دل سے ایمان لاوینگے وہ میرے بھائی ہیں اور
تم اصحاب (یہ حضور کا ارشاد فرمانا ہماری نسبت بطور شفقت کے ہے ورنہ کجا ہم گنہگار اور
کجا صحابہ کا مرتبہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک + ابوداود طیالسی نے روایت کی ہے کہ ایک
شخص عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا اور کہا اے ابو عبد الرحمن تم نے ان آنکھوں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا ہے عبد اللہ نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنی زبان سے آنحضرتؐ سے کلام
کیا ہے اُنہوں نے کہا ہاں پھر اُسنے کہا تم نے اپنے ہاتھوں کو حضرت کے ہاتھوں میں دیکر بیعت
کی ہے اُنہوں نے کہا ہاں یہ سنکر وہ شخص حضرت کے شوق میں زار زار رونے لگا ایک حالت وجد
اُسکو پیدا ہوگئی عبد اللہ ابن عمر نے کہا میں تجکو ایک خوشخبری سناتا ہوں کہ جو میں نے حضرت سے

سنی تھی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبیٰ لمن رآنی وطوبیٰ سبع مرات لمن لم یرانی
وآمن بی ترجمہ آپنے فرمایا خوشحالی ہے اسکو کہ جسنے مجھکو دیکھا اور مجھپر ایمان لایا اور اس سے بہت زیادہ خوشحالی ہے
اسکو جو بغیر دیکھے مجھپر ایمان لایا شعر کیا خوب کہا ہے عنایت یہ ارباب یقین کی + افلاک کی زینت ہے تو رونق ہے زمین کی
فقیر کہتا ہے کہ عشاق رسول اللہ کو بشارت ہو کہ یہ ہی روحانی جذبہ ہے جو ابتک چلا آتا ہے یہی حضرت کا معجزہ ہے
کہ جو کوئی ہمارے روبرو حضرت کا حال بیان کرے تو دل چاہتا ہے کہ سنتے ہی چلے جائیں اور اپنا جان و مال اللہ
کیواسطے فدا کرتے ہی چلے جائیں الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو حمایت اسلام میں سعدر سرگرم ہیں
چنانچہ خان بہادر فقیر سید جمال الدین صاحب آنریری اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور فقیر صاحب بہادر
ممدوح الاوصاف نے اثاث البیت اور زیورات کے سوا منقولہ و غیر منقولہ جائداد مخلصاً لوجہ اللہ اہل اسلام کیلئے
وقف کردی کہ جس سے مسلمان طلبا کو وظیفہ دیا جاوے حقیقت میں یہ فیاضانہ کام بہت بڑا کام ہے جزاہ اللہ تعالے
جزائے خیر ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات میں عطا کی ہیں
میری زبان میں کہاں اتنی قوت ہے اور قلم میں کب اتنی قدرت کہ بیان کروں یا لکھ سکوں آپ نہایت دیندار تہجد گذار پابند
صوم و صلوۃ خدا ترس خلق مجسم ہیں اصل تو یہ ہے کہ انکو ہونا زینت اسلام ہے فقیر بھی انکا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے اور وہ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ
ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں اور ایسے
ہی محبان خدا اور رسول میں سے حضرت عالیجناب میر محمد حسین صاحب تحصیلدار گوہانہ ضلع رہتک ہیں جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے سید صاحب کی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکا کچھ حال نہیں عرض کرسکتا ایک شمہ اسمیں سے
لکھتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوۃ تابع شریعت محمدی نوجوان صالح خوش رو متواضع نیکبخت [illegible]
شریف توانا بامروت آدمی غریبوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی اور تواضع سے سلوک کرتے ہیں آپکا
دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہانکی رعایا
چشم براہ ہی قطع نظر اسکے آپ اپنے عملکو احکام اسلام یاد دلاتے رہتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی
انکا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے اور وہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

ترجمہ پاک کرے اللہ تیرے دلکو نیک لوگونکے دلونمیں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں
لکھنے انکا حال بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کیا کہ دیر تک باقی ہے کہو تو یہ ایمان بالغیب نہیں تو اور کیا ہے
نقل ہے کہ نورجہاں بیگم مرحومہ ایک وقت پینس میں بیٹھی ہوئی چلی جاتی تہی راہ میں ایک فقیر پر گذر
ہوا دیکہا فقیر صاحب اپنے پاؤں پر مٹی سے گہر بنا رہے ہیں بیگم صاحبہ نے یہ حال دیکہکر عرض کیا کہ شاہ
صاحب یہ گہر بیچتے ہو۔ کہا کہ ہاں بیگم صاحبہ کیا تم لوگی عرض کیا کہ ہاں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ اس
گہر کی قیمت سوا لاکہہ روپیہ ہوگا۔ اگر آپکا دل چاہے تو خرید لیں۔ لکہا ہے کہ بیگم صاحبہ نے اسیوقت
سوا لاکہہ روپیہ توشہ خانہ سے منگواکر شاہ صاحب کے حوالہ کیا شاہ صاحب نے اسیوقت وہ روپیہ غربا
و مساکین کو اللہ کے واسطے تقسیم کر دیا اور بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ تم جاؤ اللہ تمکو ایک نہایت عمدہ گہر عنایت
کریگا لکہا ہے کہ جب بیگم صاحبہ حویلی میں پہونچیں تو بادشاہ کو یہ خبر ملی کہ بیگم صاحبہ نے آج یہ سخاوت کی ہے
جہانگیر بادشاہ نے فرمایا کہ اے نادان بیگم ایسے ایسے فقیروں کے کہنے پر ایک رقم کثیر کا ضایع کرنا عقل
سے بعید ہے غرض اسی گفتگو میں رات بہت گذر گئی اسی حالت میں سو گئے۔ لکہا ہے کہ بادشاہ عالم رویا میں کیا
دیکہتا ہے کہ میں آسمان پر ہوں وہاں پر ایک عمدہ و نفیس مکان تیار ہے آپنے دریافت کیا کہ یہ مکان کسکا ہے
اسکا مالک کون ہے جواب ملا کہ ایک عورت نورجہاں بیگم نے سوا لاکہہ روپیہ کو خرید ا ہے اسی حالت میں بادشاہ بیدار
ہوگیا تو اسوقت آپکو اس خواب کے خیال سے ملال تہا بیگم صاحبہ جان گئیں۔ عرض کیا کہ یہ کیا حال ہے
کہا کچہہ نہیں جب صبح ہوئی تو بادشاہ فقیر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوگے۔ شاہ صاحب نے دیکہتے ہی بادشاہ
سے کہا کہ میاں یکہی کہائی جنت نہیں ملتی ہے اللہ اور رسول پر بالغیب ایمان لاؤ جب یہ نعمت تمہیں ملیگی
اسوقت فقیر بہی اپنے بہائیوں کی خدمت میں یہی التماس کرتا ہے اگر تمکو آخرت چاہیئے ہو تو بالغیب
اللہ اور رسولؐ کو خوش کرو۔ بہائیو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے جسنے ہمارے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کو بالغیب ایمان سے خوش کیا وہ دو جہان میں سرسبز ہے اسوقت
دل چاہتا ہے کہ کچہہ فضائل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تاکہ ناظرین معلوم کریں کہ ہمارے
پیغمبر علیہ السلام کی کتنی بڑی توقیر ہے +

فضائل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عجب شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکی مدح میں کروبیان عالم بالا اور ملائکہ ملاء اعلیٰ قاصر البیان ہیں پھر ہمارے حضرت کا مرتبہ وہم انسان میں کیسے آسکتا ہے اور کاغذ پر کیونکر سما سکتا ہے ۵ ہم خوش ہونے کہ مدح کے دریا بہادے + کیا بڑھ گیا جو بحر میں قطرہ ملادے + میں کیا ہوں میری مدح کیا اے شہ شہاں + حسان فرزدق ہیں یہاں مضطر و حیراں + شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحباں + قاصر ہیں فصحائے عرب و سحن سنج و سخنداں + کیا مدح کف خاک سے ہو نور خدا کی + لکنت یہیں کرتی ہیں زبانیں فصحا کی + سبحان اللہ کیا شان رسول اللہ ہے ۵ اور سر اللہ سے واصل دہر مخلوق سے شامل + خواص اس برزخ کبرا میں ہے حرف مشدد کا + شعر آدم کو کیا فرح ملایک نے جو سجدہ + یہ نور محمد کا فقط پاس ادب تھا + ہے یوسف و یعقوب کے جو حسن کا شہرہ + تھا وہاں بھی فقط نور محمد ہی کا جلوہ + اک ساعقہ گرتے ہوئے جو ہم ورد دیکھا + موسیٰ نے اسی نور کو تھا طور سے دیکھا + ۵ جز ذات خدا سب پہ محمد کے ہیں احساں + اس شاہ کے ہیں خوان کرم پر سبھی مہماں + پھر ہمارے نبی عربی کی کیا کوئی مدح کر سکے جنپر ایمان لاکر ہم تم نے خطاب اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ پایا شعر مسلماں مسلماں ہیں تیرے سبب سے + مری جان تو ہی ہے ایمان عالم + جسکی شان میں اللہ تبارک وتعالے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ فرماوے جسکے طفیل سے تمام کائنات ظہور میں آوے پھر اسکی مدح اور ہماری زبان سے ہماری بے ادبی نہیں تو اور کیا ہے شعر ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست + بزرگان دین نے حضور سید عالم کے سینۂ اطہر و اقدس کا حال اسطرح پر لکھا ہے کہ ایک میدان لق و دق ہے اسمیں ایک بڑی عمارت عظیم الشان بنی ہوئی ہے اسمیں ہزار مجلسیں ہیں انمیں سے اول مجلس یہ ہے کہ اسمیں ایک محبوب نازنین چاند کا سا ٹکڑا بیٹھا ہوا ہے اور اللہ جل جلالہ کے جمال کی تجلی نے اس گلبدن کو اپنا گھر پاک ٹھیرا لیا ہے اور طور کی طرح ایک شکل حسن ازلی کے انواروں نے اسکو روشن کر کے خدا کی محبوبیت کی شان اسمیں جلوہ گر کر رکھی ہے اور وہ محبوب نازنین اپنی محبت کی کشش سے جہان کے دلونکو اللہ کیطرف کھینچ رہا ہے

اور لاکھوں اُس ازلی نور کے عاشق زار بڑی بڑی دور سے بغیر اُمید منفعت اور بدون کسی خواہش کے حاصل کرنیکو فقط دیدار کے بھوکے دیوانوں کیطرح ملک ملک سے دوڑتے ہوئے چلے آتے ہیں اور عشاق لوگ اپنے دلوں کے جوش نکال رہے ہیں ع یہ لب لب کوثر ہے لب نہر لبن ہے + یہاں کب دہن نطق کو یارائے سخن ہے + وانتو نکو کہوں گر کہ بہاول دُرعدن ہے + کہتی ہے طبیعت کہ یہ مضمون کہن ہے اور کوئی یہ کہ رہا ہے شعر تو وہ ہے ساری خدائی براتی + ترے ہی لئے ہے یہ سامان عالم + نہ دیکھا کوئی پھول تجھسا نہ دیکھا + بہت چھان مارے گلستان عالم + یہ پیاری ادائیں یہ نیچی نگاہیں + فدا جان عالم ہوا جان عالم + کوئی یہ کہ رہا ہے ع عشاق کیا سامان کریں کیا ہدیہ سلطان کریں + کیا دعوت مہمان کریں کیا تحفہ شاہان کریں + ہاں نذر نقد جان کریں جان فدیۂ جانان کریں + اس ماہ پر قربان کریں فرزند و زن و مال الغرض ایک روئے زمین کے عشاق اُس محبوب نازنین کے در دولت پر اپنی پیشانیاں گھسا رہے ہیں اور اسکے جمال کی ایک جھلک کے مشتاق ہیں جیسے پروانے شمع پر گرتے ہیں - لوگو یہ کون محبوب نازنین ہے کہ جسپر تمام کا جان و مال قربان ہے یہ شان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے واہ کیا جمال محمدی ہے جسنے آنحضرت کو ایمان کی نظر سے ایکبار بھی دیکھہ لیا دوزخ اُسپر حرام ہوگیا کاش جمال مصطفوی ہم بھی دیکھتے تو اس نعمت سے مشرف ہوتے مگر اُسوقت کہاں تھے جو دیکھتے اور کیوں نہیں دیکھہ سکتے بس یہی تزکیۂ نفس ضرور ہے جسکا ذکر پہلے کیا گیا شعر دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار + جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی + اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَهٗ وَاَقِدْ تَحْتَ لِوَائِهٖ ترجمہ اے خدا میرا حشر کر رسول اپنے کے ساتھ اور قایم رکھ لواے حمد کے نیچے - اللہ اللہ کیا جمال مصطفوی ہوگا دل چاہتا ہے کہ مختصر طور پر کچھہ حضور کے حسن کا یہاں بیان کروں تا کہ عشاق مصطفوی اُسے پڑہیں اور فقیر کو دعاے خیر سے یاد کریں

بیان حسن محمدی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ - بیہقی نے ابو اسحاق سے نقل کیا ہے کہ ایک عورت ہمدانی نے مجھ سے کہا کہ ایک حج کیا ہم نے ہمراہ رسولخدا کے میں نے کہا اے عورت میں نہایت مشتاق ہوں کہ تو مجھ سے اوصاف رسولخدا بیان کرے کہ حضور کا کیسا حسن و جمال تھا

قالت کالبدر لیلۃ القدر ترجمہ کہا اُسنے جیسے چودہویں رات کا چاند واللہ میں نے نہیں دیکھا مثل انکے نہ قبل انکے نہ بعد انکے ؎ آتی ہے صدا صاف قلم سے دم ترقیم ٭ ہے جوہر فرد اسکی نہوگی کبھی تقسیم ہی ہے الف زلف ہے لام اور دہن میم ٭ یہ حرف ہے قرآن کا وہ ہے لائق تعظیم ٭ وسعت دہن تنگ میں وقت تجھے کیا ہے ٭ کافی ہے لب تنا ہی کہ اسرار خدا ہے ٭ آتی ہے ثنائے دُر دنداں جو زباں پر ٭ تقریر کے رشتہ میں پروتا ہوں میں گوہر ٭ سہرے کے نگیں لسنے ہوں کسطرح برابر ٭ یہ بحر شرافت کے ہیں موتی تو وہ پتھر ٭ ہنسنے میں جو ہلجاتا ہے عکس انکا فلک پر بجلی سی چمک جاتی ہے دانتوں کی چمک پر ٭ دل کسکا نہ گردن کی صفائی پہ ہو قربان ٭ مہتاب کو ہے جس سے گلے ملنے کا ارماں ٭ گویا کہ ہلال شب اول ہے گریباں ٭ شانوں کی نشان اسرار حق سے کیا شاں ٭ اللہ کا نام ہاتھ سے حضرت کے عیاں ہے ٭ قرباں ہیں شان کے کیا شوکت و شاں ہے ٭ ؎ کوئی پیدا ہوا ایسا نہوگا ٭ عدیم المثل ہے خوے محمد ٭ واہ سبحان اللہ کیا جمال باکمال مصطفوی تہا جسے دیکھا یہی تمنا کی کہ اگر حکم ہو تو سجدہ کروں تو ہمارے حضور اسکے جواب میں یہی ارشاد فرماتے تہے کہ سجدہ سوائے خدا کے نہیں اگر سوائے خدا کے سجدہ ہوتا تو میں عورتوں کو ضرور حکم کرتا کہ تم اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کرو اس وقت عورتیں بہی فقیر کی وعظ میں معلوم ہوتی ہیں یہ ہمارے حضرت کا حکم ہے جو میں اپنی دینی بہنوں کو سناتا ہوں واہ کیا رحمۃ للعالمین کا بیان ہے کہ کوئی محروم نہ رہے یہ حدیث تو بڑی طول طویل ہے لیکن مختصر طور پر اُس کا خلاصہ یہ ہے ٭ **حدیث**

ایک وقت حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہؓ نے جناب سید عالم کی خدمت میں عرض کیا کہ ابا جان عورتوں میں سب سے اول جنت میں کونسی عورت جاویگی فرمایا آپ نے اے بیٹی فاطمہؓ یہ عورت شتربانی جو تمہارے ہمسایہ میں بستی ہے یہ ارشاد کرنا حضورؐ کا حضرت فاطمہ کو تعجب میں لایا کہ میں کل جاکر اُس عورت کو دیکھونگی کہ یہ کیا عمل نیک کرتی ہے کہ جو مجھ سے پہلے جنت میں جاویگی

غرض کہ حضرت فاطمہ دوسرے روز اسکے گہر پر تشریف لیگئیں اور جا کر اسکو آواز دی اور وہ عورت دروازہ پر آئی اور کہا تو خاتون جنت ہے بیٹی رسول اللہ کی ہے آپنے فرمایا ہاں اس عورت نے اندر سے عرض کیا کہ اے بیٹی رسولخدا کی میری گستاخی معاف کرنا میں نے جناب رسولخدا سے سنا ہے کہ بدون اجازت خاوند اپنے کے کسی کو گھر میں نہیں آنے دیتی ہوں یہ حضور کا ارشاد ہے ورنہ آپ ہمارے دین و ایمان ہیں آج شام کو میرا خاوند آئیگا میں اس سے آپکے لئے اجازت لونگی اگر اس نے اجازت دی تو میں اطلاع دونگی آپ بسم اللہ تشریف لائیں یہ میں خوب جانتی ہوں کہ جبتک تمہاری محبت ہمارے دل میں نہو گی مومن نہیں لیکن مجبور ہوں یہ حکم رسولخدا کا ہے کہ بدون اجازت اپنے خاوند کے کسیکو گھر میں مت آنے دو۔ لکہا ہے خاتون جنت واپس آئیں ان کو اس عورت شتربانی کا خاوند اونٹوں کو لیکر آیا اسنے عرض کیا کہ آج ہمارے گھر حضرت خاتون جنت بی بی فاطمہ تشریف لائی تہیں لیکن تیری اجازت کسیکی لئے نہ تھی میں نے یہ کہدیا کہ میں اپنے خاوند سے اجازت لیلونگی کل آنا۔ اسنے کہا زہے ہمارے نصیب جو حضرت کے لخت جگر ہمارے گھر آئے اجازت ہے خیر صبح کو وہ تو اپنی شتربانی کے لیئے چلا گیا اور حضرت آئیں اور آواز دی اسنے اسیوقت کواڑ کھولدئے کہ جلدی تشریف لائیے اے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر دیکہا کہ حسنین آپکے ہمراہ ہیں عرض کیا صرف آپکی اجازت ہے بچوں کی اجازت نہیں آپنے حسنین کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر اسکے ٹھہرو تمہاری اجازت نہیں۔ واہ کیا عامل حدیث تہیں حضرت بی بی خاتون کو یہ خیال تہا کہ میں دیکھوں اسکا عمل کیا ہے حضرت فاطمہ نے دیکہا کہ ایکطرف مصلا بچہا ہوا ہے وہ مصلا کچہہ تو دہوپ میں ہے اور کچہہ سایہ میں ہے اور وہ عورت دو رکعت نفل پڑہتی ہے اور قرآنکی تلاوت میں مشغول ہو جاتی ہے اور سر برہنہ ہو کر جناب باری میں دعا کرتی ہے یا اللہ تیری عبادت مجہہ سے کیا ادا ہو گی یا اللہ تو اپنی لونڈی کو محبت اپنی اور رسولخدا کی اور اسکی آل کی عنایت کردے حضرت فاطمہ اسکی عبادت دیکہکر حیران ہو گئیں اور کیا دیکہا کہ کچہہ گرم پانی موجود ہے اور کچہہ ٹھنڈا پانی موجود ہے حضرت فاطمہ نے کہا میں تجہہ سے کچہہ دریافت کرنا چاہتی ہوں اسنے دست بستہ ہو کر عرض کیا جو حکم حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ یہ کیا بات ہے کہ نصف مصلا تو تیرا دہوپ میں ہے اور نصف سایہ میں ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا کہ بیٹی رسول اللہ کی میرا خاوند شتربانی کرتا ہے کبہی تو وہ سایہ میں ہوتا ہے

اور کبھی دھوپ میں ہوتا ہے میں نے اسلئے یہ کیا کہ میرے سر پر بھی سایہ اور دہوپ ہے سبحان اللہ
کیا نیکبخت صالحہ عورتیں تہیں ایک ہماری عورتیں ہیں سرکش و نافرمان ہیں کہ اپنے خاوندوں کی کچھ بھی
عزت نہیں کرتی ہیں۔ خیر حضرت فاطمہؓ نے فرمایا یہ تو معلوم ہو گیا کہ اسمیں یہ سبب ہے۔ اور یہ پانی گرم
بھی ہو جو ہے اور ٹھنڈا بھی تیار ہے اسکا کیا سبب ہے عرض کیا انسان کو حاجت دامنگیر ہے اگر میرا خاوند
اسوقت آجاوے اور صحبت داری چاہے تو میں جلد غسل کرکے اپنی عبادت میں مشغول تو ہو جاؤں۔ افسوس
ہماری بہنوں کو اسکا خیال نہیں ہے۔ غرض کہ حضرت فاطمہؓ نے گھر میں آنکر حضرت علیؓ کو خوش کیا
حضرت علیؓ نے حضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت فاطمہؓ نے آج مجھکو بہت ہی خوش کیا حضورؐ نے آپکو
طلب فرمایا کہ بیٹی کیا بات ہے عرض کیا کہ میں آج اس شتربانی کے گئی تھی اُسکا جو حال دیکھا میں نے بھی کیا
اسوقت فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اول کلام معتبر ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ اول جنت میں
یہی شتربانی جاویگی اور اب آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اول جنت میں میری بیٹی فاطمہؓ جاویگی آپ نے
فرمایا کہ اول تو ہی جنت میں جاویگی عرض کیا کیونکر فرمایا بیٹی تو ناقہ پر سوار ہوگی اور اس شتربانی کے ہاتھ
میں اُسکی نکیل ہوگی اول پیدل تو جنت میں وہ قدم رکھیگی اور سواری میں اول تو جاویگی۔ واہ کیا
کلام رسول اللہ ہے کیا عورتوں کی خوش نصیبی ہے کہ خدا نے اس حدیث کو وعظ میں یاد دلادیا۔

حکایت ہے کہ ایک مرد سفر کو گیا تھا اور اپنی عورت کو کوٹھے کے مکان میں چھوڑ گیا تھا
اور فہمایش کر گیا تھا کہ کوٹھے کے اوپر سے نیچے مت آنا لکھا ہے اُن ہی ایام میں اُس عورت کا
باپ بیمار ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسنے عرض کیا کہ باپ میرا بیمار ہے اور میرے خاوند کا
میری نسبت یہ حکم ہے حضورؐ میری نسبت کیا حکم کرتے ہیں میں باپ کی عیادت کو جاؤں یا
نہیں فرمایا تجھے تیرے خاوند کی اطاعت لازم ہے میں نہیں کچھ اجازت دے سکتا ہوں لکھا ہے
اُسکا باپ مر گیا۔ اُسنے پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اب میری نسبت کیا حکم ہے میں کوٹھے سے
اُتر کر جاؤں آج میرا باپ مر گیا ہے فرمایا میں نہیں اجازت دے سکتا ہوں پھر وہ دفن کیا گیا حضرتؐ
نے اُسکی تجہیز و تکفین کی بعد دفن کیا سو لکھا ہے خود اُس عورت کے پاس تشریف لائے فرمایا اے عورت

خدا نے تیرے باپ کو بسبب اطاعت خاوند کے بخش دیا اور فرمایا ہے کہ یہ تابعداری تو نے خاوند کی نہیں کی بلکہ یہ حکم بجا آوری میرے رسول کی ہے۔ واہ کیا محبت تھی ان لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **فقیر کہتا ہے** محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں پہنچتا ہے اس محبت کی بدولت ایک لمحہ میں وصال ہوتا ہے محبت ایسی چیز ہے کہ محبوب کو اپنے مکان پر لاتی ہے کمالات عزیزی میں لکھا ہے کہ جب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے اول سال کلام مجید حفظ کر کے سنایا تھا نماز تراویح کی ہو چکی تھی اس عرصہ میں ایک سوار زرہ بکتر وغیرہ لگائے ہوئے برچھا ہاتھ میں لیئے آیا اور کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف رکھتے ہیں جو وہاں تھے سب نے دوڑ کر انکو گھیر لیا اور پوچھا کہ حضرت یہ کیا تقریب ہے اور آپ کا کیا نام ہے انہوں نے فرمایا کہ میرا نام ابوہریرہ ہے جناب سید عالم نے فرمایا تھا کہ ہم عبد العزیز کا کلام مجید سننے چلینگے۔ پھر مجھکو ایک کام کیواسطے بھیجدیا اس سبب سے دیر میں آیا۔ یہ بات کہکر غائب ہو گئے **سبحان اللہ** اللہ نے اپنے عاشقوں کیلئے دنیا میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ کو بھیجکر اپنی محبت کا ایک نشان قایم کر دیا اور انکو اپنے دیدار فیض آثار کی کھڑکی قرار دیدیا اور اپنے جمال کا آئینہ بنا دیا اور اہل ایمان کیلئے یہ حکم بھی بھیجدیا مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ **ترجمہ** جس نے اطاعت رسول کی کی بیشک اُسنے اطاعت اللہ کی کی **تفسیر** محبت کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا اللہ کو راضی کرنا ہے محبت کرنیوالوں نے حضرت سے محبت کیسی کچھ کی کہ جنہوں نے اپنی جان و مال کو رضای الٰہی کیلئے بالکل فروخت کر دیا الحمد للہ اس زمانہ ناقص میں بھی ایسے ایسے محب رسول اللہ اور ایسے انصار اسلام ونیز ارعاملان قرآن موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار ہزار آفرین ہے کہ باوجود اس جاہ و جلال اور حشم و خدم کے آنحضرت کی فیض کی برکت نے انپر ایسا اثر کیا ہے کہ انہوں نے احکام اللہ اور رسول کو اپنے سب کاروبار دنیوی پر مقدم رکھا ہے اور اپنی خواہشوں کو بمقابلہ احکام اسلام بالکل مٹا دیا کہو تو بدون محبت رسول اللہ یہ بات کب حاصل ہو سکتی ہے **جیسا کہ ہز ہائینس رئیس المسلمین بدر الصلحا** حبیب ارطبا خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام

ملک سیرت فرشتہ صورت جناب معلے القاب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب
والی ٹونک جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنمیں سے اگر ایک شمہ
لکھہ سکوں تو کیا امکان جس خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا آپ صوم وصلوٰۃ
کے نہایت پابند جمعہ کو بلا ناغہ جامع مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں اور یہ صفت آپ میں خاص ہے کہ جب
کوئی جنازہ سامنے سے آجاتا ہے خواہ امیر کا ہو یا غریب کا اُسکی نماز جنازہ ضرور پڑھتے ہیں بنفس
نفیس چند قدم تک اُسکو کندھا بھی دیتے ہیں رمضان شریف میں آپ دو کلام مجید ختم کرتے ہیں
ماشاء اللہ قرآن اچھا پڑھتے ہیں فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ۔ شکریہ
یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰی عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک
کرے اللہ تیرے دل کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تیرے کام کو نیکوں کے کام میں

جناب رفیع الزمانی بیگم صاحبہ مرحومہ خاتون اعلیحضرت نواب حافظ
محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر بالقابہ والی ٹونک جب فوت ہوگئیں
تو جناب نواب صاحب بہادر نے اُنکی ایصال ثواب کیلئے ایک مدرسہ خلاصیہ موتی باغ میں ہمیشہ کیلئے
جاری کر دیا ہے فقیر بھی یہ دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالے اُن مرحومہ کی قبر کو نور سے بھر دے اور جنت
اعلے نصیب کرے ہمارے معزز و مقتدر دوست جناب حافظ **محمد عبد القدوس صاحب**
قدسی نے بیگم صاحبہ مرحومہ کی جو تاریخ رحلت فرمائی ہے میں بطور یادداشت اپنی کتاب میں بھی درج
کرتا ہوں ؎ چل بسیں خاتون نواب آج کیا ٭ حشر اک قدسی ہوا ہے ٹونک میں ٭ چار تاریخیں
کہیں کل دردناک ٭ غم بپا در رو آہ و بکا ہے ٹونک میں ٭ نواب صاحب کے میں کہاں تک اوصاف
لکھوں **عدل** و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے سر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے
ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے زینت اسلام ہے **سبحان اللہ** صحابہ کرام رضی کا کیا اچھا زمانہ تھا کہ دن رات آپس میں
یہی تذکرہ رہتا تھا کہ وصف رسول خدا سناؤ ۔ اب ایک ہمارا زمانہ ہے کہ حضرت کے وصف سے

بعض لوگ مثل رندوں کے بہاگتے ہیں معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر نور آفتاب ایمان کا نہیں
جہکا ہے خاک ہو جائیں عدو جلکر مگر ہمتشہ رضا ٭ دم میں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے
خمسہ کہتے ہیں گو دوش پر اپنے گنہ کا بار ہم ٭ ہیں مداح جناب ابرار ہم ٭ خوشی باگوئے اسلام
نہیں گر طاقت گفتار ہم ٭ لطف پڑ رکھے وصف کوئی احمد مختار ہم ٭ لینگے خالق سے صلہ میں
خلد کا گلزار ہم ٭ سبحان اللہ عجب شان رسول اللہ ہے دوم مجلس میں ایک مرشد
کامل بیٹھا ہوا ہے ہزاروں مرید طالب خدا خدمت بابرکت میں دست بستہ حاضر ہیں اور اپنی مشکلیں
اس پیر کامل سے حل کر رہے ہیں کوئی مرید عرض کر رہا ہے کہ یا ہادی دو جہان ذکر اللہ
کے قسم پر ہے ارشاد ہوتا ہے کہ تین قسم پر اول تو یہ کہ زبان سے اسکی حمد اور تسبیح اور تمجید
اور تہلیل و تکبیر پڑہی جاوے اور اسکی کتاب پڑہی جاوے دوم ذکر قلبی وہ یہ ہے کہ اپنے لطائف
باطنہ کو اور اپنے جمیع قوے اور اکہ کو اسکی طرف متوجہ کر دے اور یہانتک محویت حاصل
ہو کہ اپنے تئیں ہی بہول جاوے خواہ نفی و اثبات کر کے خواہ مراقبہ سے خواہ توجہ اور ہمت شیخ سے
یہ بات حاصل ہو جب انسان کو یہ حالت نصیب ہوتی ہے تو جسطرح ممکنات میں ایک دوسرے کے اثر
سے حال بدلتا ہے مٹی پہول کی صحبت سے معطر اور لوہا آگ میں رہنے سے انگر ہو جاتا ہے اسیطرح
انسان پر آثار تقدس فائز ہوتے ہیں پہر تو اسکی زبان اور اسکے کان خدا کے کان اور اسکی
آنکہہ خدا کی آنکہہ اور اسکے ہاتہہ پاؤں اسکے ہاتہہ پاؤں ہو جاتے ہیں (حالانکہ وہ انسان کی ان چیزوں
سے پاک ہے چنانچہ حدیث قدسی میں وارد ہے بروایت صحیح بخاری مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِی
بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِی یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ
حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِی یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِی یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِی یَبْطِشُ
بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِی یَمْشِی بِہَا وَاِنْ سَاَلَنِی لَاُعْطِیَنَّہٗ الخ ترجمہ خلاصہ حدیث قدسی کا قدرت
کی زبان سے فرمایا جل شانہ نے جن چیزوں کو میں نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے بڑہکر کسی محبوب
چیز سے میری طرف بندہ تقرب نہیں کرتا اور نوافل سے میرا بندہ مجہہ سے مدام متقرب ہو جاتا ہے

یہانتک کہ میں اُسکو چاہنے لگتا ہوں پس ہو جاتا ہوں اُسکا کان جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھہ جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتہ جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر مجھہ سے کچھہ مانگتا ہے تو میں اُسکو یقیناً دیتا ہوں اگر پناہ چاہتا ہے پناہ دیتا ہوں غرضکہ ایسا بندہ نفل ادا کرنیوالا اللہ کی سماعت اور بصارت کا مرتبہ پاتا ہے واضح رہے کہ اللہ ہاتہ پاؤں سے پاک ہے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اولیاء اللہ کے ہاتہ پاؤں کان آنکھہ کو ایسی توفیق دیتا ہے کہ یہ **اعضا** اُسیکے کام میں مشغول رہتے ہیں غیر کیطرف متوجہ نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے۔ اور پھر ایسے بندہ سے آثار عجیبہ سرزد ہونے لگتے ہیں کہ جنکو معجزہ اور کرامات کہتے ہیں اس عالم کا ہر ذرہ اُسکے جمال جہاں آرا کے لئے آئینہ ہو جاتا ہے اسی لئے ایک عارف نے فرمایا ہے **ما رأیت شیئ الا ورأیت اللہ فیہ** یعنی میں جب کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو اُسمیں خدا ہی نظر آتا ہے **سبحان اللہ** کیا مرتبہ نوافل عبادت سے اولیاء اللہ کو حاصل ہوا کہ بعد انتقال کے بھی حیات ابدی کا مرتبہ پایا ہمارے نبی عربی کی امت میں ایسے اولیاء اللہ ہزاروں اور لاکھوں گذری ہیں کہ جنکا فیض ماشاء اللہ ابتک جاری ہے اور **انشاء اللہ** قیامت تک جاری رہیگا **الحمد للہ** اس زمانہ میں بھی اولیاء اللہ ایسے ایسے موجود ہیں کہ جنکا فیض ایک ملکوں میں جاری ہے چنانچہ **حضرت خواجہ خواجگان غلام فرید صاحب** سجادہ نشین چاچڑاں شریف علاقہ بہاولپور جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا اور نہ قلم کو طاقت ہے کہ تحریر کر سکے اُنمیں سے تبرکاً کچھہ لکھتا ہوں۔ آپ حاجی حرمین شریفین۔ عارف باللہ۔ عابد۔ زاہد۔ مرتاض۔ سیاح۔ سیر چشم۔ دریائے معرفت۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ مسکین پرور۔ خلیق۔ رحم دل۔ دستگیر بیکساں۔ صاحب کرامات وسیع۔ آپ بڑے سخنور۔ سخن سنج۔ سخنداں۔ آپکی کافیاں شیدائے عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں مرادمنے والے کیطرف نظر فلاح سے سرکہ وہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے آپکے سلسلہ بیعت میں **رئیس المسلمین رکن الدولہ حافظ الملک نصرت جنگ مخلص الدولہ نواب صادق محمد خان صاحب** بہادر عباسی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی والی

والی بہاولپور جو اللہ تعالی نے آپ میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں میں نہیں بیان کر سکتا ہوں آپ
بڑے دریادل سخی ۔ فیاض ۔ آپ کی سخاوت اور رحمدلی نے آوازہ حاتم کو لوگوں کے دلوں سے بھلا دیا
آپکا عدل منصف حقیقی کو پسند ہے آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے اور طبیعت ہمیشہ تواضع وتکریم
آمادہ ۔ آنکھ میں حیاو شرم ہے ۔ مذہب حنفی سُنّی آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے
آپ نہایت متشرع ۔ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ آپکو اوراد وظائف اور تلاوت قرآن کا بہت
شوق ہے ۔ آپ علماء فقرا کے بڑے قدرداں ہیں آپکی ایک **حکایت** ہے کہ ایکدن آپ
نورمحل میں تھے یہ ایک عالیشان محل بہاولپور میں ہے جو نو لاکھ کی لاگت میں تیار ہوا تھا ایک
سنتری پہرہ دار کو دیکھا کہ نماز پڑھتا تھا ۔ آپنے اُس سے پوچھا کہ اب پہرہ پر کون ہے ۔ اُس نے
دست بستہ عرض کیا میں ہوں مگر نماز پڑھتا ہوں آیندہ نہ پڑھونگا ۔ فرمایا معاذاللہ منہا ۔ میری
کیا مجال و طاقت ہے کہ ایسے نیک کام سے بندگان خدا کو روک دوں نہیں نہیں میں تو خود
خدا سے چاہتا ہوں کہ میرا کوئی نوکر بھی نماز نہ چھوڑے اس بات کا انتظام ضرور چاہتا ہوں
کہ جب پہرہ دار سپاہی نماز کو جاوے تو اُسکا قایم مقام پہلے ہی سے کمربستہ موجود رہے ۔ **چنانچہ**
افسر فوج کو اس حکم سے متنبہ کیا گیا ۔ وہی قانون جاری ہے ۔ **سبحان اللہ** کیوں نہو ۔ یہ
پیر کامل حضرت خواجہ خواجگان کی **صحبت** کا اثر ہے ایسے حضرات کا ہونا اسلام کی زیب و زینت ہے
یہ فقیر بھی حضرت خواجہ خواجگان اور نواب ممدوح اور امرا و اراکین کا دل سے یہ شکریہ ادا کرتا ہے
طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكُمْ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكُمْ فِيْ اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ ترجمہ پاک کرے
اللہ تمہارے دلوں کو نیک لوگوں کے دلوں میں اور پاک کرے تمہارے کاموں کو نیکوں کے کام
میں ۔ سبحان اللہ اللہ تعالے نے نواب صاحب کو اراکین اور مصاحب بھی ایسے ایسے عنایت
کئے ہیں جنکا دم آجکل کے زمانہ میں غنیمت ہے جیسے **حضرت سید غلام مرتضی شاہ**
صاحب مصاحب باختصاص حضور سیدی سندی ۔ بڑے ملنسار ۔ نہایت خلیق رحیم دل
عابد مرتاض ۔ متشرع ۔ دیندار ۔ پابند صوم وصلوٰۃ ۔ رضاجوی اللہ ورسول کا ہر وقت خیال

تلاوت قرآن مجید و اوراد سفر میں ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں آپ کا دم بھی غنیمت ہے
اور حضرت عالیجناب سید شیر شاہ صاحب سپہ سالار برادر کلاں سید غلام مرتضیٰ
شاہ صاحب مصاحب خاص۔ آپ بھی بڑے دیندار متشرع پابند صوم و صلوٰۃ خداترس حمل
بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ آپکا دامن اخلاق بھی بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آپ یتیم پرور
مسکین نواز منصف مزاج۔ متواضع نیکبخت۔ دوست پرست۔ شریف نواز بامروت آدمی ہیں
آپ بھی علما فقرا کے بہت قدردان ہیں فی زماننا آپکا دم بھی بہت غنیمت ہے اور حضرت
عالیجناب سید محمد نواز شاہ صاحب چیف جج بہاولپور۔ صاحب بھی بڑے دیندار
شریف دوست پرور۔ شریف نواز۔ متواضع نیکبخت اور عادل ہیں شہرۂ دادگستری
اور آوازہ رعایا پروری آپکا چار طرف گیتی میں بلند ہے عدل و انصاف ان جناب کا منصف
حقیقی کو پسند ہے آپ بھی نہایت پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ خداترس۔ شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں صالحین سے آپکو نہایت محبت ہے علماء فقراء
کو آپ دوست رکھتے ہیں الحمد للہ کہ فی زماننا آپکا دم بھی غنیمت ہے اور حضرت سید
محمد ابراہیم علی صاحب سابق اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنجاب حال مشیر مال بہاولپور
آپکے اوصاف کا میں بیان نہیں کر سکتا جو جو خوبیاں آپکو اللہ تعالے نے عطا فرمائی ہیں کیونکر
بیان ہو سکیں۔ متشرع متقی۔ خداترس۔ متین۔ عادل۔ کم گو۔ بے رو و رعایت۔
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے۔ ہر ادنےٰ و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ارکان مروت آپ
ہر چشم میں قطع نظر اسکے آپ بڑے امین و دیانتدار ہیں۔ یہ ایک بڑا جوہر ہے کمالات عزیزی
میں حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب کی لونڈی کا حال لکھا ہے کہ حالت جان کنی
میں آیت شریفہ۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ پڑھنے لگی حاضرین کو تعجب ہوا
اور اس کنیزک سے اس آیت کی پڑھنے کا سبب پوچھا اسنے ہاتھ اٹھا کر بتایا کہ مجکو یہ دو آدمی
پڑھاتے ہیں مولانا صاحب کو اس حال سے اطلاع دیگئی۔ آپنے فرمایا اس کنیزک سے کہو کہ

اُن پڑھانے والوں سے جو واقع میں فرشتے ہیں دریافت کرنے کہ کس عمل کے باعث خداوند تعالےٰ نے اُسکو بہشت عطا فرمائی۔ چنانچہ بعد استفسار لونڈی نے جواب دیا یہ کہتے ہیں کہ ایکمرتبہ بازار سے روغن زرد خریدکر لایا تھا تو مَیں نے اُسکو آگ پر گرم کیا اُسمیں سے ایک روپیہ برآمد ہوا وہ روپیہ تونے مالک روغن فروش کو واپس دیا اور خود تصرف نہیں کیا یہ دیانت اور امانت تیری خداوند تعالےٰ کو پسند آئی اور اُسکے عوض میں بہشت عطا فرمائی۔ **الغرض** اُس ہادی دوجہان اور پیر کامل سے کوئی مرید یہ عرض کرتا ہے یا ہادی دوجہان ہمکو معلوم نہیں کہ عبادت کے کتنے درجے ہیں اور عبادت کسکو کہتے ہیں **سبحان اللہ** پیر کامل ہر ایک مرید کی اطمینان فرماتے ہیں اور ارشاد کرتے ہیں کہ **عبادت** کے تین مرتبہ ہیں **پہلا** مرتبہ یہ کہ ثواب کی امید اور عذاب کے خوف سے عبادت کیجاوے **دوسرا** مرتبہ یہ کہ اپنی عبادت کے مقبول ہونے سے بزرگی اور کمال پیدا کرنیکے لئے عبادت کرے **تیسرا** مرتبہ یہ کہ عبادت خاص خدا کے لئے ہو (یعنی وہی مقصود ہو) اُسی کے اشتیاق میں عبادت ہو فرمایا **علیہ السلام** نے مَنْ بَکٰی بِاشْتِیَاقِ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْجَنَّۃُ الْمَاوٰی یعنی جو کوئی خدا کے اشتیاق میں روویگا اُسکے لئے آرام گاہ بہشت ہے اور حضرت شعیب علیہ السلام کا حال سنا ہوگا کہ دس برس تک برابر روتے رہے یہانتک کہ اندہے ہوگئے۔ پہر حق تعالےٰ نے انکی آنکھیں روشن کیں گیارہ برس پہر روئے کہ اندہے ہوگئے پہر حق تعالےٰ نے انکو بینا کیا گیارہ سال پہر روئے پہر نابینا ہوگئے پہر اللہ تعالےٰ نے آپکی آنکھیں روشن کیں اور فرمایا کہ اے شعیب اگر واسطے بہشت کے تو روتا ہے تو وہ تیرے واسطے ہے اور اگر دوزخ کے خوف سے روتا ہے تو وہ خود تجہپر حرام ہے کہا اے پروردگار نہ میں تمنا بہشت کی کہتا ہوں اور نہ خوف دوزخ کا فقط تیرے اشتیاق میں روتا ہوں **شعر** احمد بہشت و دوزخ بر عاشقان حرام است ✤ ہر دم رضائے جانان رضوان شد است مارا ✤ یہ عرض کرنا حضرت شعیب کا جناب باری میں یا الٰہی مجہے تو توہی مقصود ہے اور تیرے ہی لئے عبادت کرتا ہوں **شعر** دنیا و دین کو اور خریدار لے چلے ✤ ہم دل کے آئینہ میں فقط یار لیچلے ✤ فرمان ہوا فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ فَعَلَیْکَ بِالْبُکَاءِ یعنی پس رویا کر رویا کر۔ بعدہ دس سال اور روئے اور اندہے ہوگئے۔ حضرت **ام المومنین** حفصہ

بنت امیر المومنین حضرت عمرؓ - روایت کرتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے گھر نوبت تھی اور میرا سر بازو پر آنحضرت کے تھا اور میں ریش مبارک آپکی کھجلاتی تھی اور میرا بھائی عبید اللہ قرآن پڑھتا تھا اسکی آواز پیغمبر علیہ السلام کے گوش مبارک میں پہنچی - آپ اٹھ بیٹھے - میں نے سر اپنا حضرت کی بغل میں رکھا اور سو رہی جبکہ عبید اللہؓ اس آیت پر پہنچا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون **ترجمہ** ہرگز نہ یوں تحقیق وہ پروردگار اپنے سے اسدن البتہ حجاب میں ہیں **پیغمبر علیہ السلام** رونے لگے اور آنسو آپکی چشم مبارک کا میرے بدن پر پڑنے لگے میں نے عرض کیا کہ رونا آپکا بہشت کے واسطے ہے فرمایا نہیں - میں نے عرض کیا دوزخ کے خوف سے ہے - فرمایا نہیں - پھر میں نے عرض کیا غرض اسکے اشتیاق دیدار کے واسطے ہے - فرمایا - ہاں انا مشتاق ولی اشتیاق انا مشتاق ولی اشتیاق یہ فرماتے تھے اور روتے تھے - ۵

آرزو دارم کہ مہمانت کنم ÷ جان و دل آں دوست قربانت کنم ÷ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا حال تمام پر اظہر من الشمس ہے کہ انہوں نے رات کو کیسا کیسا قیام کیا کہ تمام تمام رات اشتیاق الٰہی میں روتے ہے **الحمد للہ** ہمارے زمانہ میں وہ امراء صالحین موجود ہیں کہ جناب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض نے انمیں وہ اثر کیا ہے کہ انکے **اتقا** کا بیان نہیں ہو سکتا **چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامراء بدر الصلحا فخر الملک صاحبزادہ محمد عبید اللہ خانصاحب بہادر** - فیروز جنگ - سی - ایس - آئی یہ جناب ذی عزت بدر الصلحا روالی ٹونک کے حقیقی چچا ہیں اور ریاست کے مدار المہام ہیں باوجود اس جلیل القدر مرتبہ کے ایکا یہ حال ہے کہ شب کو بعد نماز تہجد جناب باری میں بہت گریہ وزاری کرتے ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں - میں انکا بیان نہیں کرسکتا ہوں شمہ اسمیں سے تحریر کرتا ہوں آپ **پابند صوم - صلوۃ - متقی - پرہیزگار - حاجت روا - اشراق گذار - عابد - مرتاض - سیر چشم - باذل - سخی - فیاض - مسکین پرور - دستگیر بیکساں - شریف نواز - متواضع - خداترس - رحم دل**

کوئی سائل آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے الحمدللہ ایسونکا ہونا فی زمانہ رونق اسلام ہے **القصہ** واہ کیا پیر کامل ہے کہ ہر ایک مرید کی استعداد اور حوصلہ کے موافق بیگانگی کے پردے دور کر رہا ہے اور اپنے مریدونکو واصل بحق کر رہا ہے اور فائدہ لینے والونکے باطن کو طرح طرح کی توجہ دے رہا ہے اور نفس کی پاکی کے کارخانوں کو رونق دے رہا ہے اور اپنے مریدوں کے دلوں سے حجاب دور کر رہا ہے **اے لوگو** یہ پیر کامل کون ہے یہ شان محمد رسول اللہ ہے **سوم** مجلس میں ایک سوال اولوالعزم نورانی چہرہ بڑے قصد والا عالی ہمت بیٹھا ہوا ہے اور امت کو راہ راست پر لانے اور اُسکے سمجھانے کے واسطے ہزارہا عمدہ عمدہ **تدبیریں** پیش کر رہا ہے اور کہیں ارشاد ہو رہا ہے - قال اللہ تبارک وتعالی - وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا **ترجمہ** اللہ تبارک وتعالے نے فرمایا اپنے ماںباپ کی خدمت کرو - اور یہی ارشاد ہوا ہے کہ جنت تمہارے ماں باپکے قدموں کے نیچے ہے انکی خدمت کرکے جنت حاصل کرو - اگر محتاج ہیں تو اُنکو کھانا دو اور اگر تونگر ہیں تو انکا ادب بجالاؤ اور کہیں من قصہ کو سنا رہا ہے **حکایت** اللہ سبحانہ تعالے نے سلیمان علیہ السلام کیطرف وحی بھیجی کہ تو دریا کے کنارے پر جا وہاں ایک عجیب چیز دیکھیگا **سلیمان** علیہ السلام مع جن و انس کے نکلے جب دریا کے کنارہ پر پہنچے تو اُنہوں نے دائیں بائیں طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا عفریت کو حکم دیا کہ تو دریا میں غوطہ لگا جو تو وہاں پاوے اسکی خبر مجھے دینا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کر آیا عرض کیا کہ یا **نبی اللہ** مینے اس دریا میں اتنے اتنے دور تک غوطہ لگایا میں اُسکی تہ تک نہیں پہنچا نہ اُسمیں مینے کوئی چیز پائی - دوسرے عفریت کو حکم دیا اُسنے غوطہ لگایا گھڑی بھر کے بعد لوٹ کر آیا اُسنے بھی پہلے کیطرح کہا مگر اُسنے بہ نسبت پہلے کے دوگنی مسافت طے کی پھر **آصف** بن برخیا اپنے وزیر کو حکم دیا جنکا ذکر قرآن شریف میں فرمایا ہے **قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ** **ترجمہ** کہا اُس شخص نے جو نزدیک اُسکے تھا علم کتاب سے - اُسنے کہا کہ تو اس دریا کے

اندر کی خبر لا - وہ ایک قبہ سفید کافور کا لے آئے اسکے چار دروازے تھے ایک موتی
کا دوسرا یاقوت کا تیسرا جواہر کا چوتھا سبز زبرجد کا تھا - اور یہ سب دروازہ کھلے ہوئے
تھے اسکے اندر ایک قطرہ پانی کا نہیں جاتا تھا اور وہ دریا کے اندر ایسی گہری جگہہ میں تھا کہ
جتنی دور پہلا افریت یعنی جن گیا تھا اسکی نسبت اسکی مسافت تین گنی تھی جو حساب سے سیکڑوں
میل معلوم ہوتی ہے - آصف نے اسکو لاکر حضرت سلیمان علیہ السلام کے روبرو رکھدیا
قبہ کے وسط میں ایک جوان آدمی نہایت خوبصورت پاک وصاف کپڑے پہنے ہوئے نماز پڑھتا
تھا ؎ وہ حسن کسی شب کی سحر نے نہیں پایا ٭ وہ روے دل افروز قمر نے نہیں پایا ٭ رنگ
لب نازک گل تر نے نہیں پایا ٭ نور اس گہر دنداں کا گہر نے نہیں پایا - سلیمان علیہ السلام
اس شخص کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ اس دریا کی تہ میں تجہکو کونسا عمل لایا اسنے عرض کیا یا نبی اللہ میرا
باپ اپاہج تھا اور ماں اندہی میں انکی خدمت میں ستر برس رہا جب میری ماں مرنے لگی تو اسنے کہا یا اللہ
اسنے تیرے حکم سے میری اطاعت کی ہے یا اللہ تو اپنی اطاعت میں میرے بیٹے کی عمر دراز کر اور جو
کتاب اللہ میں وعدہ ہے اسے ایفا کر اور جب میرے باپ کی وفات ہونے لگی تو اسنے بہی جناب باری میں
دعا کی کہ یا اللہ تو میرے بیٹے سے ایسی جگہہ میں خدمت لیجے جہاں اسپر شیطان کا دخل نہو پہر میں
انکے دفن کرنیکے بعد اسکے کنارہ پر آیا میں نے یہ قبہ رکھا ہوا دیکھا اسکا حسن دیکھنے کیلیے اسکے
اندر گہسا - اتنے میں ایک فرشتہ آیا اسنے اس قبہ کو اٹھایا اور میں اسکے اندر تھا پہر اسنے
مجھے اس دریا کی تہ میں لا رکھدیا - سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ یہ قصہ کس زمانہ میں ہوا اور اس زمانہ
میں کون نبی تھا اور تونے کس نبی کی صحبت پائی اسنے عرض کیا کہ وہ زمانہ حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا - سلیمان علیہ السلام نے تاریخ میں فکر کیا تو معلوم
ہوا کہ اسکو دو ہزار ۴ سو برس ہوئے - عجب شان ایزدی ہے کہ وہ شخص باوجود اتنی مدت
کے جوان تھا ایک بال تک بہی اسکا سفید نہ ہوا تھا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا اے عزیز دریا کے
اندر تیرا کھانا پینا کیا ہے - اسنے عرض کیا - یا نبی اللہ ہر روز ایک سبز پرندہ اپنی چونچ میں

ایک ذرہ چیز مثل آدمی کے سر کے لاتا ہے میں اسکو کھا لیا کرتا ہوں دین و دنیا کی ہر نعمت
کا مزا مجھے انہیں مل جاتا ہے میری بھوک پیاس گرمی سردی نیند اونگھ سستی وحشت
دہشت سب دور ہو جاتی ہے سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو ہمارے ساتھ رہنا چاہتا ہے یا تجکو
تیری جگہ پر پہنچا دیں۔ اسنے عرض کیا یا نبی اللہ آپ تو مجھے وہیں پہنچا دیجے۔ آپ نے آصف کو
کو حکم دیا۔ اسکو وہیں پہنچا دیا۔ پھر سلیمان علیہ السلام نے کہا دیکھو اللہ تعالے نے والدین کی
دعا کیسی قبول کی۔ میں تمکو ماں باپ کی نافرمانی سے ڈراتا ہوں اللہ تعالے تم پر رحم فرماوے
اے اللہ تو مجھے والدین کے احسان کرنیکا الہام کر۔ **فقیر کہتا ہے** کہ اولاد صالح بھی ایک
نعمت عظمے ہے اللہ تعالے کی نعمتوں میں سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎ دولت کوئی
دنیا میں پسر سے نہیں بہتر ٭ راحت کوئی آرام جگر سے نہیں بہتر ٭ لذت کوئی پاکیزہ ثمر سے نہیں
بہتر ٭ نکہت کوئی بوے گل تر سے نہیں بہتر ٭ ہمدردوں میں علاج دل مجروح یہی ہے ٭ ریحان
ہے یہی روح یہی روح یہی ہے ٭ شوکت یہی صولت یہی جلال یہی ہے ٭ ثروت یہی حشمت یہی اقبال
یہی ہے ٭ سرمایہ یہی نقد یہی مال یہی ہے ٭ گوہر یہی یاقوت یہی لعل یہی ہے ٭ دلبند ہو پہلو میں تو
غم پاس نہیں ہے ٭ کچھ پاس نہیں گر یہ قدم پاس نہیں ہے۔ **چونکہ** اس **مقام** پر یہ اشعار
بطور جملہ معترضہ بیان کئے گئے ہیں ورنہ **فقیر** کا مطلب اصلی اس جگہ پر یہ ہے۔ کہ ان **لوگوں**
نے جو کچھ احکام اللہ اور رسول کی بجا آوری کی یہ بات کچھ **تعجبات** میں سے نہیں ہے اسلئے
کہ یہ لوگ **صحبت** یافتہ انبیاء علیہم السلام کے تھے۔ **عجب** یہ ہے کہ جن لوگوں نے۔ نہ انبیاء
علیہم السلام کو دیکھا اور نہ صحابہ و تابعین اور تبع تابعین کو دیکھا۔ جیسے کہ ہم تم۔ کہ صرف کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کے احکام ہم تمکو زبانی علمائے ربانی پہونچے اسپر یہ ایمان بالغیب لائے
اور وہ بجا آوری احکام اسلام کی کہ اپنی خواہشوں کو **بمقابلہ** احکام اسلام بالکل مٹا دیا
آنحضرت کے فیض نے وہ اثر کیا کہ اپنی جان و مال کو رضائے الٰہی میں فروخت کر دیا ہے اللہ
کی رضا جوئی کیواسطے شب بیداری کرتے ہیں اور جناب باری میں گریہ وزاری کرتے ہیں

اور اپنی خطاؤں کی اللہ سے معافی چاہتے ہیں اور کہتے ہیں - رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ
ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ط **ترجمہ** کہ اے رب ہمکو استقلال عطا کر
اور ہمارے پاؤں جمادے اور فتح دے ہمکو کافروں کی قوم پر **تفسیر** یہ دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہمکو
محبت اسلام عطا کر اور ہمکو مسلمان رکھ اور شیاطین سے ہمکو بچا - الحمد للہ کہ ایسے ایسے امراء
وصالحین ہمارے زمانہ میں جو ان صفتوں سے موصوف ہیں جنکی عالی ہمتی پر ہزارہا آفرین ہے
باوجود اس فارغ البالی اور عہدہ جلیل القدر کے انکا یہ تقوے ہے **چنانچہ حضرت**
عالیجناب بدر الصلحاء ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الکرام
اشرف العظام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی آل نبی اولاد
علی میر عابد علی صاحب خلف الرشید میر عبد الواحد صاحب مرحوم سابق بخشی ریاست پٹیالہ
حال مختار فرخ نگر - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
آپ عابد - مرتاض - متین - کم گو - فیاض - عادل - شریف نواز - متواضع - رحمدل -
خدا ترس - متقی - بردبار - سخی - باذل - دوست پرور - علماء و فقراء کے قدردان - صلحاء
سے بہت محبت ہے - تہجد گذار - پابند صوم و صلوۃ - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور
کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں
ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - آپ بڑے درجہ کے دیانتدار ہیں آپکی **حکایت**
ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت اہل مقدمہ آپ کے گھر گھی دیگئی جب آپ گھر میں تشریف لائے
دریافت کیا کہ یہ گھی کیسا ہے عرض کیا کہ ایک عورت اہل مقدمہ دیگئی ہے آپ نے فرمایا تم نے
کیوں لیا اتنے میں وہ عورت بھی آگئی آپنے اسکو سمجھایا کہ ہمارے رسول خدا نے رشوت کو منع فرمایا
ہے - تم یہ گھی لیجاؤ میں تمہارا مقدمہ از روے انصاف کرونگا - مجکو خدا کا بہت خوف ہے
اس عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے - فی زماننا ایسوں کا ہونا بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی انکا دل سے

شکریہ ادا کرتا ہے۔ شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الْقصہ کہیں وہ رسول یہ ارشاد فرمارہا ہے کہ ایماندار کی روح کو ملائکہ آسمانوں کی
طرف لیجاتے ہیں۔ ہاں انکے لئے دروازہ افلاک کے کہلتے ہیں (مشکوٰۃ) روح پاک اس تن کے قفس
سے نکلکر سموات کیطرف اسطرح دوڑتی ہے کہ جسطرح بلبل قفس سے نکلکر چمن کیطرف اڑتی ہے
اشعار تو ئی آں مست پرور مرغ گستاخ ✤ کہ بودت آشیاں بیروں ازیں کاخ ✤ چرا زاں آشیاں
بیگانہ گشتی ✤ چو دوناں چغد ایں ویرانہ گشتی ✤ بفشاں بال و پر ز آمیزش خاک ✤ بپر تا کنگرہ ایوان
افلاک ✤ بہائیو یہ اوصاف پیدا کرو تاکہ یہ مرتبہ حاصل ہو اس بے بنیاد ہستی پر یہ غرہ و مستی اور غفلت
ع کس کس گل رنگیں کی نہ اس باغ میں تھی ہوم ✤ اک آن میں شبنم کیطرح ہوگئے معدوم ✤ دنیا کہلا
ہے رنگ عجب ہستی موہوم ✤ کیا قصد ہے گلچین اجل کا نہیں معلوم ✤ اس باغ میں جس کو دیکھا
وہ رواں ہے ✤ جس گل پہ بہار آج ہے کل اسپہ خزاں ہے ✤ دنیا یہ صدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے ✤ یاں
کیسا مقام اٹھ پھر کوچ لگا ہے ✤ جا بیٹھ چلے مرگ کا دروازہ کہلا ہے ✤ رہتی نکوئی یہی آواز
درا ہے ✤ ہے راہ کڑی زاد سفر پاس نہیں ہے ✤ منزل پہ پہنچنے کی ہمیں آس نہیں ہے **عبرت** وہ استحکام
کہاں۔ شاہجہانی عمارتیں بہی کئی سو سال بعد ہلنے لگتی ہیں۔ مجکو ایک دوست کے مکان دیکھنے کا
بعد مدت کے اتفاق ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ہر جگہ کا چونا جہڑ گیا دیواروں میں ادہر اودہر درزیں
پڑ گئیں نہ کمرے پر وہ رونق ہے۔ نہ کڑی تختہ کا وہ حال یہ دیکھکر مجکو ترکیب انسانی کیطرف
دہیان آیا کہ اسی طرح یہ گل بہی مرجہا جاتا ہے اور اس **خانہ تن** کا نقشہ چند روز میں ایسا ہی بگڑ جاتا
ہے **اشعار** افسوس کہ گلرخاں کفن پوش شدند ✤ وز خاطر یکدگر فراموش شدند ✤ آنانکہ بصد
زباں سخن میگفتند ✤ آیا چہ شنیدند کہ خاموش شدند ✤ پہر چند احباب عزیز و اقارب کی وہ شکلیں
کہ ہو ہمارے روبرو **خاک** میں ملگئی تہیں آنکہوں کے روبرو کہڑی ہوگئیں۔ پہر تو بے اختیار میرے
اور ارباب جلسہ کے دل آنکہوں کی راہ آنسو ہوکر بہنے لگے **ع** مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ
اے لئیم ✤ تو نے وہ گنجہائے گرانمایہ کیا کئے۔ اس بے بنیاد ہستی پر یہ کچھ غفلت **ع**

اے شمع صبح ہوتی ہے روتی ہے کسلئے ٭ تہوڑی سی رہگئی ہے اسے بہی گذار دے
شمع سفر درپیش ہو بزم فروزی یہ بہت ٭ رات بہر کی یہ تجلی ہے سحر کچہہ بہی نہیں فقیر کہتا ہے
کہ تہوڑی سی زندگانی پر ایسے اللہ اور رسول کی مخالفت کرنا بڑی شقاوت ہے میں نے یہ سب صاحبونکو آئینہ
کرکے دکہا دیا کہ امرا کا آجکل یہ حال ہے کہ باوجود ایسے عہد کے انکو اللہ اور رسول کا خوف اسقدر
دامنگیر ہے کہ اپنی نفسانی خواہشونکو بمقابلہ احکام اسلام کے بالکل مٹا دیا - وائے بر حال غربا کہ باوجود
نملنے دنیا کے یہ غفلت کہ نماز پر نماز قضا ہوئی چلی جاتی ہے اور کچہہ خیال نہیں سہ مجرم ہوں کبہی
ایسی خطا کی نہیں میں نے ٭ بہولے سے بہی آپ اپنی ثنا کی نہیں میں نے ٭ دل سے کبہی مدح امرا کی نہیں
میں نے ٭ تقلید کلام جہلا کی نہیں میں نے ٭ مگر کیا کروں حق بات کو چہپا نہیں سکتا - اسلئے کہ
حق کا ظاہر کرنا عبادت ہے پس اس خیال سے امرائے صالحین کے نام نامی بطور یادداشت واسطے
عبرت دلانے غربا کے جابجا درج کئے - کہ یا اللہ یہ لوگ امیر ہوکر تیرے خوف سے فقیر خصلت ہوگئے
فی زماننا اللہ کے بندے ایسے ایسے موجود ہیں جنکا یہ حال ہے کہ دل بیار دست بکار چنانچہ

**حضرت عالیجناب عندلیب گلستان محمدی صاحب دولت و اقبال بلبل
بوستان حشمت و جلال حاتم کرم سکندر دوراں نوشیروان مال
عبد الحمید خان صاحب نائب ناظم** اناجد گڈھ سکنہ قصبہ سورجو جو خوبیاں اللہ تعالی
نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں - حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں
وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں - آپ نہایت لائق مرتاض عابد - متین امین
دیانتدار کم گو - فیاض - باخیر - عادل شریف نواز - دوست پرور متواضع - رحمدل خدا
ترس متقی - بردبار - سخی - باذل - پابند صوم و صلوۃ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ
ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ہمارے ادنے
و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے - علما و فقرا کے قدر دان
مصلحا سے بہت محبت ہے - آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے - اور شیریں

زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے سچ تو یہ ہے کہ فی زمانہ ایسوں کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی
اُنکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی اَعْمَالَكَ فِیْ عَمَلِ
الْاَخْیَارِ **الغرض** وہ رسول اللہ کے بندوں کو ہر طرح سے سمجھا رہا ہے کہ گناہ کی پانچ قسمیں ہیں
اول وہ کہ جنکا اثر سب بدن پر پہنچتا ہے وہ زنا ہے جسکو الفواحش میں تعبیر کیا ہے دوم وہ جنکا
اثر عقل پر پہونچتا ہے وہ شراب ہے جسکو الاثم سے تعبیر کیا ہے سوم وہ جنکا اثر عزت پر پہنچتا
ہے چہارم وہ جنکا اثر مال پر پہنچتا ہے اور جان پر بھی انکی طرف البغی بغیر الحق میں اشارہ ہے
پنجم وہ جنکا اثر بد اُسکی روح اور دین پر پہونچتا ہے یہ شرک کیطرف اشارہ ہے یعنی کسیکو مقابلہ
خدا کے شریک کرنا - **الحمد للہ** اسوقت میں اللہ کے بندے ایمان بالغیب اللہ اور رسول پر لانیوالے
اور عامل قرآن و حدیث کے موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ جنہوں نے اللہ کے
خوف کے سبب سے اپنے گناہوں سے توبہ کر دی ہے - **چنانچہ حضرت عالیجناب میراں بخش**
صاحب تاوڑی سناحی سررشتہ دار نیابت برنالہ علاقہ سرکار پٹیالہ
یہ حضرت نہایت لائق - بلکہ الیق - علم میں ہم پلہ نجیب خاں مرحوم کے ہیں اُنکے بعد انکا دم غنیمت
ہے - یہ حضرت نہایت سخنور اور سخن سنج ہیں ریاست میں ایسے لوگوں کا ہونا غنیمت ہے - وہ
حاکم بڑا صاحب اقبال ہے جسکی خدمت میں ایسے لوگ ہوں - جنکی لیاقت کی شہرت دہلی تک پہنچی کہ ہم
لوگ بھی اُنکے مداح ہو اور اُنکا حال بطور یادداشت کتاب میں درج کیا گیا - تاکہ اسنام کو بقا ہے
یہ صاحب نہایت سیر چشم - مرتاض - صالح فیاض - باذل - شریف نواز خداترس - رحمدل -
متواضع - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع ہے - پابند صوم و صلوٰۃ - دوست پرور - شب بیدار
صاف دل **فقیر** بھی انکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ
وَ زَکّٰی اَعْمَالَكَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ **حاصل کلام** وہ رسول بڑے حوصلہ والا - قرآن مجید
میں سے ہر قسم کے احکام پیش کر رہا ہے اور یہ ارشاد فرما رہا ہے **قال اللہ تبارک و تعالیٰ** - وَ
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ **ترجمہ** اللہ تبارک تعالیٰ اس آیت میں

یہ خبر دیتا ہے کہ میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے - اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے کہ انسان کو فکر کرنا چاہیئے کہ اب کیا وقت ہے کیا کرنا چاہیئے - کہیں یہ ارشاد ہو رہا ہے کہ وہ سونا بہتر ہے جسمیں ارادہ بیداری کا ہو - اسلئے کہ انسان کا پیدا کرنا حقیقت میں معرفت ہے غرض مقصود یہ ہے کہ آدمی جو کام کرے عقل و فہم سے کرے اور کہیں یہ ارشاد فرما رہا ہے - وَقَضٰی رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ترجمہ کہ تیرے رب نے یہ حکم دیا ہے کہ اُسکی عبادت کرو - اِسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ خدا سے مدد مانگو **تفسیر** انسان کا نام عبد ہے اور عبد اُسکو کہتے ہیں جو عبادت کرے - خدا کا حکم مانے اپنے آپکو محکوم جانے اور پہچانے کہ حق میرا معبود ہے اُسکی عبادت مجھپر فرض ہے اگر سجدہ میں نہ جھکاؤنگا نافرمان کہلاؤنگا اگر تابعدار بنجاؤنگا - **نجات** پاؤنگا - اُسنے میرے جسم کے سب اعضا بنائے ہیں کہ میں اُنکی مدد سے خدا کی عبادت کروں سر سجدہ میں دھروں کانوں سے اُسکے کلام سنوں اور آنکھوں سے اُسکی صنعت دیکھوں زبان سے اُسکا ذکر کروں اور ہاتھوں سے دعا مانگوں خیرات دوں دل میں اُسکی محبت رکھوں اُسکے بدون غیر کا خیال نہ لاؤں اور پاؤں سے چلکر کسیکو فائدہ پہنچاؤں اور صالحین کی زیارت کروں - الحمدللہ اس زمانہ میں بھی اس اوصاف کے **لوگ موجود** ہیں کہ باوجود ایسے جلیل القدر عہدوں کے اُنکا ان باتوں پر خیال ہے کہ جو کچھ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچے بہتر ہے چنانچہ **حضرت عالیجناب شیخ مہر علی صاحب ساکن سرائے نور محل ضلع جالندھر انسپکٹر گوجرانوالہ** - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں اُنکو بیان نہیں کرسکتا ہوں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ خداترس - عدل - متواضع - متقی - عابد - سیرچشم - بادل - فیاض - متین - کم گو - دوست پرور عادل - سخی - شریف نواز - عالی خاندان - صاف دل - خلیق - ملنسار - آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے سائرکان

مروت آپ پر ختم ہیں - ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف کا مداح ہے - عمدہ برتاؤ خوش عقیدہ - خوش خو - عادل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے جس مقام کو شیخ صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم بر آپ ہی - آپ دہلی کے لوگوں کے دلوں سے ابتک نہیں بھولے - آپ قدردان علما و فقرا کے بہت ہیں اصل تو یہ ہے ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے **فقیر** بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **فقیر کہتا ہے** کہ اس رسول کا اسلامیوں پر وہ اثر ہوا کہ کبھی کسی نبی کی امت پر نہیں ہوا - پنجگانہ نماز - کہ جسمیں روحانی و جسمانی عبادت اور استعانت اور استغفار اور اپنی عاجزی اور خدا کی شکر گذاری اور اسکی ثنا و صفت اور دعا ہے - پھر اسکے ساتھ سنن و نوافل - اور پھر شب بیداری - جسکی نسبت فرمایا ہے - وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا - کہ خدا کے خالص بندے اسکے لئے سجدہ اور قیام میں شب گذاری کرتے ہیں **فقیر** کہتا ہے یہ بات کسی مذہب میں نہیں ہے کہ محبت اور خوف الٰہی سے شب بھر رونا اور اس نشے میں مست و بیخود ہونا کہ نہ تن کی خبر ہے نہ بدن کی - **نقل** ہے کہ ایک بزرگ دہلی کی جامع مسجد میں چودہ فرسخ سے صبح کے چلے ہوئے آتے اور جمعہ ادا کرتے اور اپنے ساتھ لائی ہوئی روٹی تناول فرماتے بعد جمعہ روانہ ہو جاتے کہو تو بدون محبت ایسے کام کب ہو سکتے ہیں **سبحان اللہ** سرور کائنات علیہ السلام - اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کی بلکہ اولیا متاخرین حضرت محبوب سبحانی **عبد القادر جیلانی** قدس سرہ اور حضرت **بایزید بسطامی** اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت **معین الدین** چشتی رحمہم اللہ وغیرہم کے احوال بیان کرنیکی یہاں گنجایش نہیں خود آنحضرت کے سینۂ فیض گنجینہ سے ایک ہانڈی کے جوش کی سی شوق الٰہی میں آواز آیا کرتی تہی - اور حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو شام سے صبح ہو جاتی تہی مگر اس ذوق میں انکو خبر نہوتی تہی - ان لوگوں کی روحانی قوت اس درجہ کو غالب آگئی تہی کہ جو انبیاء بنی اسرائیل سے معجزے سرزد ہوئے ہیں اتنے کرامتیں سرزد ہوئی ہیں - اس امت کے اولیاء سے

بطفیل آنحضرتؐ کے اکثر کرامات اور خرق عادت ظہور پاتی ہے اور تا قیام قیامت یہ سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات دشمنان دین متین کے سبب سے عاجز آئے۔ چنانچہ بو علی سینا حکیم نے شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے خرق عادت سے ہدایت پائی اور مولانا فخر الدین جناب صاحب رحمۃ اللہ کی خرق عادت دیکھکر پانسو شاگرد مسلمان ہوئے اور بہت سے ذاکرین اولیاؤں کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں جیسے قاضی بخش صاحب سلامت الکرمانی خیر آبادی قدس سرہ اللہ کے ہند ونکو بہت سا فیض ہوا انکی اولاد ہیں ہے باوجود جلیل القدر عہدے کے امیر ہوکر فقیر خصلت بنے ہوئے ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب میر طفیل احمد صاحب انسپکٹر جونپور خلف الرشید میر اکبر علی صاحب مرحوم سادات کرمانی خیر آبادی عفت قاضی بخش صاحب آپکے جد امجد ہیں جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میر ان فکر میں ٹن کرتا ہوں تو ایک سے ایک برتر پاتا ہوں آپ باخیر۔ فیاض۔ مرتاض۔ بزرگ خاندہ متین۔ عابد۔ صالح۔ متقی بردبار۔ باذل۔ خدا ترس۔ متواضع۔ رحمدل۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ہر ادنے و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے۔ علماء فقراء کے آپ بہت قدر دان ہیں فی زمانہ ایسونکا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکیٰ عملک فی عمل الاخیار الحاصل و مدعا کہ عجیب طرح سے لوگوں کو سمجھا رہا ہے ایک حسرتناک واقعہ جو پیش آنیوالا وہ لوگو نکو یاد دلا رہا ہے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید و جئنا بک علی ھؤلاء شہیدا ٥ یومئذ یود الذین کفروا و عصوا الرسول لو تسوی بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا ٥ ترجمہ پھر کیا ہوگا جبکہ ہم ہر ایک قوم سے گواہی دینے والا لاوینگے اور تجکو اے نبی ان لوگونپر گواہ بنا کر لاوینگے۔ اسدن تو منکر اور جنہوں نے رسولکی نافرمانی کی ہے یہی آرزو کرینگے کہ کاش زمین میں سما جائیں اور اللہ سے کوئی بات نہ

نہ چھپا سکینگے تفسیر کہ جسپر وہ ہم ہر ایک گروہ کے ہادی کو انپر انکی نافرمانی ثابت کرنیکے لئے گواہ
بنا کر لائینگے اور تجکو بھی اے محمد مخالفوں پر گواہ بنائینگے **فقیر کہتا ہے** اسیطرح عقل بھی جو
اسکو بری باتوں سے مانع تھی گواہی دیگی) تو ان کا کیا حال ہوگا - اُسدن تمع اللہ اور رسول کے نافرمان
بھی آرزو کرینگے کاش ہم نہ پیدا ہوئے ہوتے تو یہ پردہ دری کاہیکو ہوتی - لکھا ہے کہ بہت روئیں
ابھی باقی ہونگی اور قیامت آجائیگی - تو وہ یہ کہینگے **دوہرہ** بہلا ہوا ہر بسرے جو سر ملی بلا ؛ جیسے تھے
ویسے رہتے یہ بلا تو کبھی نہ ہوتی **بخاری** نے روایت کیا ہے ... ... کہ انحضرت نے
اُبیّ سے فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم کیا - کہ تجھ سے کچھ قرآن سنوں - اُبیّ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خدا نے
میرا نام لیا ہے - فرمایا کہ ہاں - لکھا ہے کہ اُبیّ کو ایک **وجد** طاری ہوگیا - پھر بھی آیتیں شروع کیں جب
یہانتک حالت پہنچی تو آنحضرت زار زار قوم کی حالت پر رونے لگے اور فرمایا ابی بس کر ابی بس - مجھ
میں زیادہ طاقت سننے کی نہیں - **فقیر کہتا ہے** کہ خلاف کرنا اللہ اور رسول کا سب سے بڑا گناہ ہے
بھائیو رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے تمہارے لئے کیا بلکہ تمام جہان کے لئے کسوٹی ہیں - اہل صیانت
کو یہ بات خوب معلوم ہوگی - کہ خوشنویسوں کا قاعدہ ہے کہ زمانہ سلف کی مشق دیکھکر لکھتے ہیں - حالانکہ
وہ بھی استاد کہلاتے ہیں - ایسے ہی رسول اللہ ہمارے تمہارے سبکے لئے اُستاد ہیں - اسی لئے آپنے فرمایا
کہ اگر موسی کلیم اللہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتے اور میری پیغمبری کو پاتے اُنسے کچھ نہ بن پڑتی میری ہی تباع
کرتے یہ مقام غور ہے کہ جنکی شان میں اللہ یہ فرمائے وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ترجمہ اور پسند
کرلیا میں نے تجکو واسطے ذات اپنی کے یعنے اے موسے میں نے تجکو اپنے لئے بنایا - اور رسول صلے اللہ
علیہ وسلم یہ فرمائیں لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ اور اگر موسے زندہ ہوتے اور پاتے
نبوت میری کو البتہ میری پیروری کرتے - لوگو اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے رسول کی بڑی شان ہے **اشعار**
کشاف مشکلات دو عالم ہے کسکی ذات ؛ کون و مکاں میں کون ہوا فخر کائنات ؛ عیسے کو کسنے
بخشا ہے سرمایۂ حیات ؛ یونس کو کسنے بطن سے ماہی کے دی نجات ؛ گل کر دیا ہے نار کو کسنے خلیل
پر ؛ لکھا ہے کسکا نام پر جبریل پر ؛ **سبحان اللہ** کیا مرتبہ عظمت و شان محبوبیت رسول اللہ سے

عاشقو ہر وقت ایسے ہی درود پڑھا کرو اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وّعلیٰ آل سیّدنا محمّد
وبارک وسلّم اب جو کوئی دین میں اپنی عقل کو دخل دیگا وہ بڑا بیوقوف اور نادان ہے ۔ واضح رہے کہ
خدا کو کسی کی طاعت اور عبادت کی کچھ حاجت نہیں اگر تمام عالم متقی اور پرہیزگار ہو جاوے تو اسکی خدائی میں ذرہ
بھر بھی ترقی اور اسکا کچھ بھی فائدہ نہیں اسکو سب کے کفر اور بت پرستی اور فسق و فجور سے کچھ نقصان
اگر تمام جہان کے لوگ کافر و مشرک و فاسق و فاجر ہو جاویں تو اسکے جلال کبریائی کا ذرہ بھر نقصان
نہیں ۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ خدا کی شریعت اور احکام نبوت صرف بندوں کی بھلائی اور فائدہ دارین کے
لئے ہے پھر اس سے اعراض کرنا اور سرتابی و سرکشی کو شیوہ بنانا محض حماقت اور اپنے پاؤں پر آپ
کلہاڑی مارنا ہے ۔ مثلاً کوئی مریض حکیم کے حکم کو نہ مانے اور بدپرہیزی کرے تو حکیم کا کیا نقصان
کرتا ہے اپنی ہی جان پر ظلم و ستم کرتا ہے ۔ عبرت کے لئے [illegible] زندگی کی باتیں بتا کر عبرت
پڑھ کر [illegible] زندگانی کا پیالہ شراب و [illegible] پیتے ہیں خدا آخرت تو جو
کچھ ہوگا اسکو دیکھینگے مگر دنیا میں ہی تاریخ آگے رکھ کر دیکھ لیجئے کہ اس فسق و فجور اور خدا کی نافرمانی
کی بدولت کس طرح عالیشان سلطنتیں برباد ہو گئیں شہر بابل [illegible] بغداد سے [illegible] میل
کے فاصلہ پر اجڑا پڑا ہے جسکی ایک سو گیارہ گز بلندی [illegible] شہر پناہ تھی جسکا رقبہ
دو سو میل تک تھا ۔ اسکے باغ آویزاں اور محلات کا آج نشان [illegible]
پھر دیکھو وہاں کے لوگوں کی عیاشی اور بت پرستی اور فسق و فجور کی نحوست [illegible] برباد ہو گیا [illegible]
اسکا محاصرہ کر رکھا تھا وہاں کا بادشاہ [illegible] عیاشی [illegible] وقت تھا
پہلے قبضہ ہو جاتا ہے دہلی کے لال قلعہ اور لکھنؤ کے شاہی محلات [illegible] فسق و فجور کی وجہ سے
برباد دیکھ لیجئے اشعار دنیا میں سدا ایک سا رہتا نہیں [illegible]
اقبال و اندوخت کرتے ہیں لگتا ہے [illegible] سال [illegible] آجاتا ہے وہ غیر کے قبضہ میں [illegible] وہاں [illegible] خالی
رہنے کے بعد فنا ہو [illegible] تمہارے کچھ [illegible] واضح رہے کہ [illegible] لوگ دور اندیش
اس ہول کا خلاف نہیں کرتے ۔ وہ لوگ اس ہول کے ایسے فرمانبردار ہیں [illegible]

میں مردہ - یہ بھی ایک مقام رضا و تسلیم ہے - **رضا و تسلیم** کے یہ معنے ہیں کہ بندہ اپنے مالک
کا تابعدار ہو اسکے حکم میں دم نہ مارے خوشی و دلگیری - دولتمندی اور فقیری - جوانی اور پیری کی حالت میں
شاد گذار ہو یعنی اگر مالک بیجرم عذاب کرے - تو بندہ نہ پوچھے کہ کس جرم کی یہ سزا ہے اور اگر
دولت جہان بخشدے - نہ بولے کہ کس خدمت کا یہ عوض ہے جو لوگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ کے احکام
بجا آوری میں ایسے تابعدار ہیں جیسے کہ دانشمند مریض اُس حکیم حاذق کے نسخہ کی تبدیل کو بلا حجت تکرار
قبول کر کے اُسکی دوا کو پی لیتا ہے کہ جسکو دل سے حکیم حاذق جانتا ہے ایسے ہی پیغمبر کے سچے فرمانبردار
نے کہ اُسکے احکام شرع کو قبول کر لیتے ہیں - انکی رسم وحمیت ملک کے خلاف ہو خواہ موافق وہ تحقیق
یہی کہتے ہیں **مصرع** جائینگے ہم اُدہر کو جدہر یار لیچلے ۔ پس ایسے لوگوں کی نسبت اللہ تبارک و تعالے
نے فرمایا - اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ **ترجمہ** وہی لوگ
متقی - اپنے خدا کیطرف سے بڑی ہدایت پر ہیں - وہی فلاح پانیوالے ہیں اور جو لوگ رسم اور
مذہب اور ملت آبائی اور حب جاہ و مال کے جال میں گرفتار ہیں - وہ اطاعت رسول اللہ میں سینکڑوں نکتہ
چینیاں نکالتے ہیں - وہ اس سعادت سے محروم رہتے ہیں - انکو اللہ جل جلالہ نے اپنی کلام پاک
میں اسطرح پر فرمایا خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۝ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ **ترجمہ** اللہ نے اُنکے دلوں اور کانوں پر مہر کر دی ہے (پس وہ حق بات
جان سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں) اور اُنکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے اور اُنکے لیے بڑا عذاب ہے - **فقیر** کہتا ہے
کہ ان لوگوں کی بدبختی بیان کرنی ضرور تھی اسلئے پیشتر ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم فرمایا اور قلب
اور سمع کو بصر پر مقدم کیا انکے دلوں پر مہر ہے عقل سے ان امور پر کیونکر یقین کریں اور انکے کانوں پر
بھی مہر ہے پھر پیغمبر کی باتیں کیونکر سنیں - انکی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ
کلام ہے چونکہ کان میں ہر طرف سے اور دل میں ہر طرف سے بات پڑ سکتی ہے اُنکے لئے کوئی جہت
خاص نہیں اسلئے انپر تو مہر لگانا فرمایا اور آنکھ چونکہ سامنے سے دیکھتی ہے اسلئے جہت خاص ہے
تو اسپر پردہ پڑنا فرمایا - سامنے سے ہی دیکھنا جاتا رہا - **سبحان اللہ** آنحضرت کے فیض صحبت سے

یہ بات ہر صحابی کو میسر آگئی تھی چنانچہ بدر کے روز جب آنحضرت مشرکین سے مقابل ہوئے تو صحابہ

سے فرمایا قوموا الی جنۃ عرضہا السمٰوات والارض کہ اُس جنت کے لیے اُٹھو جسکا چوڑان زمین آسمان

کے برابر ہے یہ سنکر ہی عمیر بن حمام صحابی نے کہا اُہوا ہوا اہا - اسکے بعد وہ اپنے توشہ دان سے چھوہر

کھانے لگا پھر کہا اتنی دیر میں چھوارے کہا ڈالیں یہ تو بڑا عرصہ ہے تو جنت ہی میں چلکر کھاونگے پھر پہانتک

لڑا کہ شہید ہو گیا (رواہ مسلم) سے کیا خوب جماعت ہے یہ ارباب یقیں کی ؛ افلاک کی زینت ہے تو

رونق ہے زمیں کی ؛ پرسش لحد میں حساب انکو لیا ہو - یہ لائق رحمت ثواب انکو ہو ؛ ہوتی ہے جو ہر صاف وہ اب انکو لیا ہے

بین جسکا ہوں ساقی وہ شراب انکے لیے ہے ؛ اس نخل ریاضت کے ثمر انکو ملینگے ؛ جو عرش کے نیچے ہیں

وہ گھر انکو ملینگے - اللہ اللہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اہل اللہ رضوان اللہ

علیہم اجمعین تو نور اعلے نور تہے - الحمد للہ اس زمانہ میں ہی ایسے ایسے لوگ امرا رصالحین ہیں

باوجود ایسے عہدہ جلیل القدر کے - کہ جنہوں نے محبت اور تابعداری رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی

جان مال کو فدا کر رکھا ہے موجود ہیں - جن حضرات کا حال مختصر طور پر بیان کرتا ہوں - چنانچہ

حضرت عالیجناب مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب سررشتہ دار شملہ صاحب

خلق محمدی - تابع شریعت احمدی - افضل الکرام - اشرف العظام - ملک سیرت - فرشتہ صورت

حضرت مولانا مولوی سید عبد اللہ صاحب ساکن عربسرائے - جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات

بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں - جس خوبی کو جو میرا فکر میں زن کیا

تو ایک سے ایک برتر پایا - آپ عابد - مرتاض - متین - فیاض - کم گو - بزرگ زادہ - شریف نواز

متواضع - رحمدل - خدا ترس بردبار - دوست پرور - عادل - امین - دیانتدار - پابند صوم

وصلوٰۃ - آپکا دامن خلاق وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے - ہر ادنے

واعلی کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے آپکی ذات سے غربا کو بہت فیض ہے

آپکا ہونا مغتنمات میں سے ہے ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بہی مولوی ممدوح کا تہ دل سے شکریہ

ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

اور حضرت عالیجناب میاں محمد اسحاق صاحب عرف میاں نصاب صاحب خلف الرشید میاں نہنگ شاہ صاحب ساکن سرہندی۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت جوان صالح نیک بخت عاشق رسول اللہ۔ عابد۔ پارسا۔ متقی۔ بزرگ زادہ۔ تفسیر قرآن کا انکو بہت شوق ہے اس جوان عمر میں پرلے درجہ کے صابر ہیں۔ استقلال مزاج میں بہت ہے۔ متوکل بھی پرلے درجہ کے ہیں اکثر اس شعر سے شوق ہے **شعر** کارساز ما بفکر کار ما ؎ فکر ما در کار ما آزار ما ؎ یہ بزرگ زادہ صاحب حسب نسبت ہیں۔ انکی **حکایت** ہے کہ آپکا لڑکا فوت ہو گیا۔ تو آپ نہایت استقلال سے فرماتے تھے کہ یہ اللہ کا مال ہے یہ اُسکی عنایت تھی جو ہمکو عطا فرمایا تھا۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا زینت اسلام ہے فقیر بھی میاں نصاب صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَیَّبَ اللّٰہُ قَلْبَكَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَكَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ **چہارم مجلس** میں ایک سخی بڑے حوصلہ والا بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے سخی دست بستہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں۔ اور وہ سخی بھی یہ ارشاد فرما رہا ہے اَللّٰهُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ **ترجمہ** اللہ بہت سخی ہے سخاوت میں پھر میں زیادہ تر سخی ہوں اولاد آدم میں۔ **حدیث** صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر یہ دونوں پہاڑ سونے کے ہو جاویں تو حضور ان دونوں کو کتنے عرصہ میں اللہ کے نام تقسیم کر دیویں۔ فرمایا۔ نماز ظہر سے عصر تک **حدیث** ایکدفعہ ایک لاکھ درم خراج بحرین سے آیا۔ مسجد نبوی میں یہ روپیہ رکھا گیا۔ بعد نماز حضرت نے سب کا سب اللہ کے نام تقسیم کر دیا۔ **شعر** مَا قَالَ لَا قَطُّ اِلَّا فِیْ تَشَہُّدِہٖ ؎ لَوْلَا التَّشَہُّدُ لَکَانَتْ لَاؤُہٗ نَعَمٌ۔ **اشعار** سرکار یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا ؎ ہونٹوں پہ کبھی حرف نہیں کا نہیں آیا ؎ اللہ رکھی خلق میں تا حشر یہ آیا فیاض دو عالم شہ ذیجاہ کو پایا ؎ کسرا ہو کہ حاتم ہو یہ ہمت نہیں رکھتا ؎ اس گھر سے کوئی بڑھکے سخاوت نہیں رکھتا ؎ حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے صحابہ کرام کا یہ حال تھا کہ جان و مال و اسباب گھر راہ مولا دے ڈالے۔ پھر خدمت بابرکت میں یہی عرض کیا آپ ہم سے خوش ہو جاویں

ہماری جان تک حاضر ہے اللہ کے نام سے ہمکو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔ لکہا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ ط ترجمہ بیشک
اللہ نے ایمانداروں کی جان اور مال کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے۔ تفسیر حضرت کعب رضی
روایت کرتے ہیں کہ مکہ میں میں نے اور ستر انصار نے حضور سے بیعت کی اسوقت ہم لوگوں نے عرض کیا
یارسول اللہ جو آپ اپنے لئے اور اللہ کے لئے چاہیں وہ ہم سے شرط کرلیں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالے
نے اس آیت میں جنت کے عوض میں ایمانداروں کی جان و مال کو خرید لیا۔ بائع روح مشتری اللہ
مبیع جسم و مال۔ اول تو تم اللہ کی عبادت کرو۔ دوسرے کسیکو اللہ کا شریک نکرو تیسرے تم جان و
مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہانتک کہ مارو یا مرجاؤ۔ اسوقت تمکو جنت ملیگی انہوں نے
عرض کیا یارسول ہمیں آپکے حکم سے کوئی انکار نہیں فقیر کہتا ہے کیا ارزاں سودہ اور کیا اچھی
بیع ہے کہاں یہ مال فانی۔ کہاں وہ حیات جاودانی۔ کہاں یہ دنیا کا مال۔ کہاں وہ جمال باکمال شعر
قیمت خود ہر دو عالم گفتہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز یہ صحابہ کا یہ حال تہا کہ جان و مال سب کچھ
راہ مولا دیدیا سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اہل اللہ کو کیا اللہ اور رسول سے
محبت تہی حضرت کے فیض اثر نے امت میں بہی وہ اثر کیا کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بہی ایسے ایسے
لوگ موجود ہیں کہ بمقابلہ محبت اللہ اور رسول کے جان و مال کو ہیچ سمجھتے ہیں چنانچہ حضرت
ممتاز عالیجناب بدر الصلحاء شیخ مہر الٰہی بخش صاحب اہلمد فوجداری
نظامت راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات
میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے
برتر پایا آپ دیندار۔ صادق۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ ملنسار۔ متواضع۔ دوست پرور۔ شریف نواز۔ باذل۔
فیاض بامروت آدمی ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں۔ آپ کا
دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے یہ حضرت خوش مزاج بدرجہ کے ہیں۔ آپکے کلام بلاغت نظام میں
مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیریں کلامی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ اصول کا ہو

فی زمانہ غنیمت ہے فقیر بھی شیخ صاحب صوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ سبحان اللہ عجب شان یہ بھی ہے کہ اللہ نے انسان کو یہ کیا قرب دیا ہے فعل انسان کو اپنا فعل کر لیا۔ یعنی جو ہاتھ اللہ کے نام دیتا ہے وہ ہاتھ انسان کا نہیں وہ ہمارا ہے۔ اللہ کے نام دینا ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے **حکایت** ہے کہ حضرت مولانا نواب قطب الدین صاحب محدث دہلوی مرحوم اپنی تصنیفات میں اپنی ایک حکایت لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک جوڑا چکور کا تھا۔ اُسکی مادہ کی آنکھ میں موتیا اتر آیا تھا اسلئے اُسکی نظر جاتی رہی تھی لیکن آنکھ بدستور قایم تھی۔ ایک روز میں نے چاہا کہ اللہ کیواسطے انکو آزاد کر دوں پنجرے کا دروازہ کھولدیا۔ اسمیں سے نر اُسکا پرواز کر گیا۔ مادہ اُسکی پرواز نہ کر سکی۔ تھوڑی دیر کے بعد نر اُسکا آیا۔ اور ایک لکڑی نیلگوں بمقدار طول دو جو کے اپنی چونچ میں لایا۔ اور میرے روبرو اُسنے اُس لکڑی کو اپنی مادہ کی آنکھوں میں پھیرا۔ ایک دو قطرہ نیلگوں پانی کے نکلے چکور نے لکڑی کو میری طرف پھینکدیا۔ اور دونو پرواز کر گئے میں نے اس خیال سے کہ اللہ نے اس لکڑی میں کیا تاثیر رکھی ہے۔ اُٹھا کر اپنے پاس عمامہ میں رکھ لی۔ چونکہ اُسوقت مجھکو کوئی کام فتحپوری کا دامنگیر تھا۔ گھر سے سیدھا فتحپوری کو ہولیا۔ جسوقت قاضی کے حوض کے قریب پہنچا تو سامنے سے ایک جنازہ دیکھا کہ لوگ لئے چلے آتے ہیں۔ اور اُس جنازہ کے ساتھ قریب پانسو کے آدمی ہیں میں نے فتحپوری کا جانا ملتوی رکھا جنازہ کے ساتھ ہو لیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ جنازہ کے سامنے دو آدمی ایک تو نہایت خوبصورت چاند کا سا چہرہ لباس سبز سے آراستہ اور دوسرا شخص نہایت بدشکل سیاہ فام دونوں جنازہ کے آگے کشتی کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں خوبصورت آدمی بد رو کو بار بار پچھاڑ دیتا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں آگے جنازے کے لوگوں نے کہا مولانا ہم کچھ نہیں دیکھتے میں نے خیال کیا کہ یہ اس لکڑی کی تاثیر ہے لیکن دل میں خیال کیا کہ یا الٰہی یہ کیا معاملہ ہے اسی کشمکش میں قبرستان میں پہنچے قبر تیار تھی میں نے اُس میت کو قبر میں اُتارا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی خوبرو آدمی اُس میت کے ساتھ ایسے لپٹ گیا جیسے ماں بچے کے ساتھ۔ بعد دفن کے فاتحہ پڑھکر واپس آئے

لگے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بدشکل آدمی ہمارے آگے آگے چلا جاتا ہے میں نے جلد دوڑ کر اسکو پکڑ لیا
دریافت کیا تو اُسنے عرض کیا مولانا آپ کیوں دریافت کرتے ہیں میں نے کہا کہ ہمارا کام ہی **تحقیق** کرنیکا
ہے اُسنے کہا کہ میں اُسکا اعمال بد ہوں میں نے کہا کہ وہ کون تھا جو قبر میں اُسکے ساتھ لیٹ گیا۔ کہا مولانا وہ
اُسکا اعمال نیک تھا ہمیشہ اُسکا جلیس و انیس رہیگا میں نے دریافت کیا کہ اصل معاملہ کیا تھا اُسنے کہا کہ
اس شخص نے مرنے سے پہلے اپنے مال کو اللہ کیواسطے تقسیم کر دیا تھا اسلئے یہ عمل نیک اُسکو ملا اور
میں محروم رہا اگر یہ نیک عمل نکرتا تو میں بد **عمل** اسکے ساتھ رہتا اور ہمیشہ تکلیف دیتا بس انہا لوگوں کے
واسطے یہی عبرت کافی ہے **فقیر** کہتا ہے کہ اللہ کے نام دینا بہت بہتر ہے۔ اکثر جو کتاب اللہ اور
حدیث رسول اللہ صلعم میں دیکھا گیا تو اُس سے بہتر کوئی چیز نپائی چنانچہ **صحیح مسلم** میں ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت
کی دن فرمائیگا کہ اے بیٹے آدم کے میں نے تجھسے کھانا مانگا تھا تو نے ندیا۔ یہ عرض کریگا یا اللہ تو تو رب العالمین ہے
میں تجھکو کیا دیتا۔ خدا فرمائیگا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تھا۔ تو نے نہیں دیا
اگر تو اُسکو کھانا دیتا تو اُسکا عوض آج ہم سے پاتا پھر فرمائیگا کہ میں برہنہ رہا تو نے مجھکو کپڑا ندیا یہ عرض
کریگا یا اللہ تو تو پاک ہے اس بات سے۔ خدا فرمائیگا غریب کا برہنہ ہونا ہمارا برہنہ ہونا ہے۔ ایسے ہی فرمائیگا
کہ میں پیاسا رہا تو نے مجھکو پانی نہ پلایا۔ اور یہ عرض کریگا کہ یا الٰہی تو پاک ہے ایسی باتوں سے کیا دیتا۔ فرمائیگا
میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو نے اُسکو ندیا اگر تو دیتا اُسکا عوض آج پاتا۔
بہرکیف اس سے بہتر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے بندوں بیکسوں کی دلجوئی کرنا **شعر** سنموں کو کہتے
ہو حاضر ہیں خدمت میں ہم بیکسوں سے بھی کبھی چھاکر دیکھا چاہیے یہ **پنجم مجلس** میں ایک واعظ ممبر پر
بیٹھا ہوا اللہ تعالیٰ نصیحت کے نہایت توضیح و تشریح سے بیان کر رہا ہے۔ مَنْ تَرَكَ سُنَّتِي لَمْ يَنَلْ
شَفَاعَتِي **ترجمہ** جسنے ترک کیا میری سنت کو نہ پہنچیگی اسکو شفاعت میری **فقیر** کہتا ہے کہ
عبادت مقبول عند اللہ اور غیر مقبول عند اللہ کا فرق صرف عقل سے نہیں ہو سکتا اسمیں اتباع نبی
علیہ السلام کی بہت ہی سخت ضرورت ہے جبتک نبی عربی کا دامن ہاتھ میں نہ ہوگا کوئی شخص اس دریا سے کنار پار
نہوگا **ع** محال ست سعدی کہ راہ صفا ۔ توان رفت جز در پے مصطفےٰ ۔ دیکھیے جبتک دو گواہوں

کے بدون ہمارا تمہارا دنیا کا کوئی مقدمہ طے نہیں ہو سکتا - پہر بدون اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول
اللہ کے حضرت کی شفاعت کا ہونا غیر ممکن ہے پس اسلیے حضرت نے فرمایا کہ میری شفاعت اُسکو نہوگی جو
میری سنت کو ترک کریگا - نہایت خوشی کا مقام ہے کہ ایسا رسول ہمکو ملا - ورنہ خدا خود مختار ہے جسکو جو کچھ
دیا اُسکا فضل ہے اور جسکو نہیں دیا تو اُسپر کچھ ظلم نہیں کیا - کیا برتن کمہار سے کہہ سکتا ہے کہ تو نے مجھپر ظلم کیا
جو آبدست کرنیکی بدہنی بنایا - بادشاہوں اور معشوقوں کے پینے کا پیالہ نہ بنایا ٥ قسمت کیا ہر ایک کو
قسام ازل نے ٭ جس چیز کو جس شخص کے قابل نظر آیا ٭ یہ اُسکا فضل تہا کہ ہمکو ایسا نبی عنایت فرمایا
اور ہمکو اُسکی اُمت بنایا - لوگو مرنے سے پہلے اس نبی عربی کو خوش کرو ورنہ وقت مرنیکے حسرت بیجا ہوگی
سبحان اللہ ہمارے نبی عربی کیا محبِ قوم ہیں خیال تو کرو کیا ارشاد فرما رہے ہیں لَا یَاتِیْ
عَلَی الْمَیِّتِ اَشَدُّ مِنَ لَیْلَۃِ الْاُوْلٰی فَارْحَمُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالصَّدَقَۃِ **ترجمہ** یعنی اول شب
مردے پر بڑی سختی کی ہوتی ہے پس رحم کرو اپنے مردوں پر ساتھ صدقہ کے ایصال ثواب پہنچاؤ یعنی
عبادت مالی اور بدنی کا ثواب پہنچاؤ **فقیر** کہتا ہے تم ہی اپنے مرنے سے پہلے اپنا نہ قبر کا بندوبست
کرو اور اس **حکایت** کو غور سے دیکہو **حکایت** ہے کہ ایک امیر بخیل تہا اور مال بہت رکہتا تہا - دوست
اُسکے ہر روز اُس سے کہتے کہ میاں تم اپنی زندگی میں کچہہ اللہ کیواسطے دیا کرو - کیونکہ حضرت نے قبر کے
بارے میں ایسا فرمایا ہے - کہ اول شب مردہ پر بڑی سختی کی ہوتی ہے - وہ امیر اُنکے جواب میں یہ کہا
کرتا - کہ مرنیکے بعد گہر والے خود ہی دیدینگے ایک غلام اُسکا بڑا دانا تہا وہ چاہتا تہا کہ میاں کو منع ایدون
کہ میاں یہ کیا کہدیتے ہیں کہ بعد مرنیکے گہر والے دیدینگے - اتفاقاً ایک روز رات کو میاں کو کسی دوست
کے مکان پر جانیکا اتفاق ہوا غلام سے کہا کہ لالٹین روشن کرکے ہمارے ساتھ چلو - غلام نے خیال کیا
کہ میاں کو نصیحت کرنیکا آج موقع ہے - اس ہی خیال میں لالٹین لیکر ہمراہ ہولیا - میاں بڑے تیز رفتار
تہے روشنی سے آگے بڑہکر ایک گڑہے میں جا پڑے - غلام کو آواز دی کہ او غلام تو کہاں ہے اُسنے
جواب دیا کہ حضور پچہلی روشنی تو ایسی ہی ہوتی ہے - لکہا ہے کہ میاں نے پہر کر غلام کا ہاتہ چوم لیا
[illegible] چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

[illegible]

وَأَنْفِقُوا مِنْ مَا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنْ مِنَ الصَّالِحِينَ ○ ترجمہ اور خرچ کرو اس چیز سے کہ دیا ہے تمکو پہلے اس سے یہ کہ آوے کسیکو تم میں سے موت پس کہے اے رب میرے کیوں نہ ڈھیل دی تو نے مجکو ایک وقت نزدیک تک پس خیرات دیتا میں اور ہوتا میں صالحوں سے وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ○ ترجمہ اور ہرگز نہ ڈھیل دیگا اللہ کسی جی کو جسوقت آویگی اجل اسکی اور اللہ خبردار ہے ساتھ اس چیز کے کہ تم کرتے ہو الحمد للہ کہ زمانہ میں ایسے ذی عزت اللہ کے بندے عالی ہمت دیندار موجود ہیں کہ جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضجوئی اور اپنی آخرت کا خیال دامنگیر رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب سید بدر العلما میر نثار علی صاحب نمبردار رئیس موضع نواز پور ضلع مہندرگڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ ہو جو جو میاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا حسن خوبی کو جو میں ان فکر میں ذہن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ حسب قوم سید سندی۔ نہایت دیندار۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ صاحب مروت۔ فیاض۔ رحمدل۔ خداترس دوست پرور غریب نواز متقی۔ متواضع۔ آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہمیشہ سے طبیعت بتواضع وتکریم آمادہ ہے۔ ہر ادنیٰ واعلیٰ کیطرف نظر فیاض ہے ہر کہ ومہ آپکے الطاف وکرم کا مداح ہے۔ آپکی ذات سے بہت فیض ہے۔ آپکا ہونا اسوقت باغنیمت ہے فقیر بھی سید صاحب موصوف کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے ثبت اللہ قلبك فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَذَكَى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ الْغُرِّ ○ [illegible] اور پہلی باتیں تم کو سنا رہا ہے۔ کہ اللہ تبارک وتعالے فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ ترجمہ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے ڈرنا ٹھیک اسکے ڈرنیکا حق ہے۔ تفسیر یعنی حق ڈرنیکا یہ ہے کہ اسکی ذات میں اپنی ذات کو اور صفات میں اپنی صفات کو ہلاک کردو اور اسی واسطے اتقوا اللہ میں لفظ اللہ اسواسطے بیان کیا گیا کہ لفظ اللہ زبان عربی میں مستجمع ہستی حقیقی

اور پروردگار عالم کا نام ہے کہ جسکی ہیبت سے پہاڑ لرزتے ہیں اس نام کے ذکر کرنے
سے ہیبت ظاہر کرنا اور مقصود انسان کو خوف دلانا ہے کیونکہ خوف ہی ایک بڑا توشہ آخرت کا ہے
حکایت حسنؒ فرماتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک زانیہ عورت تھی تیسرا حصہ حسن کا اُسکو دیا گیا تھا
بدون سو اشرفی کے کسی سے صحبت نکرتی تھی ایک عابد نے اُسے دیکھا وہ اُسکو پسند آگئی۔ اپنے
ہاتھ سے محنت مزدوری کرنا شروع کیا۔ سو اشرفیاں جمع کیں۔ پھر اُسکے پاس آیا۔ اُس سے کہا تو
مجھے پسند آگئی تھی میں نے اپنے ہاتھ سے محنت مشقت کرنا شروع کیا یہانتک کہ میں نے تیرے لیے
سو اشرفیاں جمع کیں۔ عورت نے کہا اندر آ۔ یہ اندر گیا اس عورت کا ایک تخت تھا سونے کا وہ
اپنے تخت پر بیٹھی پھر اِس سے کہا آ۔ یہ جب صحبت کرنیکے لئے بیٹھا اِسنے خدا تعالے کے روبرو کھڑے
رہنے کو یاد کیا اُسکو لرزہ آگیا اُس عورت سے کہا تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل جاؤں اور یہ اشرفیاں
تیری ملک ہیں عورت نے کہا تجھے کیا ہوا تو تو یہ کہتا تھا کہ میں تجھے پسند آگئی پھر جب تجھے مجھپر قدرت ہوئی
تو تو نے یہ کیا عابد نے کہا۔ یہ میں نے اس لئے کیا کہ میں اللہ تعالے اور اُسکے روبرو
کھڑے رہنے سے ڈر گیا خوف نے میرے نزدیک تجھے مبغوض کردیا سو اب تو سب لوگوں سے مجھے زیادہ مبغوض ہے
عورت نے کہا اگر تو سچا ہے تو تیرے سوا میرا کوئی خاوند نہیں ہے عابد نے کہا تو تو مجھے چھوڑ دے کہ میں نکل
جاؤں اُسنے کہا میں تجھے نہ چھوڑونگی مگر یہ کہ تو اقرار کر لے کہ تو میرے ساتھ نکاح کریگا۔ عابد نے
کہا امید ہے کہ یہ ہو جاویگا۔ زاہد نے منہ پر مقنعہ ڈالا۔ پھر اپنے شہر کیطرف چلا گیا اُسکے بعد ہی اس عورت نے
اپنے افعال پر پشیمان ہو کر کوچ کیا یہانتک کہ زاہد کے شہر میں آئی اُسکا نام و مکان دریافت کیا
کسی نے اُسکا مکان بتا دیا اس عورت کا عرف ملکہ تھا زاہد سے کہا کہ ملکہ تیرے پاس آئی
ہے جب دیکھا تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ملکہ کے گود میں گر پڑا۔ اُسنے کہا یہ تو مجھ سے فوت ہوا
اسکا کوئی رشتہ دار بھی ہے لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی فقیر ہے اُسنے کہا میں اسکی حب کیلئے اُس سے
نکاح کرونگی۔ پھر اس نے اُسکے بھائی سے نکاح کر لیا۔ اللہ تعالے نے ملکہ کے بطن سے سات لڑکے
عنایت فرمائے سب کے سب صالح پاکے سب نبی ہوئے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے

ایسے ایسے بیدار امراء صالحین ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہمہ نعمت دنیا حاصل ہے مگر اللہ کا انکو ایسا
دستگیری کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی انفسانی خواہشونکو بالکل مٹا دیا محبت الٰہی نے انہیں ایسی ترقی دی کہ
کار دنیاوی پر دین کو مقدم سمجھا چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت نواب
معلی القاب مشیر مرزا احمد خاں صاحب بہادر خلف الرشید جناب ابو القاب علی
احمد خاں صاحب جو جو صفات حمیدہ اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان
نہیں کر سکتا ہوں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا۔ آپ جوان صالح۔ پابند صوم
صلوۃ۔ بڑے دریادل۔ صاحب دل۔ صاحب مروت۔ آنکھ میں شرم و حیا ہے۔ شریف نواز۔ بڑا و نمود
مرتاض۔ شریف اور با حمیت ہونے نہایت فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اخلاق میں تن خلق ہو
بجا ہے مروت میں قوت جسم کو روح ہو زیبا ہے۔ ہر ادنے و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ و مہ کا
کام راج ہے۔ ارکان مروت آپ میں ایسے موجود ہیں زمانہ میں بسا غنیمت ہے فقیر بھی نواب
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر یعنی طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ
الْأَخْيَارِ سبحان اللہ کیا واعظ رفیق قوم ہے۔ ارشاد فرما رہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ
فرماتا ہے وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ ترجمہ اور نہ مرنا مگر فرمانبردار ہو کر تفسیر مراد
اسلام پر قایم رہنا شعر خدایا مال دنیا اسکے آگے کیا حقیقت ہے ؎ جو اسلام نبی ہے بی بہا
تیری عطا مجکو۔ چنانچہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو بوقت نزع اسلام کی وصیت کی
فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ ترجمہ نہ مرو تم مگر مسلمان ہو کر۔ ایسے ہی یوسف علیہ السلام
نے موت کی درخواست اسلام پر کی۔ أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ ترجمہ تو ہی دوست میرا دنیا و آخرت میں موت دے مجکو اسلام پر اور ملادے مجکو
اچھے لوگوں میں۔ ایسے ہی تمام انبیاء علیہم السلام کی دعا رہی وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ ۝ ہمکو نیک لوگوں
کے ساتھ موت دے۔ ایسے ہی فقیر کہتا ہے کہ یا اللہ تمام اہل اسلام کو اسلام پر قایم رکھ اور اسلام کی

بدون اجازت مصنف اسمیر سے ایک حرف بھی

موت عنایت کر۔ آمین **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کی خدمت میں کسی نے عرض کیا کہ حضرت میں نے آپکی
نسبت سُنا ہے کہ آپ ہوا پر پرواز کرتے ہیں۔ فرمایا یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ یہ بات تو پرندوں میں بھی موجود ہے۔ عرض کیا
میں نے یہ بھی سُنا ہے کہ آپ دریا پر مثل خشکی کے چلتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ صفت تو گھاس اور پتی میں بھی
ہوتی ہے عرض کیا اور کمال کیا ہے فرمایا وقت اخیر ہو اور شہادتین باخبر ہو۔ اور اسی پر خاتمہ بالخیر ہو جاوے

نقل ہے کہ جب حضرت جنیدؒ کا وقت اخیر قریب پہنچا۔ تو آپ نے شہادتین اور بسم اللہ پڑھکر آنکھیں اور ہاتھ
بند کر لئے۔ جب غسل کی نوبت آئی تو غسال نے چاہا کہ آپکی آنکھیں کھولکر پانی ڈالوں تو غیب سے آواز آئی کہ
آنکھیں ہمارے نام پر بند کیں ہیں بجز ہماری دید کے نہ کھولیگا۔ جب غسال نے چاہا کہ اُنگلیاں کھولوں
تو غیب سے ندا آئی کہ ہمارے نام پر اسنے ہاتھ بند کئے ہیں ہم سے ہی مصافحہ کریگا۔ بھائیو خدا سے ایسی موت کی
تمنا کرو **اشعار** آں زمانیکہ زاد مادر تو ۞ ہمہ خنداں بُدند تو گریاں ۞ آنچناں زی کہ بعد مردن تو
ہمہ گریاں بُدند تو خنداں ۞ اللہ کے بندے اسوقت بھی ایسے دیندار پرہیزگار۔ اس موت کی تمنا کیواسطے کیا کیا اللہ
اور رسول کی رضا جوئی کر رہے ہیں کہ جنکا یہ حال ہے۔ دل بیار۔ دست بکار۔ میں چاہتا ہوں کہ انکا
نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں لکھوں کہ انکے نام کو بقا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب**
میر عبد اللہ صاحب خلف الرشید میر غلام محمد صاحب ساکن قصبہ نوہ منگلوان
نیابت نارنول۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں
کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق۔ دیندار۔ متشرع۔ متقی پرہیزگار۔ متواضع۔ صالح۔ شریف۔ سید
سندی۔ حق پرست۔ شریف نواز۔ پابند صوم وصلوۃ۔ صاحب مروت۔ بہترا و عمدہ۔ فیاض۔ عالی ہمت
سیر چشم۔ فصاحت وبلاغت میں ثانی خاقانی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
اسوقت آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** سعیہ طمّن
اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکّی عملک فی عمل الاخیار **عالیجناب سید نصرت علی**
خلف الرشید میر منصب علی صاحب جونپوری۔ اہلمد دیوانی اناحدگڈہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا۔ یہ حضرت نہایت خلیق منکسر مزاج گو

متواضع - سیر چشم - خداترس دیندار - سید سندی - پابند صوم وصلوٰۃ - متشرع - اخلاق میں تمیز
خلق لکھوں تو بجا ہے - مروت میں مروت مجسم کہوں تو زیبا ہے فی زماننا آپکا دم بھی غنیمت ہے - فقیر بھی آپکا
شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى اَعْمَالَكَ فِي اَعْمَالِ الْاَخْيَارِ خلاصہ
کلام یہ کہ واعظ ہر طرح قوم کو سمجھا رہا ہے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
ترجمہ اور جمیع جاؤ خدا کی رسّی سے ملکر **تفسیر** سب ملکر خدا کی رسی کو پکڑ لو۔ رسّی سے مفسرین نے مختلف
معنے لئے ہیں۔ کسی نے عہد ازلی کسی نے قرآن کسی نے دین اسلام بعضوں نے کہا کہ حبل سے مراد حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کا اتباع ہے دو جہان کی نعمتیں اور خدا کی رضا جوئی کا اسی پر فیصلہ ہے
کہ آنحضرت صلعم کا دامن مضبوط پکڑنے میں سب مجتمع رہو اسواسطے کہ جبتک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع
ظاہری و باطنی خوب مضبوطی کے ساتھ نکروگے **منزل مقصود** کی راہ نپا سکوگے مطلوب حقیقی تک
نہ پہچوگے جو کوئی حضور کے قدم بقدم چلیگا وہی منزل مقصود پر پہنچیگا **حدیث** ایک وقت حضرت
جبرئیل تشریف لائے اور عرض کیا کہ خدا نے بعد درود وسلام کے حکم کیا ہے کہ جیسے ہم تم سے خوش ہوتے
ہیں ایسے ہی جو لوگ تمسے خوش ہوئے ہیں اور تیرا **اتباع** اُنہوں نے دل سے کیا ہے اب ہم بھی اُنکو
خلعت رضا کا عنایت کرتے ہیں کہ ہم اُن سے س بعد اسکے کبھی ناخوش نہونگے **خلعت رضا**
کا یہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ترجمہ راضی ہوا اللہ اُنسے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے سبحان
اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ اور آل عبا علیہ کیا اللہ سے راضی ہوئے کہ جان و مال گھر بار عیال و اطفال
سب اللہ کے راستہ میں فدا کر دیا۔ یہاں **فقیر** کچھ زیادہ گنجایش نہیں پاتا کہ ان حضرات کا پورا پورا
حال لکھے مگر مختصر البطور تبرک لکھتا ہوں - ناظرین کو معلوم ہو جاسے کہ یہ حضرات کس درجہ کے صابر
لوگ ہیں خصوصًا حضرت **امام حسین** علیہ السلام پر تو صبر کو اللہ نے ختم ہی کر دیا ہے

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے بحکم رب العالمین جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت بابرکت میں عرض کیا کہ سرزمین شہر فلسطین میں خدا نے بمدت حضرت نبی **جرجیس** پیغمبر کو مبعوث کیا

اور ایک بادشاہ تھا از النام نہایت ظالم وخونخوار جفاکش تند خو بت پرست ملک شام کا فرمانروا تھا
اُسکی ہدایت کو خداوند عالم نے اُس پیغمبر جرجیس ہی کو بھیجا تھا۔ جبکہ وہ مقبول باری اُسکو آگے وعظ
نصیحت کرنے لگے وہ شقی نہایت غیظ میں آیا جو رنج وتکالیف اُس مقبول الٰہی کو دے زبان کو یارا اُسکے
بیان کا نہیں ہے جس وقت اُنہوں نے فرمایا۔ اِنِّی لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ
وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ الْمُسْتَقِیْمٌ ۵ اسکے عوض میں اُس مقبول خدا کو اول جسم شریف انکا
ہوک شانہاے آہنی زخمی کیا اُسمیں نمک بھرا پھر لوہے سے گرم کرکے سیخوں سے داغ دیا اور رات کو زہر
ہلاہل اور سم قاتل زخموں میں کھواتا تھا اور تیل گرم کرکے بدن پر چھڑکواتا تھا ان سب مصیبتوں پر اُس
مقبول اللہ نے سُننے سے بجز شکر خدا کوئی حرف نہیں نکالا۔ یہ سب سامان اُس لعین بے حجاب نے قتل کے تھے لیکن
بسبب بقاے رشتہ حیات زندہ تھے فَنَزَلَ جِبْرَائِیْلُ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ یَقْرَءُ کَ السَّلَامُ ترجمہ
پس نازل ہوئے جبرئیل اور عرض کیا کہ پروردگار عالم نے بعد تحفہ سلام یہ پیام دیا ہے کہ ہمیں معلوم ہے خدا نیت
کی کہ ہم تجھسے بہت راضی ہیں۔ اے جرجیس یعنی تجھے چار بار قتل کریگا اور ہم خلعت حیات تازہ سے
تجھے سرافراز کرینگے اگرچہ وہ شقی اسپر بھی راہ راست اختیار نہ کریگا۔ حضرت جرجیس نے عرض کی کہ خدایا میں
راضی ہوں تیری راہ رضا میں پس حکم کیا اُس شقی نے کہ بند بند جرجیس کا جدا کر۔ پس بند بند اُس خاصہ خدا کا
جدا کیا اور کوئیں میں الدیا فَنَزَلَ مِیْکَائِیْلُ وَاَحْیَاہُ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ترجمہ پس میکائیل نازل ہوئے اور
اُن ٹکڑوں کو جمع کیا۔ اور زندہ کیا اُنکو بحکم خدا پھر جرجیس نے اُسے سوئے حق رہنمائی کی اور وہ لعین طیش میں آیا
اور ایک تختہ مس سرخ کیا اور دست وپا اُس برگزیدہ خدا کے باندھے اور تختہ آتشی پر لٹا دیا اور سُرب
گرم کرکے پلایا اور میخہاے آہنی اُنکی چشمہاے مبارک میں جڑوائیں۔ اور جسد پاک
جلوا کر خاک ہوا میں اڑوادی پھر میکائیل نازل ہوئے اور اُس خاک کو جمع کرکے بحکم خالق زندہ
کیا۔ پھر اُس برگزیدہ خدا نے اُس لعین کو سوئے حق راہنمائی کی وہ شقی بولا بار سے تو اپنے خالق کی قدرت
نمائی کرتا ہے اگر ہزار بار زندہ ہو تو بھی تجھے انکار صرف اقرار زبان پر نہ لاؤنگا۔ پھر ستونوں میں کسواکے
آرے سے دو ٹکڑے کیا۔ اور دیگ میں رکھا اور اُسے گوگرد اور سرب سے معمور کیا اور اُسکے نیچے

اُنچی کردی اُسوقت تو عرش اعظم کو زلزلہ ہوا اور چرخ بریں بید وار کانپنے لگا اور سا کنان آسمان نالہ و فغان کرکے عرض کرنے لگے درگاہ الٰہی میں۔ کہ بارالٰہا ایسا سانحہ روئے زمین پر نہیں ہوا۔ اور اسرافیل نے ایک نعرہ مارا کہ زمین ہلنے لگی اور وہ دیگ چولہے سے گر پڑی پھر حضرت جرجیس بقدرت خدا زندہ ہوگئے۔ آخر کار بعد ظلم بیشمار رائے ناصواب نے اُس بادشاہ ملعون کے اوپر گردن مارنے اُس پیغمبر بیگناہ کی قرار پایا۔ اور وعدہ اُنکا برابر ہوا۔ حضرت جبرئیل نے آکر کہا۔ اے جرجیس خدا اے تعالےٰ ان لعینوں پر غضب نازل کریگا۔ تم دنیائے ناپائدار کو ترک کرو۔ غرض جب قاتل واسطے قتل کرنے کے آنحضرت کے روبرو آیا تو ملائکہ اُنکے استقبال روح کو آئے۔ پس جب چاہا قاتل لعین نے کہ سر اقدس کو اُنکے جُدا کرے اور زیر تیغ بٹھایا اُنہیں۔ تو وہ پیغمبر خدا ابیا خستہ ڈاڑھیں مارکے رونے لگے۔ جبرئیل نے کہا اے جرجیس نہایت متعجب ہوں میں تمہارے رونے سے اسوقت کے کتنی بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا اسوقت باعث رونیکا کیا ہے۔ فرمایا حضرت جرجیس نے کہ اے جبرئیل سب مصیبتوں میں تصور کیا میں نے احوال انبیا کو پس قید میں تصور کیا میں نے حال یونس کو اور زخموں میں خیال کیا میں نے حضرت ایوب کو اور جلنے میں میں نے خیال کیا حال ابراہیم کو۔ آرے سے دو نیم ہوتے میں تصور کیا میں نے حضرت زکریا کو اور نابینائی کیوقت تصور رہا حال یعقوب اور شعیب کا وَالْاٰنَ ذَکَرْتُ مَصَائِبَ الْحُسَیْنِ ابْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَبَکَیْتُ ترجمہ اے جبرئیل اسوقت یاد آئیں مجھے مصیبتیں حسین فرزند رسول خدا کی پس مجھ سے گریہ ضبط نہوسکا۔ اسواسطے کہ سب پر مصائب ہوئے۔ مگر مثل حسین کے کسی پر نہیں ہوئے۔ اور اے جبرئیل جو مبتلا بہ بلا ہوا۔ خود بذات واحد ہوا ہے کسی نے جوان بیٹا قتل ہوتے نہیں دیکھا کسیکی گود میں طفل شیرخوار کے گلے پر تیر نہیں لگا شعر تیر مارا حلق اصغر پر تو سرور نے کہا ؛ دل ترا اے حرملہ پتھر ہے یا فولاد ہے ؛ کسی نے اپنے بھائی بھتیجوں کا خون زمین پر بہتے نہیں دیکھا اور اُنہیں بیجان ہوتے نہیں دیکھا۔ اے جبرئیل کسیکے اطفال خورد سال مثل ماہی بے آب تڑپ تڑپ کر ہلاک نہیں ہوئے کسی کے اہل وعیال پر آب و دانہ بند نہیں ہوا کسیکے جسم پر چار ہزار تیر اور ایکسو اسی زخم شمشیر نہیں لگے کسیکی نعش بے گور و کفن تابش آفتاب میں زمین گرم پر نہیں پڑی رہی

قید ہو کر در بدر پھرائے نہیں گئے کہ سکیے پیچھے کوئی قطع نسل کا در پے نہیں ہوا ۵ ایسے سلامی عیش و عشرت ہر زمانہ کے لئے ٭ اور مصیبت سے مجھکے گھبرانے کے لئے ٭ رونیوالا کوئی متصل پیش تہا شبیر کا ٭ ہاں ہوا آتی تھی اکثر خاک اڑانے کے لئے ٭ وا مسطلومی کہ راتوں کو سر ہی شاہ کی ٭ شمع ہی جلتی نہ تھی آنسو بہانے کے لئے ٭ اسکے ہاتھ میں تیغ دیکر رحمتی حسین مظلوم نے جان دی امت کو دوزخ سے بچانے کے لئے ٭ تن سے سر اسکا اتار اشمر نے ستم کرہی ٭ نے کردی میں لیئے نیزے کا زیب پر چڑھانے کے لئے ٭ النوسل کی شہر شام کے حاکم کے ہاتھوں سے یہ تمام مصیبتیں خاندان رسالت پر گذرینگی باوصفیکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ اور مالک تسلیم ورضا ہیں وہ بھی کل اس مصیبت کے ہو سکینگے چنانچہ حدیث میں بھی ایسا ہی پایا۔ ابن عباسؓ اور حضرت امیر المومنین ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ دیکھا ہم نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایسے حال میں کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک اور سر مبارک پر غبار تھا۔ عرض کیا میں نے کہ یہ کیا حال ہے آپکا یا رسول اللہ۔ فرمایا مقتل حسین میں میں موجود تھا القصہ جس بی علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل باوصفیکہ ایسا سپہر پر سر برہنہ چاک گریبان خاک اڑاتے خلد بریں چھوڑ کر نعش حسین پر بین کر رہا ہیں اُنکے یا لیتنی کنت معھم فافوز فوزا عظیما سرجہم کا شکل میں بھی حاضر ہوتا اور جان اپنی اس امام مظلوم پر نثار کر کے سعادت حاصل کرتا۔ آہ دیکھتا ہوں میں گویا سر حسین سعداقربانیوں پر نصب ہیں ہر چند استغاثہ کرتے ہیں کوئی انکی فریاد کو نہیں سنتا امیدوار ہوں خدا سے حشر میرا ہمراہ حسین اور رفیقان حسین کے ہو اور جب روز قیامت کو مادر مظلوم معصوم حسین دختر رسول الثقلین فاطمہ سراپا یہ عرش الٰہی پکڑ کر دادخواہ خون حسین کی ہو تو میری ماں بھی سر برہنہ مثل کنیزکان فاطمہ ہمراہ خاتون روز محشر اسکے خون کی دادخواہ ہو جبرئیل کو بیان جس حسین سے تاثیر بھی اسطرح سے روئی کہ جیسے کسی عورت کا بچہ مرجاتا ہی وہ بیقرار ہو کر روتی ہی مرقی زمانہ نہایت ہی الحمد اسیسے بندہ مومنین اولاد علی آل نبی و نیز محبان اہلبیت سے موجود ہیں جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہی چنانچہ عالیجناب معلی القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش ملکت و اقبال فخر خاندان شرف دودمان اولاد علی آل نبی نواب میر علی مراد خان

صاحب بہادر فرمانروائے خیرپور سندھ - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو بڑھ پایا اول تو عالیجناب کے خوان کرم سے کوئی فرد بشر بچا ہوگا - آپ بڑے فیاض ہیں امیر ہوکر اور میر ہوکر فقیر بنے ہوئے ہیں آپکا کل محاصل مساکین اور اہل حاجت کیلئے وقف ہے - آپکا سجع یہ ہے (علی مراد مراد دا دحبت یاری کرد) آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم طائی کا جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکا دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے - آپکی رفعت شان کے سامنے بلندی آسمان کی کمتر ہے - اور حشمت و اقبال کے جاہ سکندر و دستگاہ دارا ادنےٰ تر ہے آپکی دولت عمیق کو دیکھکر قارون اپنی تہی دستی پر حیران ہے آپکی افراط بخشش کو دیکھکر ابر نیسان گریاں - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں ہر ادنےٰ و اعلےٰ کیطرف نظر فلاح ہے - فی زمانا آپکا دم بہت غنیمت ہے **نواب ممدوح** کا شکریہ **فقیر** بھی تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار -

جناب فیضمآب مہر سپہر جاہ و جلال خورشید آسمان دولت اقبال گوہر دریائے سخاوت نیر برج شرافت شمع شبستان مروت چراغ بزم ثروت مسند نشین دولت خداداد فرشتہ نہاد فخر خاندان شرف دودمان سیدی سندی اولاد علی آل نبی وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر دام اقبالہ وزیر اعظم ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا کی ہیں میں انکو بیان نہیں کرسکتا - لیکن ایک شمہ اس میں سے لکھتا ہوں - کلام معجز نظام آپکا تمام فصاحت و بلاغت ہے - آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپکی سخاوت و بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا - آپکی عبارات نازک سے خوے دلبران خجل - اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - سودا کو آپ کے رشک سخن سے جنون ہے اور آپکے کلام بلاغت نظام سے سرنگوں - آپکو علم تاریخ میں ملکہ تکمیل حاصل ہے - آپنے بہت کتابیں تصنیف و تالیف فرمائی ہیں - غرض جو جو خوبیاں حکماء و شعراء و فصحاء و صلحاء و بلغاء و علماء سلف

ملیں کسی کے ساتھ مختص تھیں بالتمامہ آپکی ذات بابرکات میں موجود ہیں - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کی لطف و کرم کا مداح ہے ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو یہ ہے کہ آپ خُلق مجسم ہیں - آپ بڑے بامروت ہیں شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے مسلوک ہوتے ہیں - آپ پر لے درجہ کے پابند صوم و صلوٰۃ بھی ہیں فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے **فقیر** بھی **وزیر ممدوح** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

عالیجناب معلے القاب سید سندی اولاد علی آل نبی محمد تقی صاحب نائب ناظم انا حد گدھ علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کر سکتا حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک کو ایک سے برتر پایا - آپ سید سندی - بڑے ملنسار - نہایت خلیق - باذل - دیانتدار سخی - فیاض مسکین پرور - سیر چشم - متواضع - عادل - نیکبخت - دوست پرور شریف نواز - رحمدل - خدا ترس - پابند صوم و صلوٰۃ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے - برتاؤ سید صاحب کا نہایت عمدہ ہے جس مقام کو میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں کی رعایا چشم پُر آب ہی ایسے لوگوں کا ہونا فی زمانا مغتنمات سے ہے **فقیر** بھی **میر صاحب** موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **حاصل کلام** کیا واعظ ہے کہ اللہ کو بندوں کو بہم احکام اسلام سے مطلع کر رہا ہے یہ واعظ کون ہے محمد رسول اللہ کیا پیارہ رسول ہے (کیا پیارہ نام ہے)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے کہ تمام مخلوقات اور جملہ کائنات آپکی سلامی ہیں پس کوئی آنحضرت کی صبح و شام کے سلام سے خالی نہیں **حدیث** فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضے لوگ بہشت کے

جانیکا راستہ بھول جائینگے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے - فرمایا آپ نے
جو میرا نام سنتے ہیں محمد رسول اللہ اور درود نہیں بھیجتے **نقل** ہے کہ ابوجہل اور بہت سے کافر ایک جگہ
قریب بیت اللہ کے بیٹھے ہوئے تھے ایک سائل نے آکر اُن سے سوال کیا اُن کافروں نے بطور تمسخر کہا کہ علی ابن ابی طالب
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اندر ... سوال کر کیونکہ وہ بڑے سخی ہیں سائل نے یہ تمام حال بخدمت ذوالجلال
والعزت عرض کیا آپ نے فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ پھیلا - اُسنے پھیلائے آپنے نام محمد رسول اللہ لکھ کر
اُسکے دونوں ہاتھوں پر پھونکا اور فرمایا کہ بند کر لو - کفار کے روبرو جا کھولنا - سائل نے کفار کے روبرو
اپنے ہاتھ جب کھولے تو دو موتی اُسکے دونوں ہاتھوں میں پائے جو قیمت میں ہر ایک ہزار دینار کا تھا کفار نے پوچھا تو
کہا امیر المومنین نے مجھے موتی کہاں سے دئیے میں کہا میرے ہاتھوں پر نام محمد رسول اللہ لکھ کر پھونک دیا سوائے
ابوجہل کے سب کفار نام نامی پر قربان ہوئے اور ایمان لائے واہ کیا پیارا نام ہے محمد رسول اللہ کسی عاشق نے
انکا نام انکے عشق میں کیا خوب کہا ہے **اشعار** مُنہ دیکھو آئینہ کا تری تاب لا سکے :: خورشید پہلو انکہ
تو تجھسے ملا سکے :: تصویر تیری کھینچے مصور کیا مجال :: دست قضا تو پھر کوئی تجھسا بنا سکے :: واہ کیا نام
نامی ہے مشکل کشا محمد رسول اللہ آپکا نام لینے سے کیا کیا مشکلیں آسان ہوتی ہیں **حدیث** جنت
مشتاق ہے اُس شخص کی جو کہتا ہے محمد رسول اللہ خدا مہربان ہے اُسپر جو کہتا ہے محمد رسول اللہ ہر دروازہ جنت
پر لکھا ہوا ہے محمد رسول اللہ کوئی مراد کو نہ پہنچیگا جبتک کہ نہ کہیگا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **حکایت**
ہے کہ کسی شخص صالح امانت دار کے پاس کسی بادشاہ نے ایک نفیس جواہر امانت رکھا اُس شخص نے اپنے گھر
میں ایک جگہہ رکھدیا - اُسکے چھوٹے بچہ نے اُسکو اُٹھا کر پتھر پر دے مارا اُسکے چار ٹکڑے ہوگئے اُس امین کو
بادشاہ کا نہایت خوف دامنگیر ہوا اور ارادہ کسی جگہہ بھاگنے کا کیا اتفاق سے کسی اولیاء اللہ کی خدمت
میں حاضر ہوکر یہ حال عرض کیا اُس شخص نے اس کو اس کلمہ کے پڑھنے کی اجازت دی کہ تم یہاں سے ہر وقت پڑھا کرو
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ آخر تک اور فرمایا اللہ تبارک تعالے اس نام پاک سے تیری مشکل کشائی کریگا
تو کیا اُس شخص نے چند روز اُس نام پاک کو پڑھا ایک روز بادشاہ کا قاصد اُسکے پاس آیا اور کہا کہ بادشاہ نے سلام عرض
کیا ہے اور مزاج پوچھا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہمارے لشکر میں ایک مرض وبا پیدا ہوگیا ہے حکیموں نے کہا ہے کہ ایک

جو اسکے چار ٹکڑے ہو جائیں اور وہ پانی جیوٹی الی بہالیں اور وہ پانی لشکر کو دیا جاے لہذا بادشاہ نے
علاج اسکی کسی کا یکر ہوشیار ہاتھی جو جس چیز تمہارے پاس وہ نشان رکھا ہوا ہے برابر چار ٹکڑے کر لاؤ کم زیادہ
نہو انہنے کہا کہ موافق حکم کے عمل کیا جاویگا اور رنج وغم وخوف جو اسکو تہا سب جاتا رہا بہت خوش ہوا
اور اللہ تعالی کی حمد اور اس نعمت عظمے کا شکریہ ادا کیا پہر چاروں ٹکڑے لیکر بادشاہ کی دربار میں حاضر ہوا
بادشاہ اسکا بہت مشکور ہوا اور اسکو انعام دیا (واہ کیا پیارا نام ہے کیا اسکی مصیبت کو دور کیا) اگر ہم بہی
اسی نام پاک کو حرز جان کریں تو اسیطرح ہماری بہی دین و دنیا کی مصیبت دور ہوجاے منزل مقصود کو پہنچینگے
بشرطیکہ اس نام مبارک سے محبت نکریں ۔ جو جو صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین نے اس نام پاک پر اپنا جان و مال
فدا کیا ہے بیان نہیں کرسکتا ہوں مگر ناظرین کے واسطے مختصر حال حضرات ممدوح الالقاب **صحابہ کرام**
کا بیان کرتا ہوں جو کچہہ صحابہ کو اللہ کی راہ میں تکلیف پہنچی زخمی ہوے ہیں مارے گئے ہیں گرمی اور بہوک پیاس
اٹہائی ہے پاپیادہ سفر کئے ہیں ۔ اس سے بہی انکا جوش ایمان ٹہنڈا نہیں ہوا ہے نہ انہیں بوقت قتل کچہہ
بودا پن پیدا ہوا ہے نہ اسکے بعد وہ جہاد سے ضعیف ہوے ہیں دشمنوں کی شوکت سے انکے حوصلہ پست
ہوے ہیں پہر بہی وہ خدا سے یہی دعا کرتے تہے ۔ جو کچہہ ہم سے خدمت دین میں سستی ہوگئی ہے اسکو
معاف کردے اور آئندہ کو ثابت قدمی عطا کر اور کافروں پر فتحیاب کر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بار بار یہی عرض کرتے تہے کہ ہمارا جان و مال حاضر ہے مگر آپ ہمسے خوش ہوجائیں اسلئے کہ خدا
انکی شان میں فرماتا ہے (محمد رسول اللہ) **فقیر کہتا ہے** کہ اے امت محمدیہ تم بہی تو اس نام پاک سے
محبت پیدا کرو محبت کے یہ معنے ہیں کہ اطاعت رسول اللہ بجالاؤ ۔ نور ایمان اور صداقت کی روشنی ذرا بہی
اس بات کو گوارا نہیں کرتی کہ اس چند روزہ زندگی پر خلاف رسول اللہ کا ہو ۔ یا نماز قضا ہوجاے یا کسیکو
مکر و فریب یا جاے ۔ یا تکلیف دیجاے یا کسی کی غیبت کیجاے یا مال کی زکوۃ نہ دیجاے یا حق العباد تلف کیا جاے
افسوس ہے ایسے لوگوں پر کہ دو خشک روٹی پر احکام اسلام کو بالکل فراموش کردیا ۔ ہزار آفرین ان سچے
مسلمانوں پر کہ جنکے پاس ہمہ نعمت دنیا موجود ہے ۔ پہر ان صاحبونکا سچا آوری احکام اسلام میں یہ
حال ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام اپنی خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا

اطاعت خدا و رسول میں دل بستہ اور کمربستہ ہیں۔ الحمد للہ فی زماننا وہ امرائے صالحین و رؤسائے
جلیل القدر بہت سے موجود ہیں کہ جنکے سبب سے اسلام کو تقویت اور غربا کو فیض اور رعایا کو امن ہے یہ فقیر بھی
مختصر طور پر اپنی تفسیر میں انکے نام بھی درج کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب
حاتم زمان سکندر دوران زیب افزائے مسند دولت و اقبال جلوہ
آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
ناصر علیخان صاحب بہادر رئیس ابن رئیس نامدار رئیس اعظم قصبہ گوہانہ ضلع رہتک جو جو
خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں۔ وہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا
آپ نہایت مسکین پرور۔ باذل۔ سخی۔ فیاض۔ سیر چشم۔ دستگیر بیکسیاں۔ ارکان مروت آپ پر
ختم ہیں۔ آپکی مراد لینے والے عالم کیطرف نظر فلاح ہے۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے
شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ حضرت سرور کائنات اور اہلبیت سے
بہت محبت ہے۔ اکثر حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین و اولیاء اللہ دیکھتے رہتے ہیں۔ علماء
و فضلاء کے بہت قدردان ہیں۔ پابند صوم و صلوۃ ہیں۔ آپکے دم سے اسلام کو رونق ہے
آپکا ہونا ایسا غنیمت ہے فقیر بھی رئیس اعظم کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ طلبہ اللہ
قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب معلی
القاب گردوں رکاب فلک انتساب افتخار الامرا رئیس اعظم نامدار
جہاں نواب نجابت علیخان صاحب عم نواب صاحب ذوجانہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات والا میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں کر سکتا۔ حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں
تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں۔ آپ نہایت فیاض۔ صاحب مروت۔ دیندار۔ باذل۔ پابند
صوم و صلوۃ۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ متواضع۔ آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ علماء سے بہت اچھی طرح سے ملتے ہیں۔ آپ کے منشی حفیظ الدین صاحب نہایت دیندار متقی

دیانتداری میں بہ سبب نواب ممدوح کا ہونا فی زماننا زینت اسلام ہے یہ فقیر بھی رئیس اعظم کا تہ دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہم اللہ فثبت فی قلوب الابرار وزکی عملات فی عمل الاخیار
الحاصل یہ واعظ نہایت اخلاق اور رفاقت سے احکام تبلیغ کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کہ قرآن
اور حدیث تمہارے لیے عجیب رفیق و شفیق ہیں **بیان رفاقت قرآن و حدیث** نبویہ سبحان اللہ
واعظ کیا حکم کر رہا ہے ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ
رسولہ **ترجمہ** چھوڑ گیا ہوں میں تم میں دو چیزیں کہ ہرگز گمراہ نہ ہو گے جب تک مضبوط پکڑے رہو گے ان دونوں کو
ایک کتاب اللہ اور دوسری سنت رسول اللہ کو۔ اس حدیث کو روایت مالک بن انس کرتے ہیں اور
یہ حدیث امام مالک کی موطا میں موجود ہے **ف** ایک عالم اجل نے اس حدیث کی شرح یوں کی ہے کہ آدمی
عجیب کشمکش میں گرفتار ہے دنیا اپنی طرف بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے - ماں باپ اپنے روئیہ
چلایا چاہتے ہیں اور بادشاہ امیر اپنے روئیہ پر اور استاد و پیر مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی
وضع پر- اور بیوی اور اولاد اپنی مرضی کے موافق آدمی کو چاہتے ہیں۔ اور آدمی کو ان سب سے کام ہیں
درپیش- سوا اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں دنیا کمانے کی
اور شیطان وضع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ماں باپ کی طرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور استاد
و پیر کی پیروی کا طریق اور دوست و آشنا کی دوستی نبھانے کے انواع اور جورو و لڑکوں کے حقوق۔
سب مفصل بیان کیے تو جب تک آدمی اللہ کی کتاب اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روئیہ و طریقہ کو مضبوط
پکڑے رہیگا کبھی گمراہ نہ ہوگا **فقیر** کہتا ہے کہ یہ دونوں قرآن حدیث الشان کے عجیب رفیق و انیس ہیں
دونوں حکایت کا بنظر غور ملاحظہ کریں تو رفاقت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ بخوبی معلوم
ہو جائیگی **حکایت** ہے کہ مدینہ شریف میں ایک بزرگ صحابہ کرام میں سے نقل کرتے ہیں کہ دفن کیا
ہے ایک جوان صالح کو وقت مغرب کے بعد دفن کے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جانور مثل کتے کی
اس جوان کی قبر میں گھسا اور جلد گھبرا کر باہر نکل آیا - اور ایک آنکھ اسکی پھوٹی ہوئی تھی - میں نے دلیر
ہو کر پکڑ لیا - اور دریافت کیا کہ تو کون ہے اور اس نیک بخت کی قبر میں کیوں گیا تھا - کہا میں شیطان

ہوں

ہوں میں نے ارادہ کیا تہا کہ اسکو قبر میں عذاب دوں - ایک شخص نے اسکی قبر میں سے نکلکر میری آنکہ پہوڑ دی اور مجہپر بہت خفا ہوا کہ یہاں پر تو کیوں آیا تہا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ وہ کون تہا کہا سورہ یٰسین تہی جسکو یہ دنیا میں وقت سونیکے اس سورۃ کو پڑہا کرتی تہی اگر سورہ ملک بہی پڑہتا تہا تو مجہکو اسکا عمل دونوں آنکہوں سے اندہا کر دیتا - دوسری **حکایت** ایک بزرگ کسی دوسرے بزرگ کا حال نقل کرتے ہیں کہ عالم رویا میں میں نے اُس بزرگ سے دریافت کیا کہ خدا نے تمہارے ساتہ کیا برتاؤ کیا - اُس نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر عمل کیا تہا - اسلئے خدا نے مجہکو بخش دیا اُس بزرگ نے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جسپر عمل کرنے سے خدا نے تمکو بخش دیا کہا - حدیث فرمایا حضرت نے جو کوئی بعد کہانیکے برتن کو چاٹ لے تو وہ برتن جناب باری میں عرض کرتا ہے کہ یا الٰہی جیسے اسنے مجہکو شیطان سے آزاد کیا ہے تو اسکو دوزخ کی آگ سے آزاد کر - مجہسے فرشتوں نے پوچہا کہ دنیا میں کیا عمل کرکے آیا - میں نے کہا کہ میں اس حدیث پر عمل کرکے آیا ہوں اور اسی وعدہ کی وفا چاہتا ہوں عجیب آدمی کہ معاف **فقیر کہتا ہے** بہائیو ایسے قرآن اور حدیث کا کیوں اتباع نہیں کرتے ہو - تم تو ذرا فہم اور دل قرآن ہو - خیال تو کیا کرو کہ دنیا میں بادشاہ پانچ سات روپیہ ماہوار پر سپاہی کو نوکر رکہتا ہے کہ جسکو سرکٹانے میں کچہہ بہی دریغ نہیں ہوتا - پہر بادشاہ حقیقی نے جان ہی وجسم کو ہزار وجہ سے بہلا کیں - تندرستی دی لاکہوں نعمتیں پشت در پشت عطا کرتا چلا آیا ہے پہر اسپر وعدہ جنت کا بہی عطا فرمایا اور رسول عالی ہمت کیا تو ایسا شفیق عنایت کیا پہر اس چند روزہ دنیائے فانی کے لذائذ کیلئے یہ پیمان کرتی ہو اور آخرت کا کچہہ فکر و اندیشہ نہیں **عبرت** یہ دنیا کی تمام عیش و عشرت دولت و جوانی حسن و خوبی اقبال و شہرت عجائب خیال ہے جسطرح کوئی رات کو خواب میں شادی کرے اور بہت خرچ لٹاوے یا تخت سلطنت پاوے پس صبح کو جب آنکہہ کہلے تو کچہہ نہیں دیکہتا یہی حال اس چند روزہ زندگی مستعار اور اُسکی بہار کا ہے اگر کسیکو بات کا معائنہ کرنا ہو تو پرانے کہنڈرات بالخصوص پرانی دہلی میں بادشاہوں کی شکستہ عمارات اور کوشک ہزار ستونوں کی بنیاد کو دیکہے اور تزک سلاطین تیموریہ کا آئینہ عبرت لال قلعہ ہے دہلی کے کسی بڑے بادشاہ نے اخیر عمر میں جبکہ سفر تہی ایک نہایت دردناک حسرت کے اشعار کہے ہیں کہ جسکے لفظ لفظ سے عجیب عبرت اور حسرت ٹپکتی ہے

اشعار

اشعار بسیار درین جہان جمیدیم ✤ بسیار نعیم ناز دیدیم ✤ ایوان بلند بر نشستیم ✤ ترکان گران بہا خریدیم
کردیم بسے نشاط آخر ✤ چون قامت ماہ نو خمیدیم - یہہ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ **ع** ابھی تو بیٹھے ہوئے وہ ہم
بہار سے تہے غم والم کو ✤ اسی جگہہ پر تو منس رہے تہے بلا کشان رہ ستم کو ✤ کچھہ ایسے سوئے کہ پہر نہ جاگے تہکے
ہم انکو جگا جگا کے ✤ **اہل نکات** نے لکہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو مخلوقات کے نام جاننے پر
فرشتوں کا مسجود کیا - تو پروردگار کے اسماء و ذات و صفات کا جاننا کس درجے کو پہنچا دیگا اور حضرت خضر علیہ السلام
کو علم فراست نے حضرت موسی علیہ السلام کی صحبت کے ساتہ مشرف کیا تو امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ **صحبت** انبیاء تک پہنچا دے تو کیا بعید ہے - وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ
الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۵ **ترجمہ** اور جسنے **اطاعت** کی اللہ اور رسول کی وہ ان
لوگوں کے ساتہ رہیگا کہ جن لوگوں پر خدا نے انعام کیا اور وہ انبیاء اور صدیق اور شہداء اور صالحین ہیں
اور یہ اچھے رفیق ہیں - رفاقت ان لوگوں کی جب حاصل ہوگی جو دل سے اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
کا ہوگا - کما قال اللہ تعالے - يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ
الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ **ترجمہ** اے ایمان والو آجاؤ فرمانبرداری میں پورے پورے اور شیطان
کی قدم بقدم نہ چلو کیونکہ وہ تمہارا صریح دشمن ہے **تفسیر** خداوند تبارک و تعالے اس آیت میں کل مومنوں سے خطاب
کر رہا ہے اور سبکو سنا رہا ہے کہ دورنگی اچھی نہیں ہوتی کسیکا ظاہر اچھا ہے اور باطن برا ہے اور کسیکا باطن اچھا ہے
ظاہر برا ہے اسکے معنی اطاعت کی نہیں ہمارے رسول کی خدمت میں پورے پورے مومن ہو کے حاضر ہو اسکے حکم کے آگے
اف نکرو اسکا حکم میرا حکم ہے اسکی اطاعت میری اطاعت ہے اسکا خوش کرنا میرا خوش کرنا ہے خالق زمین و آسمان
جنت و دوزخ کا میں ہوں اور مالک سب کا محمد ہے - ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ مجکو خواب میں حضرت کی
زیارت ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا حشر بہی آپ کے ساتہ ہوگا کیا میں جنت میں بہی آپ کے ساتہ
رہونگا - فرمایا ہاں کیا مضائقہ ہے اگر تو اتباع کتاب اللہ اور میری سنت کی کریگا تو تو میرے ساتہ
ہوگا - اگر تو نے جسکو دل چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا یہ پیروی میری نہیں - بلکہ یہ رہنا پیروی شیطان

سے کیونکہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے - اسکے تحت میں ایک حکایت لکھی ہے کہ شیطان انسان کا ایسا دشمن ہوتا ہے **حکایت** بروایت حسن بصری رحمۃ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت علی سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عابد قوم بنی اسرائیل میں دو سو برس عبادت میں مصروف رہا مگر ہمیشہ اس عابد کے دل میں یہی آرزو رہی کہ ابلیس سے ملاقات کروں اتفاق سے ایک شب شیطان سے ملاقات ہو گئی - اسنے پوچھا کہ میری عمر کتنی باقی ہے شیطان نے کہا دو سو برس کی تیری عمر اور ہے یہ کہکر چلا گیا عابد نے دل میں سوچا کہ عمر تو ابھی بہت باقی ہے کچھ دنیا کے عیش و عشرت کرنے چاہئیں پھر توبہ کر لونگا یہ خیال کر کے اُسی شب شراب پیکر ارادہ حرامکاری ایک طوائف کے کوٹھے پر پہنچا وہیں مر گیا - دو سو برس کی عبادت ایکدم میں برباد ہو گئی پس یہی پر خیال کر لو کہ شیطان انسان کا کیسا دشمن ہے کہ اس عابد کو ایک وسوسہ میں تباہ کر دیا ایسے ہی ہم سبکو بھی تو اُسنے فریب میں رکھا ہے - ہر فرد بشر کو خیال ہے کہ ابھی تو ہماری عمر بہت ہے ابھی کیا قرآن و حدیث کا اتباع کر کے ملا بنا ہے یہ محض وسوسہ شیطانی ہے بہر کیف اتباع کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سعادت دارین ہے مگر کچھ خیال نہیں - اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت اُنکو رضا جوئی اللہ اور رسول کا خیال رہتا ہے الحمد للہ فی زماننا ایسے اللہ کے بندے دیندار عامل قرآن و حدیث موجود ہیں - چنانچہ **حضرت عالیجناب ممدوح الالقاب حامی دین سید المرسلین جنرل اعظم الدین خانصاحب بہادر مدار المہام ریاست رامپور** - جنرل صاحب نواب فخر الدولہ بہادر رئیس لوہارو کے ماموں ہیں آپ بڑی شان و شوکت کے آدمی ہیں وزیر بڑے مدبر ہیں آپکے استقلال اور بیدار مغزی کی تعریف نہیں ہو سکتی ہر چند کہ ہزارہا اُفتاد در مشکلات اور پیچیدگیاں سدِّ راہ ہوئیں لیکن آفرین ہے اُس شیر مرد پر کہ تیوری پر بل تک نہیں آیا بلکہ انتظام عمدہ روز بروز ترقی پذیر ہی ہوتا گیا صد آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو خدا آپ بڑے دیندار - پابند صوم و صلوٰۃ - بڑے فیاض - با دل سیر چشم - متواضع - شریف نواز - مسکین پرور - عادل - آنکھ میں حیا شرم - بہت ہی خدا ترس - شریف اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں اسلام کی ترقی کا آپ کو بہت خیال ہے آپکو ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی جنرل

صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِیْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ
عَمَلِ الْاَخْیَارِ **الغرض** سبحان اللہ کیا واعظ ہے کہ بندگان خدا کو کل احکام سے خبر دے رہا ہے اور ارشاد
فرما رہا ہے اَلسَّخِیُّ قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ
واللہ واعظ کس عمدگی اور خوبصورتی کے ساتھ مضامین کو پیش کر رہا ہے کہ جس سے طبیعت سامع کو ایک فرحت
حاصل ہوتی ہے اور مضامین کا آپس میں ایک عجیب ربط و ضبط ہے ایک جملہ دوسرے جملہ سے زنجیر کے حلقوں
کی طرح مربوط اور مسلسل ہے گویا ایک دوسرے کی دلیل ہے مخاطب کے دل پر ذرا بھی تکان نہیں معلوم ہوتا خیال تو کرو اَلسَّخِیُّ
قَرِیْبٌ مِّنَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْجَنَّۃِ وَبَعِیْدٌ مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** سخی اللہ کے
قریب لوگوں کے قریب جنت کے قریب اور دوزخ سے بعید ہے **سبحان اللہ** کیا عمدہ کلام نبویہ ہے جس پہلو سے چاہو
مطلب نکالو۔ ایک طرز معنی یہ بھی ہے سخی خدا کو بھاتا ہے خلقت کو محبوب ہے جنت کو پیارا ہے دوزخ سے کیا
کام **حدیث** فرمایا حضرت نے سخاوت نام ایک درخت کا ہے وہ درخت بہشت میں ہے شاخیں
اسکی دن قیامت کو میدان محشر میں ہونگی۔ جو سخی ہوگا شاخیں اس درخت کی میدان محشر سے اسکو
پکڑ کر جنت میں لیجاوینگی۔ ایسے ہی فرمایا حضرت نے کہ بخل بھی ایک درخت ہے کہ جڑ اسکی دوزخ میں
اور شاخیں اسکی میدان محشر میں ہونگی جس بخیل کو چاہینگی پکڑ کر دوزخ میں لیجاوینگی **فرمایا** حضرت نے
اَلْجَنَّۃُ دَارُ الْاَسْخِیَاءِ یعنی جنت گھر سخیوں کا ہے **حکایت** حضرت عیسیٰ نے ایک مردہ کی قبر پر
عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ دعا کی وہ مردہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ آپ نے فرمایا کتنے برس تجھے مرے ہوئے ہوئے
عرض کیا چار سو برس ہوئے یا نبی اللہ فرمایا تو مسلمان ہے یا کافر۔ عرض کیا میں تمنا میں رہا کہ مسلمان ہوں
اسی حال میں موت آگئی۔ اب ایمان لایا چار سو برس تک زندہ رہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب
باری میں عرض کی کہ یہ درجہ اسکو کیوں ملا حکم ہوا یہ سخی تھا برکت سخاوت سے یہ مرتبہ اسکو دیا۔ اِنَّا لَا
نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا یعنی ہم کسیکا اچھا عمل ضائع نہیں کرتے ہیں **حدیث** فرمایا
حضرت نے اَلسَّخَاءُ اَصْلُ الْاِیْمَانِ۔ سخاوت اصل ایمان ہے **فقیر** کہتا ہے کہ دنیا میں اس سے بہتر
اللہ اور رسول کے نزدیک کوئی عمل نہیں۔ حضرت نے **فرمایا** اُمت میری بہشت میں داخل نہوگی جب تک تمام

پڑھنے اور روزہ رکھنے سے ملکہ داخل ہوگی برکت سخاوت سے مال کا صرف کرنا خدا کی راہ میں بڑی جوانمردی کا کام ہے۔ حضرت کے فیض اثر نے امت میں بھی سخاوت کا وہ اثر کیا۔ کہ الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے سخی حامی اسلام و انصار اسلام موجود ہیں کہ جن حضرت کی زبان پر نہیں آتا چنانچہ حضرت عالیجناب نواب ممدوح الالقاب بدر العلما رعندلیب گلستان دولت اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوراں رستم صفت نوشیروان زمان **نواب ممتاز علیخاں صاحب بہادر** المخاطب بخطاب جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس **دوجانہ** دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے قارون تنگدست ہے سخاوت حاتمانہ شجاعت رستمانہ نواب موصوف کی تمام عالم میں مشہور ہے آپ کے خوان کرم سے کوئی ہی فرد بشر بچا ہوگا۔ آپ بڑے فیاض۔ باذل۔ سخی ہیں۔ آپکے خاندان میں کوئی ایسا سخی نہیں ہوا۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت جناب کی ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ آپ سے ہزارہا غربا کو فیض ہے آپکا ہونا بھی رونق اسلام ہے **فقیر** بھی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ حضرت **سید ظہور الحسن صاحب** مصاحب باختصاص حضور نواب ممدوح۔ آپ سندی سید ہیں۔ بڑے ملنسار۔ نہایت خلیق۔ برتاؤ عمدہ۔ وعدہ کے سچے جوان صالح۔ بردبار۔ علماء کے قدردان۔ کلمۂ خیر سے یاد کرنیوالے متواضع۔ شریعت نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ شہر دہلی میں آپکا خاندان مشہور ہے۔ اور جناب سید احمد خانصاحب بہادر علیگڈہ آپکے حقیقی ماموں ہوتے ہیں آپکا دم بھی بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

فضائل قرض حسنہ از قرآن و حدیث

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا

آیت ط ترجمہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دیوے تا کہ پھر اُسکو خدا دوگنا کر کے بہت بڑہا کر دیوے تفسیر
سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی راہ میں مال صرف کرنیکی کس عمدہ طور سے ترغیب دی ہے جو بیان سے
باہر ہے۔ کہ کوئی ہے جو اللہ کو قرض دے اور اُسکا عوض دنیا و آخرت میں بیشمار لے فقیر کہتا ہے کہ خدائے
تعالیٰ قرض مانگنے سے پاک ہے مگر اللہ کی راہ میں صرف کرنیکو۔ اللہ نے قرض سے تعبیر کیا ہے۔ غرض اللہ
کو اس سے حمایت غربا کی منظور تھی کہ جو اُنکو دیگا اُسکے ضامن ہم ہیں۔ اب اس زمانہ میں یہ کار خیر کافور
ہوئے چلا جاتا ہے۔ اسواسطے میں نے چاہا کہ اسکے فضائل لوگوں کو یاد دلاؤں چونکہ انسان کیلئے یہ بھی بڑا توشہ آخرت
ہے اسلئے میں نے اسکے فضائل درج کتاب کئے کہ ناظرین کے ملاحظہ سے گذریں حدیث میں آیا ہے کہ ایک
روز سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف کے کسی کوچہ میں تشریف لیگئے۔ حضور کا گذر ایک تیلی کے
گھر پر ہوا۔ آپ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اس گھر کے مالک کو بلاؤ۔ صحابہ رضی نے آواز دی۔ کہ گھر میں
کوئی ہے جلد باہر آئے۔ ہمارے حضور تشریف رکھتے ہیں ایک عورت آئی آپ نے فرمایا کہ تو کیا عمل کرتی ہے
عرض کیا فدا ہوں میرے ماں باپ حضور پر ہم لوگ تیلی ہیں۔ فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو عرض کیا یہی صوم و صلوٰۃ
آپ نے فرمایا سوا اسکے تم کچھ اور بھی عمل کرتے ہو۔ میں تمہارے گھر پر ایک نور معلق آسمان دیکھتا ہوں یہ ثمرہ
عمل صوم و صلوٰۃ کا نہیں پاتا ہوں یہ ثمرہ عمل قرض حسنہ معلوم ہوتا ہے۔ عرض کیا ہاں یا رسول اللہ میں نے
ایک کو قرض حسنہ دیکر کہا ہے۔ الغرض جب حضور واپس تشریف لائے آپ نے اُس نور کو اُسکے گھر پر نہ پایا
حضور نے اُس عورت کو طلب کر کے فرمایا اے عورت وہ نور اب میں نہیں دیکھتا ہوں اُسنے عرض کیا
یا رسول اللہ میں نے اُس قرضہ کو اللہ کیواسطے بخشدیا۔ تب آپ نے فرمایا کہ وہ نور اب تیری قبر میں چلا گیا
تیرے لئے وہی جلیس و انیس کافی ہوگا سبحان اللہ یہ لوگ کیا دیندار تھے کہ اپنی جان و مال اللہ کے
راستہ میں فدا کر دیتے تھے۔ الحمدللہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جان و مال انکا اللہ
کے راستہ میں فدا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب زبدۃ الصلحاء رحیم بخش خانصاحب رئیس قصبہ پائر
نمبردار موضع کھیڑہ گجو تحصیل نور ضلع پٹیالہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ وہ تحریر کرے۔ آپ نہایت دیندار۔ پابند صوم و

صلوۃ۔ سخی۔ فیاض۔ متواضع۔ سیر چشم۔ شریف نواز۔ عابد۔ پرہیزگار۔ خدا ترس ہیں۔ اخلاق میں مجسم خلق لکھوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے۔ ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے آپ علمائے دین کے بڑے قدردان ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا فی زمانہ بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی جناب خان صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار۔ **سبحان اللہ** اللہ کے نام دینا بھی کیا عمدہ ہے۔ **حکایت** مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی کی خدمت میں ایک شخص امیرانہ لباس پہنے ہوئے آیا اور عرض کیا کہ میری سرگذشت سننے کے قابل ہے حضرت میری عقل کام نہیں کرتی حیران ہوں کیا کروں اور کہاں جاؤں۔ آپ کی خدمت میں اسلئے آیا ہوں۔ کہ جو ارشاد ہو بجا لاؤں۔ میں لکھنؤ کا باشندہ اور روزگار پیشہ آدمی تھا۔ ایک دفعہ بیکاری کے باعث تنگی سے گذرنے لگی۔ ارادہ کیا کہ کہیں باہر نکلکر تلاش معاش کروں۔ سرمایہ کم رہگیا تھا اور بیدر کو چلا۔ اثنائے راہ میں ریواڑی آئی جس سرائے میں چند بھٹیاریاں اور دو ایک بھٹیال رہتی تھیں میں اسی سرائے میں اترا۔ گھوڑا باندھکر خاموش چارپائی پر جا بیٹھا۔ چونکہ خرچ پاس تھا۔ اسلئے خلاف دستور مسافران حیران بیٹھا تھا اتنے میں ایک کسبی آئی اور کہنے لگی۔ میاں مسافر کس فکر میں بیٹھے ہو کھانے پینے کا سامان کیوں نہیں کرتے۔ میں نے کہا ابھی تھکا ماندہ آیا ہوں ذرا سستا لوں تو کچھ بندوبست کروں۔ وہ چلی گئی۔ ذرا دیر بعد پھر آئی۔ اور کہا اب کیا دیر ہے۔ میں نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار پھر آئی بولی یہ کیا بات ہے گھوڑا ٹاپتا ہے اور تمکو کچھ فکر نہیں۔ ناچار جو بات تھی میں نے سچ سچ کہدی کہ کوڑی گرہ میں نہیں ہے اب گھوڑا یا ہتھیار بیچتا ہوں تو نوکری کیسے کرونگا اور نہ بیچوں تو خرچ کہاں سے لاؤں وہ چپکی چلی گئی۔ اور دس روپیہ لاکر میرے حوالہ کیے کہ میں نے یہ روپیہ چرخہ کاتکر اپنے کفن دفن کے لیے جمع کیے تھے آپکو اللہ کے واسطے قرض حسنہ دیتی ہوں اگر تمکو خدا دے تو دیدینا ورنہ معاف غرض میں وہ روپیہ خرچ کرتا ہوا بیدر پہنچا۔ وہاں پر جاتے ہی معقول نوکری ملگئی کچھ ایسا فضل خدا کا ہوا کہ تھوڑے دنوں میں بہت امیر کبیر ہو گیا۔ گھر سے خط آیا کہ لڑکا جوان ہوا ابھی والے بھی تقاضا کرتے ہیں جلد آنکر شادی کا سامان کرو میں راجہ سے رخصت لیکر بڑے امیرانہ ٹھاٹھ سے چلا پھر ریواڑی

میں اُسی سرائے میں آکر اترا تو کسی کا حال دریافت کیا لوگوں نے کہا کوئی دم کی مہمان ہے جلد اسکے
پاس گیا لیٰسین سنائی وہ سنتے ہی لیٰسین کے جاں بحق ہو گئی تجہیز و تکفین کی اپنے ہاتھ سے اسکو قبر میں اتارا دفن کر کے
چلے آئے جب آدھی رات گذری تب خیال آیا کہ ہنڈوی پانچہزار کی جیب میں نہیں بڑی پریشانی ہوئی خیال
کرتے کرتے یہ بات ذہن میں گذری کہ ضرور قبر میں ہی۔ چارپائی سے اٹھہ قبرستان پہنچا قبر کھودی کیا دیکھتا ہوں
کہ میت قبر میں نہیں ہاں ایک طرف کو دروازہ سا نظر آتا ہے۔ اسکے اندر چلا گیا نہایت پرفضا اور
دلکشا باغ نظر آیا اُسمیں ایک **مکان** عالیشان ہے فرش فروش سے آراستہ ہے اور ایک عورت نہایت
حسین و مہ جبین بیٹھی ہے۔ دل میں خیال آیا کہ آہا یہ تو کسی شاہزادی کا مکان ہے ایسا نہو کوئی مجھے روکے
ٹوکے جھجک کر قدم ہٹایا ہی تھا کہ اُسکے گرد جو پرستار و غلام دست بستہ کھڑے تھے اُنمیں سے ایک
کو میرے پاس بھیجا وہ بلا کر مجھکو لے گیا وہ عورت دیکھتے ہی کہتی ہے کہ میاں صاحب تمنے مجھکو نہیں پہچانا۔ کہا نہیں
کہا جی میں تو وہی ہوں جسے تمکو دس روپیہ قرض حسنہ دئے تھے آج اُسکی بدولت اللہ نے یہ عروج مجھکو عطا فرمایا
ہے اور اللہ نے مجھے بخشدیا کہ اسنے ہمارے حبیب **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی حدیث پر
عمل کیا۔ اب اس سے کیا باز پرس کروں **شعر** اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار + نہو اُس سے مایوس امیدوار
کہا میاں صاحب یہ آپکی ہنڈوی موجود ہے جو قبر میں گر پڑی تھی اب دیر نکرو جلد چلے جاؤ یہاں بدون عمل کے ٹھہرنا
مشکل ہے میں نے دست بستہ عرض کیا کہ ذرا یہاں کی سیر تو کرلوں وہ بولی یہاں کی سیر قیامت تک بھی نہ ہوسکیگی
اور یہ آیت پڑھی کہ یہ وہ ملک ہے قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ مُلْکًا کَبِیْرًا ۝
ترجمہ اور جب دیکھیگا تو پھر دیکھیگا تو نعمت اور بادشاہت بڑی۔ میاں صاحب جس ملک کی اللہ یہ شان فرمائے
پھر تو کیا دیکھ سکیگا اتنی ہی دیر میں دنیا کے اندر کیا سے کیا ہو گیا ہوگا بس تم جاؤ خیر میں اُسکے کہنے کے موافق
چلا آیا **یا مولانا شاہ صاحب** شاید کوئی تین گھڑی کا عرصہ لگا ہوگا قبر کے باہر نکلکر دیکھتا ہوں تو زمانہ
کا رنگ ہی اور ہے نہ وہ تکیہ نہ وہ سرائے نہ وہ آدمی نہ وہ بستی سرائے کی جگہہ پر شہر آباد ہے جس سے پہلا حال
پوچھتا ہوں وہ مجھکو دیوانہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے میاں خیر ہے کیسی سرائے اور کون امیر ۝ اے
ہم نفس پوچھ عبث ہی کہاں سرائے + ہم ہیں مسافر اور جہاں کاروانسرائے + آخر ایک آدمی نے کہا کہ چلو میں

تمکو

تمکو ایک بزرگ کے پاس لیچلوں شاید ان سے کچھ پتا لگے وہ بڑا معمر آدمی تھا۔ میرا حال سنکر اُس نے
بحر تفکر میں غوطہ لگایا بہت تامل کے بعد کہا کہ ہاں کچھ کچھ مجھکو یاد ہے میرے پردادا فرمایا کرتے تھے کہ اگلے
زمانہ میں یہاں صرف ایک سرائے تھی اور اُس میں ایک کسبی آباد تھی ایک امیر آکر ٹہیرا اور اُس کسبی کا گھر کو تقر
کیا مگر آدھی رات کو وہ بھی غائب ہو گیا کچھ پتا نہ لگا ہمراہی اُسکے رو پیٹ کر چلے گئے اس بات کو کوئی
تین سو برس کا عرصہ گذرا ہوگا۔ میں نے حال بیان کیا کہ وہ امیر میں ہوں میں نے قبر میں یہ کیفیت
دیکھی۔ لوگ حیرت کرنے لگے۔ اب مجھکو کچھ خبط سا ہو گیا نہ گھر ہے نہ در ہے کہاں جاؤں اور اس زندگی
کو کیا کروں۔ شاہ صاحب نے کہا کہ بیشک وہاں کی ایک گھڑی یہاں کی ایک صدی ہوتی ہے اب بیت اللہ
کو چلے جاؤ باقی عمر یاد الہی میں گذار دو۔ فقیر کہتا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اثر فیض نے امت میں
وہ اثر کیا ہے کہ اس حدیث کے عامل اسوقت بھی موجود ہیں قرض حسنہ تو کیا چیز ہے انکا جان و مال
اللہ کیواسطے موجود ہے۔ چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا صاحب خلق محمدی تابع شریعت
احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم
صاحب رئیس قدیم میرٹھ جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں
بیان نہیں کر سکتا۔ آپ نہایت متقی۔ اور دیندار۔ پابند صوم و صلوۃ۔ فیاض۔ سخی۔ باذل۔ متشرع
حیر شیم۔ حافظ قرآن۔ متواضع۔ مخیر با خیر۔ مسکین پرور۔ دستگیر بیکساں۔ شریف نواز۔ علماء
فقراکے بڑے قدر دان۔ آپکی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم جہان کے دل سے بھلا دیا دامن
اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے طبیعت آپکی ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر کہ و مہ آپکے
لطف و کرم کا مداح ہے آپکی ذات سے ہزارہا غربا کو فیض ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے
فقیر بھی خان بہادر کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وزکی عملک فی عمل الاخیار رئیس صاحب موصوف کو اللہ تعالے نے کیا کیا صالح
اور امین و دیانتدار لوگ عطا فرمائے ہیں جیسے زبدہ فقہاے جہان صلحاے زمان
اعرف العرفا افضل الفضلا تونگر صورت درویش سیرت انسان پیکر فرشتہ صفت

مفسر مبدل فقیہ بیمثل محقق مسائل دین شرع متین حضرت مولانا **مولوی محمد سمیع صاحب**
مصنف انوار ساطعہ - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتا
یہ حضرت عالم باعمل - مُبرا از حرص و امل - عشاق رسول اللہ - اعلیٰ درجہ کی مصنف - حدیث و تفسیر فقہ میں
کمال رکھتے ہیں - زہد و تقوے بدرجہ غایت ہے - دیانتدار متقی - امین - خدا ترس - متین - کم گو -
متواضع - بامروت آدمی ہیں - اس حدیث کا آپ میں مصداق پایا جاتا ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ
یَنْفَعُ النَّاس - کلمہ خیر کہنے سے درگذر نہیں کرتے - اخلاق بدرجہ غایت - سچ تو یہ ہے رسول ہی کا
ہونا زینت اسلام ہے - آپکا دم بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** طہر اللّٰہ قلبک فی قلوب الابرار و زکیٰ عملک فی عمل الاخیار -

فضائل نماز

سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جو چیز ہمارے لیے خدا سے لائے ایک سے ایک عمدہ لائے
نماز لائے تو ایسی لائے کہ جسکی خوبیاں اور فوائد کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ میں جا بجا مذکور ہیں -
مختصر طور پر **فقیر** بھی کچھ فضائل بیان کرتا ہے - اصل تو یہ ہے کہ ہم تمکو خدا اور رسول سے نماز
کیا عطا ہوئی ہے بلکہ ایک طریقہ محبت عطا ہوا ہے کہ جسکے ذریعہ سے ہم اپنا حال دربار الٰہی میں عرض
کر سکتے ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ محبت وہ چیز ہے کہ جہاں انسان عقل کے ذریعہ سے برسوں میں مسافت
طے کرتا ہے اس محبت کے وسیلہ سے ایک لمحہ میں پہنچتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ حضرت
جنید رحمۃ اللہ ایک روز مسجد میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص آیا اور کہا کہ حضرت آپکا وعظ شہر ہی میں
کام کر تا ہے دیا جنگل میں بھی تاثیر بخشتا ہے آپنے حال پوچھا اُسنے عرض کیا کہ چند اشخاص فلاں مقام پر جنگل کے
اندر راگ رنگ میں مصروف اور دور شراب سے سرمست ہیں آپ یکدم تنہا اٹھ کھڑے ہوگئے اور منہ لپیٹ کر جنگل کی
راہ لی جب پہنچے تو وہ لوگ بھاگنے لگے فرمایا بھاگو مت میں بھی تمہارا ہم مشرب ہوں اسی لئے آیا ہوں
وہ لوگ جمع ہو کر بیٹھ گئے آپنے فرمایا کہ تمہارے واسطے ہی تو لایا شہر میں تو پی نہیں سکتا ہوں آج تمہارا حال سنکر
پوشیدہ طور پر یہاں آیا ہوں کہ یاران ہم مشرب میں چلکر پیوں اُن لوگوں نے کہا کہ حضرت ہمکو یہ معلوم

ہوتا تو ہمیشہ آپکو پلایا کرتے افسوس کہ اسوقت کچھ بھی شراب باقی نہیں ہے فرماؤ تو شہر سے منگائی جائے
آپنے فرمایا کہ تمکو کوئی ایسی بات نہیں آتی کہ شراب خود بخود آجایا کرے وہ بولے کہ صاحب یہ کمال تو ہم
میں نہیں ہے فرمایا کہ آؤ میں تمکو ایک ایسی بات سکھلا دوں کہ شراب خود آجایا کرے پھر شیخ نے انکے بیہودہ
مشتاق ہوئے کہ یہ کمال تو ضرور بتلا دیجئے۔ کہا اچھا اول نہاؤ پھر کپڑے بدلکر میرے پاس آؤ سب نے
غسل کیا اور کپڑے بدلکر آموجود ہوئے۔ آپ انکو وضو کرا لیتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ایسا وضو
کیا ہے ہمارے رسول اللہ نے اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے بعد وضو آپ نے فرمایا کہ تم
سب دو رکعت نماز پڑھو حسب وصف باندھکر نماز میں مشغول ہو گئے تو آپنے سر برہنہ ہو کر دست بدعا درگاہ
جناب باری میں اٹھائے کہ یا اللہ میرا تو اتنا ہی اختیار تھا کہ تیری جناب میں انکو کھڑا کر دیا۔ یا اللہ یہ تیرے
مہمان ہیں اور تیرے دستر خوان پر حاضر ہیں اپنے مہمان کی سبکو شرم ہوتی ہے اور تو تو بڑا ہی
مہمان نواز ہے تیری عفو الکریمی کی بہت ہی دھوم ہے اب تجھکو اختیار ہے یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَ
یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ ترجمہ گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اور ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے۔
لکھا ہے آپکی دعا انکے حقمیں اسی وقت قبول ہوئی۔ کہ انکی زبان پر یہ آیت قیام میں جاری ہو گیا اِنَّا اِلٰی
رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ترجمہ تحقیق ہم اپنے رب کیطرف پھر جانیوالے ہیں اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا
خَطٰیٰنَا اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ تحقیق ہم امید رکھتے ہیں کہ بخشنے واسطے ہمارے پروردگار
ہمارا گناہ ہمارے اسواسطے کہ ہوئے ہیں ہم اول ایمان لانیوالے سبحان اللہ کیا مہمان نوازی فرمائی کہ سب
کی حالت قیام میں اہل اللہ اور کاملین ہو گئے حضرت جنید حقیقت میں بڑے فیاض تھے اور انکی
ذات سے بہت کچھ فیض ہوا فقیر کہتا ہے کیا ہی عمدہ نماز ہے یہ مختصر سا حال نماز کا خوش کیا
کیا ہے اور انکے صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کر ادب کے ساتھ جناب
کبریا میں جانا بیان ہو رہا ہے۔ الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے باوجود اس عز و جلال اور عہدہ
جلیل القدر کے امرا صالحین میں سے ایسے ایسے متقی اور دیندار موجود ہیں کہ رات کو سجدہ میں
روتے ہیں اور جناب باری میں نہایت عجز و نیاز سے گریہ و زاری کرتے ہیں چنانچہ حضرت عالیجناب

بدر الصلحاء ابرار حسن صاحب صاحب بہادر رئیس اعظم شاہجہانپوری حال ڈپٹی کلکٹر ضلع مظفر نگر
جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت پابند صوم و
صلوٰۃ متقی - خدا ترس - عادل - متواضع - دیانتدار - متین - کم گو - اعلے درجہ کے فیاض - بڑے
صاحب مروت - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آنکھ میں حیا و شرم بدرجہ غایت ہے - شریف نواز ہر
ادنے و اعلے کیطرف ناظر فلاح ہے - علما و فقرا کے آپ بڑے قدردان ہیں - آپکا دم غنیمت ہے آپ سے
رونق اسلام ہے - فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ
فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ - **حضرت عالیجناب معلی القاب بدر الصلحاء**
مولانا مولوی سید افتخار علی صاحب خلف الصدق سید انور علی صاحب رئیس اعظم فرید آباد - جو جو
خوبیاں اللہ تبارک تعالے نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں بیان انکا نہیں ہو سکتا - آپ سید
سندی اعلے درجہ کے بزرگ ہیں - بڑے دریا دل - فیاض - مسکین پرور - سخی - آنکھ میں حیا و شرم ہے
پابند صوم و صلوٰۃ متقی - عابد - مرتاض - کل سادات عظام فرید آباد کی ناک معزز و مقتدر رئیس ہیں
گویا فرید آباد کی آپ عزت ہیں اور بزرگ ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہر کہ و مہ آپ کے
لطف و کرم کا مداح ہے اور سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے - فقیر بھی رئیس ممدوح کا تہ دل سے شکریہ
ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ - بہائیو
روسا کا دینداری میں یہ حال اور یہ اللہ اور رسول کا خوف ہے و اکثر حال یہ ہے کہ ایک مو خشک روٹی پر احکام اسلام
سے غافل - فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ - گویا دنیا کی لاکھوں نعمتیں و بیشمار خوبیاں کسیکو اسکی رحمت سے حاصل
ہو جاتیں مگر تا ہم کی آخر غریبانہ اس ملک سے جانا اور ہر چیز کو چھوڑ جانا ہے کیونکہ یہ ترکیب اجسام ایکروز منہدم ہو جانی
ہے یہ خاک کا گھر مٹی میں ملنے والا ہے - ہمارا بدن بھی وہ حالات جو تیس سال چالیس سال عیش میں آئے ہیں زائل جاتا ہے یہ جہرسنا
ہیں اور سر بال سفید ہونے لگے ادہر چہرہ کی تازگی میں فرق آنے لگا آنکھہ کان بھی جواب دینے لگے سب کیل
پرزے ڈھیلے ہونے لگے طبیعت اپنے کاروبار سے معطل ہونے لگی ایک ان بلبلہ سا بیٹھہ گیا سب عیش و آرام
خواب و خیال ہو گئی سب نعمتیں جاتی رہیں پس جب تک اس عالم میں سب نعمار اور ہر طرح کی فرحت نصیب

ہوئی تو کچھ بھی نہوا **نتیجہ عبرت** فقیر کہتا ہے کہ اس قید حیات میں اللہ اور رسول کو خوش کرو چند روز کے عیش و آرام پر کہ جو فنا ہونیوالا ہے دل نہ لگاؤ دنیا میں بندہ ہمیشہ نہ رہیگا آخر سفر دراز درپیش ہے۔ وہاں جانا ہے کہ جہاں سے پھر آنا نہیں **شعر** رخصت دے باغباں کہ ذرا دیکھ لیں چمن + جاتے ہیں وہاں جہاں سے پھر آیا نہ جائیگا +

ترک صلوۃ سے مشرک ہوجاتا ہے

کما قال اللہ تعالے وَاَقِیْمُوا الصَّلوٰۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ **ترجمہ** اور قایم کرو نماز کو مت ہوجاؤ مشرکوں سے **فائدہ** یعنی ساتھ ترک کرنے نماز کے کذافی تفسیر حسینی پس جسنے نماز چھوڑدی وہ مشرکوں میں داخل ہوا اور یہی ہے مفاد کلام شاہ عبدالعزیز دہلوی کا تحت آیت وَمَا کَانَ اللہُ لِیُضِیْعَ اِیْمَانَکُمْ کے اور حدیث میں ہے کہ فرق درمیان بندہ اور درمیان کفر و ایمان کے نماز ہے پس جو ترک ہوتی چھوڑا نماز کو پس تحقیق کہ اسنے شرک کیا **حدیث** قیامت کو روز ملائک شکر کرینگے کہ خدا تعالی نے ہمکو آدمی کی خلقت میں نہیں پیدا کیا مسلمان شکر کرینگے کہ ہمکو یہودی نہ بنایا یہودی کہینگے کہ ہم نصرانی نہیں ہوے نصرانی شکر کرینگے کہ ہم مجوسی نہیں ہوے مجوسی شکر کرینگے کہ کافر نہیں ہوے کافر شکر کرینگے کہ ہم منافق نہیں ہوے منافق شکر کرینگے کہ ہم حاسد نہیں ہوے حاسد شکر کرینگے کہ ہم حیوانات مثل ہاتھی گھوڑے و اونٹ و گدہے و بکری کتے و سور نہیں ہوے سور کہیگا الحمد للہ میں تارک الصلوۃ تو نہیں ہوا معلوم ہوا تارک الصلوۃ سے بدتر کوئی مخلوق دنیا میں نہیں **شعر** شیطاں ہزار مرتبہ بہتر ہے بے نماز + کو سجدہ پیش آدم و ایں پیش حق نکرد + **حدیث** عن عبداللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الصلوۃ یوما فقال من حافظ علیھا کانت لہ نورا و برھانا و نجاتا یوم القیمۃ ومن لم یحافظ علیھا لم یکن لہ نورا ولا برھانا ولا نجاۃ وکان یوم القیمۃ مع قارون و فرعون و ھامان و ابی بن خلف **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ انہوں نے ذکر کیا نماز کا ایک دن پھر فرمایا کہ جسنے محافظت کی نماز پر ہوگی وہ اسکے لیئے دن قیامت کی روشنی اور دلیل ایمان کی اور مخلصی آگ سے اور جسنے محافظت نہ کی اسپر نہوگی وہ اسکے لیے روشنی ا د۔

نہ دلیل اور نہ نجات اور معذب ہوگا وہ دن قیامت کی ساتہ قارون اور فرعون ہامان اور ابی بن خلف کی **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفر تارک الصلوۃ اعلی درجہ کا کفر ہے ورنہ قیامت کی روز اعلی درجہ کے کافروں کے ساتہ ہوتا **نکتہ عجیبہ** اس حدیث میں نکتہ عجیبہ یہ ہے کہ جسکو غافل کر دیا نماز سے اُسکے مال نے وہ قارون کے ساتہ ہوگا۔ اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکے ملک اور سلطنت نے سو وہ ساتہ فرعون کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی تجارت نے وہ ساتہ ابی بن خلف کے ہوگا اور جسکو غافل کیا نماز سے اُسکی سرداری اور ملازمت نے وہ ہامان کے ساتہ ہوگا۔

حکایت لطیف ایک شخص دلی میں وارد ہوکر لب دریائے جمن ٹہیرے بولتے نہیں تھے حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب انکی پاس تشریف لیگئے۔ اُس شخص نے مولانا صاحب کی تعظیم دی اور حال اپنا اس طرح پر بیان کیا کہ ہم دو شخص اعلے درجہ کے رئیس تھے آپسمیں بہت محبت رکھتے تھے بہت ملکوں کی سیر کی ایک دفعہ دوست میرا بیمار ہوگیا اور قضا کی ہم انکو دفن کرنے لگے ایک کٹار پانسو روپیہ کی قیمت کا میری کمر میں تہا وہ نکالکر قبر میں رکھدیا اور وہیں بہول گیا جب آدمی چلے آئے تو وہ مجھکو یاد آیا بڑا افسوس کیا رات کی وقت میں نے جاکر قبر کہودی تو دیکھا کٹار بدستور رکھا ہے لیکن وہ مردہ قبر میں نہیں ہے حیران ہوا ایک کہڑکی نظر آئی اندر گیا دیکھا ایک باغ ہے وہ شخص دوست میرے بیٹھے ہیں اور کلام مجید پڑھتے ہیں مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوئے کہا کیا عمدہ باغ ہے تم اسکی سیر کرو میں سیر کرتا کرتا کچھ بعید پر پہونچا وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ آتشی مکان ہے لوگونکو پکڑ پکڑ کر اُسمیں ڈالتے ہیں اور بہت بیرحمی سے عذاب دیتے ہیں ایک شخص نے میرا ہاتہ زور سے پکڑا کہ اب تک اُسکی انگلیوں کے نشان موجود ہیں کہا تو نماز کیوں نہیں پڑہتا تو نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہم تجھکو عذاب دینگے اس صدمہ میں ہی شخص فوت شدہ تلاش کرتے کرتے وہاں پر آپہونچا کہا یہ مرے نہیں ہیں نہ ہیں بعد مرنیکے تمکو اختیار ہے اب تو میری **ملاقات** کو آئے ہیں بڑی مشکل سے انہوں نے مجھکو چھڑایا جب سے وحشت مزاج پر آگئی سب کچھ چھوڑ کر فقیر ہو گیا ہوں آخرت کا فکر بہت دامنگیر ہے کوئی اچھا نہیں لگتا۔ وہی عذاب آنکھوں کے سامنے ہے شاہ صاحب آپ مجھکو نماز سکھلائے۔ لکھا ہے کہ شاہ صاحب انکو ساتہ لے آئے اور نماز سکھلائی وہ شخص

تا مدت عمر خدمت میں حاضر رہے انکو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا تا عمر روتے رہے **فقیر** کہتا ہے
کہ اس حکایت کے پڑھنے والوں اور سننے والوں اور سنانیوالوں کو عبرت ہو۔

بے دلی سے نماز پڑھنا بہت برا ہے

کما قال اللہ تعالیٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ **ترجمہ** پس ویل ہے
اُن نماز پڑھنے والوں کے لئے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں **حدیث** عن ابی قتادہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ قالوا یا رسول اللہ
وکیف یسرقہا من صلوتہ قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا وخشوعہا رواہ احمد ورواہ
ابو العلی والبوداؤد وطیالسی عن ابو سعید مرفوعاً قال العزیزی اسنادہ صحیح ورواہ الطبرانی نحوہ **ترجمہ** فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت برا لوگوں کا چوری میں وہ شخص ہے کہ چوری کرتا ہے اپنی نماز سے
صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کس طرح چوری کرتا ہے اپنی نماز سے فرمایا نہیں پورا کرتا رکوع اسکا اور نہ
سجود و خشوع اسکا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پورا نکرنا رکوع و سجود اور خشوع کا نماز میں جیسا کہ
اس زمانہ میں مروج اور معمول ہے گناہ کبیرہ ہے **لطیفہ عجیب** ایک وقت حضرت زین العابدین علیہ السلام
مسجد کوفہ میں تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آکر نماز جلدی جلدی پڑھنے لگا بعد نماز کے دعا مانگنی
شروع کی کہ یا اللہ تو مجھکو حوریں عنایت کر اور جنت عطا فرما اسوقت حضرت زین العابدین نے قریب ہو کر
فرمایا کہ بھائی تیری نماز تو خلاف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہے تو حوریں اور جنت کی کیا طلب کرتا ہے
تو نے تو منافقوں کی سی نماز پڑھی پھر جنت اور حوریں کہاں۔ جیسا کام ویسا انعام جیسی محبت
ویسا ہی مرتبہ ملیگا **شعر** گندم از گندم بروید جو ز جو ✤ پاؤ گے وہی جو بو رہے ہو تو یہ فرمانا حضرت
امام زین العابدین کا اس اعرابی کو برا ناگوار معلوم ہوا۔ بے ادبی پر مستعد ہو گیا۔ لکھا ہے کہ اسوقت
اس اعرابی کے روبرو دوزخ کیا گیا۔ کہ حضرت امام زین العابدین نے سچ تو کہا ہے تو نے بیشک نماز
منافقوں کی سی پڑھی ہے تیرے لئے دوزخ ہی لائق ہے تو نہیں جانتا کہ یہ کون ہیں **شعر** هٰذَا ابْنُ فَاطِمَةَ
اِنْ کُنْتَ جَاهِلَهٗ ✤ بِجَدِّهٖ اَنْبِیَاءُ اللّٰهِ قَدْ خُتِمُوْا ✤ **ترجمہ** یہ حضرت فاطمہ کے فرزند ہیں

اگر تو انکو نہیں جانتا ہے تو اب جان لے انکا نام زین العابدین ہے انہیں کے جد پر اللہ کے نبیوں کا خاتمہ ہوا ہے۔ **حکایت بزرگ زادہ** ایک بزرگ مسجد میں تشریف لائے اُنکے ساتھ ایک اُنکا چھوٹا سا لڑکا تھا جب وہ بزرگ نماز میں مشغول ہوگئے تو اُس لڑکے نے نماز پڑھنے والوں کی جوتیوں کو دو جگہ علیحدہ علیحدہ کر دیا۔ بعد نماز کے لوگوں نے پوچھا کہ اے لڑکے تو نے یہ کیا۔ کہا کہ ایک جگہ جوتیاں جنتیوں کی ہیں اور دوسری جگہ دوزخیوں کی۔ لوگوں نے کہا کہ اسکا کیا ثبوت ہے۔ کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ **ترجمہ** پس اے یعنی دوزخ ہے واسطے اُن نماز پڑھنے والوں کے کہ وہ جو نماز اپنی سے بیخبر ہیں یعنی جو لوگ کہ احکام نماز سے غافل ہیں۔ **فقیر** کہتا ہے یہ بات سب پر واضح ہے کہ بعہد بادشاہ محمد شاہ مرحوم نادر شاہ **درانی** نے قتل عام کیا بعدہ یہ خبر جب بادشاہ محمد شاہ کو ہوئی تو نادر شاہ کے پاس گیا اور کہا کہ بھائی تو نے بہت مسلمانوں کو ناحق قتل کر دیا۔ آپ خدا کے آگے کیا جواب دینگے۔ میں اب آپ سے امن چاہتا ہوں۔ نادر شاہ نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے تو کوئی مسلمان نہیں مارا بلکہ مسلمانوں کو امن دیا ہے۔ محمد شاہ نے کہا کہ میں کیونکر اسکا یقین کروں نادر شاہ نے کہا کہ آپکے یہاں کوئی ناحی **تیلی** ہے۔ کہا ہاں۔ فرمایا اُسکو بلواؤ۔ جب وہ تیلی آیا تو نادر شاہ نے اُس سے پوچھا کہ ایک لاکھ من تلوں میں سے کسقدر تیل نکلتا ہے اُسنے عرض کیا کہ اسقدر۔ نادر شاہ نے کہا کہ فرض و واجب نماز کے کتنے ہیں۔ کہا یہ تو میں نہیں جانتا۔ لکھا ہے کہ نادر شاہ نے اُسکو اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور محمد شاہ سے کہا کہ میں نے ایسے مسلمانوں کو مارا ہے جو صرف نام کے مسلمان ہیں احکام اسلام سے واقف نہیں۔ **ناظرین** کو اسکے پڑھنے سے عبرت ہونی چاہیئے کہ ہم کس درجہ کے مسلمان ہیں۔ اگر احکام اسلام سے واقف ہیں تو بہتر ورنہ احکام اسلام کو کوشش کر کے حاصل کرنے چاہئیں **نقل لطیف** ایک بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ کل ہمارے دربار میں ایسے لوگ پیش کرو کہ جنہوں نے ایک علم میں دعوے کیا ہو اور اُس علم سے واقف نہوں۔ وزیر نے کہا بہت اچھا۔ کل ایسے لوگ پیش خدمت کرونگا۔ دوسرے روز وزیر نے دو چار ڈھول بجانیوالوں کو پیش کیا۔ بادشاہ نے پوچھا وزیر یہ کون لوگ ہیں عرض کیا کہ حضور یہ وہی لوگ ہیں کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا ہے اور کچھ نہیں جانتے۔ بادشاہ نے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ ہم لوگ شیخ ہیں ڈھول

بجانے والے۔ بادشاہ نے کہا تم کیا کام کرتے ہو۔ عرض کیا کہ جہاں پناہ کچھ راگ گا کر مانگ کھاتے ہیں بادشاہ نے پوچھا کہ بتاؤ کتنے راگ اور راگنیاں ہیں۔ عرض کیا کہ حضور یہ تو ہم نہیں جانتے بادشاہ نے حکم کیا کہ انکو ہمارے دربار سے نکالدو۔ کہ انہوں نے علم راگ میں دعوے کیا اور کچھ نہیں جانتے **نتیجہ** اگر احکام اسلام میں ہمارا یہی حال رہا تو اُس بادشاہ شہنشاہ حقیقی وحدہ لاشریک کے دربار میں سے بیشک نکالے جائینگے۔ اُس وقت سوائے حسرت اور ندامت کے کچھ نہ ہوگا۔ فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی فضیلت

حدیث روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑھی خدا کے لئے چالیس دن جماعت میں اسطرح سے کہ پائی تکبیر اولی لکھی جاتی ہیں واسطے اُسکے دو خلاصیاں **ایک** آگ دوزخ سے اور **دوسرے** نفاق سے (یعنی اللہ اس میں کہتا ہے اُسکو دنیا میں علامات منافقوں سے جیسے ریا کسل نماز میں۔ جھوٹ بولنا وعدہ خلافی کرنا اور فحش بکنے وغیرہ سے **حکایت لطیف** ایک بزرگ کے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تھا۔ دن رات اُسکا یہی شیوہ تھا جھوٹ بولنا اور فحش بکنا۔ اُس بزرگ نے اس خیال سے کہ ہمسایہ کا حق بہت ہوتا ہے اگر یہ اس حدیث پر چالیس روز عمل کر لے تو یہ عادت اُسکی جاتی رہیگی اس بزرگ نے اُس سے کہا کہ میں تمکو نوکر رکھنا چاہتا ہوں۔ چار روپیہ ماہواری دونگا۔ کہا منظور ہیں۔ عرض کیا کام کیا ہوگا۔ فرمایا چالیس روز تک میرے ساتھ جماعت سے نماز پڑھنی ہوگی۔ اُس بزرگ نے اس حکمت عملی سے چالیس روز تک نماز باجماعت پڑھائی۔ بعد چالیس روز کے اُسنے تنخواہ چاہی اُس بزرگ نے کہا میں نے اس حکمت سے چاہا تھا کہ تو اس حدیث پر عمل کریگا تو تیری یہ عادت جاتی رہیگی۔ اُسنے کہا کہ حضرت میں نے تو یہی نماز چالیس روز بے وضو ہی ٹرکائی ہے افسوس اس بے دلی کے کیا کہنے ہیں **سبحان اللہ** یہ نماز جسکو بخاری اور مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت کیا ہے۔ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** یعنی ہمیشہ تم میں کا ایک نماز میں ہے جبتک انتظاری کرتا ہے جماعت کی یعنی مسجد میں بیٹھکر جبتک جماعت کی انتظاری کرتا ہے نماز میں ہے اس حدیث سے فضیلت جماعت اور انتظاری جماعت کا ثواب بہت کچھ ثابت ہوتا ہے **نقل** ہے کہ کسی شہر

میں ایک سوداگر دیندار کا مال کثیر تجارت ایک مکان میں رکھا ہوا تھا - وہ سوداگر مسجد میں باانتظاری
نماز بیٹھا ہوا تھا - اُسکے نوکر نے آکر کہا کہ حضرت مال والے مکان میں آگ لگ گئی ہے آپ جلد چلئے - فرمایا
یہاں پر جماعت تیار ہے میں نہیں آ سکتا - لکھا ہے اُسنے اچھی طرح باطمینان نماز جماعت سے فراغت پائی
دل میں خیال آیا کہ حضرت نے فرمایا ہے مَنْ کَانَ لِلّٰهِ کَانَ اللّٰهُ لَہٗ یعنی جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکے
کام میں ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اللہ کے کام میں ہوں اور مال میرا جلجائے اسی حالت میں اُسکو غنودگی پیدا
ہوئی کیا دیکھتا ہے کہ حضرت تشریف رکھتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ میں تیرے مال کی حفاظت کرکے
ابھی آیا ہوں مال تیرا جلا نہیں خدا نے مجھے رحمت بنا کے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تیرا امتی تیری حدیث
کا پابند ہے ہم اُسکے مال کے حافظ ہیں اور تجھے بشارت کے لیے بھیجتے ہیں کہ بیشک جو ہمارے کام میں ہے
ہم اُسکے کام میں ہیں - اللہ اللہ یہ دیندار لوگ کہاں گئے **شعر** سر احکام دیں پر جھکا دینے والے ۔ خدا کے
لئے گھر لٹا دینے والے ۔ الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے اس حدیث کے عامل موجود ہیں کہ جن سے ہزارہا
بندگان خدا کو فیض ہے چنانچہ **سرامد حکما سر حلقہ اطبا علامہ زمان** عالی خاندان حکیم
محمد حسن خاں صاحب خلف الرشید حکیم علام قادر خاں صاحب ساکنہ بستی علاقہ ریاست پٹیالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات
بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان نہیں ہو سکتیں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک کو ایک
سے برتر پاتا ہوں - آپ عابد متقی پابند صوم و صلوۃ - تہجد گذار - سیر چشم - منکسر المزاج خلیق - شریف نواز
مسکین پرور - عاشق رسول اللہ خوش عقیدہ - اوصاف حمیدہ اخلاق گزیدہ آپکی خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں علم اخلاق و فن طبابت میں لاثانی
بے نظیر مثل فی مطلق نے وہ دست شفا عطا کیا ہے - کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اُٹھائے - وہ حضرت کے
ایک نسخہ سے بھلا چنگا ہو جائے - ارسطو اور فلاطون آپ کے زمانہ میں ہوتے تو بمقتضائے رشک و غیرت اپنی
زندگی سے ہاتھ دھوتے - ادنے نسخہ نویس حضرت کے مطب کا علو سینا کے نسخہ پر نام دھرتا ہے حضرت کے
دست شفا میں عنایت الٰہی سے وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت اکسیر ہے - دہلی کے بگڑے ہوئے بیمار
حضرت کے نسخہ سے شفا پاتے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے ادنے ادنے مریضوں سے باخلاق پیش آتے
ہیں بڑے بڑے حکام سرکار خدمت میں جاتے ہیں - ایسا حکیم دیندار نہ دیکھا نہ سنا ہر وقت تلاوت قرآن

میں

میں مشغول رہتے ہیں ... یہ ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَبَّعَهَا اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِيْ قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَذَكّٰى عَمَلَكَ فِيْ عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔

کیا پیارا نام ہے اللہ کا

سچ ہے یہ ایسا ہی نام نامی ہے کہ عاشقان الٰہی سکے فریفتہ ہیں **حکایت** سعدون مجنون کا معمول تھا کہ اپنے کف دست پر اللہ لکھے پھرتے تھے لوگ پوچھتے تھے یہ کیا ہے تو فرماتے کہ پہلے میں نے اللہ کا لفظ دل وزبان پر لکھا تھا کہ مجکو غیر کیطرف رغبت نہو۔ اب میں اُسکو ہتھیلیوں پر لکھے پھرتا ہوں کہ میری نظر غیر پر نہ پڑے **حکایت** سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سرہ نے اثنا ے راہ میں دیکھا کہ عمارت تیار ہو رہی ہے اسمیں ایک مزدور تھا جب اینٹیں اُٹھاتا تو کہتا اللہ اور جب اینٹیں دیتا تو کہتا اللہ۔ حضرت یہ حال دیکھکر بیحال ہوگئے چہرہ کا رنگ متغیر ہوا فرمانے لگے بار خدایا میں جانتا تھا کہ دل سکے کاموں کی بنا اللہ پر ہے اب دیکھا تو کل کاموں کی بنا ہی اللہ ہی پر ہے۔ ندا آئی کہ ہاں اے بایزید اللہ کا نام وہ فرزانہ ہے کہ دوست دشمن یگانہ بیگانہ ہر ایک سکا پروانہ ہے **اشعار** اللہ اللہ این چہ شیرین نام ؛ شیر و شکر مے شود جانم تمام ؛ اللہ اللہ مستم از نام خدا۔ مے چکد از ہر رگم راوق جدا ؛ اللہ اللہ انت لی نعم الوکیل ؛ انت ربی انت بی یا جلیل ؛ اللہ اللہ گو برو تا سقف عرش ؛ پیش معراج تو گردد چرخ فرش ؛ اللہ اللہ این چہ نام خوش مذاق ؛ ... جان را رواق **حدیث** جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کی ترغیب کی تو بقدر استعداد اور فراخ حوصلہ ہر ایک اپنا مال لاتا تھا حضرت فرماتے تھے مَا خَلَّفْتَ لِعِيَالِكَ اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا کوئی ربع کوئی ثلث کوئی نصف بتاتا تھا جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سب مال اُٹھالائے تو بدستور حضرت نے استفسار فرمایا مَا خَلَّفْتَ لِعِيَالِكَ تو نے اپنے بچوں کے لئے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ **سبحان اللہ** اہلبیت کی کچھ اور ہی شان ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی جان تک اللہ کے رستہ میں نثار کردی۔ جان ایک نہایت عمدہ چیز ہے مال کی اسکے آگے کچھ حقیقت نہیں روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سوئے کہ اگر خدا نکردہ کفار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قصد کریں تو میں آپ پر سے اپنی جان قربان کردوں حق تعالے نے حضرت جبرئیل اور میکائیل

بعض اس عالی ہمت کا نام ... اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں ۱۲

علیہما السلام سے فرمایا کہ تمہارے درمیان میں نے برادری کی اور ایک کی عمر دوسرے سے بڑی کی تم میں
ایسا کون ہے کہ اپنی جان دوسرے کے لیے دیدے جیسا اسوقت علیؑ نے کیا ہے میں نے اسکو محمدؐ کے ساتھ برادری دی
سو اسنے اپنی جان فدا کر رکھی ہے دیکھو اپنے بھائی کی جگہہ سو رہا ہے تم دونو جاؤ اور اسکو دشمن سے بچاؤ۔ دونو
آئے جبرئیل علیہ السلام سرہانے اور میکائیل علیہ السلام پائنتی کھڑے ہوئے کہتے تھے تیرے اس حوصلہ عالی
پر ہزار آفرین ہے اے فرزند ابوطالب کے۔ خدائے تعالے اپنے فرشتوں کے ساتھ تیری ذات سے فخر کرتا ہے
اور یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ **سبحان اللہ** ان
لوگونکو اللہ سے کیا محبت تھی ایک ہم لوگ ہیں کہ دو خشک روٹیوں پر اسکے نام کو فراموش کر رکھا ہے
الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے دیندار بندگان خاص امرائے صالحین اور تخصیص کی اولاد میں سے موجود ہیں کہ محبت الہی نے انپر یہانتک
ترقی کی ہے کہ ہر کاروبار میں اسیکا واسطہ اور اسی کا ذکر مقدم سمجھا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو بمقابلہ حکم
اللہ و رسول بالکل مٹا دیا میں بھی انکا نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ **حضرت**
عالیجناب ممدوح الالقاب میر ریاض علیصاحب خلف الرشید میر انتظام علیصاحب
مرحوم رئیس اعظم فریدآباد۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا
آپ سید سندی۔ بڑے ملنسار۔ عابد۔ مرتاض۔ پابند صوم و صلوۃ۔ متقی۔ بڑے فیاض۔ شریعت نواز
قدردان علمار و فضلار۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ بامروت آدمی ہیں۔ علمار کے ساتھ
بڑی فراخ دلی اور کشادہ پیشانی سے سلوک ہوتے ہیں کار خیر کیطرف بہت خیال ہے **فقیر** بھی رئیس صاحب
کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللَّهُ قُلُوبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى أَعْمَالَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

بیان عاملان قرآن و عابدان بنی اسرائیل

حکایت ریاض القدس میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن زید نے ایک فقیر دلگیر کو دیکھا کہ راہ میں پڑا ہے
نہ آنکھ ہے نہ کان ہاتھ ہیں نہ پاؤں بفصاحت تمام شکر ادا کرتا ہے اور بار بار کہتا ہے کہ مجھپر بڑی اللہ کی
نعمت ہے عبد اللہ نے کہا اے بندہ خدا شکرگذاری کے اسباب تیری ذات میں یکقلم مفقود ہیں تو کس چیز پر
اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہا اے بطال تو عجب نادان ہے اللہ نے جو مجھپر عنایت کی کسی پر کی ہوگی کیونکہ مجھسے معصیت

گو الات اختراع فرماے اگر آنکھ ہوتی میں بری چیز کو دیکھتا اگر کان ہوتے میں بری بات سنتا اگر ہات ہوتے اُنسے بری چیز پکڑتا یا ناحق کسیکو مارتا - اگر پاؤں ہوتے بُرے کام کیطرف دوڑتا شکر کرتا ہوں کہ اللہ کا یہ فضل کیا کم ہے کہ دل میرا سلامت ہے - اور زبان میری اُسکا شکر ادا کرتی ہے تا فردائے قیامت شکر گذار دل میں حق پاؤں **حکایت** شیخ ذو النون نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ پڑا سسکتا ہے فرمایا اَنْتَ مُحِبٌّ کیا تو عاشق ہے بولا - بلی - ہاں میں عاشق ہوں فرمایا کہ تیرا محبوب تجھ سے موافق ہے یا مخالف - کہا موافق ہے - فرمایا - نزدیک ہے یا دور - کہا نزدیک ہے - فرمایا اگر محبوب موافق قریب ہے یہ ضعف و ناتوانی نہایت عجیب - کہا یَا بَطَّالُ اَمَا عَرَفْتَ اَنَّ عَذَابَ الْقُرْبِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْبُعْدِ ہ عاشقانرا در فراق و در وصال ؛ حال چون با یکشیدن مال مال ؛ سوز وصل از سوز ہجران صعب تر ؛ در بیان قصہ شو تکرہ ؛ چونکہ ہنگام مناجات آمدے ؛ پاکو بان سوے میقات آمدے ؛ در فراقش ذوق دیگر سالکا ؛ در وصالش خرمی صاعقا ؛ در فراقش ہمہ جوشش ہمین ؛ در وصال افتادہ مدہوشش ہمین ؛ در فراق صبر خود کار دل ست ؛ در وصالش صبر کردن مشکل ست ؛ تا کہ پروانہ جدا از شمع بود ؛ خاطر از سوز نہانی جمع بود ؛ چونکہ با شمعش وصال آمد پدید ؛ ہین جیاں بر جان آں مسکین رسید ؛ سوخت خود را تا بہ کلی شمع شد ؛ تفرقہ بگذاشت عین جمع شد ؛ تا جمال شمع را افروختند ؛ ہستی پروانہ یا سا سوختند ؛ در ظہور نور آن شمع طراز حاصل پروانہ سوزست و گدازست - **حکایت** ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک عابد کو صحرا میں دیکھا کہ پلے سرے کی ریاضت اور مجاہدہ میں مصروف ہے اور پرندہائے ہوا اور چرندہائے صحرا اُسکے ساتھ مانوس آپ اُسکا اعزاز بجا لائے حکم پہنچا کہ اسے موسیٰ یہ مرد باوجود اس عبادت اور ریاضت کے دوزخی ہے آپکا رنگ فق ہوا عابد کو یہ مضمون سنایا عابد نے کہا اے موسیٰ اندیشہ کا مقام نہیں ہے جبتک میرے دم میں دم ہے اُسکی یاد میں خوش و خورم ہوں من بعد پھر وہ جہاں بھیجیگا میں راضی ہوں - اُسیوقت حکم پہنچا اے موسیٰ یہ بھی ہے راضی ہوا اب میں نے اسپر بہشت واجب کی - سو منو مقام غور ہے کہ جو شخص ایسا دوزخی ہو اور پھر رضا بالقضا ہو جائے ہم بھی اگر راضی برضا اور صابر بہ بلا اور شاکر بہ نعما ہوں اور عقبی میں

فائز بلقا ورضا ہوجائیں کیا عجب ہے - الحمد للہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے دیندار موجود ہیں جو حکام الٰہی ایسے رضا بالقضا راضی ہو گئے ہیں کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے باوجود ایسے محکمہ کی ملازمت کے دیندار اور پابندی صوم وصلوٰۃ بہ نسبت اور لوگوں اس محکمہ کے انکو افضل الناس ہی کہا جائیگا تو درست ہے چنانچہ

حضرت عالیجناب فیضمآب سجاد تعلیخانصاحب خلف الرشید صفدر جنگ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر

جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات عطا فرمائی ہیں میرے سے بیان نہیں ہوسکتیں آپ دیندار پابند صوم وصلوٰۃ - تہجد گذار - خدا ترس - فیاض - متین - کم گو - عادل - متواضع - بڑے صاحب مروت ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - علما کے آپ بڑے قدر دان ہیں - برتاؤ آپکا بڑا عمدہ ہے جو مقام کو آپ نے چھوا وہاں کی رعایا چشم براہ ہی - قطع نظر اسکے آپ نے ملازمین ماتحت کو - احکام اسلام کا اکثر حکم کرتے رہتے ہیں - اسوقت آپ تھانہ بیرون الضلع رہتک میں مقیم ہیں فقیر بھی آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے

شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

فضیلت علماء امت محمدیہ

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ **ترجمہ** علما امت میری کے مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ہیں یعنی میری امت کے عالم ایسے ہیں جیسے کہ بنی اسرائیل کے پیغمبر اگر اس حدیث سے یہ مطلب سمجھا جائے کہ علمائے امت محمدیہ مراتب ومناسب میں مثل موسیٰ عیسیٰ وہارون علیہم السلام وغیرہ وغیرہ کے ہیں یہ منشا ہمارے رسول خدا کا نہیں بلکہ منشاء جناب سید عالم کا علمائے امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے یہ ہے کہ میری امت کے علما سے ایسی ہدایت بندگان خدا کو ہوگی جیسے کہ انبیاء بنی اسرائیل سے ہوئی ہے

فقیر کہتا ہے ہمارے نبی علیہ السلام کی امت میں مختلف استعداد کے لوگ ہیں جنکے چار مرتبہ ہیں (۱) عام لوگ ہیں جنکو خدا ورسول کا کلام پڑھکر سنایا جاتا ہے - اسی لیے فرمایا - يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ (۲) مرتبہ علماء ظاہریہ (۳) مرتبہ خاص لوگوں کا ہے - انکو وہ کتاب سکھائی جاتی ہے یہی عام علما کا مرتبہ ہے اور بعض کو حکمت یعنی شریعت کے اسرار بتلائے جاتے ہیں - یہ مرتبہ علماء مجتہدین کا ہے - ان دو گروہ کیلئے - وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ فرمایا اور اس لیے کہ اگر نبی کی امت میں یہ دو گروہ نہوں تو

تو اسکی ہدایت کا سلسلہ بعد اسکے منقطع ہو جاوے چونکہ جس رسول کے لئے حضرت ابراہیم یہ دعا کرتے ہیں
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ
وہ رسول ختم المرسلین ہیں انکے بعد نبی کے آنیکی حاجت نہیں اسلئے انکے وارث علماء و ائمہ مجتہدین
ہونے چاہئیں کہ انکے بعد اس سلسلہ ہدایت کو قایم رکھیں اسلئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ف یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ظاہر الفاظ قرآن کے معنی
کے علاوہ اور بھی وہ کچھ اسرار قرآن میں ہیں کہ جو خاص لوگوں کا حصہ ہے جو نئی روشنی کے لوگ اسکو نہیں
پہنچ سکتے اور یہ امر بدیہی ہے اسلئے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کی اس علم دین میں حاصل کرنے میں مختلف
حالات ہیں (رواہ البخاری) پس وہ جو بعض جہلا صرف ظاہری مطلب پر انحصار کر کے ان
لوگوں کی فضیلت کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن کے سمجھنے کے لئے کیا چاہیئے وہ بیخبر ہیں
(۴) مرتبہ اخص الخواص لوگوں کا ہے کہ جنکا جوہر روح آئینہ کیطرح برکت نبی علیہ السلام سے پاک اور
صاف ہی اور اسمیں پورا پورا انوار نبوت کا انعکاس ہوتا ہے کہ جسطرح آئینہ میں ہو بہو باہر کی چیز دکھائی
دیتی ہے۔ یہ لوگ نبی کے قائم مقام ہوتے ہیں جنکو اولیاء اللہ کہتے ہیں سو انکے لئے وَيُزَكِّيهِمْ فرمایا
یہ لوگ صحابہ میں تو عموماً تھے کہ بعد حضرت کے ان لوگوں کے فیض سے جہان منور ہو گیا۔ الحمدللہ اس
زمانہ میں بھی ایسے علماء صالحین موجود ہیں کہ جنکی ذات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے
جیسے کہ پٹیالہ میں ہمارے ذی عزت مقتدر عالیجناب معلے القاب بدر الصلحاء و فخر العلماء رئیس
المسلمین حامی دین متین سید المرسلین شمس العلماء اکمل الکملاء شریعت پناہ حقیقت آگاہ رہنمائے
آفاق حضرت مولانا و مخدومنا مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب محدث و مفتی و سلطان الواعظین ریاست
پٹیالہ دام فیضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر
ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو حیران فکر میں زن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا
یہ حضرت جامع کمالات صوری و معنوی اور نکتہ سنج حدیث نبوی ہیں آپ کے اظہار اوصاف میں
نہ زبان کو طاقت تقریر اور نہ قلم کو یارائے تحریر دلائل عقلیہ اور فنون حکمیہ کو آپ طبع وقاد سے اعتبار

اور علوم ادبیہ کو آپکی زبانِدانی سے افتخار۔ خلق و حلم کا کچھ حساب نہیں سحر البیانی نے زمیں و
زمیں پر آپکا جواب نہیں اللہ جل جلالہٗ نے اُس شہر میں ایسے ہادی اور حامی اسلام و المسلمین کو مقیم
کردیا کہ جس شہر میں اسوئے شرک و کفر کے دوسری بات نہ تھی وہ وہ اعتقاد باطلہ وہ وہ خیالات
فاسدہ خرابی در خرابی پیچ در پیچ جہالت پر جہالت نہ عقیدہ صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ
نہ افعال پسندیدہ نہ لیاقت نہ اہلیت نہ آدمیت نہ انسانیت نہ ادب نہ آداب نہ اچھی گفتگو
نہ اچھی رفتار ایسے لوگونکو آپکی صحبت نے رشک علماء و فضلاء و حکماء و عقلاء بنا دیا اللہ اللہ آپکی صحبت
نے انکی طبیعتوں کو ایسا بدل دیا گویا جیسے کہ کسی نے سحر کردیا بجائے غیر اللہ انکا یار قرآن بنادیا ایسے شہر
میں نماز اور جمعہ جماعت کا ہونا کہ جمعہ کو جامع مسجد میں پانسو آدمی موجود ہیں یہ صرف آپکی ذات کا فیض
ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی نمازی ہوگئے اور دن بدن ترقی اسلام ہوتی چلی جاتی ہے انکی
وعظ میں اللہ نے وہ تاثیر رکھی ہے کہ ہزاروں کو ہدایت ہوگئی آپکا کلام وہ پُر تاثیر ہے کہ سینۂ عرفان کو
پھیرتا چلا جاتا ہے بہر حال آپکی ذات فیض آیات سے ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے آپکی ذات فی زمانا
بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے آپکا ہونا اسوقت مغتنمات میں سے
ہے فقیر بھی مولانا ے موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَھَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی
قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی عَمَلَکَ فِیْ عَمَلِ الْاَخْیَارِ اور **کانپور** میں **حضرت بدر الصلحاء**
عالم العلماء افضل الفضلاء سردار الواعظین مولانا مولوی حاجی حافظ **اشرف علی** صاحب واعظ جامع مسجد
کانپور دام فیوضہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو طاقت نہیں
کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے۔ حق سبحانہ تعالے نے اُس شہر میں ایسے ہادی و حامی اسلام
والمسلمین کو مقیم کردیا کہ جنکے وعظ میں اللہ نے ایسی برکت دی ہے کہ اسوقت ہزاروں بے نمازی
نمازی ہوگئے ہر محلہ میں نماز کا ایک جوش ہے ایک دوسرے کو نماز کی ہدایت کرتا ہے جسکو نہیں آتی انکو بتلاتا
ہے شہر میں اُن مسجدوں میں جنمیں پانچ وقتوں میں شاید ایک وقت بھی دو ایک نمازی کی صورت بھی
نہیں دکھائی دیتی تھی اب اُن مسجدوں میں ایسی بڑی جماعت نمازیوں کی نظر آتی ہے کہ جگہ نہیں ملتی

کمہاروں کی بہاں لوٹے وضو کے دستیاب نہیں ہوتے مولانا کی ہمت پر ہزار آفریں ہے فقیر بھی مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **صاحب خلق محمدی** تابع شریعت احمدی اشرف العظام افضل الکرام ملک سیرت فرشتہ صورت ہادی شریعت عمدۃ الواعظین حضرت مولانا مولوی قاضی **محمد وزیر الدین** صاحب. واعظ **جامع مسجد دہلی** دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں قلم کو کہاں طاقت کہ تحریر کرے آپ اعلے درجہ کے واعظ ہیں آپکا کلام نہایت پرتاثیر ہے آپکے وعظ میں لوگوں پر رقت طاری ہوجاتی ہے آپ کی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے۔ ہزارہا بندگان خدا کو فیض ہے دن رات احکام اسلام میں سرگرم رہتے ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ اسلامیہ موسومہ مخزن العلوم جاری کیا ہے جو قریب لال چاہ کے ہے بہرحال فی زمانا آپ ہی مغتنمات میں سے ہیں فقیر بھی آپکا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ زبدۃ **فقہا جہاں** اصلح صلحا زمان اعرف العرفا رفاضل الفضلا رفقیہ بے بدل مفتی بے مثل محقق مسائل دین حضرت مولانا مولوی مفتی رحیم بخش صاحب المشہور مولانا محمد مسعود صاحب مفتی دہلی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان انکا بہت دشوار ہے۔ آپ دہلی میں اعلے درجہ کے فقیہ اور مفتی ہیں آپ کی ذات سے بہت فیض جاری ہے۔ آپ صاحب نسبت صاحب دل۔ عابد۔ عارف باللہ۔ مرتاض۔ دیندار متقی۔ پرہیزگار۔ صاحب عزت۔ پیر کامل۔ ہادی طریقت۔ آپ پیش امام مسجد فتحپوری ہیں۔ آپ کی ذات سے فیض باطنی بہت جاری ہے۔ بڑے بڑے رؤسا آپکے مرید ہیں حسن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال فی زمانا آپکا دم لبا غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ **جامع فضائل ظاہری و باطنی** و مجمع کمالات صوری و معنوی فخر الواعظین و محدثین حضرت مولانا مولوی عبد العزیز

صاحب لدھیانوی واعظ جامع مسجد لدھیانہ دام فیوضہم - جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عنایت فرمائی ہیں انکا بیان کرنا مشکل ہے آپ ہمہ صفت موصوف ہیں خصوصًا علم فقہ و حدیث و تفسیر میں مشہور و معروف ہیں - آپ بڑے صاحب عزت - صاحب دل - صاحب نسبت ہیں - آپکی ذات سے مذہب حنفیہ کو بڑی تقویت ہے آپکا بیان گویا سحر البیان ہے - آپکا کلام نہایت پُر درد ہے - آپکی وجہ سے پنجاب کو رونق ہے بہرحال فی زمانہ آپکا دم ہی غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ - **الکلام** سبحان اللہ کیا واعظ ہے اس واعظ کی مجلس میں ایک عالم خلقت جمع ہے اُسکے کلمات پند آمیز کی تاثیر سے دل پژمردہ کو فرحت اور روح کو تازگی و لذت حاصل ہوتی ہے - کسیکو وہ واعظ ثواب کی رغبت اور نعماے جنت کی یاد دلاتا ہے کہ جہاں عقل کا بھی قافیہ تنگ ہے **بیان جنت** کما قال اللّٰہ تعالیٰ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** پس نہیں جانتا کوئی جی کیا چھپایا گیا ہے واسطے اُنکے ٹھنڈک آنکھوں سے بدلا اُس چیز کا کرتے تھے کرتے - اسیطرح حدیث قدسی میں وارد ہے قال اللّٰہ تعالیٰ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ (رواہ البخاری و مسلم) **ترجمہ** میں نے تیار رکھی ہیں اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں کہ نہ انکو آنکھ نے دیکھا نہ کان نے سُنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر خطرے گذرے **فقیر** کہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم تمکو پوری پوری توفیق اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے اور بطفیل اپنے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتمہ بالخیر کرے پھر تو نعماے جنت کے مہمان ہوسکتے ہیں **سبحان اللہ** نعما جنت ایک عجیب نعمت ہے انشاء اللہ مہمان ہونگے -

بیان دوزخ

حدیث میں منقول ہے کہ جب حضرت آدمؑ کو خدا نے دنیا میں بھیجا تو جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ مالک دوزخ سے تھوڑی سی آگ مانگ کر آدمؑ کیواسطے لیجاؤ وہ کھانا پکائیں - جبرئیل نے مالک سے آگ طلب کی - مالک نے کہا کتنی آگ چاہیے - جبرئیلؑ نے کہا چیونٹی کے برابر مالک نے کہا اسقدر آگ دنیا میں جائیگی تو زمین و آسمان

سب جل جائینگے کہا آدمی چیونٹی کے برابر بہی - مالک نے کہا اسقدر آگ بہی اگر دنیا میں جائیگی تو ایک قطرہ پانیکا نہ برسیگا اور گہاس بہی زمین سے نہ اگیگی - آخر جبرئیل نے درگاہ خدا میں عرض کی کہ کسقدر آگ لوں حکم ہوا بقدر ایک ذرہ کے جبرئیل نے بموجب حکم ایک ذرہ آگ دوزخ سے لیکر ستر مرتبہ ستر نہروں میں غوطہ دیکر دنیا کی ایک پہاڑ کی چوٹی پر لاکر رکہدی وہ آگ تمام پہاڑ کو جلا کے پہر دوزخ میں چلی گئی اُس آگ کی حرارت جو پتہروں میں باقی رہگئی اُسی سے تمام دنیا میں یہ آگ پہیلی ہے **فقیر** کہتا ہے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے گناہوں کو سہل نسمجہیں اور یہ خیال نکریں کہ آخر جہنم سے نجات پائینگے اور بہشت میں جائینگے کیونکہ ہزاروں برس جہنم میں رہنا اور معذب ہونا کہانکا تہوڑا ہے۔

نمازِ عشا سے پہلے سونے کی بُرائی

حدیث جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان میں سوتا ہے حضرت اُس سے بہت خفا ہیں خدا کے یہاں سے اسکو بہت بڑا عذاب ہوگا - فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوزخ میں ایک دریا ہے پانی اُسکا نہایت سیاہ اور زہر قاتل بودار ہے اگر ایک قطرہ بہی اُس پانی کا دنیا میں ڈالا جاوے تو تمام دریا جہان کے بدبودار ہوجاویں اور تمام بندگان خدا اُسکی بو سے مرجاویں پس قیامت کو وہ پانی اُنکو پلایا جاویگا جو درمیان مغرب اور عشا کے سوتے ہیں - حضرت نے اسلئے تاکید فرمائی ہے کہ فرشتہ بعد نماز عشا کے وقت بندوں نیکوں اور بدوں کے آسمان پر لیجاتے ہیں اور جناب باری میں عرض کرتے ہیں - پس جو شخص مغرب اور عشا کے درمیان سوتا ہے اُسپر لعنت کرتے ہیں اور کہتے ہیں تیرے لئے دوزخ لائق ہے - جیسے تو نے اللہ اور رسول کا خلاف کیا **فقیر** کہتا ہے عقلمندوں کو عبرت ہونی چاہیئے کہ اس خلاف رسول اللہ میں کیسا کچہہ عذاب ہے - جو شخص اسکو پڑہے وہ اپنے دوست احباب و عزیز و اقارب کو ضرور اس سے مطلع کرے -

در بیان اہل اللہ

حکایت قصب البان موصلی رحمۃ اللہ علیہ نماز نہیں پڑہتے تہے - قاضی شہر انکا منکر تہا اسلئے کہ یہ نماز نہیں پڑہتے ایکروز ایک کوچہ میں قاضی کو قصب البان سامنے سے آتے ہوئے نظر پڑے اسکے دل میں خیال آیا کہ اسکو پکڑ کر حاکم کے پاس لیجا کر سزا دلواؤں ناگاہ قاضی نے دیکہا کہ ایک پہلو

چلا آتا ہے قصب البیان جب کچھ اور آگے آیا تو دیکھا ایک اعرابی ہے جب یہ نزدیک پہنچا تو دیکھا
ایک علامہ فقیہ ہے جب قاضی انکے پاس پہنچے تو کہا اے قاضی کونسے قصب البیان کو حاکم کے پاس لیجائیگا اور اسکو سزا
دلائیگا قاضی نے توبہ کی اور مرید ہو گیا۔ **حکایت ہے** شیخ عبداللہ یافعی ناقل ہیں کہ ایک فقیر نماز
نہیں پڑھتا تھا۔ ایکروز ایک فقیہ نے جو قاضی وقت تھا کہا اُٹھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ فقیر اُٹھا اور نماز
میں شامل ہو گیا قاضی بھی اسکے پہلو میں تھا۔ اول رکعت میں دیکھا کہ فقیر نہیں ایک عالم ہے دوسری رکعت میں
ایک فقیہ دیکھا تیسری رکعت میں ایک اعرابی دیکھا چوتھی رکعت میں ایک بزرگ پاکیزہ صورت دیکھا جب سلام
پھیرا تو دیکھا وہی فقیر ہے جو چہار کس بحالت نماز دیکھے تھے انکا مطلق نشان نہیں فقیر نے قاضی کیطرف
دیکھکر تبسم کیا اور کہا کسطے تیرے ساتھ نماز پڑھی **فقیر** کہتا ہے یہ لوگ درجہ ابدالی کا رکھتے ہیں ہر وقت
محبت رسول اللہ میں مستغرق رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انکو کیا روحانی طاقت عنایت فرمائی ہے یہ محض اطاعت
رسول اللہ کا سبب ہے **الحاصل چھٹی مجلس میں** ایک عابد نورانی چہرہ بیٹھا ہوا ہے اور وہ عابد ورد و وظائف
اور نوافل میں ایسا مشغول ہے کہ دنیا و مافیہا سے کچھ خبر نہیں ہے صبح سے شام اور شام سے صبح تک تلاوت
قرآن میں مشغول ہے اور اوراد و اذکار کی کثرت سے فرشتہائے آسمان اور اہل زمین اس عابد کی مجلس سے
اُنسیت حاصل کر رہے ہیں واہ کیا عابد ہے کہ خدا بھی عاشق ہو رہا ہے اور اپنی زبان قدرت سے فرما رہا ہے
یا عبدی انت عشقی و محبتی و انا عشقک و محبتک **ترجمہ** اے بندے میرے محمد تو عاشق اور محبوب
میرا ہے اور میں عاشق اور محبوب تیرا ہوں اور فرشتوں کو حکم ہو رہا ہے دیکھو تو عابد اسکو کہتے ہیں کہ ہمارے
ذکر میں ایسا محو ہو رہا ہے کہ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہیں۔ دور دور سے ہزارہا عابد در دولت پر حاضر ہو
وہ عابد سبکو ذکرات کے نفلوں کے اذکار انکی کیفیت تعلیم کر رہا ہے اور کبھی یہ ارشاد کرتا ہے کہ خدا
سے دعا مانگا کرو اسلئے کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ تھوڑی سی بات میں انسان سمجھتا ہے
کہ جب اسنے نہایت عجز و انکساری سے ہاتھ پھیلائے کہ خداوندا میں تیرا بندہ گنہگار ہوں بس آدمی ہو گیا۔ کیسلئے کہ
اسوقت ایک روحانی نیاز اور ارتباط پیدا ہوتا ہے جو بہت سی عبادت سے نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ہمارے
نبی علیہ السلام نے دعا کو عبادت کا مغز فرمایا۔ اسی لئے ہر عبادت کے ساتھ دعا کا مانگنا۔ اسلام

میں لازم اور قرار دیا گیا نماز پنجگانہ کے بعد ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام دعا مانگا
کرتے تھے اور سب انبیاء اکثر اوقات دعا کرتے تھے اسلئے حکیموں کا قول ہے کہ جب بندہ دعا کرتا ہے تو
عرش الہی حرکت کرتا ہے یعنی بندہ اور خدا میں جو ایک واسطہ یا رابطہ ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور اسی لیے اسکے
بعد اکثر بندہ کا مقصود خدا تعالیٰ عطا فرماتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک جماعت حضرت جنید رحمۃ اللہ کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ایک آدمی ہمارے محلہ میں نہایت بدچلن رہتا ہے ہم اس سے بہت تنگ ہیں
اگر آپ ہمارے ساتھ تشریف لیچلیں تو اسکو سمجھائیں غرضکہ آپ تشریف لیگئے اور اسکو طلب کیا اور فرمایا کہ
یہ لوگ تیری بدچلنی سے تنگ ہیں تو اس محلہ سے کسی اور جگہ چلا جا اسنے عرض کیا حضرت میں کرایہ دار
نہیں ہوں میں نہ جاؤنگا۔ آپنے فرمایا میں تیرے حق میں بددعا کرونگا۔ اسنے عرض کیا وہانپر بھی میرا
ایک واسطہ ہے۔ فرمایا کیا واسطہ ہے۔ کہا میں اسکا گنہگار ہوں میں بھی عرض معروض کرونگا۔ لکھا ہے
کہ حضرت جنید نے بوقت معمولی اپنے جناب باری میں اسکے لئے بددعا کرنی چاہی قریب تھا کہ آپ
ہاتھ اٹھائیں غیب سے آواز آئی کہ اے جنید ہمنے اسکو نواز لیا۔ تو سمجھا نہیں اسنے کیا کہا تھا کہ ہمارا
بھی جناب باری میں ایک واسطہ ہے اسیوقت اسکو ہمنے اپنا کر لیا تم مت بددعا کرو لکھا ہے کہ صبح کو حضرت
جنید اسکے مکان پر تشریف لیگئے اور آواز دی وہ شخص مع تمام اہل وعیال باہر نکلا اور حضرت جنید
کے آگے گیا رو رو عرض کیا کہ یہ مکان اور عیال واطفال سب آپکے حوالہ ہے آپ نے فرمایا کیوں۔ عرض کیا خدا نے
میرے واسطے کچھ اور ہی عہدہ تجویز کر دیا ہے۔ میں اس کام کا نہ رہا۔ واہ کیا دعا ہے۔ ہاتھ پھیلاتے ہی اہل اللہ
ہو گیا۔ اور صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور دعا کرنا اور تمام عاشقانہ ہیئت بنا کے ادب کے ساتھ
اسکی جناب کبریائی میں جانا بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانا اللہ کے بندے ایسے بھی دیندار امراء
صالحین میں سے موجود ہیں کہ بعد نماز جناب باری میں کیسے گڑگڑاتے اور دعا کرتے ہیں میں بھی انکا
نام نامی بطور یادداشت اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ یقار ہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب**
ممدوح الالقاب بدر الصلحاء وقار الامراء منشی **شیخ باغ علی** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
گوجرانوالہ خلف الرشید منشی مبارک علی صاحب رئیس لدہیانہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے ذات بابرکات میں عطا ہوا

ہیں میں بیان نہیں کر سکتا نہ قلم میں طاقت ہے کہ تحریر کرے حسن و خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا
ہوں تو ایک کو ایک سے برتر پاتا ہوں آپ نہایت دیندار پابند صوم و صلوٰۃ ۔ دیانتدار امین ۔ دریا
دل ۔ بڑے فیاض ۔ سخی ۔ باذل ۔ سیر چشم ۔ حامی سلام ۔ عالی خاندان ۔ بزرگ زادہ ۔ عادل ۔
رحمدل ۔ خدا ترس عالی ہمت ۔ شریف نواز ۔ قدردان علماء و فضلاء ۔ خوش عقیدہ مسکین پرور
متواضع بامروت آدمی ہیں ۔ برتاؤ آپکا عمدہ ہے ۔ عدل آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ۔ ہر اد نے
و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے ۔ حضرت امیر ابن امیر ابن امیر ہیں مستغنیو
مسکینوں کے لئے اکسیر ہیں ۔ فی زمانا آپکا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی تشخیص صاحب موصوف کا تہ
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ ذَكّٰى اَعْمَالَكَ
فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ الغرض وہ عابد اپنے مریدوں کو احکام عبادت سے مطلع کر رہا ہے کہ معنی عبادت
ایک نہایت درجہ کی عاجزی و انکساری ہے فی الحقیقت عبادت کے معنے قربان ہونا ہے حکایت
ہے کہ ایک عورت صالحہ نماز میں جو مشغول ہوئی یہانتک کہ جناب باری میں ہمہ تن مستغرق ہو گئی لکھا ہے
کہ اسکا لڑکا سات ماہ کا اسکے روبرو لیٹا ہوا تھا ایک زاغ نے آکر اسکی دونوں آنکھیں چونچ
سے نکالدیں عورت نیکبخت بہمہ استقلال نماز میں مشغول رہی ذرا جنبش نہ کی دلمیں یہ خیال تھا کہ نماز ضائع
نہو لڑکا تلف ہو جائے تو کچھ پرواہ نہیں اُسی حالت میں جناب سرور کائنات علیہ السلام کی زیارت ہوئی
حضور صلی اللہ وعلیہ وسلم نے فرمایا اے عورت شاباش شاباش آفرین ہے اس عالی ہمتی اور استقلال
پر وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا
هُمْ يَحْزَنُوْنَ ترجمہ اور قایم رکھا نماز کو اور دی زکوٰۃ واسطے اُنکے ہے ثواب اُنکا نزدیک پروردگار
اُنکے سے اور نہیں خوف اوپر اُنکے اور نہ وہ غمگین ہونگے ۔ فرمایا اے عورت خدا نے تجکو تیرے پاس رحمت
نماز کے بھیجا ہے تو کیا چاہتی ہے عرض کیا حضور کے ساتھ حشر ہو فرمایا منظور اور کیا سوال کرتی ہے عرض
کیا آپ کی محبت فرمایا خدا اسے عنایت کرے اور کیا مانگتی ہے عرض کیا حضور کی ازواج مطہرات

کی زیارت - ارشاد ہوا یہ حاضر ہیں زیارت کرو اور کیا چاہتی ہے - عرض کیا صحابہ کرام کی بھی زیارت
چاہتی ہوں فرمایا بہت اچھا - اور بھی کچھ چاہتی ہے عرض کیا خاتمہ بالخیر - فرمایا منظور **سبحان اللہ**
کیا سر محمد رحمت للعالمین ہے **شعر** نبی تجھسا نہیں پیدا نہ مجھ سا پر گنہ پیدا ۞ سر شاہا عنایت ہو شفاعت
کی دعا مجھکو ۞ فرمایا حضرت نے تو نے اپنے لڑکے کیواسطے کچھ نہ کہا جسکے لیے میں رحمت ہو کر آیا ہوں -
عرض کیا یا رسول اللہ صلعم اللہ اور رسول کی محبت کے آگے اولاد کی محبت کیا چیز ہے - آپنے فرمایا اللہ اسکو
بینا کریگا لکھا ہے کہ جب وہ عورت نماز سے فارغ ہوئی جناب باری میں دعا کی کہ یا اللہ بطفیل جناب
سید المرسلین صلعم اسکو بینائی عطا کر - راوی لکھتا ہے کہ جب مینے آنکھ کے ڈھیلوں کو چشم خانہ میں رکھکر دعا
کی بحمد اللہ تعالے نے اسکو بینائی عطا فرمائی **فقیر** کہتا ہے محبت نہایت عمدہ چیز ہے کہ بگڑے ہوئے
کام بناتی ہے - دنیا خلوص پیدا کرے تب اس مہمانی جنت کے قابل ہوگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَأَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا **ترجمہ** تحفہ انکا یا دعا انکی اُس دن
کہ قبروں سے اٹھینگے یا وقت دخول جنت ملاقات کرینگے اُس سے سلام ہے - یعنی فرشتہ کہینگے یہ گھر تمکو
مبارک ہو **القصہ** عابد عالی حوصلہ اپنے مریدان خاص کو مطلع کر رہا ہے کہ کمالات انسانی گویا
انہی دو فقروں میں منحصر ہے **اول حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ** یعنی محبت دنیا کی اصل
تمام خطیات کی ہے کہ اگر محبت دنیا کی دلمیں مترسخ ہو اور اُس عالم باقی سے غفلت آوے
تو پھر کیا بدی نہیں ہوسکتی ہے **فقرہ دوم تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ حَسَنَةٍ** یعنی چھوڑنا دنیا کا
اصل کل حسنات کی ہے **نقل** ایک پیر اور ایک مرید باہم سفر کو چلے اثنا راہ میں ایک میدان وسیع
خطرناک میں ایک دو راہہ آیا مرید کو زر کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور اُسکے پاس کچھ روپے موجود تھے اُنکی وجہ
سے دو راہہ پر کھڑا ہوکر دلمیں سوچنے لگا کہ دونوں راہ میں سے کون سی راہ امن و امان کی ہوگی جو لوٹ
کھسوٹ سے بچونگا پیر کو چشم باطن سے معلوم ہوگیا کہ اسکے پاس روپیہ ہیں اور بخوف تلف ہو جانے
کی یہ راہ روی سے مجبور ناچار ہو رہا ہے فرمایا جو کچھ تیری بغل میں ہے اُسکو بغل سے نکالکر پھینکدے
[illegible] طالبان حق ہیں اُنکو سوائے ذات حق نہ آرزو

بہشت نہ غم دوزخ نہ کسی ثواب کے طالب نہ عذاب سے خائف فقط عشق ذات میں مستغرق اور محو رضائے مولا میں سرور شیت حق کے جام کے نشہ میں مخمور اور بیہوش رہتے ہیں **شعر** باغ و بہشت و سایہ طوبی و قصر و حور با خاک کوئے دوست برابر نمے کنم **فقیر** کہتا ہے اللہ و رسول کی الیسی طاعت بجالاؤ کہ جس سے توشہ آخرت حاصل ہو یہ دنیا اور مال دنیا سب ہیچ ہے **عبرت** جب ہم تنہا بیٹھکر آج سے سو برس تک کا گذشتہ زمانہ خیال میں لاتے ہیں تمام اُس عہد کے نامور با کمال اہل ملک یا جمال لوگوں کے تذکرے ہی دوسہری آنکھہ کے سامنے کہہ لیتے ہیں تو دل میں ایک ہوا سا اٹھتا ہے اور یہ عالم دریائے رواں کی موج معلوم ہوتا ہے کہ ہائے اُس عہد کے حسینوں اور شہ زوروں اور دولتمندوں اور رئیسوں امیروں غریبوں میں سے ایک ہی باقی نہیں کہ جس سے اُس عہد کا حال پوچھے ہر رات کو اسکا نمونہ دیکھتے ہیں کہ سناٹا ہوتا ہے کہیں سے آواز نہیں آتی بازار اور شہر اجاڑ معلوم ہوتا ہے مگر دلکو عبرت نہیں ہوتی کیا معنی صحبت اچھی نہیں **سبحان اللہ**۔ صحبت فقرا کا فیض و فائدہ عجیب نفع خیز اور فائدہ مند ہے جسکو خدا جہان آفرین بلند اقبال اور خوش طالع پیدا کرتا ہے اُسکے دل میں فقرا کی صحبت کا خیال ڈالتا ہے وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ الْفُقَرَاءِ **ترجمہ** جو شخص ارادہ کرے اس بات کا کہ بیٹھے ساتھ اللہ کے اسکو چاہیئے کہ بیٹھے ساتھ فقیروں کے **حضرت عباسؓ** سے نقل ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا۔ اولیاء اللہ کون ہیں فرمایا اَلَّذِیْنَ اِذَا رَاَءُھُمْ ذُکِرَ اللّٰہُ یعنی وہ لوگ ہیں جب اُنکو کوئی دیکھے حق تعالےٰ کو یاد آوے۔

دربیان تصوف

بیان طریقہ صوفیہ کا ہم سے کیا ہو سکتا ہے کہ تصوف ایک بہت بڑا علم ہے اور اسمیں باتیں بہت بہت نازک ہیں کہ درمیان کفر اور اسلام کے ایک فرق باریک رہجاتا ہے مگر تمام خلاصہ اس طریقہ کا کہ موضوع اس فن شریف کا خدا شناسی ہے اور اسی طریق کے لوگوں کے دیکھنے سے یہ قول صادق آتا ہے کہ مسلمانی در کتاب و مسلمانان در گور اور عشق توحید آلہی کی اسقدر ہے کہ خود فراموشی یعنی اپنی ذات کا کچھ خیال نہیں رہتا ہے **الغرض** یہ فیض محمدی احمد کو ایک خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام کو اور باقی دوازدہ امام کو پہنچا انکے طفیل سے اولیاء اللہ اُسی کاسۂ شراب تجلی سے سیراب ہوئے حسب قول وَلِلْعَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ **ترجمہ** یعنی کریموں

کے پیالے سے زمین کو بھی کچھ حصہ آخر میں شراب کا ملتا ہے - کاملین اور اہل اللہ جو امت محمدیہ میں
گذرے ہیں انکا کچھ بیان نہیں ہو سکتا - الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے اہل اللہ صوفیان کرام
میں سے موجود ہیں جنکے دیکھنے سے حق یاد آتا ہے جیسے کہ ہمارے ذی عزت سجادہ نشین ردولی
شریف حضرت عالیجناب شیخ المشائخ بدر الصلحاء عظام او قار الصوفیہ کرام
حضرت التفات احمد صاحب تخلص چشتی صابری ردولوی دام فیوضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالے
نے ذات بابرکات و فیض آیات میں عطا فرمائی ہیں - قلم تحریر نہیں کر سکتی - آپ حاجی حرمین شریفین
عارف باللہ - سراج الصوفیہ - فخر خاندان چشتیہ صابریہ - عابد - زاہد - ذاکر - شاغل - مرتاض
سیاح - سخی - سیر چشم - دریائے معرفت - باذل - فیاض صاحب مروت - فقراء و علما کی عزت - مسکین پرور
دستگیر بیکسان - صاحب کرامات وسیع - آپ بڑے سخنور سخن سنج - سخنداں - آپکی رسیلی رسیلی باتیں
سینہ عرفان کو چیرتی چلی جاتی ہیں - آپ کی ذات سے بندگان خدا یعنی فقرا و علماء کو بہت فیض ہے
جو شخص فقرا یا علماء میں سے قدمبوسی کیواسطے حاضر ہوتا ہے نہایت تواضع و تکریم سے پیش آتے ہیں
حسب لیاقت بوقت رخصت سلوک ہوتے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے
طبیعت بہ تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپ کے لطف
کرم کا مداح ہے - حضرت شیخ المشائخ عالم ربانی حضرت شیخ احمد عبد الحق صاحب توشہ ردولوی قدس
سرہ آپ کے جد امجد ہیں - اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی بزرگوں سے زیب و زینت اسلام ہے - فی زمانا آپکا دم
بہت غنیمت ہے فقیر بھی حضرت شیخ المشائخ کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ
فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَکّٰی اَعْمَالَکَ فِیْ اَعْمَالِ الْاَخْیَارِ **الغرض** وہ عابد اپنے مریدونکو تعلیم توکل
فرماتے ہیں کما قال اللہ تعالے وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ **ترجمہ** یعنی جو شخص اللہ تعالے
پر توکل کرتا ہے اسکے واسطے اللہ بس ہے **حدیث** فرمایا رسول خدا نے کہ میری امت میں سے ستر
ہزار آدمی بےحساب جنت میں جاوینگے صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہونگے فرمایا کہ جو منتر
اور داغ اور فال پر کاربند نہیں ہوتے ہیں بلکہ وہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تب عکاشہ نے اٹھکر

 عرض

عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا فرمائیے کہ میں بھی انہیں سے ہوں آپنے دعا فرمائی پھر ایک اور صحابی نے اٹھکر
عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ میرے لیئے بھی دعا کریں آپنے فرمایا سبقت لے گیا اس امر میں عکاشہ **حکایت**
نقل ہے کہ خراسان میں کوئی سلطان ابراہیم ادہم کا عزیز قریب انتقال کر گیا اور بہت مال کل حلال سے
چھوڑ گیا اور سوائے ابراہیم رحمۃ اللہ کے اور کوئی اسکا وارث نہ تھا ابراہیم اس خیال سے اسطرف کو چلے کہ اس مال کو
صرف کروں مبادا کوئی مصارف بیجا میں صرف کرے راہ میں قدرت الٰہی نے عجب تماشا دکھلایا کیا دیکھتے ہیں کہ دریا کے
کنارے ایک جانور اندھا بیٹھا ہے اور مینڈک دریا سے منہ میں کیڑا لاتا ہے اور اسکو کھلاتا ہے ابراہیم متحیر ہوکے
ہمراہیوں سے کہنے لگے تمنے قدرت خدا کا تماشا دیکھا۔ پس ہمیں اب خراسان کا جانا موقوف رکھنا اللہ پر بھروسا
کیا اگر ہمارے مقسوم میں ہے تو از خود آجاویگا ہمارے جانیکی کچھ حاجت نہیں پھر جوش میں آکر تین دن تک
جنگل میں پہونچے پیاسے تھے کسی مقام پر پانی نہ پایا ناگاہ ایک کنواں ملا اسمیں ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پھر ڈالا
دینار سے بھرا پایا پھر ڈالا جواہر سے بھرا آیا تب ابراہیم نے کہا مجھکو زر و جواہر کی کچھ آرزو نہیں صرف
وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی کہ اے ابراہیم تو نے زر و جواہر خراسان کا چھوڑ کر
ہمارے اوپر بھروسا کیا ہمنے اسکے بدلے زر و جواہر سے بھرا کنواں بھر دیا کہا اور لگا جہاں تیرا جی چاہے اٹھا۔
حکایت نقل ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اللہ کے نام پر بھروسا کرکے موسیٰ علیہ السلام کو
ایک صندوق میں چاروں طرف تال لگا کر اور خوب مضبوط کرکے اس چاند سی صورت کو چھپا دیا اور
خدا کے نام پر دریائے نیل میں صندوق ڈال دیا ڈال تو دیا مگر دل کا اللہ ہی مالک تھا زار زار روتی تھیں اور یہ کہتی تھیں
سہ میروی میرود جانم بتو خوش برو فاللہ خیر حافظا۔ آپکی پیدائش اور پرورش اور سرگذشت عبرت
کا باعث ہے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو دشمن کے ہاتھ سے پرورش کرا دیا۔ **فقیر** کہتا ہے کہ فرمایا حضرت نے
تم لوگ ایسا توکل اپنے اللہ پر کرو جیسے جانوروں کا توکل خدا پر کوئی جانور ہم تم سے کھیتی کرتے یا سوداگری
کرتے یا کیمیا بناتے یا ذخیرہ جمع کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور آپ صاحبوں نے بغور دیکھا ہوگا کہ جو جانور
ہم رکھتے ہیں وہ کیسے دبلے اور کمزور رہتے ہیں حالانکہ خوراک بھی انکو اچھی ملتی ہے۔ برخلاف جنگلی جانوروں کے
کہ وہ کیسے فربہ اور تیار رہتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ انکا توکل خدا پر ہے **واضح** رہے کہ

توکل تین قسم پر ہے (۱) جیسے توکل مردہ کا زندونپر جو چاہیں اسکے حقمیں کریں یہ توکل اعلے درجہ کی لوگونکا ہے اور (۲) **توکل** لڑکے کا ماں پر خواہ دودہ پلاوے یا نہ پلاوے اسکو کچہہ عذر نہیں (۳) **توکل** موکل کا وکیل پر وکیل جو موکل کے حقمیں کرے اُسکو منظور ہے **سبحان اللہ** کیا عابد ہے کہ اپنے مریدونکو تعلیم کر رہا ہے اور ارشاد فرما رہا ہے کما قال اللہ تعالیٰ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۵ **ترجمہ** اے ہمارے رب ہمارے دلونکو نہ پہیر جبکہ تو ہمکو ہدایت کر چکا اور عطا کر ہمارے لیے اپنے ہاں سے رحمت بیشک تو ہے دینے والا **تفسیر** اللہ جل جلالہ سے ہم تمکو یہ دعا معرفت جناب سید المرسلین کہ جنکا لقب محمد رسول اللہ ہے عنایت ہوئی کہ ہماری جناب میں اسطرح دعا کیا کرو **فقیر** کہتا ہے کہ یہ عنایت بحساب ہے کہ اسطرح سے تم ہماری جناب میں عاجزی کیا کرو مقبول کرونگا - اگر کوئی صاحب نہیں سمجہے تو میں اسکو ایک **عقلیہ مثال** سے سمجہاتا ہوں وہ یہہ ہے کہ اللہ تعالے کا اس ارشاد سے یہ منشا ہے کہ جیسے کوئی کسی حاکم بالا کو کسی کا مقدمہ فیصل کرنا منظور ہوتا ہے تو اسکو اپنے پاس طلب کر کے خود اپنی قلم سے مسودہ لکہکر دیتا ہے کہ اس مسودہ کی نقل کر کے ہمارے محکمہ میں عرضی دینا مقدمہ تمہارا کر دونگا - معلوم ہوا کہ اُس حاکم کو اسکا مقدمہ کرنا منظور تہا اگر منظور نہوتا تو اپنے ہاں سے ایسا مسودہ کیوں دیتا - واضح رہے کہ وہ حاکم بالا کون ہے وہ اللہ جل جلالہ ہے اور مسودہ کیا ہے قرآن شریف ہے کہ ایسے ایسے مضامین پائے جاتے ہیں - پس اسلئے وہ عابد اپنے مریدونکو یہ تعلیم کر رہا ہے - اے رب تو نے ہمکو ہدایت دی اور فہم سلیم عطا کی ہے اب ایسا نہو کہ ہمارے دل کجی کیطرف میلان کر جاویں - کیونکہ استقامت تیرے ہاتہ میں ہے - کہیں وہ عابد مریدونکو اسطرح پر سمجہا رہا ہے کہ بنی آدم کے دل خدا کی دو انگلیوں میں ہیں جدہر چاہتا ہے پہیر دیتا ہے اداعیہ خیر اور داعیہ شر قلب میں اُسیکیطرف سے پیدا ہوتا ہے اور دلی استقامت کے بعد ہمکو اپنی رحمت خالصہ بہی عطا کر **فقیر** کہتا ہے کہ رحمت کی چند قسمیں ہیں **اول** یہ کہ دلی توحید حاصل ہو **دوم** یہ کہ اعضا پر اطاعت اور خدمت کے انوار ظاہر ہوں **سوم** یہ کہ دنیا میں رزق اور اسباب معاش سہل ہوجاویں اور تندرستی اور امن و عافیت حاصل ہو **چہارم** یہ کہ شدت موت اور اسکے بعد قبر و حشر میں سبکساری ہو

مشکوٰۃ [illegible]

پنجم یہ کہ عالم آخرت میں خدا کا دیدار پیمبر کی شفاعت اور نعمائے بیشمار حاصل ہوویں لفظ رحمت ان سبکو شامل ہے مگر اسمیں قید ایمان کی لگی ہوئی ہے کہ نور ایمان دل میں ہو سبحان اللہ ایمان اللہ تعالے نے انسان کو عنایت فرمایا ہے اصل تو یہ ہے کہ دارومدار دو جہان کا اسی پر ہے

دربیان فضایل ایمان

حدیث قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرَجُوْنَ قَدِ امْتُحِشُوْا وَعَادُوْا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِىْ نَهَرِ الْحَيٰوةِ فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا يَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِىْ حَمِيْلِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَوْا اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَآءَ مُلْتَوِيَةً (متفق علیہ) **ترجمہ** اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ داخل ہونگی بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالے یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسا کہ روایت ابوہریرہ میں ہے کہ جو شخص کہ ہوا سکے دل میں برابر دانہ رائی کے ایمان سے پس نکالو اسکو دوزخ سے **حکایت** نقل ہے کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شین صاحب جو دہلی کے بڑے کشنر تھے گئے اور شاہ صاحب سے یہ سوال کیا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے کہ ایک دانہ رائی کے برابر ایمان داخلہ جنت کیواسطے کافی ہوگا میرے خیال میں حدیث نہیں آتی ـ وہ محمد صاحب کہ جو تمام انبیاؑ کا سردار ہے ـ اُسکا یہ ارشاد ہے ـ مولانا میرے قیاس میں بات نہیں آتی کہ ایک ذرہ ایمان ہو اور وہ قبر میں مردہ کے ساتھ بھی رہے اور روح کے ساتھ علیین تک جاوے ـ میں کیا بلکہ کسی عقلمند کے قیاس میں یہ بات نہیں آتی ـ مولانا نے فرمایا کہ آپ امتحان چاہتے ہیں ـ عرض کیا نہیں بلکہ اطمینان چاہتا ہوں مولانا نے فرمایا کہ آپکے ہاں کچھہ گلاب بھی موجود ہے عرض کیا بہت ہے ـ فرمایا ایک بوتل اُسمیں سے منگاو ـ صاحب نے نہایت عمدہ گلاب کی ایک بوتل طلب کرکے حاضر کی آپنے فرمایا کچھہ گرم پانی بھی منگواو ـ وہ بھی آیا ـ آپ نے شین صاحب سے فرمایا کہ تم اس گلاب کو اپنے ہاتھ سے زمین پر گرادو اُسنے بموجب فرمانے شاہ صاحب کے عمل کیا ـ شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم اسے

نوکر سے اس بوتل کو گرم پانی سے صاف کرا کر میرے پاس لے آو۔ چنانچہ بعد صاف کرنیکے وہ بوتل مولانا صاحب کی پیش لیگئی آپ نے صاحب سے فرمایا کہ تم نے بوتل کو اچھی طرح سے صاف نہیں کرایا اُسنے عرض کیا کہ مولانا میں نے اپنے روبرو خوب صاف کرایا ہے مگر اسکی خوشبو نہیں گئی اُسوقت مولانا صاحب نے فرمایا کہ تم نے اپنے سوال کا جواب پایا صاحب نے عرض کیا آپنے میرے سوال کا جواب کہاں دیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ صاحب تم خود دیکھتے ہو کہ گلاب کو ہم نے زمین پر گرادیا اور بوتل کو خوب صاف کرادیا مگر خوشبو نہ گئی اسوقت شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہ گلاب جو زمین پر گرادیا تھا وہ بجائے روح کے ہے اور بوتل بجائے جسم آدمی کے ہے اسیطرح ایمان آدمی کے ساتھ قبر میں بھی جاتا ہے اور علیین میں بھی۔ ہمارے رسول اللہ کا فرمانا کوئی خلاف نہیں ہے اسکے سمجھنے کے لئے عقل سلیم ہونی چاہیئے۔ لکھا ہے کہ صاحب نے اپنی ٹوپی مولانا کے پاؤں پر رکھدی اور عرض کیا کہ آپکا دم بسا غنیمت ہے اسی تذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک فقیر صاحب نے مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت ایمان کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا کہ ایمان ایک کھٹکے کا نام ہے عرض کیا کہ کھٹکا کیا چیز ہے آپنے فرمایا کہ اللہ رسول کی رضا جوئی کا ہر وقت خیال رہے اسکے بعد آپنے فرمایا کہ حضرت حسن بصری بحوالہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ روایت کرتے ہیں کہ زمانہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا فاسق و فاجر تھا کہ اسکی بدکاری کا شہرہ ایک جہان میں تھا مرنیکے وقت اُسنے اپنی ماں سے تین وصیتیں کیں اول یہ کہ اے میری ماں میرے مرنیکے بعد میرے گلے میں رسی ڈالکر چاروں طرف مکان کے گھسیٹنا اور باواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنے حاکم حقیقی کے حکم سے پھریگا وہ ایسا ہی ذلیل ہوگا دوسرے آدھی رات کو دفنانا کہ دشمن جو کوئی میرا جنازہ دیکھیگا لعنت ملامت کریگا تیسرے اپنا ایک سفید بال جنازہ کے ساتھ قبر میں رکھدینا شاید کہ اللہ تعالے اسکے سبب سے میری نجات کرے **بیت** دلم میدہد وقت وقت این امید ٭ کہ حق شرم دارد ز موئے سفید۔ پھر انتقال کیا بعد غم و الم کے ماں نے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا تھا کہ وصیت اول ادا کرے یکایک غیب سے آواز آئی کہ اے بڑھیا اس کام سے باز آ ہمنے اسکو بخشدیا۔ فرمایا شاہ صاحب نے کہ کھٹکا ایسی عمدہ چیز ہے کہ اس بنی اسرائیل کی اول وصیت سے خدا نے اسکو بخشدیا اسلئے کہ وہ خدا سے ڈرا فقیر کہتا ہے کہ ایسا کھٹکا اگر ہم تمکو اللہ رسول کا رہے

تو پھر یہ احکام اسلام کا جسکو ضایع ہوں ایمان ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس وقت
ایک قصہ عورتوں کا مجکو یاد آگیا جو قابل بیان ہے انکی ایک بات سے بڑے بڑے
عقلمند حیران ہیں وہ یہ ہے کہ اگر انکا کوئی زیور لوٹ جائے تو اپنے خاوند سے کہتی
ہیں کہ ہمارا فلاں زیور ٹوٹ گیا مگر جب انکی نتھ ٹوٹ جاتی ہے تو یہ کہتی ہیں کہ نتھ ٹھنڈی
ہوگئی اسواسطے کہ نتھ کو اپنا سہاگ جانتی ہیں **غرض** میرا مقصود اس قصہ سے اس مقام پر
یہی کہ ہمارا سہاگ زیور ایمان ہے جبکہ یہی ٹھنڈا ہوگیا پھر ہم کس کام کے رہے **نور ایمان**
اور صداقت کی روشنی ذرا بھی اس بات کو گوارا نہیں کر سکتی ہے کہ ہم کسیکو گالی دیں یا
فریب دیں یا غیبت کریں یا نماز دانستہ قضا کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے
صحابہ تو اپنی حالت قلبیہ میں ذرا فرق آنیکو بھی نفاق سمجھتے تھے **چنانچہ** امام مسلم نے روایت
کیا ہے کہ حنظلہ بن ربیع اسدی حضرت ابوبکرؓ سے ملے ابوبکرؓ نے پوچھا کیا حال ہے اسنے کہا
میں تو منافق ہوگیا ابوبکر نے فرمایا تو یہ کیا کہتا ہے اسنے عرض کیا کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس سے گھر میں آتے ہیں اور بیوی بچوں میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ کیفیت جو وہاں ہوتی
ہے اسکو بھول جاتے ہیں ابوبکرؓ نے کہا میرا بھی یہی حال ہے تب وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا اپنا حال عرض کیا آنحضرت نے فرمایا اے حنظلہ اگر تم ہمیشہ اسی
کیفیت میں ہو جو میرے پاس ہوتی ہے اور یاد الہی میں ہو تو ملائکہ تم سے گلی کوچوں میں اور بستروں پر
مصافحہ کیا کرتے مگر یہ بات کبھی کبھی ہوا کرتی ہے **سبحان اللہ** ہمارے حضرت کے فیض صحبت کی برکت سے
صحابہ کی یہ کیفیت رہتی تھی ان لوگوں کا بھی یہی حال رہا کہ جنہوں نے حالات صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
دیکھے اور انکا سا اپنا برتاؤ کیا۔ اکثر اوقات فقیر اہل اللہ پر بھی یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب **خوبیاں**
ایمان کی ہیں۔ الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے صحیح ایمان اور دیندار متقی امرائے صالحین میں سے
موجود ہیں جنکو ہر وقت اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے لوگوں کا رہنا ہم میں موجب برکت ہے۔
چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا و وقار الحکما کریم اللہ صاحب قدس الله سرہ ...

جو جو خوبیاں ذات بابرکات میں اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں انکا بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت نہایت
دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ جوان صالح۔ متواضع۔ نیکبخت۔ متقی۔ خداترس۔ متین۔ کم گو۔ چاشت و
اشراق و تہجد سب ادا کرتے ہیں۔ نہایت حلیم۔ بڑے ملنسار۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
علماء کے قدردان۔ شریف نواز۔ بامروت آدمی ہیں۔ ہر مریض سے باخلاص پیش آتے ہیں۔ فن طب
اور ڈاکٹری میں یکتائے جہاں اور استعداد و حکمت میں علامۂ زماں۔ آپکی ذات سے امراء و غرباء کو بہت
فیض ہے۔ فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے **فقیر** بھی حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر**
طہّر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکّی عملك فی عمل الاخیار **القصہ** وہ عابد اپنے
مریدوں کو سمجھا رہا ہے کما قال اللہ عزوجل قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ
مِنَ الرِّزْقِ ط **ترجمہ** کہ کسنے حرام کردی ہیں اللہ کی وہ زینت کی چیزیں جو اسنے اپنے بندوں کے
لیئے پیدا کی ہیں جیسے کھانے ہیں اور یہی ارشاد ہو رہا ہے۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام (مشکوٰۃ) اسلام میں
رہبانیت کا کچھ کام نہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ زینت میں ایک قسم کی تزئینات شامل ہیں۔ جیسے نہانا
خوشبو لگانا۔ عمدہ نفیس کپڑے پہننا۔ اور اسیطرح والطیبات من الرزق سے علماء دین نے ہر ایک قسم کی
غذائیں عمدہ عمدہ اور کھانے لذیذ و خوشگوار مراد لیے ہیں۔ جیسے متنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ بریانی۔
قورمہ۔ قلیہ۔ فرنی۔ باقرخانی۔ شیرمال۔ کباب۔ مربہ۔ چٹنی وغیرہ **فقیر** کہتا ہے کہ جس چیز
کو اللہ اور رسول نے کھانے اور کپڑے میں منع فرمایا ہے سوائے اُسکے جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو لیکن بندہ
ہوکر بہرحال احکام اللہ اور رسول کا خیال رہے اور یہ بیہودہ خیالات بعض کٹ ملاؤں کے دل سے
دور کرو۔ کیونکہ رہبانیت اسلام میں نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے سب بندوں کیواسطے ہے
مگر حلال و حرام کا خیال رہے **واہ** کیا عابد ہے اپنے مریدوں کو سمجھا رہا ہے کہ تم آپس میں

ایک دوسرے کو بُرا نہ کہو

کما قال اللہ تعالیٰ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا
مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ج **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو

نہ ٹھٹھا کریں کوئی قوم کسی قوم سے شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے اور نہ بیبیاں کسی بی بیوں سے شاید کہ وہ ہوں بہتر ان سے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے حضرت حفصہؓ کیطرف نظر حقارت سے دیکھکر کہا کہ یہ تو بہت ٹھنگنی ہیں اُسیوقت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ خدائے تعالے بعد درود سلام کے فرماتا ہے کہ حضرت عائشہ نے حضرت حفصہ کی نسبت ایسا کہا ہے ہم صرف تمہارا لحاظ کرتے ہیں بھلا کہو تو عائشہ ایسا بنا تو دے چنانچہ خلاصۂ سرور کائنات نے ازواج مطہرہ کو بہت سمجھایا اور اس آیت کا وعظ فرمایا وَلَا تَلْمِزُوا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ترجمہ اور مت عیب لگاؤ آپس میں ایک کو اور مت بدنام کرو ساتھ بُرے لقبوں کے بُرا نام ہے بدکاری پیچھے ایمان کے اور جس نے نہ توبہ کی پس لوگ وہ ہیں ظالم حکایت لطیف نقل ہے ایک محفل میں بہت سے لوگ جمع تھے ایک آدمی اُنمیں بہت جسیم و فربہ تھا اُس محفل میں سے ایک شخص نے قریب ہو کر کہا کہ میری کچھ عرض ہے اُسنے کہا فرمائیے عرض کیا اگر آپ خفا نہوں تو میں گذارش کروں کہا حضرت کار دنیا دو طرح پر ہوتے ہیں۔ ایک امانی دوسرے ٹھیکہ سے۔ امانی کا کام اچھا ہوتا ہے اور ٹھیکہ کا کام اچھا نہیں ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ٹھیکہ میں بنے ہوئے ہیں۔ اُسنے کہا یہ مقام رضا و تسلیم ہے جیسا مجکو خدا نے بنا دیا سو موجود ہوں قلم قدرت میرے ہاتھ میں تھے لیکن میرے بنانیوالے کی بڑی شان ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ترجمہ پس بہت برکت والا ہے اللہ بہتر پیدا کرنیوالوں کا غیب سے آواز آئی کہ اے شخص تو ایسا بنا سکتا ہے۔ لکھا ہے اُسیوقت اُسپر رقت طاری ہوگئی بعدہ بہت نادم ہوا اور تمسخر سے توبہ کی فقیر کہتا ہے کہ روائے کبریائی ذات باری کو سزاوار ہے ہم سبکے سب عبد ضعیف ہیں سبکو خاتمہ کا شک ہی پھر کس بات پر تکبر ہے۔ **حکایت** ایک بزرگ کا وقت جانکنی قریب تھا اُسوقت کسی دوست نے کوئی مسئلہ پوچھا اُسکے جواب میں کہا کہ حضرت میں جس دروازہ کو ستر برس سے ٹھونکتا تھا وہ میرے لیے اس گھڑی کھولا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ سعادت کے ساتھ کھولا جاویگا یا شقاوت کے ساتھ۔ اے بھائیو جبکہ ہمارا یہ حال ہے پھر آپسمیں ایک دوسرے کو حقیر جاننا بڑی نادانی ہے۔ اور کہیں وہ عابد اپنے مریدوں کو غیبت کی برائیوں سے مطلع کرے

مذمت غیبت

کما قال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ ۔ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمانوں سے اسلئے کہ بعض گمان گناہ ہے اور مت عیب جوئی کرو آپس میں ایک دوسرے کی اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی کیا دوست رکھتا ہے کوئی تم میں سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی مرے ہوئے کا پس تم گوارا نہ کروگے اس بات کو (یعنی تمہاری عقل سلیم بھی اس بات کو پسند نہ کریگی) **حدیث** ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سراپا رحمت میں عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر سے قربان ہوں یا رسول اللہ میں رمضان کے روزہ بھی رکھتا ہوں اور پنجگانہ نماز بھی پڑھتا ہوں اس سے زیادہ عبادت نہیں کرتا زکوٰۃ و حج مجھ پر فرض نہیں ہوا اسواسطے کہ میں غریب ہوں یا رسول اللہ فردائے قیامت کو کسکے ساتھ ہونگا آپ نے سنکر فرمایا تو میرے ساتھ ہوگا۔ بشرطیکہ کپٹ اور حسد سے دلکو محفوظ رکھے اور غیبت اور جھوٹ سے زبان کو بچا رکھے اور نامحرم کے دیکھنے سے اور خلق خدا کیطرف نظر حقارت کرنے سے آنکھ کو نگاہ رکھے تو تو میرے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا میں اپنی اس ہتیلی پر تجھے عزیز رکھونگا اگر ایسا نہ کریگا تو مجھکو نہ پائیگا فاعتبروا یا اولی الالباب پس اے عقلمندو اس سے عبرت پکڑو اور غور کرو کہ حضرت نے کیا ارشاد فرمایا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں جناب سرور کائنات کی مجھکو چالیس برس تک زیارت ہوتی رہی پھر ایک بخت بند ہوگئی ایک دفعہ ایک بزرگ جامع ازہر کی چھت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے عالم خواب میں دیکھا آپ نے میرے دل پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اے میرے محب غیبت حرام ہے کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا ولا یغتب بعضکم بعضا تیرے پاس ایک جماعت آتی ہے وہ لوگوں کی غیبت کرتی رہتی ہے اور تم اُن سے کچھ نہیں کہتے اس لئے میں نے تمہارا ملنا چھوڑ دیا اگر تم اس جماعت سے توبہ کراؤ تو بہت بہتر ورنہ میری شفاعت سے وہ محروم رہینگے وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں نے بعد بیداری اُن کو اطلاع

دی انہوں نے اس فعل بد سے توبہ کی **فقیر کہتا ہے** یہ بہت بڑا مرض ہے اسمیں ایک جہان مبتلا ہے عقلمندوں کو چاہیئے جہانتک ممکن ہو غیبت سے نفرت کریں کیونکہ اللہ تعالے اور رسول اس سے بہت خفا ہیں **مسئلہ** جسطرح غیبت زبان سے ہوتی ہے اشارہ سے بھی ہوتی ہے مثلاً اگر کسیکا نام لیکر ایک آنکھہ بند کرلے اس اشارہ کے لئے کہ وہ کانا ہے یا ہاتھوں سے اشارہ کرے اور لنگڑے ہونیکا یا سوتے ہونیکا اسطرح کہ جو وہ مطلع ہو تو برا مانے یہ غیبت ہوجاویگی۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت سے دوسرے کو روکدے اللہ تعالے پر حق ہے کہ اسکو دوزخ سے آزاد کرے سبحان اللہ ایک تھوڑی سی بات پر یہ انعام ہے جو چاہے وہ یہ انعام حاصل کرے۔ **کہیں** وہ عابد اپنے مریدوں کو ادب سکھلا رہا ہے

فضائل ادب

ادب بھی ایک عمدہ چیز ہے کما قال اللہ تعالی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ **ترجمہ** اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بلند کرو آوازیں اپنی اوپر آواز نبی کے اور مت آواز بلند کرو ساتھہ اسکے بیچ بولی کے جیسا بلند کرتے ہیں بعض تمہارے واسطے بعض کے ایسا نہو کہ کھوئے جائیں عمل تمہارے اور تم نہیں سمجھتے ہو۔ **فائدہ** یہاں پر اللہ جل جلالہ نے صحابہ کرام کو ادب کی تعلیم دی ہے کہ تم ہمارے نبی کے روبرو چنگیر نہ بولو۔ ورنہ تمہارے عمل چھین لئے جاینگے **سبحان اللہ** ہمارے نبی عربی کی کیا شان ہے صحابہ کا بلند آواز سے بولنا کیسا ناگوار ہوا۔ خدا نے یہ ارشاد فرمایا ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون **فقیر کہتا ہے** کہ آپ صاحبان کو معلوم ہوا کہ اس آیت شریف کے مخاطب کون لوگ ہیں کہ جنکی شان قطعی جنتی جنکو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں انکی طرف اللہ خطاب فرما رہا ہے یاایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ گو اسوقت تمام مومنین سمجھے جاتے ہیں مگر اسوقت تو اسکے مخاطب صحابہ کرام ہی تھے جبکہ انکو واسطے خطاب یہ تھا کہ تم اگر ہمارے رسول سے کسی معاملہ میں پیشقدمی کروگے ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون۔ پھر ہم کون بیچارے ہیں کہ حضرت پر پیشقدمی کریں یہ مقام قابل غور ہے کہ ہمارے رسولخدا کی کیسی بڑی شان ہے خدا اپنے حبیب کی کیا حمایت کر رہا ہے

یہی مناسب ہے کہ ہر حال میں احکام اسلام کو مقدم سمجھیں اسی میں ہماری سعادت دارین ہے ورنہ حسرت
لیجائینگے اور پچھتائینگے بلکہ اُلٹے یہ اعمال گلے کے ہار ہوجائینگے ہر وقت اس آتش حسرت میں جلیں اور ہاتھ ملینگے
ہائے ہم نے یہ کس کام کو کیا کر چلے - لکھا ہے کہ جسوقت حضرت ابوبکر صدیق جناب رسول اللہ صلعم
کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے تو اپنے منہ میں کنکریاں ڈال لیتے تھے جبکہ حضرت سے کچھ عرض معروض
کرتے تو زبان لکنت کرتی تھی - حضرت فرماتے یا حبیبا یا صدیقاہ یہ کیا حال ہے - تمہاری زبان میں لکنت
معلوم ہوتی ہے - آپ آبدیدہ ہوکر عرض کرتے کہ اللہ فرماتا ہے یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ
آخر تک - **عبرت** عقلمند و عبرت کا مقام ہے کہ جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی شان میں یہ گستاخیاں
کیا کرتے تھے کہ اگر تم احکام الٰہی ہمکو سناؤگے تو ہم تمکو اپنے ملک سے نکالدینگے یہ بڑے بول بول
اپنی حکومت اور شوکت کے گھمنڈ پر بولتے تھے - مگر اللہ کے آگے کسیکا زور کیا چل سکتا ہے دنیا کے بادشاہ
کے ایلچیونکی جو کوئی بے حرمتی کرتا ہے اپنے لئے کھوتا ہے چہ جائیکہ اللہ کے پیغمبروں کی بے حرمتی کریں اور اپنے
ملک سے نکالدینے کی دھمکی دیں اسلئے فَاَوْحٰۤى اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِیْنَ ۙ رب نے انکی
طرف وحی کی کہ ہم ہی ظالموں کو ہلاک کردینگے اور جس ملک اور زمین میں سے تمہیں نکالنے کو کہتے ہیں اسکا وارث
تمہیں کو کیا جاویگا - چنانچہ ایسا ہی ہوا - کہ دنیا میں وہ نافرمان ہلاک ہوگئے اور آخرت میں عذاب شدید میں
گرفتار ہونگے کہ لہو اور پیپ پیوینگے اور گلے سے نہ اُتار سکینگے اور ہر طرف سے سامان موت نظر آوینگے
مرنے نہ پاوینگے - یہ عبرت اس مقام پر اسواسطے لکھی گئی ہے کہ آجکل ہمارے مزاجوں میں بھی ایسی ہی علامتیں
پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں - خبردار اے امت محمدیہ جناب سید العالمین کی مخالفت نکرنا ایسا نہو کہ ہمارا
بھی یہی حال ہو جائے - اچھے لوگ تو اس رسولؐ پر جان و مال فدا ہیں انکے دل میں نبی عربی کا بڑا ادب ہے
اور انکو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک میں اسطرح پر یاد فرمایا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ
عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ ترجمہ تحقیق جو لوگ پست کرتے ہیں آوازیں اپنی کو نزدیک رسول خدا کے یہ لوگ ہیں وہ جو
آزمایا ہے اللہ نے دلوں انکے کو واسطے پرہیزگاری کے واسطے انکے بخشش ہے اور ثواب بڑا خیال

یہ کولیا نہ مصنف ... ایک ... [illegible]

تو کرو

... بلفظ ... ہو چکی ہے [illegible]

تو کر دیے کیا لوگ تھے انکا اتفاق کس حد کو پہنچ گیا تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک ولیا اللہ کی نظر ایک چیز ممنوع
پر پڑی اُسوقت جناب باری میں عرض کیا کہ یا الٰہی یہ نظر صرف تیرے کام کی لئے تہی پس آج مخالفت کی اُسنے
تیرے حبیب کی پس میں نہیں چاہتا ہوں ایسی بینائی کو۔ لکہا ہے کہ وہ بزرگ اُسیوقت اندہے ہو گئے سبحان
اللّٰہ ان لوگوں کے دل میں کیا ادب رسول اللہ تہا **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پہاڑ میں رہتے تہے اور اللہ
کی عبادت میں مشغول تہے ایک روز رات کو وقت لمبی خیال آیا کہ کبہی چراغ بہی اس پہاڑ میں نہ جلایا۔ کیا دیکہتے ہیں
کہ پہاڑ سے شعلہ نکلا ہے سجدہ میں گر گئے اور مناجات کی یا الٰہی یہ کیا بہید ہے۔ آواز آئی۔ مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ
اللّٰهُ لَهٗ جو شخص ہمارے کام میں ہے ہم اُسکے کام میں ہیں۔ اللہ اللہ یہ کیا لوگ تہے۔ **نقل** ہے کہ رابعہ بصری کا
وقت موت قریب آیا تو مالک بن دینار پوچہنے کو آئے۔ کہا تمکو کسنے تکلیف دی ہے بولیں معصیت نے کہا کس چیز
کو جی چاہتا کہا مغفرت کو کہا دنیا کی کسی چیز کی خواہش ہے کہا تیس برس سے تازہ خرما کو جی چاہتا ہے وہ ابتک نہیں کہایا
مالک دینار نے پوچہا کیوں نہیں کہایا انہوں نے یہ آیت پڑہی کما قال اللہ تعالٰی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۙ **ترجمہ** اور منع کیا جی اپنے کو خواہشوں سے پس تحقیق بہشت وہی جگہہ
رہنے کی۔ مالک بن دینار نے خیال کیا اسوقت تازہ خرما کہاں آوے ناگاہ ایک جانور پرند معہ تازہ چہوہارہ کے
نزدیک بہانہ تہا تیر پا نزول کیا میں جلد اٹہا کر رابعہ کے پاس لے گیا۔ رابعہ نے پوچہا یہ کہاں سے آیا میں نے ماجرا
بیان کیا وہ بولی خدا جانے جانور کس باغ سے لایا ہو گا میں نہ کہاؤنگی اب اپنے پیارے خدا کے پاس جا کر کہاؤنگی
پہر کہا مجکو تنہا چہوڑ دو اور دروازہ مکان کا بند کر دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تب ہم کیا سنتے ہیں کہ آواز
ایک غیب سے آتی ہے يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۚ فَادْخُلِيْ
فِيْ عِبٰدِيْ ۙ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ۔ **ترجمہ** ایجان آرام پکڑنیوالی پہر جا طرف پروردگار اپنے کے خوش ہے تو
پسند کیگئی پس داخل ہو بیچ بندوں میرے کے اور داخل ہو بیچ بہشت میری کے یہ لوگ عشاق رسول اللہ تہے کیا
ادب و آداب رسول اللہ کا انکے دل میں تہا اسلئے تو انکے لئے من جانب اللہ ایسا خاتمہ بالخیر ہوا۔ الحمد للہ ہمارے
رسول خدا کے فی زمانہ بہی ایسے جان نثار اور عشاق موجود ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب ملجا الصلحا**
صدر الامرا عندلیب بہارستان سخن گستری طوطی شکرستان معنی پروری

سرمست نشہ سخندانی نظر باز شاہد نکتہ دانی غواص محیط تدقیق آشنائے بحر تحقیق افصح الفصحاء
ابلغ البلغاء بادشاہ کشور فصاحت فرمانروائے اقلیم بلاغت خلاق مضامین لطیف موجد قافیہ و ردیف
ناظم بے بدل ناظر بے مثل زبدۂ شعرائے جہاں مداح رسول الثقلین منشی **محمد اقبال حسین صاحب** عاشق تخلص
دہلوی وکیل و معتمد راج بیکانیر متعینہ رزیڈنسی اجیتوانہ مقیم کوہ آبو۔ آپکی کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے
بیرون۔ اور احاطہ شمار سے افزوں ہے یعنی تازہ سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معانی پژمردہ
کو تازہ تر از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبران خجل اور مضامین
پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل سودا کو آپ کی رشک سخن سے جنوں۔ اور میر آپکے کلام بلاغت
سے سرنگوں۔ ملاحت کلام سعدی آپکے خوان فیض کی نمکخوار اور شیرینی زبان حافظ شیراز آپکے سفال
سے ریزہ وار۔ جو جو خوبیاں شعرائے سلف میں و صلحائے خلف میں سب کے ساتھ مختص تھیں وہ بہ تمامہ
حضرت کی ذات بابرکات میں موجود ہیں۔ آپ شاعر غرا نثار بی نظیر از تلامذہ ارشد شعرائے جہاں حضرت
نجم الدولہ دبیر الملک نواب اسد اللہ خان صاحب بہادر غالب مرحوم ہیں۔ آپکا کلام نثر فارسی اُردو دونوں میں
لاجواب اور انتخاب ہے۔ حضرت کے دواوین فارسی و اُردو مع مثنوی بفضل اللہ چھپنی شروع
ہو گئی ہیں۔ آپ بڑے فیاض۔ علما نواز۔ مہمان نواز۔ اور دوست پرور ہیں۔ آپ صادق الوعد۔
حسیر چشم۔ متقی۔ عابد۔ مرتاض۔ آپکا کلام سینہ عرفان کیسا بھرا ہوا چلا جاتا ہے آپکی عاشقانہ مضمون میں تصوف
اور معرفت بھری ہوئی ہوتی ہے۔ آپ بڑے عاشق رسول اللہ ہیں میں بھی ایک غزل آپ ہی کی کتاب میں درج
کرتا ہوں غزل فلک گردیست از کوی محمدؐ ٭ قمر عکسیست از روے محمدؐ ٭ جہاں پر کند از نافہ چین ٭ شمیم
چین گیسوے محمدؐ ٭ بہشت از بہر آن باشد کہ سجدہ ٭ کند در طاق ابروے محمدؐ ٭ بود شرمندہ اندر خلد طوبے
ز سرو قد دلجوے محمدؐ ٭ نسیم آرد حیات جاودانی ٭ گر آید از سر کوے محمدؐ ٭ بود تا حشر پا بند از شوق دید
اگر بیند دمے سوے محمدؐ ٭ ز اعجازش لبشد شق روز روشن ٭ قمر چوں دید نیروے محمدؐ ٭ ازاں
بوئید گل را از سر شوق ٭ کہ دارد بوے از خوے محمدؐ ٭ چناں محوم ز شوق نام پاکش ٭ کہ ہر
سو آیدم بوے محمدؐ ٭ ہزاراں موج دریا زد و لیکن ٭ نیامد تا بزانوے محمدؐ ٭ ازاں نازد بخود عنبر کہ بوے

تمہید از خلق نیکوے محمدؐ بود در نزد او فردوس و دوزخ ہر انکو دیدہ مشکوے محمدؐ امید من بود آخر کہ روزے شوم خاک در کوے محمدؐ از انش بر فلک فخر است ہر دم کہ شد عاشق ثنا گوے محمدؐ

بہر کیف آپکا ہونا فی زمانہ غنیمت ہے۔ میں نے نہایت فخر اور خوشی سے نام نامی کو اپنی تفسیر میں درج کیا ہے اسلیئے کہ مجکو فخر ہوا اور نام نامی کو بقا رہے اور فقیر تہ دل سے منشی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتا ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ

در بیان اطاعت رسول اللہ صلعم

كما قال اللّٰه تعالى وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ترجمہ اور جو کچھہ دے تمکو رسول پس لیلو اور جو کچھہ منع کرے تمکو اُس سے پس باز رہو تفسیر جو رسول تمکو حکم کرے اُسکو قبول کرو فقیر کہتا ہے کہ اے امت محمدیہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کسقدر تاکید فرمائی ہے اور ہم اُسکا برعکس کر رہے ہیں حدیث عن جابر ابن عبد اللّٰه قال قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ رواه مسلم وابوداود والترمذی وصححہ ابن ماجہ ترجمہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ملاپ میان بندہ کے اور درمیان شرک اور کفر کے ترک نماز ہے فائدہ امام نووی نے تحت اس حدیث کے کہا ہے جو چیز کہ اُسکو کفر سے روکتی ہے وہ یہ ہے کہ اُسنے نماز کو ترک نہیں کیا تہا پس جب اُسی نماز کو ترک کیا تو وہ روک جو درمیان اُسکے اور درمیان کفر کے تہی اُٹھگئی بلکہ وہ شخص کفر میں داخل ہو گیا حدیث عن بريدة قال سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول العهد الذي بيننا وبينهم الصلوة فمن تركها فقد كفر رواه احمد وابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ وابن حبان والحاکم فی المستدرک باسانید صحیحہ ترجمہ کہا بریدہ نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا وہ عہد سلام کا جو درمیان ہمارا اور منافقوں کے ہے نماز ہے پہر جس نے ترک کیا اُسکو وہ کافر ہے فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا تارک الصلوة کافروں میں داخل ہے معلوم ہوا کہ نماز ایسی عمدہ چیز ہے کہ اسی سے زیب و زینت اسلام ہے اسکے چہوڑنے سے اسلام ہاتہ سے جاتا ہے۔

سبحان اللّٰہ ایسی نماز کو چہوڑ رکہا ہے کہ جسکی نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ارشاد فرماتے ہیں۔

در بیان فضائل نماز

حدیث حضرت ابو ذر صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تہا اور موسم خزاں تہا ۔ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک درخت کو جو ہلایا تو اسکے تمام پتے گر پڑے فرمایا اے ابو ذر جو کوئی اللہ کیواسطے نماز پڑہتا ہے نماز اسکے ایسے گناہ دور کرتی ہے جیسے اس درخت کے پتے ہلانے سے گر گئے **حکایت** نقل ہے کہ ایک بزرگ پر ایک حاکم بہت خفا ہوا اور یہ حکم دیا کہ اسکو شیر کے آگے ڈالدو جب اسکو شیر کے سامنے کہڑا کیا تو شیر کانپنے لگا حاضرین جلسہ اور حاکم نے یہ حال دیکہکر تعجب سے دریافت کیا یہ کیا سبب ہے شیر تجہیر حملہ نہیں کرتا اس بزرگ نے کہا کہ میری نماز نے اسکو ہیبت دیدی حاضرین جلسہ اور حاکم جان و مال سے فدا ہوگئے اور اپنے ظلم سے توبہ کی **حکایت** ایک بزرگ سے ایک نماز قضا ہوگئی اسنے اپنے نفس سے مخاطب ہوکر کہا کہ تجہکو آج شیر سے ہلاک کراؤنگا اسواسطے کہ تونے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی اسی خیال میں جنگل کو چلے گئے کیا دیکہتے ہیں کہ ایک شیر چلا آتا ہے انکی طرف یہ بزرگ بہاگے شیر بہی ان سے ڈر کر بہاگا ۔ اسی حالت میں وہ بزرگ تہک کر بیٹہ گئے نیند نے جو غلبہ کیا تو سوگئے ۔ عالم رویا میں کیا دیکہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکہتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ جسکی نماز حالت سونے میں قضا ہوجاے تو اسکو پہر پڑہ لے ۔ کیا تمکو یقین ہے کہ شیر تمکو ہلاک کرے ہرگز نہیں ۔ اسلئے میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ تم میری امت میں ہو ۔ نماز اور روزہ تمہارا خدا کے یہاں قبول ہوگیا ۔ جاؤ ایسا نکرو وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ الحمد للہ فی زمانا بہی ایسے ایسے مومنین دیندار متقی فضلا امراء صالحین جلیل القدر ہیں سے موجود ہیں کہ جنکو ہروقت اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال ہے ایسے دینداروں کا ہونا فی زماننا باعث برکت ہے میں بہی ایک نہایت فخر سے نام نامی اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ اسم نامی کو بقا ہے چنانچہ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر الصلحا و فخر الامرا **محمد نامدار خان صاحب بہادر ممبر کونسل ریاست پٹیالہ** ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں میں انکا

بیان نہیں کرسکتا ہوں ۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار متقی پرہیزشیم ۔ پابند صوم و صلوٰۃ ۔ عابد سحرخیز
ورع و تقویٰ سے اور لیاقت علمی میں ہندوستان کے رئیسوں پر سبقت لیگئے ہیں ۔ دوست پرور شریف نواز
خدا ترس رحم دل ۔ عالی خاندان ۔ باذل سفیاض ۔ امین ۔ دیانتدار ۔ دریا دل ۔ آپکی شہرہ داد گستری آوازہ اور
رعایا پروری چہار طرف گیتی میں بلند ہے ۔ عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے ۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ
کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
ارکان مروت آپ پر ختم ہیں ۔ سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم ہیں ۔ ہندوستان میں اس بات کا چرچہ ہے
کہ جو لوگ ہیں ممبران کونسل پٹیالہ میں اسمیں کسی طرح کی نااتفاقی نہیں ہوئی ہے بڑے بڑے ارکین
گورنمنٹ حیران ہیں یہ صرف آپکے ہی اخلاق کا باعث ہے ۔ آپ بحر ہی ملنسار ہیں ۔ علماء کے بڑے
قدردان ہیں اصل تو یہ ہے کہ آپ الٰہی ہی زیب و زینت اسلام ہے ۔ آپ ہندوستان میں مغتنمات میں سے
ہیں فقیر بھی بنا صاحب صبح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ طہّر اللّٰہ قلبک فی قلوب
الابرار و زکّی عملک فی عمل الاخیار ۔ وما نھٰکم فانتھوا کے یہی معنے ہیں کہ جس بات کو
رسول منع کرے اس سے باز رہو **حدیث** عن معاذ قال اوصانی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم قال لا تشرک باللّٰہ شیئا وان قتلت وحرقت ترجمہ روایت ہے معاذ رضی اللّٰہ عنہ سے
کہا انہوں نے کہ وصیت کی مجھکو رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شریک کر تو ساتھ اللّٰہ کے
کسی شئے کو اگرچہ قتل کیا جائے تو یا جلایا جائے تو ۔ شرک ایسا برا ہے کہ مرجانا اور جل جانا اس سے بہتر ہے اسلئے
کہ اسمیں تھوڑی دیر کی تکلیف ہے اور شرک کرنے سے ہمیشہ کی خوشنودی ہاتھ سے جاتی ہے اور جنت ہمیشہ
کی لیے حرام ہوتی ہے **حکایت** حضرت بایزید رحمۃ اللّٰہ علیہ نے جب وصال کیا کسی شخص نے آپکو خواب میں
دیکھا عرض کیا کہ بایزید حق تعالے سے کیا معاملہ گذرا فرمایا جب میں نے اس دار ناپائدار کو چھوڑا سرکار والا
سے ارشاد ہوا کہ بایزید کیا لایا عرض کیا خدایا توحید ۔ ارشاد ہوا لیلۃ اللبن بھی یاد ہے شرمندگی اور
خجالت پیش آئی اصل یہ ہے کہ ایک رات میں نے دودھ پیا تھا شکم میں اتفاقاً درد ہوا تھا میری زبان سے نکلا کہ
دودھ نے درد کیا یہ کلمہ خلاف توحید زبان سے نکلا ناگوار شہنشاہ احد ہوا اور یہ اسکا طعن ہوا جب

ایسے کاملان راہ اور مقبولان بارگاہ پر ایک دودہ کی شکایت سی طعن ہوا ہم گم کردہ راہان بادیہ نادانی کا کیا ذکر ہے اور کیا دم ہے کہ دعوے توحید کریں اور اپنے آپ کو موحد سمجھیں **فقیر** کہتا ہے کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں باتوں میں نرمی تھی اور نہیں تھی تو توحید کے بارے میں فتح بدر کے بعد لڑکیاں شادیانہ گانے لگیں آپ خاموش لیٹے ہوئے سنا کیے جب انہوں نے کہا ہم میں پیغمبر غیب دان ہے جہٹ آپ نے روکا صحابہ نے چاہا کہ فارس کے قاعدے کے مطابق تعظیماً سجدہ کریں منع فرمایا۔ بلکہ لوگوں کے کھڑے ہونے سے بہی ناخوش ہوتے تہے اس خیال سے کہ مبادا میرے پیچھے لوگ پرستش کرنے لگیں۔ وصیت کی کہ میری قبر زمین دوز بنانا خلاصہ یہ کہ جبتک زندہ رہے توحید کی نشو نما کا خیال رہا صحابہ کا بہی یہی حال رہا

حکایت نقل ہے کہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں ایک صحابی ملک شام کی حاکم ہوگئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تہا جب قریب دار الحکومت پہنچے تو سردار وہاں کے سنکر پیشوائی کو آئے راہ میں اس حاکم کو مسافر جانکر پوچہا کہ تمکو یہاں کے امیر کا کچہ حال معلوم ہے کہ کہاں تک آئے غلام نے کہا کہ امیر یہی ہیں پہر سب سرداروں نے حسب عادت جہالت قدیمی کے بطور سجدہ انکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہوکر کہا کہ یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو انہوں نے کہا ہمارے ہاں ایسا ہی دستور ہے کہ ہم حاکم وقت کی ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں پہر تو حاکم وقت نے غضبناک ہوکر کہا واللہ ہمیں نہیں دیکہا اپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو کوئی سجدہ کرتے بلکہ فرمایا کرتے تہے کہ خدائے عزوجل کے سوا کسیکو سجدہ نہیں چاہیے۔ فرمایا ایک وقت صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہ تم اپنے ایمانوں کو درست کرو صحابہ رو پڑے کہ یا رسول اللہ کیونکر درست کریں اسوقت آپ خاموش ہوگئے فوراً وحی آئی وَاِذْ

قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ اور جسوقت کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے اور وہ نصیحت کرتا تہا اسکو اے چہوٹے بیٹے میرے مت شریک کر ساتھ اللہ کے تحقیق شریک کرنا البتہ بڑا ظلم ہے۔ اسوقت حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے ایمانوں کو شرک سے صاف رکھو۔ غرض وہ صحابی ان سرداروں سے یہ فرمارہے تہے کہ میں نے رسول اللہ سے ایسا سنا تم میرے رسول اللہ کا **خلاف** کرتے ہو۔ یہ کہکر ایک چیخ ماری اور وہاں سے

واپس چلے آئے اور مسند حکومت آگے امیر المومنین کے ڈالدی اور سب قصہ بیان کرکے کہا کہ
اے عمر ایسی حکومت میں نہیں چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے صحابہ کی طبیعتوں کو
ایسے بدل دیا جیسے کہ سحر کر دیا صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور انکے ملنے والے سبحان اللہ نور
علی نور تھے جن لوگوں نے ان حضرات کو بھی نہیں دیکھا صرف انکا برتاؤ اور حالات دیکھکر کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ پر ایسا کچھ عمل کر دکھایا۔ الحمد للہ کہ ایسے ایسے دیندار عالی ہمت فی زمانہ موجود
ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضاجوئی
اللہ ورسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام میں اپنی تفسیر میں نہایت فخر سے درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری
کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ ہمارے ذی عزت اور لائق دوست حضرت عالی جناب
صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت یگانہ عمائد
جہاں **منشی غلام محی الدین خانصاحب** ڈپٹی انسپکٹر سبزی منڈی دہلی خلف الرشید حضرت عالیجناب
سرفراز خانصاحب مرحوم و مغفور ساکن شہر جالندھر۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے انکی ذات بابرکات میں عطا
فرمائی ہیں اگر ایک شمہ اسمیں سے لکھوں تو کیا امکان جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کرتا ہوں تو ایک سے
ایک بہتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے فیاض۔ بادل۔ سیر چشم۔ امین۔
متواضع مسکین پرور۔ پرلے درجہ کے بردبار۔ شریف نواز۔ دوست پرور۔ عادل آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے۔ شریف عالیخاندان۔ خدا ترس۔ رحمدل۔ علماء صلحاء کے قدردان۔ آپکا دامن اخلاق بڑا
وسیع اور کشادہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ اس عالی ہمت نے
اب قرآن حفظ کرنا شروع کیا ہے عاشق رسول اللہ ہیں۔ آپ امیر ابن امیر ہیں۔ اصل تو یہ ہے ایسے
ہی مردوں سے اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکر سعیہم اللہ فلیک
فی قلوبنا لا مراء فیہ وذلک علامات فی عمل الاخیار **الغرض** وہ عابد جہان کو احکام الہی سے
مطلع کر رہا ہے وہ عابد کون ہے وہ شان **محمد رسول اللہ** صلعم ہے **ساتویں مجلس** میں ایک قاضی مسند
عدالت پر بیٹھا ہوا احکام الہی کے بموجب لوگوں کے جھگڑے فیصل کر رہا ہے لوگ بھی اس قاضی کے فیصلے

ہوئے خوش ہو رہے ہیں اور تمام روئے زمین کے قاضی اور منصف وہاں پر حاضر ہیں اور اُس قاضی کے فیصلوں کی نقل کر رہے ہیں اور ہدایت نامہ بنا رہے ہیں اور اُسپر عمل کر رہے ہیں وہ قاضی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے **آٹھویں مجلس** میں ایک مفتی علامہ بیٹھا ہوا ہے اور ایک فتوٰی کا دریا اُسکی زبان سے جوش مار رہا ہے ہر ایک معاملہ میں حکم موافق اصول کے فقہاء کے کتاب اللہ اور سنت سے نکالکر بیان کر رہا ہے اور روئے زمین کے مفتی اُسکے گرداگرد جمع ہو رہے ہیں اور اسکے احکام کی نقل کر رہے ہیں وہ مفتی کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ ہے **نویں مجلس** میں ایک محتسب مسند حکومت پر بیٹھا ہوا ہے۔ اور جلاد اُسکے روبرو کھڑے ہوئے ہیں اور گنہگاروں اور فاسقوں اور فاجروں کو اُسکے روبرو کیا جاتا ہے ہر ایک کو موافق گناہ کے سزا کا حکم کر رہا ہے کسی پر حد جاری کر رہا ہے کسی کی نسبت قید کا حکم دے رہا ہے کسی سے چشم نمائی ہو رہی ہے کسیکی نسبت حکم معافی کا ہوتا ہے کیا صاحب حکومت ہے وہ کون ہے وہ اعلے الحاکم محمد رسول اللہ ہیں **دسویں مجلس** میں ایک سلطان تشریف رکھتے ہیں روئے زمین کے قیصر اور بادشاہ خدمت بابرکت میں حاضر ہیں اور دست بستہ عرض معروض کر رہے ہیں **لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ** **گیارہویں مجلس** میں ایک حکیم حاذق بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے حکیم خدمت بابرکت میں حاضر ہیں وہ حکیم حاذق اُنکے مرضوں کو مطب روحانی سے مٹا رہا ہے کسیکو تنہائی تلقین ہو رہی ہے کسیکو اخلاق کے بارہ میں فہمائش ہو رہی ہے وہ حکیم کون ہے وہ ہمارے **محمد رسول اللہ** ہیں **بارہویں مجلس** میں ایک قاری خوش الحان بیٹھا ہوا ہے اور تمام روئے زمین کے قاری اُسکے سامنے حاضر ہیں عجب قاری ہے ساتوں قرأتیں کلام مجید کی ادا کر رہا ہے اور لوگ اُسکی خوش الحانی سے لوٹ پوٹ ہوئے چلے جاتے ہیں ہزارہا مشتاق بیٹھے ہوئے یہ عرض معروض کر رہے واللہ ایسا قاری کوئی نہیں دیکھا وہ قاری کون ہے وہ شان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

بیان رفاقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر کہتا ہے اے بھائیو ہم تمکو ایسا شفیق اور رفیق رسول ملا کہ امت کی ہمدردی کا اُنکو ہر وقت خیال دل رہتا تھا اور ہر وقت امت کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے اور رات دن کسی وقت یہ خیال نہ جاتا تھا

دو حق ثنا الٰہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ حدیث آپ صاحبان کو یاد ہے یا نہیں ۵ فرمایا کہ خدا نے ایک ایک دعا کے واسطے ایک نبی کو حکم دیا تہا کہ ایک ایک دعا تمہاری خواہ کسی مضمون کی ہو تم ہماری جناب مین کرو ہم قبول کرینگے چنانچہ یاد ہوگی دعا اور بددعا نوح علیہ السلام کی کفار کے بارہ مین بددعا تو یہ ہے

وَقَالَ نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝ إِنَّكَ إِن تَذَرْهُمْ يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ **ترجمہ** اور کہا نوح نے اے رب میرے مت چہوڑ اوپر زمین کے کافرون سے بسنے والا تحقیق تو اگر چہوڑ دیگا انکو گمراہ کرینگے بندون تیرے کو اور نہ جنینگے مگر بدکار کفر کرنیوالا

و دعا یہ ہے رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ **ترجمہ** اے پروردگار میرے بخش مجکو اور واسطے ماں باپ میرے کے اور واسطے اوس شخص کے کہ داخل ہو گہر میرے مین ایمان لاکر اور واسطے سب ایمان لانیوالون کے اور ایمان والیون کے اور مت زیادہ کر ظالمون کو مگر ہلاک کرنا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا ایسے ہی میرے لئے بہی حکم تہا کہ تم دعا اور بددعا کرو ہم قبول کرینگے **فقیر** کہتا ہے آپ صاحبونکو خوب معلوم ہے کہ وہ دعا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا سے نہین مانگی محض امت کے لئے آپ نے رکہی ۔ کیونکہ آپکو اسقدر تکلیف کفار سے ہوئی کہ جنگ احد مین بڑے بڑے صحابہ جلیل القدر شہید ہوگئے اور آپ کے دندان مبارک بہی شہید ہوگئے **یہان** ایک حکایت لطیف ہے جسکا لکہنا مناسب معلوم ہوا **نقل** ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ نے عرض کیا کہ بعد آپکی وفات کے جبہ مبارک آپکا کسکو دیا جاوے آپ نے فرمایا اویس قرنی کو۔ بعد وفات حضور کے حضرت عمر و حضرت علی رضی اللہ عنہما کوفہ کو گئے اور اویس کی تلاش کی لوگون نے کہا ایک شخص وادی عرفہ مین رہتا ہے اور شتربانی کرتا ہے شاید کہ وہی ہو دونون حضرات تشریف لیگئے دیکہا کہ اویس نماز مین مشغول ہین اور فرشتہ مقرر ہے کہ اونٹونکی نگہبانی کرتا ہے اور اسطرف دونون صاحبونکے دل مین خیال ہوا کہ افسوس حضرت نے اس دیوانہ کو اپنا پیراہن بہیجا ہمکو نہ دیا حضرت علی ؑ کے دل مین تو یہ خیال آیا کہ مجہہ سے زیادہ کون مستحق ہوگا اسلئے کہ مین داماد رسول اللہ ہون اور بہائی رسول اللہ کا ہون اور حضرت عمر کو یہ خیال ہوا کہ مین بہی اصحاب جلیل القدر مین سے ہون اسلئے کہ حضرت نے میری نسبت فرمایا ہے کہ میرے

۵ مین یاد دلاتا ہون۔ اسی پر خیال کرنا کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر کیسی مہربان ہین۔ حدیث حضرت نے

بعد اگر نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔ بیشک میں اس پیراہن کا مستحق تھا۔ لیکن اپنے یہ خیالات ایک دوسرے پر
ظاہر نہیں ہوئے اس عرصہ میں اویس نے نماز تمام کی حضرت عمرؓ نے سلام کیا اویس نے سلام کا جواب دیا
حضرت علیؑ نے آپکا نام پوچھا اویس نے کہا کہ میرا نام عبد اللہ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ سب خدا کے
بندے ہی ہیں حضرت علیؑ نے فرمایا میں نام خاص پوچھتا ہوں عرض کیا میرا نام اویس ہے فرمایا اپنا ہاتھ دکھاؤ
آپ نے دکھایا حضرت عمرؓ نے اسی سفید داغ کا نشان پایا جو حضرت نے فرمایا تھا حضرت نے ہاتھ کو بوسہ دیا
فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ میری امت کیلئے دعا کرو اویس نے
کہا تم دعا کیلئے اولیٰ تر ہو دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ تم وصیت رسول اللہ کو بجا لاؤ رسول اللہ نے تمکو خرقہ
دیا ہے اویس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جنگ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید ہوئے
تھے۔ دونوں صاحبوں نے کہا ہاں۔ آپنے فرمایا تم اپنے دانت دکھلاؤ دونوں صاحبوں نے دانت دکھلائے آپ
نے فرمایا تم کیسے ایماندار ہو اور حضرت عمر کیطرف اشارہ کیا تم کیسے صحابی ہو کہ تم نے دانت اپنے نہ توڑے فقیر نے
تو جسوقت سنا اپنے تمام دانت پتھر سے توڑ ڈالے اسوقت دونوں صاحبوں نے خیال کیا کہ بیشک یہ لائق
خرقہ کے ہے اور فرمایا یا علی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ فرمایا ایک دفعہ دو دفعہ خدمت میں
ہر وقت حاضر رہا اویس نے کہا خرقہ مجھکو دو تو میں دعا کروں اویس نے خرقہ لیکر کہا آپ الگ جائیے تو میں
میں دعا کرتا ہوں پس آپ گوشہ میں گئے اویس نے خرقہ شریف کو آگے رکھ لیا اور سجدہ میں جاکر مناجات
کرنے لگے کہ الٰہی بحق خداوند اس خرقہ کے اس خرقہ کو نہ پہنونگا جبتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
تو نہ بخشیگا تیرے پیغمبر نے مجھپر حوالہ کیا ہے کہ میری امت میں ایک شخص ہے کہ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے
جتنے بال ہیں میری امت کے لوگوں کی شفاعت کریگا ربیعہ اور مضر دو قبیلے عرب میں تھے۔ انہیں بکریاں
بہت تھیں صحابہ نے عرض کیا کہ نام اسکا کیا ہے فرمایا ایک بندہ ہے بندوں خدا میں سے اور نام اسکا اویس ہے
غیب سے آواز آئی کہ بہت لوگوں کو ہمنے بخشا خرقہ کو پہن لو اویس نے عرض کیا کہ سبکو بخش ندا آئی کہ ہمنے اتنوں کو
بخشا عرض کیا سبکو بخشدے اتنے میں فاروق اور مرتضیٰ رضی اللہ عنہما آہی تو گئے کہ دیکھیں اویس
کیا کرتے ہیں جب قریب پہنچے آپ نے فرمایا اگر ایک ساعت آپ نہ آتے تو ساری امت کو بخشوا لیتا

اویس نے خرقہ پہن لیا۔ فرمایا حوالہ کے بموجب یہ ہی سمجھتے کہ سبحان اللہ کیا عشاق رسول اللہ
تھے کہ انہیں اپنی امت کا امیدوار دیا۔ الحمد للہ فی زمانہ بھی ایسے مومنین ہیں جو حامی اسلام و امر کا عاملین
ہیں عالی ہمت کہ ان حضرت کی عالی ہمتی پیرانہ آفرین کہ باوجود عہدہ پاس جلیل القدر ہر وقت انکو رضا
جوئی اللہ ورسول کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمت کا نام نامی میں اپنی تفسیر میں بکمال عنایت فخر سے
درج کرتا ہوں اسلئے کہ میری کتاب کو فخر ہو اور نام نامی کو بقا ہے جناب حضرت عالی جناب [illegible]
القاب [illegible] میران [illegible] سلطان [illegible] جنکو اللہ تعالیٰ ذات بابرکات
عطا فرمائی ہیں میری قلم کو کہاں طاقت ہے کہ بیان کرے حسن خوبی کو جو وزن کرتا ہوں تو ایک سے ایک کو
بہتر پاتا ہوں۔ آپ بڑے دیندار۔ حامی اسلام۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ بڑے فیاض۔ باذل۔ حسیر چشم
متواضع۔ شریف نواز۔ نیک مزاج مسکین پرور۔ عادل۔ آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے۔ خدا ترس۔
سخی۔ نیکنام۔ برتاو عمدہ۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ اسلام
کی ترقی کا انکو بڑا خیال رہتا ہے۔ علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں وہ اس اخلاق انکا بڑا وسیع
اور کشادہ ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی انہیں ممدوح الاوصاف کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ
فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ۔ الغرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار سے بہت ہی تکلیف پہنچی کہ جسکا بیان
نہیں ہوسکتا۔ بدن پر [illegible] ٹکڑے ہوتے ہیں اور کلیجہ منہ کو آتا ہے مگر آپ نے وہ دعا نہ کی امت کے
لئے رکھی۔ اے امت محمدیہ آپکے لخت جگر شہیدان کربلا یعنی سید الشہدا جناب امام حسین علیہ السلام
اور ہمراہیوں کو کربلا میں کیا کیا تکلیفات پہنچیں۔ گویا کہ باغ محمدی برباد ہوگیا۔ کسکا دل لایا جائے کہ
وہ حال بیان کیا جائے۔ واللہ کلیجہ باہر آتا ہے قلم لکھنے سے رکتی ہے۔ دنیا میں یہ سانحہ ہی عجیب و
غریب ہوا ہے۔ یہ فقیر کچھہ مختصر طور پر بیان شہادت ومصائب امام علیہ السلام بیان کرتا ہے
کہ ناظرین دیکھیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام وجگر گوشہ رسول انام کا صبر کس درجہ کا
صبر تھا۔ کیوں نہو آخر کس نانا کے آپ نواسے ہیں۔

بیان شہادت امام حسین علیہ السلام

ہو حسین جناب یونس شکم ماہی سے زمین پر تشریف لائے تو بعض روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دن روز عاشورہ اور وہ روز یوم جمعہ اور وہ وقت وقت دوپہر اور وہ صحرا صحرائے کربلا اور وہ دریا دریائے فرات تھا حضرات اس حکایت میں سات امر قابل غور و انصاف ہیں **اول** یہ کہ جناب یونس علیہ السلام نے تو خاصۂ آل عبا کیواسطے رہائی پائی افسوس ہزار افسوس کہ وہی حضرت اسی دن اسی صحرا میں اسی فرات کے کنارے کن کن مصیبتوں میں گرفتار ہوئے تین دن پانی بند رہا پانی کی یہ نایابی کہ ایک قطرہ میسر نہ تھا پیاس کی وہ شدت کہ کلیجہ کباب ہوا جاتا تھا بار بار امام مظلوم اپنی سوکھی ہوئی زبان ہونٹھوں پر پھیراتے تھے فاقوں کی وہ حالت کہ کام تمام ہوا جاتا تھا حرارت آفتاب کی وہ گرمی کہ ریگستان کربلا کا یہ حال تھا کہ مثل برادہ آہن کے گرم تھا جسم پر زخم کھائے داغ پر داغ اٹھائے علی اکبر سا فرزند جوان قاسم سا بھتیجا عباس سا بھائی ان سب کو آنکھوں کے سامنے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے دیکھا **شعر** شاہ کہتے تھے نہ بھولیگا کبھی اکبر کا داغ ؛ اسکو پائیگا وہی جو صاحب اولاد ہے ؛ تیر جب مارا حلق اصغر پہ تو سرور نے کہا ؛ دل ترا اے حرملہ پتھر ہے یا فولاد ہے ؛ ساقی کوثر سے کوثر پر کہا شبیر نے ؛ کیا مزا ہے آب خنجر میں کہ اب تک یاد ہے ؛ کہتے تھے عباس شانوں کا تو کچھ بھی غم نہیں ؛ یہ گیا گر آب تو محنت مری برباد ہے ؛ **دوسرا** امر یہ ہے کہ وہ ماہی باوجودیکہ حیوان تھی مگر چالیس روز محض اس خیال سے کہ نبی خدا کو کسی طرح کا صدمہ نہ پہنچے بے آب و دانہ بڑی حفاظت تمام اپنے شکم میں امانت رکھا مگر وائے ہو اُن انسانوں پر جو خود آب و دانہ سے سیر ہو چکے تھے اور اپنے نبی کے نواسے پر آب و طعام بند کیا اور عوض خدمت کے کوئی درجہ اہانت کا اٹھا نہیں رکھا **تیسرا** امر یہ ہے کہ جناب یونس علیہ السلام کے جسم اطہر پر درخت کدو کا سایہ ہوا تھا کہ وہ جناب اُس سایہ میں بعافیت تمام بسر کرتے تھے مگر افسوس حضرات مظلوم کربلا کی لاش مقدس چالیس روز تک میدان بلا میں بے گور و کفن عریاں پڑی رہی اور سایہ بجز آفتاب عالمتاب کے اور کسی کا نہ تھا **شعر** بے دفن و کفن ہے جو ید اللہ کے پیارے ؛ واللہ گزر جاتا ہوں میں شرم کے مارے ؛ بکھرے ہوئے یہاں پھول محمد کے ہیں سارے ؛ صحرا میں کوئی ہے کوئی دریا کے کنارے ؛ ان پھولوں کو مقتل سے اٹھا لینے دو مجکو ؛ مٹی میں ستاروں کو چھپا لینے دو مجکو ؛ اہلبیت اطہار کے

[illegible]

پاس بہی کوئی چادر نہی کہ جس سے لاش پر سایہ کرتیں وہ بی بیاں خود ایسی محتاج ردا تہیں کہ بالوں سے
اپنے منہ چہپاتی تہیں سو وہ بی بیوں کے سر سے اعدا نے ردائیں چہین لیں وہ رگئی بالونکی بہلس منہ چہپانیکے لیئے
چوتہا امر یہ ہے کہ جب وہ درخت خشک ہو گیا تو جناب یونس علیہ السلام متحمل تمازت آفتاب کے نہوسکے
بیقرار ہوکر درگاہ الٰہی میں جزع فزع کی مگر واہ کیا صبر تہا امام حسینؑ کا کہ جسوقت الشمس تلبیس نے جناب
احدیت میں اس امر کی استدعا کی کہ میں صبر حسینؑ کا جب قائل ہوں کہ آفتاب چرخ چہارم سے اول آسمان پر آجاوے
اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا جاوے اور ستر درجہ حرارت اسکی زیادہ ہو جاوے اسوقت اگر تیرا حسین راہ رضا میں
ثابت قدم رہے اور بجز شکر کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لائے تب میں جانونگا کہ حسین تیرا صابر و شاکر ہے بس بحکم
جناب باری موکلان آفتاب کو اول آسمان پر لے آئے اور رخ اسکا جانب زمین کر دیا حدت ستر درجہ
سے زیادہ ہوگئی دریا جوش کہانے لگا جانوران دریا خروش میں آئے اور مظلوم کربلا کی نظروں میں دنیا تار
ہوگئی اسوقت حضرت نے متبسم ہوکر بند قبا کہولدے۔ مگر جبرئیل سے یہ حال حضرت کا دیکہا نگیا فوراً حاضر
ہوکر سر اطہر پر اپنے پروں کا سایہ کیا۔ حضرت نے جو اس حدت میں خنکی پائی جانب بالا نگاہ کی دیکہا کہ
خادم دیرینہ روح الامین پروں سے سایہ کئے بالا ہوا استادہ ہیں حضرت نے فرمایا **شعر** اسوقت حکم خلاق
کون و مکان کا ہے ۞ ہٹ جاو جبرئیل یہ وقت امتحان کا ہے ۞ فی الحقیقت حضرات جو صبر جناب امام
حسین علیہ السلام نے کیا وہ کسی انبیا سے ظہور میں نہیں آیا۔ اسکا ثبوت قرآن سے بہی پایا جاتا ہے **روایت**
ہے کہ قیامت کے دن جناب سید المرسلینؐ جناب باری میں عرض کرینگے کہ یا الٰہ العالمین مجکو ذرا میزان
عدل بہیج کہ میں ہاں جاکر دیکہوں کہ صبر بہائی ایوب کا زیادہ ہے یا میرے فرزند حسینؑ کا حکم ہوگا کہ اچہا
جاو تو حضور میزان عدل پر تشریف لیجاوینگے تو صبر امام حسینؑ کا زیادہ ایوب سے پاوینگے اسلئے کہ حضرت امام حسینؑ
نے کوئی کلمہ شکایت اور اضطرابی کا نہیں جاری ہوا برخلاف حضرت ایوب کے کہ یہ کلمہ اضطرابی کا زبان پر لاگئے تہا قال
اللہ تعالیٰ وَاَیُّوبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۞ **ترجمہ** اور
ایوبؑ کو جسوقت پکارا اس نے رب اپنے کو یہ کہ مجکو پہنچی ہے مضرت اور سختی اور تو بڑا رحم کرنیوالا ہے رحم کرنیوالوں
میں سے۔ اسلئے حضرت نے ارشاد فرمایا تہا کہ میں دن قیامت کی جناب باری میں عرض کرونگا کہ مجکو میزان عدل

پہنچ تا کہیں صبر او کا یہ صبر امام حسین کہیوں سبحان اللہ اللہ تعالے نے کل نعمتوں کا خاتمہ جناب
رسول اللہ پر کر دیا کہ آپ پر سب کو فوقیت ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اشعار ہے
ہوتا تھا جو چیزیں تھیں آل ... مشہور ہے فراق میں یکبار ہوا تھا ... ہیہات وہ ہجر میں ہو گیا سب
باغ پائمال ... گیا علی اکبر سا نونہال ... شاخ سعادت فلک کا گل کیا ... لاشہ پسر کا دیکھ
کر شکر خدا کیا ... سولہ پہر حسین کو گذرے جو پیاس میں ... طاقت نہ تھی کلام کی اُس حق شناس میں ... شکر
خدا تھا لب پہ اُس اندوہ و پیاس میں ... اللہ رے صبر فرق نہ تھا کچھ حواس میں ... سب گھر لٹا دیا تھا
فقط اسی بات پر ... مولا نثار تیرے قدم کے ثبات پر ... ایوب سے بھی تا نہ ہوگا کبھی یہ صبر ... اک جان
لاکھ درد تھے اک دل ہزار جبر ... تڑپے نہ مثل برق نہ رو گئے مثال ابر ... غربت میں اپنے ہاتھوں سے کھودی پسر
کی قبر ... دیکھا جو منہ سے دودہ اُگلتے صغیر کو ... اپنے جگر سے کھینچ لیا آپ تیر کو ... **پانچواں** امر ہے یہ
کہ جب حضرت یونس علیہ السلام زمین پر گرے تھے تو بز کوہی کو حکم ہوا کہ اپنے شیر سے سیر کرے
مگر افسوس جناب سید الشہدا جب پشت ذوالجناح سے زمین پر تشریف لائے تو شمر بے حیا نے حضرت کے گلوے خشک
کو آب خنجر سے سیراب کیا ع ذبح کرتے وقت پانی دیتے ہیں مذبوح کو ... ذبح کرنا تشنہ لب یہ شمر کا ایجاد
ہے ع دیگا شہ کی بیگناہی پر شہادت روز حشر ... خنجر قاتل زبان بنکر خدا کے سامنے ... **شعر** ہے
سنگ را شسے کہ برد سنگ جہان را ... اداے ... بتر ید لعین خشک گلوے شہ والا غریا رخدایا
چھٹا امر یہ ہے کہ جب حضرت یونس زمین پر آئے تو کوئی زخم بدن پر نہ تھا فقط اضمحلال اور ضعف
تھا اُس سے بھی حضرت نے صحت پائی مگر جب جناب سید الشہدا زمین پر گرے تو ایک ہزار نو سو
اکیاون زخم جسم مبارک پر تھے بعض روایت میں ایک لاکھ زخم تھے جسکا بیان حکایت جبرئیل کی
میں گزرا اور اسقدر خون بدن سے بہ گیا تھا کہ کثرت ضعف سے تین ساعت تک آپ نے غش سے آنکھیں
نہ کھولیں۔ **ساتواں** امر یہ ہے کہ حضرت یونس کو انکی قوم اُس جگہ سے بعزت و احترام لیگئی اور
ایمان لائی افسوس یہ امت محمدیہ کلمہ گو عزت کے بدلے کس ذلت سے سر امام نیزہ پر چڑھا کر بطور ہدیہ
پیش یزید لیگئے **شعر** ... عدو اسکو نیزہ پہ آہ ... محمد کے زانو پہ جو سر رہے ... اور رکھ کر لیگئے اور عورتیں جو

باقی رکھی تھیں انکے شانوں میں رسیاں باندھ کے سر برہنہ شتران بے کجاوا پر شہر بشہر پہرائے تھے زندان شام میں مقید کیا مسلمانوں کو اب خیال کرنا چاہیئے کہ اولاد ختم المرسلین نے کیا کیا تکلیفیں ہم ہتکلیف دل کے واسطے اٹھائیں اگر ہم اپنا جان و مال انکی آل کی محبت میں صرف کریں تو کیا بڑی چیز ہے - الحمد للہ فی زماننا ہی ایسے ایسے مومنین دیندار اولاد علی آل نبی نیز محبان اہلبیت امرا ے صالحین ہیں ہے موجود ہیں کہ جنکا نام نامی میں ایک فخر سے درج کتاب کرتا ہوں اور اپنا نامہ اعمال حسنات سے بھرتا ہوں اسلئے کہ انکے نام کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب معلے القاب بدر الصلحا صدر الامرا سید سندی شیخ الاسلام والمسلمین رئیس المومنین ابو القاسم مولانا مولوی خلیفہ سید محمد کاظم صاحب دام فیوضہ - آپ بڑے اعلے درجے کے متقی و پرہیزگار و مومن دیندار ہیں - اور ورع و تقوے اور لیاقت علمی میں آپ مجتہدوں کے برابر ہیں - پابند صوم و صلواۃ - تہجد گزار - اشراق و چاشت کبھی سفر و حضر میں قضا نہیں کرتے - آپکو سراج المومنین بھی کہا جائے تو صحیح ہے - خداترس - رحمدل - متدین - امین - عابد - مرتاض - بڑے دریادل - سیر چشم - بڑے فیاض - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - متواضع - منکسر المزاج - عاشق آل عبا و ائمہ اثنا عشریہ ہیں - آپکا وعظ سینہ عرفان کو چیرتا چلا جاتا ہے - تلاوت اور معائنہ کتب حدیث میں مشغول رہتے ہیں - اگر اہل تشیع ائمہ علیہم السلام ولایت کے قایل ہوتے تو آنجناب کو ضرور ولی کے خطاب سے یاد کرتے اور میرے ہم مذہب تو ولی کہتے ہی ہیں غرض ایسا فرشتہ خصلت اور خلق مجسم ہونا بہت مشکل ہے - آپ علما کے بڑے قدردان ہیں - باذل اعلے درجہ کے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت سلام ہے آپ میرے امیر ہیں فقیر بھی سید صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار حضرت عالیجناب معلے القاب صادق الاقوال خوش فعال ممدوح الخطاب بدر الصلحا وقار الامرا عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان جاہ و جلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان سیدی اولاد علی آل نبی خان بہادر خلیفہ سید محمد حسین خانصاحب بہادر میر منشی ریاست

پٹیالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک
شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن خوبی کو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپکے کمالات کا
اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطہ شمار سے افزوں ہے معانی تازہ کو قالب لفظ میں جان ڈالنا اور انفاس
عیسوی سے معانی پژمردہ کو تر و تازہ از گل بنانا حضرت ہی کا کام ہے آپکے محاورات نازک سے خوبے دلبران خجل
اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل آپکے کلام بلاغت نظام میں مذاق حسن نظامی پیدا ہے۔
آپکی شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے آپکی ذات سے ہم لوگوں کو فخر ہے ریاست پٹیالہ کے لوگونکو
کیا کچھ فخر ہوگا آپکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیرواں مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے
قصہ حاتم جہاں کے دل سے بھلا دیا ابر نیساں آپکی گوہر باری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا آپکے جود سے
مالامال ہے۔ آپ بڑے دیندار مومن۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ حلیم متواضع منکسر المزاج۔ شریف نواز۔
دوست پرور۔ خدا ترس آنکھ میں حیا و شرم ہوتی ہے۔ علماء کے بڑے قدر دان بڑے حامی اسلام۔ برتاو
عمدہ۔ حاجتمندوں اور شریفوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسوں
ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی منشی صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکر** سعیہ علیہم اللہ
قلبک فی ذنوب الاکبر و زکی اعمالک فی عمل الاخیار **حضرت عالیجناب ممدوح**
الاوصاف وقار الحکام صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک
سیرت فرشتہ صورت حضرت سید سندی اولاد علی آل نبی **میر امداد علی** صاحب بہادر سشن جج
حاکم صدر عدالت ریاست پٹیالہ۔ آپکی خوبیونکو تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے حضرت کے
کمالات کا بیان حوالہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان سے ہم پہلو آپکی رسائی
تدبیر تقدیر کے ساتھ ہم بازو ہے آپ بڑے عالی حوصلہ صاحب حوصلہ ہیں بڑے فیاض۔ آپکی سخاوت
نے قصہ حاتم کو طے کر دیا۔ آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا آپکی عنایت جسپر ہو اسکو
مالامال کر دے باایں ہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے اور دنے
و اعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں سچ تو

ہے کہ خلق مجسم ہیں - علما کی ساتھ بڑی عزت سے پیش آتے ہیں - مزاج میں تحقیق بہت ہے - پابند
صوم و صلوٰۃ بڑے دیندار مومن - بڑے صاف گو - مزاج میں بغض و تعصب نہیں **بہر کیف** آپکا دم غنیمت
ہے **فقیر** بہی جج صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى**
عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ **القصہ** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور
آپنے امت کی خاطر سب برادری کو ترک کر دیا - اور آپ کی آل پر اسقدر سختی پہنچی کہ ایک دن میں باغ محمدی
برباد ہوگیا - حالانکہ اسکی سب کو خبر تہی - مگر وہ دعا نہ مانگی - اگر مانگتے تو ضرور قبول ہوتی - اور یہ تمام تکلیفیں
جاتی رہتیں مگر حضرت نے وہ دعا نہ مانگی - آپ صاحبوں کو معلوم ہے کیوں نہ مانگی - اسواسطے کہ حضرت نے چاہا کہ میں وہ
دعا اسوقت مانگونگا کہ خدا نخواستہ میری امت کا گنہ جہنم پر ہوگا یا الٰہی میری امت کا گنہ جہنم میں نہو یہ دعا
میں نے اسی روز کیواسطے رکہی تہی - اب وقت ہے یا الٰہی تو قبول فرما تاکہ میری امت دوزخ سے آزاد ہو جاوے
وہ دعا آپکی قبول ہوگی **سبحان اللہ** پیغمبر ہو تو ایسا ہو عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
کیمیا گر ہو تو ایسا ہو کہ جسکے پاس ایسا پارس ہووے (یعنی دعا) پہر وہ دعا اپنے کام میں صرف نہ آسکے لیکہ
صرف امت کی محبت دامنگیر تہی - محب ہو تو ایسا ہو شفیق ہو تو ایسا ہو عالی ظرف ہو تو ایسا ہو پیشوا ہو تو
ایسا ہو محمد ہو تو ایسا ہو کہ دعا میں اسوقت طلب کرونگا جسوقت کہ میری امت کنارہ دوزخ کے قریب پہنچیگی
اے لوگو مقام عبرت ہے کہ یزید پلید نے ایک ہی فعل برا کیا تہا کہ حضور کے لخت جگر کو شہید کیا - اے مسلمانو
تم ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہو (یعنی احکام اسلام نہ بجا لانا) معلوم ہے کہ حضرت امام حسین نے بیعت
یزید کیوں نہیں کی اور جان دیدی **سبحان اللہ** عالی حوصلہ ہو تو ایسا ہو فقط اسوجہ سے نہ کی کہ وہ
مخالفت رسول اللہ میں تہا اور حضرت کے احکام کو نہیں مانتا تہا فسق و فجور میں رہتا تہا - بے نماز
شرابخوار تماشا بین جیسے کہ ہم تم لوگ ہر روز مخالفت رسول اللہ کرتے ہیں کیا ہمارے تمہارے ساتھ رسول اللہ
نے دشمنی کی ہے بلکہ ہمارے تمہارے ساتھ تو وہ سلوک کیا ہے کہ وہ دعا اسوقت طلب کرونگا کہ جب میری امت
کنارہ دوزخ پر پہنچیگی **سبحان اللہ** رہبر ہو تو ایسا ہو - بہائیو کیا غضب کرتے ہو یہ قاعدہ تو ابتک ہم تم
میں جاری ہے کہ تم ہمیں چاہو ہم تمہیں چاہیں جس کو خدا وہ عزیز کہ جنکو ہمارے رسول اللہ نے ناقص العقل و ناقص

وین فرمایا ہے کہا کرتی ہیں کہ ہم چاہیں تیرے داہیں کو تم چاہو ہمارے بائیں کو **شعر** ستم میں مہر ہے نہ وفا سا
نہ دلبری ؛ کس آن سے پہ تجکو کوئی جان فدا کرے ؛ اب تمہارا احادہ بیان کرتا ہوں اجی تم ہی تو کہا کرتے
ہو اجی جہاں آپکا پسینہ گریگا میں خون گراؤنگا۔ اب یہ تو کہئے آدمی ہو یا جانور مقتضائے محبت تو یہ ہے کہ ذرا
گریبان میں منہ ڈالو تم ہی لوگ کہا کرتے ہو جبکہ آپ سے اُس سے جواب جا سکے۔ رکے آپ سے اُس سے رک جا سکے
اپنے غور کرو کر رسول اللہ صلعم نے کسقدر سہے کہ تم ہی تو ذرا جھکو شرما و غور کرو کہ ہم تمکو رسول اللہ ایسا چاہیں کہ دنیا
الیسی منظور شدہ گویا اسکو پارس بھی کہا جاوے تو سچا ہے رسول اللہ اپنے کسی کلام میں لائے باوجودیکہ حضرت کو
کفار سے اسقدر تکلیف ہوئی اور آپکا باغ برباد ہوگیا یعنی آپ کی آل شہید ہوگئی کیسی کیسی تکلیف ہوئی میدان
کربلا میں حضرت امام زین العابدین نے نقل کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں چلا جاتا تھا اُسوقت ایک قصاب نے دوسرے سے کہا
کہ میاں اُس بکرے کو ذبح کرتا ہے کچھ دانا پانی بھی کھلا پلا دیا ہے تو آپنے اُسوقت مخاطب ہو کر فرمایا کہ
میاں وقت ذبح دانہ پانی بھی دیا جاتا ہے اُنہوں نے عرض کیا۔ واہ امام صاحب کیا اسی طرح ذبح کیا جاتا ہے
آپنے فرمایا کہ میاں میرے ابا جان تو معہ عیال و اطفال میدان کربلا میں بے آب و دانہ ذبح ہو گئے۔ اس سے
زیادہ اور کیا تکلیف ہوگی ہمکو کچھ خیال نہیں ہے کہ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے اور بانی اسلام کون ہیں
کیا تم شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف نہیں ہو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی عالی شان
ہے **اشعار** وہ کون تھا شمشیر جسے عرش سے آئی ؛ کفار کے لشکر پہ ظفر کسنے ہے پائی ؛ سرکس سے ہوئی خیبر
خندق کی لڑائی ؛ کس شخص نے ہے کفر کی بنیاد مٹائی ؛ رائج ہوا دیں کس شہ ذیجاہ کے گھر سے ؛ بت کسنے نکالے
دیئے اللہ کے گھر سے ؛ اصنام پرستی کو زبوں کر دیا کسنے ؛ سر لات اور عزیٰ کا نگوں کر دیا کسنے ؛ اسلام
کے رتبہ کو فزوں کر دیا کسنے ؛ شیروں کا جگر خوف سے خوں کر دیا کسنے ؛ باطل کے سوا حق کا کچھ نام کہاں
تھا ؛ یہ دین یہ آئین یہ اسلام کہاں تھا ؛ یہ فیض اسی گھر سے ہوا خلق میں جاری ؛ لازم ہے عداوت
تمہیں یا شکر گذاری ؛ نازل نہ کہیں ہو غضب ایزد باری ؛ چلتی ہے تو رکتی نہیں تلوار ہماری ؛ افسوس
صد افسوس اے امت محمدیہ ہمارا کاروبار دنیا میں کسی چیز میں ناغہ نہیں ناغہ ہے تو نماز میں خلاف ہے تو سنت
کا ہے بھلا ایسا کب ہو سکتا ہے جو اطاعت رسول اللہ کریں اور اسکو حضرت نہ چاہیں **خواب** ایک بزرگ

روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مجکو زیارت ہوئی حضور نے میرا منہ چوم لیا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ایسا نہیں ہوں کہ میرا منہ چومنے کے قابل ہو۔ آپ نے فرمایا یہ منہ چومنے ہی کے
لائق ہے۔ تو مجھسے محبت کرتا ہے اور مجھپر محبت سے درود بھیجتا ہے تو قابل اسی کے ہے کہ تیرا منہ چوما جاوے
آپ نے فرمایا کہ تیری نماز اور تیرا درود خدا کی درگاہ میں قبول ہو گیا۔ مجکو اسوقت ایک حکایت لطیف یاد
آئی کہ بیان اُسکا یہاں پر کیا جاتا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ سلطان محمود غزنوی ایاز کو بہت دوست رکھتا
تھا ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ چلتے لشکر میں ایک صندوق جواہرات کا تڑوا دیا اور حکم دیا کہ لوٹ لو سب لشکری
لوٹنے کے درپے ہوئے۔ مگر ایاز کو اپنے ہمراہ پایا۔ فرمایا تم لوٹ میں کیوں نہیں گئے۔ عرض کیا مجکو آپکی محبت ہی سے
فرصت نہیں جاؤں تو کہاں جاؤں۔ وہ اپنی دعا کو کسی رنج و مصیبت میں حضرت صرف نکریں محض ہمارے
لئے رکھیں کہ وقت دوزخ کے طلب کریں ہمکو کچھ بھی خیال نہیں حضرت نے ہمکو بہت چاہا ہمنے کچھ خیال
نکیا مگر سب لوگ یکساں نہیں۔ چاہنے والے حضرت کے اسوقت بھی موجود ہیں۔ الحمد للہ اسوقت بھی مطیع
سنت رسول ایسے ایسے مومن دیندار امرائے صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال اللہ اور رسول کے
واسطے حاضر ہے اور احکام سنت کو ہر حال میں مقدم کر رکھا ہے اُنکا نام نامی میں نہایت فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے۔ چنانچہ **حضرت عالیجناب بدر الصلحا** ممدوح
الالقاب صدر الامرا **شیخ امیر الدین صاحب** تحصیلدار اجنالہ دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان اُنکا غیر ممکن ہے۔ آپ بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ۔ عالی ہمت
عابد۔ مرتاض فیاض سخی۔ حامی اسلام۔ مسکین نواز۔ خدا ترس۔ عادل۔ باذل امین۔ آپ نہایت
متواضع۔ منکسر المزاج ہیں آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے
آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ آپ علماء کے بڑے قدردان ہیں
اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی رونق ہے **فقیر** بھی شیخصاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قُلُوْبَكَ فِي قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ
لکھا ہے کہ جسوقت امت محمدیہ کے گنہگاروں کو پیش جناب باری کیا جاویگا اُنکے ہاتھ پاؤں خود

 سجود

ہونگے کہ یا اللہ ہمنے تیرا خلاف کیا تیرے نبی کی سنت سے نفرت کی تیرے احکام بجا نہ لائے اور وہ سرنگوں ہونگے اور خیال کرینگے کہ یہ اعضا تو ہمارے حکم میں تھے ہمکو اگر یہ معلوم ہوتا کہ یہ اس طرح پر گویا ہونگے اور ہمارے عیب جناب باری میں ظاہر کرینگے تو ہم کبھی خلاف اللہ اور رسول کا نکرتے بہائیو یہ کیا خوف کا مقام ہے کہ خدا کے روبرو کھڑا ہونا ہوگا **شعر** یار بے پروا و فریاد دل من بے اثر گوکہ زدل فریاد میدارم گہے فریاد رس ؛ اور وہاں فرشتے کرامن کاتبین بھی حاضر ہونگے اور جناب باری میں ان گنہگاروں کی فرد پیش کرینگے یہ خبر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچیگی کہ انکی امت کے گنہگاروں کا یہ حال ہے ۔ یہاں پر ایک قصیدہ ہم اپنے ذی عزت دوست مولانا مولوی احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی آل رسول پاس بریلوی مدظلہ اللہ تعالے کا جو بڑے عاشق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں درج کرتے ہیں ناظرین اسکے پڑہنے سے نہایت محظوظ ہونگے اور معلوم کرینگے کہ ہمارے رسول اللہ اپنی امت کے کیسے شفیق ہیں اور مولانا موصوف کو بھی حق میں دعا کرینگے کہ انہوں نے کس محبت سے تصنیف کیا ہے الحمد للہ اس زمانہ میں بھی ایسے ایسے عاشق رسول اللہ موجود ہیں

قصیدہ پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائینگے ؛ آپ روتے جائینگے ہمکو ہنساتے جائینگے

کشتگان گرمی محشر کو وہ جان مسیح ؛ آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائینگے ؛ دل نکل جانیکی جا ہے آہ کن آنکھوں سے وہ

ہمسے پیاسوں کیلئے دریا بہاتے جائینگے ؛ کچھ خبر بھی ہے فقیرو آج وہ دن ہے کہ وہ ؛ نعمت خلد اپنے صدقہ میں لٹاتے جائینگے

گل کھلیگا آج یہ انکے نسیم فیض سے ؛ خون روتے آئینگے ہم مسکراتے جائینگے ؛ ہاں چلو حسرت زدو سنتے ہیں وہ دن آج ہے

تھی خبر جسکی کہ وہ جلوہ دکھاتے جائینگے ؛ آج عید عاشقاں ہے گر خدا چاہے کہ وہ ؛ ابروے پیوستہ کا عالم دکھاتے جائینگے

کیا وسعتیں بھی ہیں خدانے دامن محبوب کو ؛ جرم کھلتے جائینگے اور وہ چھپاتے جائینگے ؛ لو وہ آئے مسکراتے ہم اسیروں کی طرف

خرمن عصیاں پہ اب بجلی گراتے جائینگے ؛ آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں ؛ لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائینگے

سوختہ جانوں پہ وہ پرجوش رحمت آئے ہیں ؛ آب کوثر سے لگی دل کی بجھاتے جائینگے ؛ پاکوباں پل سے گذرینگے تری آواز پر

رب سلم کی صدا پر وجد لاتے جائینگے ؛ آفتاب انکا ہی چمکیگا جب اوروں کے چراغ ؛ صرصر جوش بلا سے جھلملاتے جائینگے

[illegible] ہم پیدائش مولد کی دہوم ؛ مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے ؛ خاک ہوجائیں عدو جلکر مگر ہم تو رضا

دم

دم ہیں جبتک دم ہے ذکر انکا سناتے جائینگے - عرض کراماً کاتبین بھی گنہگاروں کی فریادیں پیش کرینگے
اور آپ اسکے نیچے چھپاتے جاوینگے سر جھکائے ہوئے جناب باری میں عرض معروض کرینگے کہ یہ لوگ بہت ضعیف
اور ناتوان ہیں انکا ایمان بالغیب ہے انکو تو نے توفیق کیوں دی نہیں جیسکہ میرے نام حکم ہوا تھا وَاصْبِرْ
وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ اور صبر کر اور نہیں ہے صبر تیرا مگر ساتھ توفیق اللہ کے آپ عرض کرینگے یا الٰہی
تو نے تو انکی شکایت مجھ سے کی میرے بندوں نے میرے دانت توڑ ڈالے انکی شکایتیں کس سے کروں
یا اللہ میں تیرا بندہ ایک مخلوق میں سے تیری ہوں - بردباری فرما - یا اللہ تو تو غفور الرحیم ہے اور ستار العیوب
حلیم ہے تیرے حلم نے میری امت کو بے خوف کر دیا - اگر تو انکے گناہوں پر انکو عبرت دیتا تو یہ دوسرا گناہ کیوں
کرتے - اب تو معافی چاہتا ہوں - انکی رسوائی نہو تیرا مجھ سے وعدہ ہے يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ ترجمہ اُس دن کہ نہ رسوا کریگا اللہ نبی کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں ساتھ اسکے حکم ہوگا
ہم نے معاف کیا - واہ کیا بندہ ہے کیا خاطر ہے - لکھا ہے کہ ہمارے حضرت سید المرسلین صلعم شب
معراج میں تشریف لیگئے جب آپ کا بہشت میں گذر ہوا تو جنت نے عرض کیا یا رسول اللہ جب سے خدا نے
مجھے پیدا کیا ہے اُسوقت سے مجھے اشتیاق آپکے دیدار کا رہا ہے کہ کونسا چہرہ مبارک ہے جسکی قسم خدا کھاتا ہے
وَالضُّحٰى وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى شعر حسن وہ ہے کہ اللہ ہی مائل جسپر ہے جلوہ کس شان سے ہیں آپ دکھانیوالے اور
عرض کیا جنت نے یا رسول اللہ ایک ساعت مجھ میں آرام فرمائیے - آپ نے فرمایا کہ بدون امت کے مجھکو گوارا
نہیں اسواسطے کہ شاید میری امت کے لوگ کم ہمت اور حریص کہیں - کیا رفیق امت ہیں - تمام انبیا روز
قیامت نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماوینگے - پھر جنت نے عرض کیا مجھکو کسیکو صحابہ میں سے
بخشدو آپنے فرمایا میں نے تجھے بلال بخشا - عرض کیا یا رسول اللہ آپکو اسجگہ بلال کیونکر یاد آیا - فرمایا کہ اسکی
جوتیوں کی آواز یہاں سنتا ہوں عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بلال حبشی بخشا آپ نے فرمایا میں نے تو بخشدیا مگر شاید وہ
تجھے قبول نکرے عرض کیا کیا وہ اپنے جمال پر نازاں ہے فرمایا کیوں نہیں قیامت کے دن اللہ تعالی بلال کی
سیاہی سے تجھے رونق دیگا جب تو قبولیت کا باعث ہوگی - فرمایا حضرت نے کہ ایک ایک تل سیاہ رخسار و رُخ
حوروں اور غلمانوں اور ترکوں کے سیاہی بلال سے دکھیگا جب جمال مقبول ہوگا - حضور نے بلال کیطرف

متوجہ ہوا اور فرمایا اے بلال رضی اس جگہ تمکو کونسی چیز لائی عرض کیا یا رسول اللہ میں با وضو رہتا ہوں
اور دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھتا ہوں اسلئے میرا یہاں آنا ہوا۔ یہا سمجھو نماز کیا چیز ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو
بلال رضی کی باعث دخول جنت ہوئی کیا بعید ہے کہ ہمکو بھی اللہ اسکے حبیب صلعم کی جنت عطا کر دے۔ بس اب
فقیر غفور تاجدار اصلی پر آتا ہے آج عاشقان محمد صلے اللہ علیہ سلم جاننا چاہئے کیا یہ ذکر و ہاں ہے تاکہ
اللہ تعالے اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کی شان میں فرماتا ہے۔

فضیلت درود شریف

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِیْمًا ۵ **ترجمہ** فرمایا اللہ جل جلالہ نے اے ایمان والو درود و سلام بھیجو اوپر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کرکے اوپر ہم بھی درود بھیجتے ہیں اور ہمارے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ پس سمجھنا چاہئے کہ درود اللہ کا کیا
ہی رحمت نازل کرنا اور بواسطہ محمدی کے اور درود فرشتوں کا کیا ہے گواہی دینا اور پڑھنا اسکے۔ اور درود ہم
لوگونکا کیا ہے زبان سے کہنا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔ اس آیت پاک
سے نہایت عظمت اور بزرگی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پائی جاتی ہے۔ پہلے اللہ جل شانہ نے اپنا
بذات خاص درود بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ سلم پر واسطے اظہار قدر و منزلت اور واسطے رغبت دلانے امت
کو ثابت فرمایا دیکھو جب اللہ جل شانہ باوجود بے پرواہی اپنی کے حضرت صلی اللہ علیہ سلم پر درود
بھیجتا رہتا ہے تو امت کو لائق اور واجب ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب محتاج ہونیکے درود بھیجنا
اور حق تعالے نے اپنا درود بھیجنا اسواسطے پہلے بیان کیا تا صلوۃ ملائکہ اور مومنین کو تقویت ہو پھر صلوۃ ملائکہ کا
درود بھیجنا ارشاد فرمایا اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو لفظ اِنَّ سے کہ کلام عرب میں واسطے تاکید اور تحقیق کے
موضوع ہے تاکید فرمائی اسواسطے کہ فرشتے بھی مثل بنی آدم کے بلیات اور روز ازل قضا سے ڈرتے ہیں
اور اللہ جل شانہ سے پناہ چاہتے ہیں انکو بھی جمعیت خاطر حاصل ہو اور درود کی برکت سے بلیات سے امان ملے
اور مومنین میں اسکے پڑھنے کا رواج جاری ہو اور طرح طرح کے فائدہ اٹھائیں۔ اللہ جل شانہ نے انکو اس
آیت پاک میں نبی کرکے یاد فرمایا اور نام پاک آپکا نہ لیا یعنی نہ کہا یُصَلُّوْنَ عَلٰی مُحَمَّدٍ بلکہ اور آیات میں بھی

اس کتاب کی ملفوظ رجسٹری ہو چکی ہے
بدون اجازت مصنف و محشی ایک حرف نہیں نکال سکتا

یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول کے ساتھ ندا کی اور بغیر خطاب آپکا اسم مبارک نہیں لیا جیسے اور نبیونکو یاد فرمایا ہے یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَیٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ وَیٰاِبْرٰھِیْمُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اور یٰمُوْسٰٓی اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ وَیٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ وَیٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمٍ وَیٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّۃٍ وَیٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ اذْکُرْ نِعْمَتِیْ وَیٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ — اور جو کہیں صراحۃً بغیر خطاب اسم مبارک آپکا قرآن مجید میں واقع ہے وہ از رہ محبت اور پیار اور آگاہی امت کے ہے جسمیں وہ جانیں کہ آپ رسول اللہ ہیں اور اسپر اعتقاد کریں **حدیث** فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے حقتعالیٰ اسپر دس بار درود بھیجتا ہے یعنی اسکو دس رحمتیں نازل کرتا ہے اور فرشتونکو حکم دیتا ہے کہ اس نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تم بھی اسکے لئے تین دن تک نیکیاں لکھو ہو فرشتے اسکے گناہ تین دن تک نہیں لکھتے ہیں **فقیر** کہتا ہے آپ پر درود شریف بھیجنا باعث سعادت دارین ہے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی حضرت پر درود شریف بھیجتا ہے آپ اس سے محبت زیادہ رکھتے ہیں بلکہ اکثر درود خوانونکا آپنے حالت خواب میں منہ چوم لیا ہے **خواب** ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عالم رویا میں حضور کو دیکھا آپنے میرا منہ چوم لیا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ منہ تو لائق چومنے کے نہ تھا فرمایا آپنے یہ منہ لائق چومنے کے ہے اسواسطے کہ مجھپر درود شریف پڑھتا ہے — اور بعضونکو آپ نے اپنے گلے سے لگایا ہے — ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم خواب میں حضرت سید المرسلین نے مجکو اپنے گلے سے خوب لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تیرا درود خدا کے یہاں قبول ہو گیا ہے مجکو خدا نے تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ اسکو تو اپنے سے لگا — فلاں بندہ ہمارا آپکو بہت دوست رکھتا ہے میں اسلئے آیا ہوں اور تجھے گلے لگاتا ہوں اور یہی تجھے خوشخبری دیتا ہوں کہ میں تیرا دنیا میں نبی ہوں اور آخرت میں تیرا شفیع ہوں اور گلے سے تمکو میں نے اسواسطے لگایا کہ تجکو آگ دوزخ کی نہ لگیگی **سبحان اللہ** آپ پر درود بھیجنے سے کیا کیا خدا رحمت نازل کرتا ہے **فقیر** — کہتا ہے جو آپ پر درود شریف محبت سے بھیجتا ہے آپ اسکو وقت مرگ مدد دیتے ہیں اور دنیا میں اسکی رسوائی نہیں ہونے دیتے **حکایت عجیب** ایک مسلمان ثقہ متدین نے بیان کیا

 کرم

کریم دو آدمی سفر میں چلے جاتے تھے ایک صحرا غیر آباد پیش آیا اُس جگہ ساتھی بیمار ہوا اور مر گیا
اُسکی تجہیز و تکفین کیواسطے بتلاش اسباب اور آدمی کے دور دور تک چاروں سمت میں گیا آبادی نظر نہیں
آئی پریشان ہوا اُس میت کے پاس واپس آیا حیرت میں بیٹھا فکر کر رہا تھا کہ اس مرد صالح کی نعش کو
چھوڑ کر میں کیونکر چلا جاؤں ناگہاں دیکھا کہ کچھ آدمی چلے آتے ہیں میں خوش ہوا جب نزدیک آئے
تو پانچ شخص تھے ایک آگے اور اُسکے پیچھے چار کس اور سر ننگے ہیں آکر بیٹھے حال پوچھا میں نے سب حال اور
بے سامانی گور و کفن کی اور اپنی بیکسی عرض کی اُن بزرگ نے اُن چار شخصوں کو فرمایا کہ اس میت کے
گور و کفن کا سرانجام کرو وہ لوگ ایک جانب کو گئے اور سب سامان درست لا آئے اور گور و کفن کر دیا پھر وہ
واپس ہو کر چلے میں بھی چلا پیچھے کے اُن چاروں میں سے ایک سے پوچھا کہ وہ آگے جو جاتے ہیں کون بزرگ ہیں
اور آپ لوگ کون ہیں کہا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور ہم انکے چاروں خلفاء راشدین ہیں
وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے حضرت کا دامن پکڑ کر یہ عرض کیا **اشعار** تو نبیوں میں رحمت لقب پانیوالا
مرادیں غریبوں کی بر لانیوالا ۞ مصیبت میں غیروں کے کام آنیوالا ۞ وہ اپنے پرائے کا غم کھانیوالا ۞
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماوے ۞ یتیموں کا والی غلاموں کا مولا ۞ خطا کار سے درگذر کرنیوالا ۞ بد اندیش
کے دلمیں گھر کرنیوالا ۞ مفاسد کا زیر و زبر کرنیوالا ۞ قبائل کو شیر و شکر کرنیوالا ۞ میں نے باعث
تشریف فرمائی کا استفسار کیا فرمایا یہ میت مدام باخلاص تمام مجھپر درود بھیجا کرتی تھی اور یہ شخص حالت
زندگی میں اس عمل کا عشق رکھتا تھا اور مدام درود اسکا ہمارے پاس پہنچتا تھا آج نہ پہنچا تفتیش حال کیا
معلوم ہوا کہ مر گیا مگر ایسے لق و دق بیابان میں مرا پڑا ہے کہ گور و کفن اُسکا غیر ممکن ہے پس مجھے اسکی
اسی حق رسانی کا خیال آیا اور اُسکا یہ گور و کفن کا کام بنا دیا۔ پھر ننگے سر تشریف لانیکی وجہ پوچھی
فرمایا کہ بغیر بسم اللہ کے درود شریف پڑھا کرتا تھا جب اُس نے بسم اللہ کا تاج نہیں رکھا تو یہ سبب ہوا
اسکا۔ یہ فرما کر میری نظروں سے غائب ہو گئے **سبحان اللہ** دل سے دل کو راہ ہے۔ **شعر** بغض
کا بغض صلہ ہے تو ضرور ۞ مہر سے مہر و محبت ہوگی ۞ وہ حضرت کو چاہتا تھا حضرت نے بھی اُسکو
ایسے جنگل بے پایاں میں نواز لیا۔ الحمد للہ فی زماننا بھی ایسے ایسے دیندار اللہ کے نیک امراء جہاں

میں ہے کہ جنکی ہمت پر سزا وار آفرین ہے انکو ہر وقت چلتے پہرتے بیٹھے لیٹے ہوئے درود شریف ہی کا خیال رہتا ہے ایسے عالی ہمتوں کا نام میں بہی اپنی تفسیر میں ایک نہایت فخر سے درج کرتا کہ نام نامی کو بقا رہے ۔ چنانچہ عالیجناب معلی القاب بدر العلیٰ صدر الامم صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت پاکیزہ جمال حمیدہ خصال صادق الاحوال مرفہ الحال خوش افعال **نواب فیض احمد خانصاحب** خلف الرشید حضرت نواب **محمد نجف خان صاحب بہادر دہلوی** حاکم مرافعہ ممبر کونسل ٹونک دام اقبالہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں ودیعت کی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا آپ بڑے دیندار ۔ پابند صوم وصلوة ۔ مخیر ۔ باذل ۔ عدیم المثل ۔ سیر چشم ۔ متین امین ۔ کم گو ۔ قدردان علماء ۔ متواضع منکسر المزاج ۔ نرم طبیعت ۔ دوست نواز ہیں ۔ جو ان صالح ہی ہیں کو کہنا چاہیے ۔ اعلے درجہ خلیق ہیں دراصل اخلاق آپکا بڑی وسیع اور کشادہ ہے ۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے ۔ ہر کہ و مہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے ۔ اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بہی نواب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْاَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْاَخْيَارِ ۔

بیان تاثیر درود شریف

حدیث فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص محبت سے درود پڑہتا ہے اللہ تعالے اسکو امن وامان میں رکہتا ہے ہر بلیات سے اور یہانتک کہ زہر بہی اسپر اثر نہیں کرتا **حکایت** ابو درداء صحابی کی لونڈی نے ابو درداء سے کہا کہ میں نے آپ کو ایک برس روز تک زہر دیا لیکن تجہہ میں زہر نے تاثیر نہ کی ۔ پوچہا ابو درداء نے کہ تو مجکو زہر کس لیے دیتی تہی عرض کیا اسلئے دیتی تہی کہ تم مرجاؤ تو میں نجات پاؤں آپ نے فرمایا میں نے اللہ کیواسطے تجکو آزاد کیا اسوقت اس لونڈی نے عرض کیا کہ آپ یہ تو فرماویں کہ زہر نے آپ پر کیوں نہ اثر کیا فرمایا آپ نے کہ میں محبت سے حضرت پر درود پڑہتا ہوں اور حضرت کی یہ دعا ہے کہ جو مجہپر محبت سے درود شریف پڑہیگا اسپر کوئی چیز اثر نہ کریگی عرض کیا کونسا درود پڑہا کرتے ہو فرمایا آپ نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

علیہا وعلی آل محمد وبارک وسلم لونڈی نے عرض کیا میرے لیے بھی اجازت ہے فرمایا
تو بھی یہی درود پڑھا کر سبحان اللہ صحابہ کو حضور سے ...... کیا محبت تھی اور حق تعالے
نے اپنے حبیب پاک کے نام مبارک میں بھی کیا اثر رکھا ہے **حکایت لطیف** نقل ہے کہ امیر النحل نے
حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی بولی میں عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کے لیے شہد جمع کیا ہے
آپ کسی صحابی کو میرے ہمراہ بھیج دیجئے ہم انکو شہد دیدیں آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ یہ امیر النحل ہے آکے
اپنی بولی میں اسوقت یہ بیان کیا کہ انکو شہد زیادہ مرغوب ہے اسواسطے ہم نے آپ کے واسطے شہد جمع کیا ہے آپ نے حضرت
علی کو امیر النحل کے ہمراہ کر دیا جب حضرت علی شہد لیکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں
بہت حیران ہوں کہ جس جنگل سے میں شہد لایا ہوں اس جنگل میں تمام درخت تلخ ہیں مگر شہد وہاں کا نہایت شیریں
اور عمدہ معلوم ہوتا ہے اسکا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا یا علی تم نے امیر النحل سے نہ دریافت کیا راوی کہتا ہے کہ اسی اثنا میں امیر النحل
بھی حاضر ہوا آپ نے امیر النحل سے فرمایا کہ حضرت علی کا یہ سوال ہے اسکا جواب دے امیر النحل نے جواب دیا یا رسول اللہ
بیشک اس جنگل کے درخت تلخ ہیں مگر حقیقت ہم آپ پر اور آپکی آل پر درود بھیجتے ہیں تو وہ درخت شیریں ہو جاتے ہیں
سبحان اللہ کیا نام مبارک ہے **حکایت** ایک بزرگ اپنی تصنیفات میں لکھتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید سے
مقابل کے لوگوں نے یہ کہا کہ تم جو اسلام کے مدعی ہو اور پیغمبر سے خطاب سیف اللہ کا عطا ہوا ہے کوئی کرامات تو دکھلاؤ
تاکہ تمہارے دین کی حقیقت معلوم ہو فرمایا جو کہو۔ انہوں نے کہا کہ یہ زہر ہلاہل کی شیشی ہے آپ نوش کریں اگر
آپ پر اس نے کچھ اثر نہ کیا تو ہم جانینگے کہ یہ دین حق ہے آپ نے فرمایا بہت اچھا وہ شیشی کہاں ہے انہوں نے
پیش کی خالد بن ولید نے وہ شیشی انکے ہاتھ سے لیکر بسم اللہ پڑھکر بعدہ درود شریف باواز بلند پڑھا اور
انکے روبرو وہ زہر ہلاہل کی شیشی نوش کی اور انکے پاس کھڑے رہے شان خدا کی کہ زہر نے کچھ اثر نہ کیا اس
قسم کے صدہا شواہد ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ جن کلمات کا عالم برزخ یا عالم مثال میں کوئی نکوئی ایسا
خاص ہوتا ہے کہ جسطرح عالم عنصری میں انکا اثر محسوس ہوتا ہے منجملہ انکے یہ درود شریف بھی ہے جسکے
پڑھنے سے برکت کا نازل ہونا اور شیطان اور خبیث اور زہر کا اثر نہونا وغیرہ فوائد ہیں **سوال** بسا اوقات
ہم درود پڑھتے ہیں ہمکو اس قسم کی کوئی بات نہیں معلوم ہوتی اور نہ کسی قسم کی کیفیت حاصل ہوتی ہے

 عادتا

عادتاً پڑہتے ہیں **جواب** خواہ دوا یا کوئی کلام ہو اسکی تاثیر کے لئے دو باتیں ضرور ہیں اجتماع شروط
ارتفاع موانع دیکہو تریاق کے اثر میں کسی دانشمند کو شک نہیں مگر جب اسکی ایک ہی شرط فوت ہوجاتی ہے
یا کوئی مانع حائل ہوجاتا ہے پہر تاثیر نہیں کرتا اسیطرح سے خلوص نیت راست گوئی صدق ستقالی خوش عقیدگی
رابطہ الٰہی وغیرہ ان باتوں کے لئے شرط ہیں اور ریاکاری اور خیالات فاسدہ بداعتقادگی توہمات شیطانی ان
چیزوں کے لئے مانع ہے پہر ہم ان چیزوں سے کسطرح کیفیت حاصل کریں اس صورت میں اسکا یا اسکے حبیب کا
وصل نہیں ہوسکتا **سوال** مگر کیونکر ہمکو ان چیزوں میں کیفیت حاصل ہو کہ جس سے اس محبوب عالم محبوب
حقیقی کا یا اسکے حبیب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال باکمال ہمارے نصیب ہو اور سعادت عظمے ملے
اس وادی پرخار اور اس بحر ذخار میں سینکڑوں ہیبتناک گرمیں آکے بڑے بڑے عقلمندوں کی کشتیاں غرق ہوگئیں
؎ درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار ٭ کہ پیدا نشد تختہ بر کنار ٭ **جواب** درود شریف کے ذریعہ سے
اس مشکل کو حل کردیا اور اپنی طرف اشکارہ سے سہل کردیا کہ جو کوئی ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
تحفہ درود سے خوش کرتا ہے وہ ہمکو خوش کرتا ہے **حدیث** تشریف لائے پیغمبر خدا ایکدن یعنی صحابہ پاس اور خوشی
معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر انکے پس فرمایا تحقیق آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام پس کہا تحقیق رب تیرا
فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تجپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بہیجوں کیا
اسپر دس بار اور نہ سلام بہیجے تجپر کوئی امت تیری میں سے مگر کہ سلام بہیجوں میں اسپر دس بار **سبحان اللہ** کیا
عنایت پروردگار ہے کہ جو کوئی ہمارے نبی کو خوش کرتا ہے ہم بہی اسکو اسطرح پر نوازتے ہیں الحمد للہ فی زماننا ایسے
ایسے بندے اللہ کے دیندار متقی اور پرہیزگار موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے
جلیل القدر کے انکو ہر وقت اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر رہتا ہے اور ایسے محب رسول ہیں اللہ کہ ہر وقت
انکی زبان درود شریف سے تر رہتی ہے اُن امرا صالحین کا نام نامی میں بہی ایک بڑے فخر سے اپنی
تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان
حشمت و اجلال حاتم کرم سکندر دوران رستم صفت نوشیروان زمان حضرت عمدۃ الصلحا و دقاہ الامرا
شیخ میراں بخش صاحب رئیس اعظم سیالکوٹ دام اقبالہ و اجلالہ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں اٰ

آپ دریا کو پیمانہ سے ناپنا ہے آپکے کمالات کا بیان جو اہل قلم کرتا آفتاب کا منہ چڑانا ہے آپکی رفعت شان آسمان ہفتم پہلو اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ہم بازو ہے - آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باسینہ وصفا دامن اخلاق آپکا نہایت وسیع اور کشادہ ہے طبیعت ہمیشہ سے اصلاح وتکریم آمادہ ہے - آپ بڑے اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی - پابند صوم وصلوٰۃ - حامی اسلام - بڑے فیاض باذل مخیر سخی - سیر چشم متواضع منکسر المزاج - شریف نواز مسکین پرور - عادل منصف - آنکھ میں حیا وشرم بہت ہے - خدا ترس متین - کم گو - مرتاض عابد - عاشق رسول اللہ - صادق الوعدہ - برتاؤ عمدہ - قدردان علما اور عالی ہمتی میں اپنے وقت کو حاتم ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتی ہیں سچ تو یہ ہے کہ ایسوں کا ہونا رونق اسلام ہے فقیر بھی بس ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے - شکریہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ - اے طالبان راہ نجات وا ے جویندگان آب حیات تم بھی زبان سے یوں کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ پھر اسی درود شریف کے الفاظ رنگ معنی سے اپنی روح کو رنگین بناؤ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ کے معنی کو خوب دل میں جماؤ گے اور خیال میں لاؤ گے تو تمہاری روح کی ظلمت اور کثافت اور بہیمیت دور ہو جاویگی **فقیر** کہتا ہے کہ بات متفق علیہ ہے کہ جبتک روح کو صفائی نہیں اُس تک رسائی نہیں اصل بالذات روح کی صفائی مقصود ہے **شعر** چاہیئے تجکو اگر وصل صنم ؛ دلکو خالی غیر سے کر یا تعلیم ؛ **ع** بیحجابانہ درآ از در کاشانہ ما ؛ کہ کسے نیست بجز درد تو در خانہ ما -

جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے اُسکا گھر دوزخ ہے

حدیث فرمایا مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جسکے قریب میرا ذکر ہو اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے اور اُسی حالت میں مرجاوے پس داخل ہوگا دوزخ میں اور بعض روایت میں ایسا بھی آیا ہے فَقَدْ جَفَانِيْ پس تحقیق اُسنے مجھپر ظلم کیا **حکایت** مالک بن دینار رضی اللہ عنہ ایک پڑوسی کے پاس گئے وہ اُسوقت حالت نزاع میں تھا اُسکو سخت تکلیف ہو رہی تھی . . . . مالک نے اُس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے اُسنے کہا دو پہاڑ آگ کے میرے سامنے موجود ہیں مجھے اُنپر زبردستی چڑہایا جاتا ہے

جاتا ہے میں نے کہا تو نے ایسا کیا بدعمل کیا تھا کہ جسکے مواخذہ میں تجھے یہ سزا دیجاتی ہے کہا
وقت ذکر نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں درود نہیں بھیجا کرتا تھا اسلئے یہ عذاب ہو رہا ہے **حدیث**
شقی ذکرہ عندہ فلم یصل علی ترجمہ یعنی بدترین لوگوں کا وہ شخص ہے کہ میں اسکے سامنے مذکور
ہوں اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے **حکایت** نقل ہے کہ ایک شخص گیا اور اسکی بہتر جگہ قبر کھودی
گئی ہر ایک قبر میں سانپ نکلا۔ ناچار وہ سانپ قدرت خدا سے گویا ہوا کہ میں اسکا عمل بد ہوں
تم لوگ کہانتک قبریں کھودوگے لوگوں نے کہا یہ کیا فعل بد کیا کرتا تھا۔ کہا جسوقت کوئی اسکے روبرو
حضرت کا نام لیتا تھا یہ درود نہیں بھیجتا تھا۔ اسلئے اسپر خدا نے مجھے مسلط کیا ہے میں اسکو عذاب
دونگا تم اسکے لئے کیا کرسکتے ہو لوگوں نے ناچار ہوکر اسکو اسی قبر میں دفن کیا **حدیث** فرمایا **البخیل**
من ذکرہ عندہ فلم یصل علی ترجمہ یعنی بڑا بخیل وہ شخص ہے کہ میرا ذکر کیا جائے نزدیک
اسکے اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے **ومن لم یصل علی فانی بری منہ ترجمہ**
یعنی جسنے مجھپر درود نہ بھیجا اس سے میں بری الذمہ ہوں مجھے اس سے کچھ کام نہیں **حکایت** نقل ہے
کہ ایک شخص کو بہتر جگہ قبر میں دفن کیا مگر زمین نے اسکو قبول نکیا یعنی قبر سے باہر پھینکدیا غیب سے آواز
آئی کہ یہ ہمارے حبیب کے نام سے بخل رکھتا تھا قبر کیا اسکو جبتک قبول نہ کریگا تم بھی اسکو ایسے ہی
پھینکدو عیاذاً باللہ **فقیر** کہتا ہے کہ جبل بر میں حقتعالیٰ سب بندگان مومنین کو درود پڑھنے کی ہدایت
فرمائے کہ سبب بہبودی دنیا اور وسیلہ آخرت اسی میں ہے پھر ہمارا غفلت کرنا سعادت دارین سے محروم ہونا ہے اسلئے
فرمایا حضرت نے کہ بعضے لوگ میری امت میں سے بہشت کے جانیکا رستہ بھول جائینگے۔ صحابہ نے عرض کیا
وہ کون ہونگے یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ ہونگے جو میرا نام سنتے تھے اور مجھپر درود نہیں بھیجتے تھے پس ان
ہر فرد بشر خیال کرے کہ ہمارے رسول اللہ کی کیا شان ہے **وما علینا الا البلاغ** محبت کرنیوالو
نے حضور سے ایک بڑے فخر سے محبت کی اور وقت نام لینے کے درود شریف بھیجا۔ الحمد للہ فی زماننا
بھی ایسے دیندار حامی اسلام کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت
انکو اللہ رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے اور حضرت پر ہر وقت درود شریف بھیجتے رہتے
ہیں

ہیں اور جسوقت نام آتا ہے تو قربان ہو جاتے ہیں انکو افضل الناس ہی کہا جاوے تو درست ہے انکا نام نامی میں اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا ہے ۔ چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ڈپٹی انسپکٹر **شمس الدین خان صاحب لوہی** ستعینہ سونی پت دام اقبالہ ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے ۔ آپ بڑے پابند صوم و صلوۃ ۔ دیندار ۔ سیر چشم ۔ نیک نام متواضع ۔ منکسر المزاج ۔ شریف نواز ۔ عالی خاندان ۔ مسکین پرور ۔ عادل ۔ آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے بڑے فیاض ۔ مخیر ۔ خدا ترس ۔ رحمدل ۔ قدردان علما ۔ صادق الوعد ۔ متین ۔ صاحب وجاہت و وقار ۔ برتاؤ آپکا نہایت عمدہ ۔ آپ بڑے اعلٰے درجہ کے خلیق ہیں ۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ۔ طبیعت ہمیشہ سے بتواضع و تکریم آمادہ ہے بہرکیف آپکا دم غنیمت ہے ایسے لوگوں کا ہونا فی زمانہ رونق اسلام ہے فقیر بھی خانصاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكّٰى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ

بیان ثمرہ محبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اے عاشقان محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت (عشق) کرنا ایمانیات کا ہے چنانچہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکھے مجھکو زیادہ اپنی مال اور اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے حدیث لکھا ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کب پورا مسلمان ہونگا فرمایا جسوقت تو دوست رکھے اللہ کو التماس کیا کس چیز سے پہچانی جاوے دوستی اللہ کی فرمایا جب تو دوست رکھے اللہ کے رسول کو یعنی نشانی دوستی اللہ کی محبت رسول ہے بیشک جو لوگ کہ محبت رسول میں قوی ہیں ایمان بھی انکا قوی ہے اور جو لوگ کہ انکی محبت میں ضعیف ہیں انکا ایمان بھی ضعیف ہے پھر ایک بار فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہٗ یعنی ہرگز اسکو ایمان کامل نصیب نہ ہوگا جسکو رسول کے ساتھ

محبت

محبت ہو گئی حضرت کی محبت اہل مکہ و مدینہ کے دلمیں ایسی سما گئی تھی حکایت لطیف نقل ہے
کہ ایک عورت مدنی تھی ہر روز حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار فیض آثار سے مشرف ہوا کرتی تھی جس روز
حضور کو نہ پاتی تو دیوانوں کی طرح پھرتی لکھا ہے ایک روز وہ عورت جو آئی تو حضور کو نہ پایا ایک صحابی اُس وقت
موجود تھے اُنھوں نے کہا کہ اے عورت تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے اُسنے کہا ہاں ۔ اُس صحابی نے
امتحان یہ کہا کہ اگر تو ہمارے رسول خدا کو دوست رکھتی ہے تو اپنے چہرہ سے نقاب اُتار ڈال اُس
عورت نے اُسی وقت اپنے چہرہ سے نقاب دور کر دیا اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جان و مال تصدق ہے
غرض وہ عورت اپنے گھر گئی اور اپنا خاوند سے کیفیت بیان کی کہ مجھ سے خیانت ہوئی ہے سنکر فرمایا اسکے
خاوند نے کہا کہ اگر تو عاشق رسول اللہ ہے تو میرے کہنے سے اُس تنور گرم میں گرجا خیانت معاف
کریگا اُس اللہ کی بندی نے اسکے کہنے کی تعمیل کی دل میں خیال تھا کہ میرے حبیب کی محبت میں جان جاتی
ہوئی ہے اللہ نے اسکو آگ سے محفوظ رکھا تھوڑی دیر کے بعد اُسکے خاوند نے خیال کیا کہ دیکھوں اسکا
محبت سچا تھا یا جھوٹا تنور میں جو دیکھا تو عورت کو صحیح سالم پایا بڑی خوشی سے اُسکو نکالا اور حضرت کی خدمت
میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کیا حضرت سنکر اور فرمایا میری محبت پر اللہ نے دوزخ کو بھی حرام کر دیا
پھر کیا آگ ہے سبحان اللہ کیا محبت رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے

بیان عشاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الجنة تشتاق الى خمس نفر مصلی
على الحبيب الرحمن و تالی القرآن و حافظ اللسان و مطعم الجیعان و مکسی العریان
ترجمہ یعنی البتہ جنت اشتیاق رکھتی ہے پانچ شخصوں کا اول جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر (یعنی خلوص نیت سے) لکھا ہے کہ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک آدمی کو
کسی نے چوری کی تہمت لگا کر گرفتار کیا اور گواہوں نے حضور کے روبرو گواہی دی کہ یہ چور ہے حضور کی عدالت محتشم
سے حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے وہاں پر ایک شتر بھی کھڑا تھا بقدرت خدا کے گویا ہو کر حضرت کی خدمت
میں عرض کیا لا تقطعوا يد هذا فانه ليس بسارق اسکا ہاتھ مت کاٹو یہ چور نہیں فرمایا حضرت نے

حکایت اے شخص تو کیا عمل کرتا ہے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر درود شریف پڑھا کرتا ہوں
ہے کہ ایک عالم وقت نے ایک شب خیال موت اور حالات قبر اور عبور پل صراط اور عذاب دوزخ اور دیدار
خدا اور اپنے وسیلہ نجات میں غور کیا کہ کونسا میرا عمل قابل ایسا ہے کہ اسکو وسیلہ نجات خیال کروں اول
تو اسنے اپنی نماز اور قیام شب میں فکر کیا مگر نظر غور و انصاف سے جو خیال کیا تو ایک سجدہ بھی جناب احدیت میں
قابل قبولیت نہ پایا پھر روزہ کیطرف فکر کیا اسکو بھی محض فاقہ پایا پھر حج اور علم کیطرف غور کیا تو ان
دونوں کو بھی شہرت پایا اسی طرح اپنے جس عمل میں خیال کرتا تھا قابل خدا کے نہ پاتا تھا بیساختہ سر پڑا
غیب سے ایک آواز دل نواز سنی کہ مولوی صاحب تم محبت سے ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو
اس سے زیادہ کوئی وسیلہ نہ پاؤگے آخر مولوی صاحب نے درود پڑھا اور اسی فکر میں سو گئے تو عالم رویا میں
کیا دیکھتے ہیں کہ میں مرگیا ہوں میرے اہل و عیال نے میرا جنازہ تیار کر کے قبرستان میں مجھے دفن کیا ناگاہ منکر نکیر
دو فرشتے میرے پاس قبر میں آئے اور مجھ سے سوال کیا ۔ من ربک و نبیک و دینک و
اسلامک و قرانک و رجلک یعنی تیرا خدا اور تیرا نبی کون ہے اور تیرا دین و اسلام کیا ہے تو
قران سے بھی تعف ہے کونسا رجل ہے کہ تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ۔ یہ جواب دینے سے حیران
لیکن کیا دیکھتا ہے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ کی میری قبر میں نمودار ہوے اس بزرگ نے ان فرشتوں سے کہا کہ
تم بدخلقی سے سوال کرتے ہو اور اسکو یہ معلوم نہیں کہ میں کہاں ہوں اور ابھی تک اسکی موت کی تلخی نہیں گئی
ورنہ یہ ابھی کہتا تھا کہ خدا میرا وحدہ لاشریک ہے نبی میرا محمد رسول اللہ ہے دین میرا اسلام ہے قران سے میں نے
یہ معلوم کیا اور رجل سے مراد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ جبکہ یہ تقریر اس مرد نورانی
چہرہ کی اس مردہ کے کان میں پہنچی تو اسنے یہ سب تقریر فرشتوں کے روبرو بیان کی منکر نے کہا یہ
قابل نجات ہے کہ اسنے جواب معقول دیا نکیر نے کہا کہ نہیں اسنے اس بزرگ کا قول نقل کیا ہے یہ بتلانا اس
بزرگ کا ہے نہ کہ مردہ قابل نجات نہیں منکر نے کہا اے نکیر تو نہیں جانتا یہ بزرگ محمد رسول اللہ ہیں
انکی خوشی اسی میں ہے کہ جواب اسکا معقول سمجھا جاے اسلئے کہ دنیا میں بہت آپکو دوست رکھتی تھی اسلئے خدا نے
انکو بہت بنا کے بھیجا [illegible] نکیر نے کہا بہت اچھا ہی جواب سمجھا گیا ۔ سبحان اللہ کیا محبت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ عذاب قبر سے ایسی نجات ہو کہ فرشتے بھی حیران ہیں **فقیر** کہتا ہے کہ اپنے
بہائیو گور کی تنگی اور عذاب کا کچھ حال نہ پوچھو عیاذاً باللہ جس لمحہ مردہ کو قبر میں لٹا کر سینکڑوں من مٹی
کا انبار کر دیتے ہیں مردہ بیچارا اسکے بار سے مطلقاً حرکت نہیں کر سکتا جب عزیز و اقارب بعد تجہیز و تکفین کے
واپس آتے ہیں تو دو فرشتے جنکا نام منکر نکیر ہے اُنکی کرخت آنکھیں ہیبت ناک صورت ہوتی ہے اور گرز آتشیں
ہاتھ میں لیکر قبر میں واسطے سوال و جواب کے آتے ہیں اور نہایت غضب اور غصہ سے پوچھتے ہیں کون ہے رب تیرا کیا
دین تیرا تو کسکی امت ہے اور شبیہ آنحضرت کی دکہائی دیتی ہے اور کہتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے
سبحان اللہ اگر مردہ باایمان ہے تو کہتا ہے یہی تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہی تو
تخت آراستہ ہیں اور قبر میں سے اُٹھکر فدا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو جاتا ہے اور اگر مردہ دنیا سے
بے ایمان مرا ہے اور اسکو محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تھی تو وہ اُسوقت شرمساری سے
دریائے ندامت میں ڈوب جاتا ہے اور افسوس کرتا ہے یَقُولُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ
سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ اُسوقت اسکو حکم عذاب قبر کا ہوتا
ہے اور اس طرح سے دبوچتی ہے کہ ادہر کی پسلیاں اُدہر چور چور ہو جاتی ہیں اور دماغ کا گودا نتھنوں کی
راہ سے باہر نکل آتا ہے افسوس صد حیف روزہ زندگی ناپائدار پر ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے
محبت نہ کی یہ عذاب اپنے پر لیا فاعتبروا یا اولی الابصار **فقیر کہتا ہے** بہائیو حسرت اور
افسوس اس بات کا ہے کہ جسوقت موت آ پہنچتی ہے اور ملک الموت آکر گلا دباتا ہے اُسوقت بندہ ہکا بکا سا
خاموش رہجاتا ہے اور تمام عزیز و اقارب بلکہ سارا جہان اُسکی نظر میں تیرہ و تاریک معلوم ہوتا ہے
کہ دن تھوڑا سا رہگیا اور سفر آخرت درپیش ہے منزل دور و دراز نہ دل میں نور نہ بغل میں توشہ جہاں جاتا ہے
وہاں کسی سے جان پہچان نہ یار نہ غمگسار نہ کوئی ساتھی اُسوقت مردہ کہتا ہے کہ کیا ہوئے ہمارے والدین
اور کہاں گئے وہ بہائی بیٹے جنکے واسطے دنیا میں طرح طرح کی ذلت و خواری اُٹھائی ہائے عجب طرح کا مخمصہ ہے
واحسرتا و امصیبتا۔ اگر مردہ عاشق خدا و رسول ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ اے ملک الموت یہ تو میرا عاشق زار ہے
اسنے حج کئے روزہ رکھے زکوٰۃ دی نماز پڑہی درود شریف کی کثرت کی اسکی روح آسانی سے قبض

کرنا

کریا اور اگر مردہ عشق محمدی نہیں کہتا خدا اور رسول کو نہیں پہچانتا تو نہایت مشکل اور سختی سے
تقبض روح ہوتی ہے طبرانی سے روایت ہے کہ جب میت کو غسل دیتے ہیں تب وہ کہتا ہے اے میرے نہلانیوالے
تجھے خدا کی قسم ہے میرے بدن کو زور سے نہ ملو میرا بدن سختی جانکنی سے بالکل چور ہو گیا ہے اور جسوقت کفن دیتے
ہیں کہتا ہے اے میرے عزیز مجھے زور سے کفن نہ پہناؤ میری ہڈی پسلی پسلی جانکنی سے چور
ہے ہیں جب مردہ کا منہ چھپاتے ہیں اور لیجانیکا قصد کرتے ہیں تو وہ بیچارہ مصیبت کا مارا کہتا ہے
کہ میرے عزیزو تم لوگونکو میں نے تمام عمر ہزاروں مکروفریب کما کما کر کھلایا اور صرف عمر عزیز اپنی
تمہاری رفاقت میں بسر کی اب میں تم سے رخصت ہوتا ہوں مجھے تا قیامت ملاقات نہوگی سو عجیب حسرت
کا مقام ہے کہ یہاں تو نفسی نفسی کا معاملہ ہوتا ہے اور ادہر جو زر و مال و اسباب دیکھکر قفل لگاتی ہے
دیکھو یہ کیا مقام عبرت ہے کہ جسکا سارا کمایا اور جمع کیا ہوا ہوتا ہے اسکے ساتھ ایک
حبہ بھی نہیں جاتا ہے اور نہ کام آتا ہے اگر ساتھ جاتا ہے تو محبت رسول خدا کی جاتی ہے۔ مقصود
ہمارا آنا دنیا میں اسلئے ہے کہ محبت خدا و رسول پیدا کریں یہی کام آئینگے **حکایت** نقل ہے کہ حضرت
حسن بصری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے چند آدمیونکو دیکھا کہ ایک جنازہ کو اٹھائے
ہوئے لیجاتے ہیں اسکے سوا اور کوئی جنازہ کے ساتھ نہ تھا میں نے پوچھا کہ یہ شخص بے برادری ہے انہوں
نے کہا کیوں نہیں پھر میں نے کہا اسکے ساتھ لوگ کیوں نہیں ہیں انہوں نے کہا یہ شخص
نہایت درجہ کا گنہگار رہتا فسق و فجور اسکا خاص و عام میں شہرت پا گیا تھا اسلئے لوگوں نے اس
نفرت کی جب آپ نے یہ سنا تو کہا کہ یہ شخص قابل رحم ہے آپ نے جنازہ اٹھا لیا اور جناب باری میں
اسکے لئے دعا کرنی شروع کی یا الٰہی یہ تیری لونڈی کا جنا ہوا ہے یہ قابل رحم ہے اب تو اسکو
بخشدے یہی کہتے ہوئے قبرستان میں پہنچے اور دیکھ قبر آپنے بھی کہودی سینہ جو آیا اسکی قبر میں لیٹے
اس خیال سے کہ حضرت فاطمہ کا سینہ حضرت علی سے لگا ہے اور حضرت علی کے سینہ سے میں بھی
مشرف ہوا ہوں میرا سینہ قبر میں لگیگا تو شاید ہے خدا اسکی برکت سے اسکو بخشدے ایسے خیال
کر کے آپنے اسکے جنازہ کی نماز پڑہی اور اسکو قبر میں رکہا اور فرمایا بسم اللہ و باللہ علی ملت

رسول اللہ اور یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ
بعد دفن کے میں ایک درخت کے سایہ میں جا کر سو رہا خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اور اُسکی قبر کو پھاڑا
ایک فرشتہ قبر میں اُترا اور دوسرے فرشتے سے کہا تو اسکو ابھی مارے تاکہ اسکا کوئی عضو ایسا نہیں کہ معاصی سے
سالم ہو پھر اسنے اُس سے کہا کہ بھائی تو جلدی نکر اسکی آنکھونکو جانچ اُسنے کہا میں جانچ چکا اللہ
عزوجل کے محارم کیطرف دیکھنے سے بھری ہوئی ہیں۔ اُس نے کہا اسکے کانونکا امتحان کر اُسنے کہا انکا میں
بھی امتحان کر چکا فواحش اور منکرات کے سننے سے بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے کہا اسکی زبان کا امتحان کر اسنے کہا
اُسکا بھی امتحان کر چکا ممنوعات محرمات غیبت وغیرہ کے ساتھ بھری ہوئی ہے اسنے کہا اسکے ہاتھوں کا امتحان کر
کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا لذات اور شہوات حرام کے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے کہا اسکے پاؤنکا امتحان کر
اُسنے کہا میں انکا بھی امتحان کر چکا مذموم کاموں اور نجاستوں میں سعی کرنیکے ساتھ بھرے ہوئے ہیں۔ اسنے
کہا اے میرے بھائی جلدی نکر دلکو دیکھ اُسنے کہا میں نے دل کو بھی دیکھا وہ بھی ممنوعات سے لبریز ہے اسنے کہا
اسکو ابھی نہ ماریں ٹھہر جا۔ باہر والا فرشتہ نے کہا تو ٹھہر جا میں بھی اسکی قبر میں آکر دیکھتا ہوں یہ قبر میں گیا
اور اُسکے دلکو دیکھا اور کہا کہ میں نے اسکے دل کا امتحان کیا ایمان سے بھرا ہوا پایا کہ اسکے دل میں نبی عربی کی محبت
پاتا ہوں مگر تو کہتا ہے کہ اسکے دل میں ایمان نہیں اسنے کہا کہ ایمان کہاں ہے کیا بھائی محبت رسول اللہ ایمان
نہیں ہے اور کیا ہے اُسنے کہا کوئی ثبوت پیش کرو کہا میں یہ حدیث پیش کرتا ہوں قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَ
وَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ یعنی مومن کامل نہیں ہے تا جبتک کہ عزیز رکھے مجھکو زیادہ اپنے مال اور
اولاد اور ماں باپ اور ساری دنیا سے ان دونوں فرشتوں کی آپس میں بحث ہوئی ایک تو یہ کہتا تھا کہ محبت
رسول اللہ ایمان ہے دوسرا کہتا تھا یہ ایمان نہیں دونوں نے فیصلہ خدا سے چاہا حکم ہوا کہ بیشک ایمان محبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس میت کو مغفور لکھو اور حسب وعدہ جنت میں پیش کرو سبحان اللہ
نبی کی محبت بھی کیا اچھی شے ہے بیشک وا مدار ایمان کا محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے جو چاہے
پیدا کرے چاہنے والوں نے حضرت کو کیسا کچھ چاہا صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے کیا کیا جان نثار رہا

 کیں

کس کس چیز کا کچھ بیان نہیں ہو سکتا الحمد للہ کہ فی زمانا بھی ایسے ایسے دیندار مومنین عشاق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرا صاحب تمکین جلیل القدر بھی موجود ہیں کہ جنکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے
میں بھی انکا نام نامی نہایت فخر سے اپنی تفسیر میں درج کرکے اپنے نامۂ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں
کہ نام نامی کو ہمیشہ بقا ہے چنانچہ حضرت عالی جناب ممدوح الالقاب بدر العلما وقار الامرا حامی
دین متین منشی حمید الدین صاحب رئیس اعظم قصبہ سنبھل دام اقبالہ - بوجہ خوبیاں اللہ
تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان حسن خوبی کو جو
وزن کیا تو آپ سے ایک سے بڑھ پایا - رئیس سنبھل کی دینداری ماشاء اللہ بڑی تعریف کے قابل ہے - آپ
بڑے دیندار اعلیٰ درجہ کے متقی - مومن - بڑے پابند صوم وصلوۃ - عابد - مرتاض - عاشق رسول اللہ
تلاوت قرآن مجید - واوراد ووظائف کہ ہوتے ہیں پنجگانہ حضر میں - چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے
ہیں - سیر چشم دریا دل - صاحب مروت - باذل - فیاض - کوئی سائل انکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے - بڑے
غریب نواز - دستگیر بیکساں - سخی - مسکین پرور - آپ بڑے سخنور - اور سخن سنج - اور سخندان ہیں -
آپ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں - آپکا برتاؤ عمدہ - قدردان علما
فقرا ہیں - آپ حضرت عالیجناب بدر العلما وقار العلما مولانا مخدومنا مولوی محمد قاسم علیہ الرحمہ
کے مرید ہیں - آپ بڑے حمدل - خداترس - متواضع - منکسر المزاج - نیکنام - آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے - سیر اور غنی وانکی کیطرف نظر ڈالتے ہیں ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے - دامن اخلاق آپکا
بڑا وسیع وکشادہ ہے فی زمانا سنبھل کیا آپ ہندوستان میں مغتنمات سے ہیں اصلی پیرو رسول
ہیں زیب وزینت اسلام فقیر بھی آپکی ممدوح الاوصاف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے

طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار -

اہل محبت کی آپس میں گفتگو اور تحقیق

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض
کیا یارسول اللہ صلعم آپ البتہ محبوب تر ہیں نزدیک میرے جان میری سے اور اہل میرے سے اور فرزندوں میرا

سے میں گھبرا جاتا ہوں پس یاد کرتا ہوں آپ کو پس نہیں صبر کرتا میں یہاں تک کہ آتا ہوں میں آپکی حضور میں
اور دیکھتا ہوں آپکو اور جب یاد کرتا ہوں میں موت اپنی کو اور موت آپکی کو تو خیال کرتا ہوں کہ آپ جنت اعلے
میں ہونگے ساتھ نبیوں اولو العزم کے اگر داخل ہوا بہشت میں میں بھی تو ڈرتا ہوں اس سے کہ نہیں دیکھونگا آپکو
اسکا جواب حضور نے نہیں دیا یہاں تک کہ اتری یہ آیہ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا
ترجمہ جنے اطاعت کی اللہ کی اور رسول کی پس وہ ساتھ ہے اُن لوگوں کے ہونگے انعام کیا اللہ نے اُنپر
وہ نبی ہیں اور صدیق ہیں اور شہید ہیں اور صالحین ہیں اور یہ اچھے رفیق ہیں فقیر کہتا ہے اُس شخص کو
کیا خوشی ہوئی ہوگی یہاں تک کہ ہم لوگوں کی زبان پر بھی تحسین ہوں آیت کے پڑھنے سے اور اس حدیث کے
سُننے سے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ وبحمدہ جاری ہو گیا۔ محبت سے اُن لوگوں کو ایسے لوگوں کی
خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت حاصل ہوئی محبت ایک عجب چیز ہے کہ اپنے محب کو
محبوب تک پہنچاتی ہے۔ چاہیئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرو بیشک ہمکو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیگی۔ اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا مَعَ النَّبِيِّينَ خصوصاً جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصدیقین وشہدار وصالحین۔ کیونکہ اچھے لوگوں کی ہمنشینی صلحا اور علما کی نفع دیتی ہے دنیا اور آخرت میں
شعر صحبت صالح ترا صالح کند ؛ صحبت طالح ترا طالح کند ؛ صحابہ کرام صحبت انبیاء علیہم السلام اور تربیت
انکی سے اُس مرتبہ اعلےٰ کو پہنچے کہ خطاب صدیق پاگئے جیسے کہ صحابہ میں ابو بکر صدیق اور تابعین اور تبع تابعین
اور انکے بعد ہزارہا صدیق گذرے کہ جنکے فیوض وانوار نے ایک عالم کو منور کر رکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ عالم ایسے
سے یہ صراط مستقیم اول انبیاء کو عطا ہوا بعد انکے انکا پرتو صدیقوں پر پڑا اور انکا شہیدوں پر اور انکا
صالحین پر۔ پس محبت رکھنا انبیاء وصدیقین اور شہیدوں اور صلحاء سے باعث دخول جنت کا ہے جو صاحب جنت
چاہیں صلحاء کی صحبت اختیار کریں انکا برخلاف جو کریگا اپنی فلاح سے نامراد رہیگا جیسا کہ اس حدیث سے
واضح ہے عن ابن مسعود قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف تقول فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم فقال المرء مع من احب متفق علیہ

ترجمہ ... کی بلفظہ ... ہوچکی ہے

مسلم روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور میں اور عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں اس شخص کے حق میں کہ وہ دوست رکھتا ہو ایک قوم کو یعنی علماء و صلحا سے
محبت رکھتا ہو اور نہیں پہنچا انکی صحبت میں یعنی انکے علم و عمل کو نہیں پہنچا فرمایا حضرت نے وہ شخص ساتھ
انکے ہے جسکو وہ دوست رکھتا ہے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا یعنی حشر کیا جاویگا ساتھ محبوب
اپنے کو اور ہوگا فوق انکے ساتھ انکے پس اعتقاد رکھنا اچھے لوگوں سے انکی معیت کا باعث ہوا اسمیں بشارت
ہے دوستداروں علماء اور علما اور اتقیا اور اولیاء کو امید ہے کہ قیامت کے دن انکے زمرہ میں
ہونگے اور انکے ساتھ ہونگے انشاء اللہ تعالے الحمد للہ فی زماننا ہی ایسے اللہ کے نیک دیندار مومن
اور صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ بزرگان دین سے نہایت خوش عقیدہ اور محبت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر وقت رطب زبان رہتے ہیں اللہ تعالے انکا حشر اولیاء صالحین اور علماء اور اتقیا
اور انبیاء علیہ السلام خصوصا جناب رسولخدا کے ساتھ کرے میں بھی انکا نام نامی بڑی خوشی اور فخر سے اپنی
کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو تفاخر ہے آمین چنانچہ حضرت عالیجناب **افتخار الامرا**
جامع صفات پسندیدہ مستجمع صفات حمیدہ یگانہ عماید روزگار سید سندی اولاد علی آل نبی
حضرت محمد نذیر حسین صاحب انسپکٹر گولکنڈہ خلف الرشید حضرت مخدومنا سید عابد علی صاحب دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انکا بیان دشوار ہے - آپ نہایت
خدا ترس - رحمدل - حامی اسلام - محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلوۃ - امین
متدین - آپ بڑے فیاض - باذل - سخی - آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - آپ جوان صالح نیکنام
خوش عقیدہ - بڑے صاحب مروت - علماء فقراء سے بڑی انکساری اور تواضع سے پیش آتے ہیں -
برتاؤ انکا عمدہ - آپ نہایت خوشخو اور حلیم ہیں - عدل و انصاف آپکا صفت حقیقی کو پسند ہے
ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ ہمہ آنکے لطف و کرم کا مداح ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی
سے رونق اسلام ہے آپ امیر ابن امیر ہیں - آپکا دم آج غنیمت ہے فقیر بھی آپکا دل سے شکریہ ادا
کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طَہَّرَ اللّٰہُ قَلْبَکَ فِی قُلُوْبِ الْاَبْرَارِ وَ زَکّٰی عَمَلَکَ فِی عَمَلِ الْاَخْیَارِ

حضرت عالیجناب بدر الصلحا شیخ فخر الدین صاحب سوداگر دام ظلہ

شیخصاحب کے اوصاف بیان نہیں ہو سکتے - حضرت کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے - طبیعت ہمیشہ سے تواضع و تکریم آمادہ ہے - جو سائل دروازہ پر گیا محروم نہیں آیا - آپ علما دوست و صوفیہ پسند ہیں اچھے لوگوں سے بہت صحبت ہے - علما و فضلا و صلحا و اتقیا و فقرا پر جان نثار ہیں - ان کی تو گویا خصلت ہے - انکے جلسہ میں اکثر تذکرہ صالحین رہتا ہے شیخصاحب عشاق رسول اللہ میں سے ہیں سوداگر دنیا میں اسوقت ایسا ہونا معتنمات سے ہے آپکے والد بھی بڑے نیکنام ہیں فقیر بھی شیخصاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا اللہ انکا حشر بھی نیک لوگوں کے ساتھ کیجیو - آمین - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کب قیامت ہوگی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے اسکے لئے کیا تیار کیا تو نے قیامت کیلئے اعمال صالحہ سے اسکو دریافت کرتا ہے کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کب ہی ہو وے اس نے عرض کیا نہیں تیار کیا میں نے اسکے لئے کچھ مگر دوست رکھتا ہوں میں اللہ اور رسول کو فرمایا حضرت نے تو اسکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے - انس کہتے ہیں کہ میں نے ایسی خوشی ہوتے نہیں دیکھا مسلمانوں کو ساتھ کسی چیز کے پیچھے اسلام کے جیسے کہ اب خوش ہوئے ساتھ اس کلمہ کے اس حدیث کو بخاری نے روایت کیا - بیشک مقام خوشی کا ہے اللہ اور رسول کو دوست رکھنا ایسا ہی ہوتا ہے اسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار اخیار و ابرار اور اسکے اصحاب اور رؤسا جلیل القدر ایسے موجود ہیں کہ اللہ و رسول کی محبت نے انپر ایسا غلبہ کیا ہے کہ سچا اور سچی احکام اسلام میں آ کے نفس کی خواہشوں کو بمقابلہ اللہ و رسول بالکل مٹا دیا ہر وقت انکو اللہ و رسول کی رضا جوئی کا خیال رہتا ہے میں بھی انکا نام نامی ایک بڑی خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب صدر الامرا بدر الصلحا رئیس المسلمین عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و اجلال حاتم کرم

سکندر دوراں رستم صفت نوشیرواں زماں **نواب عظمت علیخاں صاحب** بہادر
رئیس اعظم کرنال دام اجلالہ آپکی کیا کیا خوبیاں بیان کیجاویں - آپ نہایت دیندار پابند صوم وصلوٰۃ
آپ بڑے متواضع حضرت کی سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دل سے بھلا دیا
ابر نیساں آپکی گہرباری سے عرق آلود انفعال ہے اور دریا آپکے جود وکرم سے مالامال ہے - آپ
اعلیٰ درجے کے عادل اور منصف ہیں - عدل وانصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے آپکی عدالت
گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان مٹا دیا - آپ اعلیٰ درجہ کے متقی وپرہیزگار - مست شرع
از عشاق رسول اللہ بڑے فیاض باذل سخی شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - آنکھوں میں حیا وشرم بہت ہے - آپکے دم سے اسلام کو بڑی تقویت ہے - علماء کے آپ
قدردان ہیں صالحین سے آپ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ
ہے طبیعت ہمیشہ سے بتواضع وتکریم آمادہ ہے فی زمانا نواب صاحب موصوف کا دم بہت غنیمت ہے
سچ تو یہ ہے ایسوں ہی سے زیب وزینت اسلام ہے - فقیر بھی رئیس اعظم کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طَهَّرَ اللهُ قَلْبَكَ فِي قُلُوبِ الْأَبْرَارِ وَزَكَّى عَمَلَكَ فِي عَمَلِ الْأَخْيَارِ -
حکایت لطیف نقل ہے کہ حضرت امام مالکؒ کی روایت کرتے ہیں کہ یہ بزرگ اعلیٰ درجہ
کے عاشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تھے انکو جناب رسول خدا سے بہت محبت تھی اور علم حدیث میں
آپ اول درجہ کے محدث تھے اگر آپکو رئیس المحدثین بھی کہا جاوے تو بجا ہے یہ بزرگ تابعین میں سے ہیں اور
مدینہ میں آپ اہل دول میں شمار ہوتے تھے لکھا ہے کہ آپکے گھوڑوں تک میں سونے کی زنجیریں
سجا رہیوں کے رہتی تھیں - باوجودیکہ آپ پر حج فرض تھا لیکن آپ مدینہ کو نہیں چھوڑتے تھے
اکثر لوگوں نے آپ سے کہا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے آپ حضرت کا خلاف کرتے ہیں آپ اسکے جواب
میں فرمایا کرتے کہ میں ایک بات کا منتظر ہوں اگر وہ بات ظہور میں آگئی تو میں آج ہی حج کو تیار ہوں
لوگوں نے کہا کہ وہ کیا بات ہے جسکے آپ منتظر ہیں آپ نے فرمایا اگر میں حج کو گیا اور وہیں مرگیا تو
پھر میں اپنے محبوب کا مدینہ کہاں پاونگا سبحان اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپکو اسدرجہ محبت تھی

لکھا

لکھا ہے کہ اسی رات حضرت امام مالک کو خواب میں حضرت رسول اکرم کی زیارت ہوئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹا مالک تیرا اس بات کا میں ضامن ہوں کہ توجہ کر کے یہاں ہی آجاویگا اور تو میرے ہی مدینہ میں مریگا اور تیرا انتقال یہیں ہوگا امام صاحب حسب الارشاد حضور کے مکہ شریف میں تشریف لائے لکھا ہے جب آپ داخل حرم ہوئے اور آپ نے اللھم لبیک بآواز بلند کہا اور دل میں خیال آیا کہ شاید یہ میرا حج اور یہ کہنا جناب باری میں قبول ہوا ہے یا نہیں غیب سے آواز آئی کہ بیا امام صاحب جو شخص ہمارے حبیب محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آیا ہو اسکا حج کیونکر نہ قبول کریں آپکا حج قبول اور اللھم لبیک ہم تمہاری سن چکے ہیں فقیر کہتا ہے کہ اللہ تعالے کو اُن لوگوں کی کیا خاطر تھی جو اللہ کے پیارے بندے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتے ہیں۔ امام مالک کو حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسقدر محبت تھی لکھا ہے کہ یہ بزرگ بیس برس مدینہ منورہ میں پابرہنہ پھرے اس خیال سے کہ پیغمبر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں قدم رکھا ہوگا سبحان اللہ کیا آداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملحوظ کیا تھا۔ کہ میرے رسولخدا یہاں ننگے پیر پھرے ہونگے پھر میں یہاں جوتیاں پہنکر پھروں یا اللہ ہمکو بھی ایسی محبت رسولخدا کی عطا کر۔ الحمد للہ اسوقت بھی ایسی محبت رسولخدا امراء صالحین اور رؤسا عظام ابرار میں سے موجود ہیں کہ جنہوں نے لیا آداب رسول اللہ سما گیا ہے کہ جسوقت نام مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتا ہے جان و مال اس نام پاک پر فدا ہے۔ میں بھی بڑے فخر سے نام نامی گرامی انکا اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیر فرشتہ صورت بدر الصلحا صدر الامرا منشی محمد امام صاحب تحصیلدار چاندپور ضلع بجنور خلف الرشید جناب معلے القاب منشی محمد سلطان خانصاحب بہادر مرحوم مغفور۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ہر ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے نیکنام۔ پابند صوم وصلوٰۃ۔ اور عالی خاندان ہیں۔ امین متین۔ بڑے فیاض جو سائل دروازہ پر آیا خالی نہ گیا۔ باذل سخی متواضع منکسر المزاج مسکین پرور۔ آنکھ میں حیا اور شرم بہت ہے۔ نیکبخت۔ دوست پرست۔ سیرچشم۔ خداترس۔ رحمدل۔ بامروت آدمی ہیں نوجوان۔ خلق مجسم خوشخو۔ شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے مسلوک ہوتے ہیں بیشمار

[illegible] ... میں ... آپ کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور
شیریں بیانی ... [illegible] ... خلق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت متواضع و
تکریم ... [illegible] ... مولانا مولوی حافظ محمد عبد القدوس صاحب قدسی دام ظلہ
کے ... [illegible] ... اور متفنیوں کے لئے اکسیر ہے اور فقیر کو بھی ... [illegible]
... [illegible] ... حاصل ہے اور انکی ہی نظر عنایت اور چشم شفقت ... [illegible]
... [illegible] ... سے شکر ادا کرتا ہے **شکوہ** یہ ہے یا الٰہی جناب ... [illegible]
... اور ... اور دریں اب اور آپ میں موج باقی ہے ہمارے تحصیلدار صاحب موصوف کو گرداب فتنہ و فساد
سے محفوظ اور اقبال روز افزوں کے شادان محفوظ رکہیو بحرمتہ النبی صلعم و آلہ و اصحابہ - ایں عا از من
و از جملہ جہاں آمین باد **حکایت** ہے کہ ابو عمر رحمہ اللہ نے کہا رابعہ رحمہ اللہ نے ایکدن رباح قیسی کی
طرف دیکہا کہ وہ اپنے کسی گہر کے چہوٹے بچے کو محبت سے بوسہ دیتے تہے رابعہ رحمہ اللہ نے کہا کہ یا رباح
تو اسکو دوست رکہتی ہے زیادہ کیا تجکو یہ حدیث رسولخدا نہیں پہنچی **حدیث** لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدَیْهِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ **ترجمہ**
مومن کامل نہیں ہوتا جب تک کہ عزیز نہ رکہے مجکو زیادہ اپنے مال اور اولاد اور ماں باپ سے اور ساری دنیا سے
بعد بیان اس حدیث کے رابعہ نے کہا اے رباح تم نے ذائقہ ایمان نہیں چکہا ہے اور نہیں پہنچی تمکو یہ
حدیث عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاق طعم
الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا رواہ مسلم **ترجمہ** ذائقہ
چکہ لیا ایمان کا اس شخص نے جو راضی ہوا ساتہ اللہ کے از روے رب کے اور ساتہ اسلام کے از روے دین کے
اور ساتہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے از روے رسول کے یہ حدیث بیان کر کے رابعہ نے کہا رباح سے کہ اے
رباح ... تو سنیدا سواے اللہ اور رسول کے کسی کی محبت نہیں ہی ہے رباح نے جبکہ یہ سنا تو غش کر کے
گر پڑے اسی حالت میں حضرت کی رباح کو زیارت ہوئی آپنے فرمایا اے رباح رابعہ نے سچ کہا ہے اسکی تصدیق
کے واسطے ہمارے رحمت بنا کر تیرے پاس بہیجا ہے حضور نے فرمایا **حدیث** لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی

اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ والناس اجمعین بعد اسکے حضرت نے فرمایا

اے رباح میں تیرے لئے خدا کیطرف سے ایک رحمت ہوں مرنے سے پہلے مجکو بہت دوست رکہو پہر نجات پاؤ گے اور نہ

تو عذاب الہی میں مبتلا ہو جاؤ گے اے رباح اگر تمام جہان مجکو دوست رکہتا تو خدا دوزخ کو ہرگز نہ پیدا کرتا اے

رباح مجھ سے اب محبت پیدا کرو ورنہ حسرت لیجاؤ گے فقیر کہتا ہے بہائیو رسول اللہ کی محبت دل سے

پیدا کرو ورنہ ایمان نصیب ہوگا ۔ الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے بندے مومن دیندار امرار صالحین ہیں

اعلے درجہ کے روسار موجود ہیں کہ جنکو ذات اللہ سے یہی تمنا ہے کہ یا اللہ محبت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم عطا کر جنکا نام نامی ہیں بڑے فخر سے درج کرتا ہوں تاکہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت

عالیجناب بدر الصلحا صدر العلما گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت

ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والا شان **نواب رستم علیخان**

صاحب بہادر رئیس اعظم کرنال دام اقبالہ ۔ آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ

سے ماپنا ہے ۔ آپکی کمالات کا بیان حیطہ قلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے ۔ آپکی رفعت شان آسمان سے

ہم پہلو ہے اور آپکی رسائی تدبیر تقدیر کے ساتہ ہم بازو ہے ۔ آپکی سخاوت نے قصہ حاتم کو طے کر دیا اور

آپکی ہمت مردانہ نے نام رستم کا صفحہ ہستی سے مٹا دیا باینہمہ اوصاف دامن اخلاق وسیع اور کشادہ ہے

مروت اور تواضع حد سے زیادہ ہے ۔ آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار ۔ عاشق رسول اللہ ۔ حامی اسلام پابند

صوم وصلوۃ ۔ باذل ۔ صاحب مروت ۔ ذی علم ۔ چاشت اشراق وتہجد سب ادا کرتے ہیں ۔ کوئی

سائل آپکے دروازہ سے خالی نہیں جاتا ہے ۔ بڑے شریف نواز دستگیر بیکسان یتیمان بیوگان ہیں ۔ ہر

ادنے واعلیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ۔ ہر کہ ومہ آپکے لطف وکرم کا مداح ہے ۔ ارکان مروت آپ پر

ختم ہیں ۔ آپکا دم فی زمانا اب غنیمت ہے ۔ آپکی ذات سے اسلام کو رونق ہے فقیر بہی نواب صاحب

موصوف کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک

فی عمل الاخیار ۔ **منشی احمد علی صاحب** معتمد خاص نواب صاحب کے کارکن ہیں یہ حضرت بہی بڑے

دیندار اور امین آدمی ہیں کلمہ خیر کہنے سے دریغ نہیں کرتے ایسے لائق آدمیوں کا ملنا

غنیمت ہے سبحان اللہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کیا نعمت عظمے عطا ہوئے ہیں اسواسطے خداوند کریم اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ترجمہ پھر البتہ سوال کیئے جاؤ گے ان سب نعمتوں سے جو دنیا میں دی تہیں ۔ اس آیت کے تحت میں مفسرین نے بہت کچھ لکہا ہے جسکا بیان کرنا اس مختصر تفسیر میں مشکل ہے ایک قول یہی لکہا ہے ۔ کہ خدا تعالی قیامت کے دن اپنے بندوں سے سوال کریگا کہ ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمکو کسقدر نعمت عنایت کی تہی کہ جنکے وسیلہ سے آتش دوزخ حرام ہو گئی جنکی طاعت کرنا اللہ کی اطاعت ہو تمنے ہمارے ایسے رسول کو غنیمت سمجہا **فقیر** کہتا ہے اے لوگو ہمارے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے **سنئے** حضرت موسی علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام کی **دعا** سے مردہ زندہ ہوگیا تو کیا ہوا انکا معجزہ ہی عجیب بات ہے وہ بات انمیں کہاں تم ہی غور کرو ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سبکو تمام جہان جانتا ہے وہ کیہی کا سوکہا ہوا کہجور کی لکڑی کا ستون آپکی پشت مبارک کی مس کی برکت سے آپ کے فراق میں اور ذکر خدا کی موقوفی کے صدمہ سے چلایا چنانچہ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں اسکا قصہ اسطرح پر بیان کیا ہے کہ جسکے سننے سے عبرت ہوتی ہے ۔

اشعار

استن حنانہ از ہجر رسول ؛ نالہ میکرد چو ارباب عقول ؛ گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون ؛ گفت جانم در فراقت گشت خون ؛ مسندت من بودم از من تاختی ؛ بر سر منبر تو مسند ساختی ؛ گفت خواہی کہ ترا نخل کنند ؛ شرقی و غربی از تو میوہ چینند ؛ یا دراں حقت ترا سرو کنند ؛ کہ تر و تازہ بمانی تا ابد ؛ گفت آنخواہم کہ دائم شد بقاش ؛ بشنو اے غافل کم از چوبے مباش ؛ **فقیر** کہتا ہے علیہ الرحمۃ مولوی محمد شاہ صاحب محدث دہلوی سے یہ قصہ صحیح بخاری میں اسطرح پر پہونچا جسکا مختصر یہ ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں کہجور کا ایک درخت تہا آپ اسکے سہارے سے خطبہ پڑہا کرتے تہے جب منبر تیار ہوا تو آپنے منبر پر خطبہ شروع کیا ستون سے سہارا نہ لگایا تب تو وہ ایسی بیقراری سے رونے لگا جیسے دودہ پیتا بچہ ماں کے جدا ہونے سے بلبلاتا ہے ۔ پہر تو ایسے درد کی آواز

چلا کر دیا کہ قریب پھٹنے کے ہوا اور مسجد گونج گئی اور لرزنے لگی اسکے رونے کے اثر سے سب لوگ حاضرین بھی رونے لگے تب حضرت نے منبر سے اتر کر اسپر اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا تب وہ ستون اسطرح سسکیاں لینے لگا جیسے روتا ہوا بچہ ماں کی گود میں سسکیاں لیتا ہے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جسکے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میں اسکو گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ اسیطرح ہجر فراق محبت میں رویا کرتا۔ **اے لوگو عبرت کا مقام ہے** کہ ستون حضور سے اسقدر محبت رکھے اور مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسقدر غفلت ہو۔

اشعار سنت شعار

درخت خشک کو دیکھو یہ کیا حب پیمبر ہے
نہ ہو جسکو محبت آپکی لکڑی سے بدتر ہے

رولا وے جب کہ لکڑی کو پیمبر کا جدا ہونا
نہ روے آدمی ہوکر تو اس سے سنگ بہتر ہے

جسے الفت رسول اللہ کی سب سے زیادہ ہو
وہی پورا مسلماں ہوگیا قول پیمبر ہے

نبی کے حکم پر چلتا ہے جو ہر کام میں اسے
درود مصطفے کا ہی زباں کو ورد اکثر ہے

یہ ہے حب پیمبر کی علامت اور سن لینا
سدا منہ سے نکلتا شوق دل سے ذکر سرور ہے

گریں آنسو نبی کے ذکر میں دل تڑپ جاوے
یہ عشق مصطفے کے درد کی پہچان اکثر ہے

خلاف سنت نبوی نہ چھوڑے رسم دنیا کی
کرے دعوے محبت کا تو وہ کذاب تر ہے

یہ ساری الفتیں جھوٹی نہیں کچھ کام آوینگی
نبی کے عشق کا ثمرہ مگر در روز محشر ہے

الہی انہیں الہی وہ ملا اپنی عنایت سے
جنہیں ہے عشق تیری ذات کا حب پیمبر ہے

نبی کی آل کا صدقہ سبھی اصحاب کا انکی
خصوصاً جو ابوبکر و عمر عثمان و حیدر ہے

عذاب قبر و محشر سے خداوندا بچا مجکو
ملے وہاں جنت اعلے جو وہ فردوس اکبر ہے

اسوقت بھی ایسے ایسے دیندار عاشق رسول اللہ امرا رصالحین اور سردار جلیل القدر ہیں جو دیکھ کر جسوقت نام نامی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں اسیوقت درود شریف بھیجنا شروع کر دیتے ہیں اگر لیٹے ہوئے ہوتے ہیں تو نام نامی سنکر جلد اٹھ بیٹھتے ہیں میں بھی بڑے فخر سے انکا نام نامی

کتا ہیں درج کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب معلی القاب مسند آرای عزو جلال جلوہ افزای سریر پاش مکنت و اقبال فخر خاندان شرف و دودمان بخشی ولی محمد خاں صاحب بہادر خلف الرشید بخشی بدر الدین خاں صاحب بہادر مرحوم و مغفور سابق بخشی ریاست ٹانک دام اقبالہ اللہ تعالی نے آپکو جو محامد پیدا کیا ہے آپ اعلے درجہ کے دیندار اور محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادا نماز پانچوقتہ میں کوشش کرتے ہیں بڑے خلیق۔ نیکنام۔ جوان صالح۔ نیک مزاج۔ سیر چشم۔ فیاض متواضع ہیں کوئی سائل در دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ امین متین بامروت آدمی ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے ہر ادنے و اعلے کیطرف نظر فلاح ہے سر کرم جو اور آپکا لطف و کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت آپ پر ختم ہیں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور عہدہ بخشی گری کی خدمت کو اس لیاقت محنت لیاقت ارادت سے انجام دیا ہے مہاراجہ صاحب بہادر بھی آپ سے بہت خوش ہیں کیوں نہو آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ نامدار خلق اور ہمت میں انتخاب۔ علم و مروت میں لاجواب فی زماننا بخشی صاحب موصوف کا دم غنیمت ہے فقیر بھی بخشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی بخشی صاحب کی عمر طویل اور دشمن ذلیل ہوں۔ روایت ہی ابراہیم بن جنید رحمہ اللہ سے یہ کہتے ہیں میں نے سنا عثمان بن عمارہ سے کہا جس شخص کے دل میں اللہ اور رسول کی محبت جم جاتی ہے اسکو نہ گرمی معلوم ہوتی ہے نہ سردی وہ اسی نام کے نشہ میں مسرور رہتا ہے درحقیقت یہ عبادت خدائے تعالی کی وہ امانت ہے کہ جسکا انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا ۵ میں اشارہ ہے سو یہ بوجھ بھاری بغیر کسی سہارے کے نہیں اٹھ سکتا پس اس تکان اور درماندگی دفع کرنے کے لیے پیشتر شربت حضوری کا پیالہ پلا دیا کہ اسکے نشہ اور سرور میں چور ہوکر دنیا ومافیہا سے غافل ہوکر ہمہ تن عبادت میں مستغرق ہوجاے اور اسپر تکان اور درماندگی نہ آے ۵ ہر چند پیر و خستہ دل و ناتواں شدم ہرگاہ یاد روے تو کردم جواں شدم۔ دیکھیے جب کوئی کسی پر عاشق زار ہوتا ہے تو جب اسکے محبوب کا نام لیکر کوئی اس سے کیسے ہی بھاری کام کو کہتا ہے تو اسکے نشہ میں آکر کس خوشی سے

کرتا ہے اور جب کوئی اسکے سامنے کھڑا ہو کر یوں کہے کہ تیرے قربان - کیونکہ عبادت دراصل قربان
ہونا ہی محبوب کا تو نام سُننے ہی سے دل بیقرار ہو جاتا ہے چہ جائیکہ وصال و مشاہدہ جمال ہووے جو میرے
سامنے تیرا کسی نے نام لیا ؛ دل ستمزدہ کو میں نے تھام تھام لیا - اور یہ محبوبیت کچھ تعجب کی بات نہیں عشق
مجازی میں محبوب کو دیکھکر سب کچھ بھول جاتا ہے - دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھکر مصر کی عورتوں نے
بیخود ہو کر ترنج کی جگہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے ہمارے نبی عربی کے عاشقوں کا کیا حال ہوگا کہ جنہوں نے
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا آپکا ادنے مرتبہ یہ ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ جب آدم علیہ السلام زمین پر ڈالے گئے انکو وحشت اور اضطراب بہت ہوا اسوقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے کلمات اذان کہے جیسے کہ اب کہے جاتے ہیں پس جسوقت کہ اشہد ان محمد رسول اللہ
پر پہنچے نام پاک آپکا سُنکر آدم علیہ السلام کو عجب طرح کا سرور ہوا اور وہ وحشت و اضطراب اُنکا دور ہوا
حدیث فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن میرے ہمناموں کو بہشت میں جانیکا حکم
ہوگا وہ لوگ نہایت تعجب سے جناب باری میں عرض کرینگے یا اللہ ہم نے تو کوئی ایسا کام باعث دخول
جنت کا نہیں کیا ہے کہ جسکے عوض میں ہمکو جنت ملتی ہے اسکے جواب میں اللہ فرمائیگا کہ اے لوگو میں نے
اپنے پر عہد کیا ہے کہ ہرگز اُسکو دوزخ میں نہ بھیجونگا جسکا نام محمد یا احمد ہوگا - **حدیث** میں وارد ہے
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُدْخِلُ النَّارَ اَحَدًا مِنْ کُفَّارِ بَنِیْ آدَمَ اِلَّا وَقَدْ یُغَیِّرُھُمْ مِنْ صُوْرَتِھِمْ اِلٰی
صُوْرَۃِ الشَّیَاطِیْنِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ بَنِیْ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَۃِ اِسْمِیْ **ترجمہ** یعنی حق تعالے
بنی آدم میں جس کافر کو جہنم میں ڈالیگا تو اُسکی اصلی صورت بدل دیگا شیطان کی صورت کیطرف اسواسطے
کہ حق تعالے نے پیدا کیا میرے نام کی صورت پر یعنی منظور نہوگا کہ میرے نام کی صورت پر کوئی دوزخ
میں داخل ہووے اسواسطے کافر کی صورت شیطان کی صورت بناکر دوزخ میں داخل فرمائیگا اے
لوگو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی شان ہے پس ہم نہایت فخر و ناز سے کہہ سکتے ہیں کہ
ہمارا گھر وہ ہے کہ جہاں سے دین و حکمت کی روشنی پھیلی ہماری قوم وہ ہے جسنے تعلیم ہدایت سے سارے جہاں کو
روشن کر دیا بلاشبہ ہمکو ناز ہے کہ ہم اُس نبی کی امت اور اُسکی اولاد میں سے ہیں جو نہ آسمان کا فرشتہ

تہا نہ خدا کا اکلوتا بیٹا بلکہ آمنہ کا غریب بچہ اور عبداللہ کا یتیم فرزند مگر کیسا غریب جس نے دین علم کی دولت سے جہان کو مالامال کر دیا اور ایسا یتیم جسنے سلاطین روے زمین کا غرور توڑ دیا علم میں زلزلہ نوشیروان کے قصر میں آیا عرب میں شور اٹھا جب تیری آمد آمد کا (روحی فداک یا رسول اللہ) جو ارادہ اور وعدہ خدا نے کیا تہا وہ آخر پورا ہوا۔ ایک صدی بہی گذرنے نہ پائی تہی کہ اسلام چاروں دانگ عالم میں پہیل گیا روم۔ شام۔ ایران۔ توران۔ یورپ و افریقہ میں اللہ اکبر کی نعرہ بلند ہوا

یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماہ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا۔

بیان کیفیت درود شریف

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نازل ہوئی جب یہ آیت شریف (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) تو کہڑے ہوئے ہم اور عرض کیا ہم نے کہ پہچانا ہم نے سلام کرنا آپکا یا رسول اللہ آپ فرمائیے کہ کیونکر درود شریف پڑہیں ہم آپ پر فرمایا رسول خدا نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہم بڑے فخر کے ساتہ اس مقام پر دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہمکو بہی اللہ نے اس نبی عربی کے درود پڑہنے میں شامل کیا اور ہمکو اللہ نے لفظ (امنوا) سے یاد فرمایا یعنی (یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما) اے لوگو جو ایمان لائے ہو درود بہیجو اوپر نبی عربی کے اور سلام بہیجو نبی علیہ السلام پر سلام بہیجنا

حدیث تشریف لائے ایکروز پیغمبر خدا اصحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک پر حضور کے فرمایا آپنے تحقیق میرے پاس آئے جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا ہے کیا نہیں خوش کرتی تجکو اے محمد یہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجے تم پر امت تیری میں سے مگر سلام بہیجوں میں اوسپر دس بار نقل کیا اس حدیث کو نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور ابن ابی شیبہ اور دارمی نے سبحان اللہ ہمارے آقا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روح افزائی باتوں نے صحابہ کرام کا دل کیسا مشتاق کیا تہا حدیث

ابی بن کعبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ پر درود شریف بہیجوں پس
کسقدر مقرر کروں واسطے درود آپ کے اُس وقت میں سے کہ میں نے اپنی دعا کیواسطے مقرر کیا ہے فرمایا
جسقدر چاہو مصروف کرو ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت دعا میں سے
آپکے درود میں صرف کروں فرمایا جسقدر چاہے تو لیکن زیادہ کرنا تیرے لئے بہتر ہے پہر عرض کیا دو تہائی
کروں فرمایا جسقدر چاہے تو اگر دو تہائی سے زیادہ کریگا تیرے لئے بہتر ہوگا تب انہوں نے عرض کیا
جعلت لک صلوتی کلہا یعنی کیا میں نے آپکے درود کیواسطے کل وقت - فرمایا آپنے من کان
للہ کان اللہ لہ ترجمہ جو اللہ کے کام میں ہے اللہ اُسکو کافی ہے - صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تہی
اپنا کل کا کل وقت حضرت کے درود شریف کے واسطے مقرر کر دیا - الحمد للہ اسوقت بہی اللہ کے
نیک نام بندے مومنین ہیں کہ اُن حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر
اُنکو ہر وقت رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال دامنگیر رہتا ہے ہر وقت درود شریف اُنکی زبان پر ہے
چنانچہ حضرت عالیجناب افتخار الامراء بدر الصلحاء میر محمد علی صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس
ضلع مہندر گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ - آپ بڑے عالیخاندان - سید سندی - بڑے فیاض
فروتن - اتقا شعار - حیا شیم دریا دل - امین - باذل - بیدار مغز - لیاقت میں اپنا نظیر نہیں رکہتے
ہیں - سائل کو خالی جواب دینا نہیں جانتے - بڑے مسکین پرور دوست نواز - خلیق - متواضع - بامروت
آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتہ بڑی فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں علماء دین سے
بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں - جو اوصاف اہل اللہ میں ہونے چاہئیں آپ میں موجود ہیں - یہ خیر خواہ بد
اندیش اور فریاد رس ہیں - از عشاق رسول اللہ ہی ہیں در اصل تو یہ ہے ایسوں ہی سے اسلام کی زیب و
زینت ہے فقیر یعنی میر صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے - یا الٰہی انکو دو جہان
میں سرخرو رکہیو حشر انکا ابرار و اخیار ائمہ اثنا عشر معصومین سے کریو - نقل ہے کہ شیخ
شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرد کو کعبہ کا طواف کرتے دیکہا کہ طواف کرتا تہا اور درود بہیجتا تہا ہر ایک مقام
میں وہ نظر آیا درود پڑہتا ہوا شیخ شبلی نے کہا اے مرد جوان شاید کہ تو نے دعاؤں کو یاد نہیں

کیا ہے کہ تو ہر جگہ درود کہتا ہے کہا اے شیخ تمام دعائیں مجھے یاد ہیں لیکن جو کچھ میں نے درود میں
پایا کسی دعا میں نہیں پایا میں نے کہا کیونکر کہا فلانے سال میں میں اپنے باپ کے ساتھ کعبہ کو آتا تھا جبکہ
ہم بغداد میں پہنچے میرا باپ بیمار ہوا بعد کتنے دنوں کے مرگیا جبکہ اسکے بدن سے چادر اٹھائی اور دیکھا تو
میرے باپ کا سر مانند سر خوک کے مجھے نظر آیا اور تمام بدن میرے باپ کا سیاہ ہوگیا تھا یہ حال دیکھکر میں بہت
ڈرا اور مارے شرم کے میں کسی سے نہیں کہہ سکتا تھا اسی فکر میں کہ سر باپ کا زانو پر رکھے ہوئے تھا مجکو اس
حالت میں نیند جو آئی تو عالم رویا میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک **نورانی** چہرہ والا بزرگ سفید کپڑے پہنے
ہوئے میرے پاس آیا اور میرے باپ کے منہ پر سے کپڑا دور کرکے اپنا دست مبارک میرے باپ کے چہرہ پر پھیرا
تو میرے باپ کا منہ مثل چاند روشن ہوگیا اور تمام بدن خوبصورت ہوگیا جبکہ وہ بزرگ چلنے لگا تو میں نے اس
بزرگ **عالی ہمت** کا دامن پکڑ لیا اور عرض کیا حضور کون ہیں کہ اللہ نے حضور کو رحمت بنا کر
ہمارے لئے بھیجا اور ایسے وقت میں ہماری فریاد کو پہنچایا فرمایا میں شفاعت کرنیوالا گنہگاروں کا ہوں اور نام
میرا محمد رسول اللہ ہے یہ سنکر اسیوقت میں نے اپنا سر آپکے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو
یہ خبر کیونکر ہوئی **فرمایا** کہ تیرا باپ ہر رات کو تین سو بار درود مجھ پر بھیجتا تھا اگلی رات کو وہ درود میرے
پاس آیا میں نے اس فرشتہ سے کہ جو مجھپاس درود پہنچاتا ہے ...... دریافت کیا کہ فلاں
بن فلاں کا آج درود تو نے پیش نہیں کیا کہا یا رسول اللہ آج وہ **مرگیا** اور حال اسکا ایسا ہو رہا ہے
یہ سنکر میں نہ رہ سکا کہ میرے راحت رساں کا یہ حال ہے میں چلے آیا وہ شخص کہتا ہے ......
کہ جب میں نے نماز صبح کی پڑھی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ تمام **خلقت** شہر کی میرے مکان کے دروازہ
کے آگے موجود ہے میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ تمکو کس نے خبر دیدی کہ فلاں شخص مرگیا ہے
کہا انہوں نے کہ ہمنے آسمان سے ندا سنی کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ میں نجات پاؤں تو وہ اسکے جنازہ
کی نماز پڑھے کہا اے شیخ میں کیونکر ہر وقت نبی عربی پر درود نہ پڑھوں - کہا شیخ شبلی نے میں
بھی کہتا ہوں کہ مت چھوڑو یہی باعث نجات کا ہے الحمد للہ فی زماننا اللہ کے بندے دیندار عالیمقام
ایسے ایسے موجود ہیں کہ پیر کامل کی صحبت نے انہیں ایسا اثر کیا ہے کہ ہر وقت محبت رسول مقبول

صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مستغرق ہیں چنانچہ **حضرت عالیجناب** معزز مراتب شیخ مولا بخش
صاحب پنشنر انسپکٹر سوبلا نظامت نارنول دام اقبالہ۔ شیخ صاحب بڑے ملنسار۔ محب رسول خدا
نیک نیت۔ مہمان نواز۔ متقی۔ مقید فریضہ۔ پابند نوافل و سنن و تلاوت قرآن مجید۔ اوراد نہ سفر میں
ترک ہوتے ہیں نہ حضر میں۔ یہ حضرت اعلے درجہ کے خلیق اور مخیر آدمی ہیں۔ آپکو علمی لیاقت بھی ماشاء اللہ بہت اچھی ہے
اور ظالم و مظلوم کو خوب پہچانتے ہیں ایسے لوگونکا ہونا ریاست میں فی زمانا غنیمت ہے۔ فقیر بھی شیخ صاحب کا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الہی انکی عمر طویل ہو اور آپکے دشمن ذلیل ہوں۔ آمین **حدیث** فرمایا
حضرت نے کہ جو کوئی فراموش کرے مجھپر درود بھیجنا گویا اُس نے فراموش کیا راستہ جنت کا یعنی دن قیامت کے
اُنکو راستہ جنت کا نہ ملیگا فرشتے کہینگے افسوس اے شخص تیرے پر کہ تو نے دنیا میں ایسے نبی عربی صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجا بسبب نہ بھیجنے درود شریف کی تو اسوقت جنت سے محروم ہے سبحان اللہ
کیا اچھے وقت پر ضرور ہوگی کہ جسکا اب بندوبست ہو سکتا ہے اے بھائیو اب نبی عربی پر درود بھیجو اگر جنت چاہتے
ہو شعر وہ جنت جسکی شہرت ہے وہ نقشہ ہے تیرے گھر کا ۔ وہ طوبے جسکا چرچہ ہے ستون ہے تیری مسجد کا
روایت ہے کہ آسمان میں ایک دریا ہے اُسکو دریائے برکات کہتے ہیں اور کنارے پر اُسکے ایک درخت
ہے اُسکو درخت تحیات کہتے ہیں اور اُس درخت پر ایک جانور ہے اُسکا نام مرغ صلوۃ ہے اُسکے بیشمار پر ہیں
جب کوئی بندہ اللہ کا حضرت پر درود بھیجتا ہے اُس وقت وہ مرغ دریا میں غوطہ لگاتا ہے پھر اُس درخت
پر آبیٹھتا ہے اور پر اپنے جھاڑتا ہے ہر قطرہ سے اُسکے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور سب فرشتے حمد و
ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتے ہیں۔ ثواب اُن سبکا اُس درود پڑھنے والے کے دفتر میں لکھا جاتا ہے **نقل** کیا ہے
شیخ ابو موسی ضریر نے کہ ہم ایک جماعت کے ساتھ کشتی میں بیٹھے تھے کہ ناگہاں ہوا مخالف چلنی شروع ہوئی
کہ نوبت ہلاکت کشتی کی پہنچی اہل کشتی نے گریہ و زاری شروع کی اور ایک دوسرے کو وصیت کرنے لگا ناگاہ
مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ رسول خدا تشریف لائے اور فرمایا ابو موسی اہل کشتی کو ہدایت کر کہ درود
تنجینا ایک ہزار بار پڑھیں میری آنکھ کھل گئی تو درود شریف تنجینا پڑھنا شروع کیا ہوا طوفان کی
بند ہوگئی اور سلامتی کے ساتھ کشتی روانہ ہوئی درود تنجینا یہ ہے **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ**

صلوٰۃ تنجینا بہا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات
وتطھرنا بہا من جمیع السیئات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا
بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر

حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے درود شریف جمعہ کے دن اسی بار بخشے جاتے ہیں اسکے گناہ اسی برس کے **حدیث** فرمایا حضرت نے جو کوئی پڑھے درود شریف پانسو بار دن رات جمعہ کے دن کبھی محتاج نہ ہوگا اور حدیث میں ایسا بھی آیا ہے کہ جو کوئی جمعہ کی رات حضرت پر ہزار بار درود پڑھیگا وہ البتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھیگا - یہاں پر دو چار قسم کے درود لکھتا ہوں جسکو جس سے محبت ہو پڑھے اسکو اس سے فائدہ ہوگا اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم یہ تو عام درود ہے سب لوگوں کی زبان پر ہے اور یہ درود واسطے زیادتی مال کے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اللّٰھم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات ۔ جو کوئی اس درود کو پڑھتا ہے اسکے عمل قبول ہو کر آسمان کو چڑھتے ہیں اور امن میں رہتا ہے سب بلا اور آفت سے محفوظ اور قطاع الطریق اور چوروں کے خوف سے اور زیارت رسول خدا ہوتی ہے **نقل** ہے ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ایک مدت سے آرزو تھی کہ جمال پاک رسول خدا کا خواب میں دیکھوں اور عرض حاجت کروں **سو** تمنا ہے کہ خواب ہی میں جمال یار کو دیکھوں :: اور اس روئے منور کے وہاں انوار کو دیکھوں قسمت سے ایک رات یہ دولت نصیب ہوئی کہ جمال مبارک مثل قمر لیلۃ البدر اور مانند نور لیلۃ القدر کے دیکھا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہزار دینار کا مجھپر قرض ہو گیا ہے اور میں اسکے ادا پر قادر نہیں ہوں عذاب قیامت سے سخت خوف ہے آپنے فرمایا تو محمود سبکتگین کے پاس جا وہ تیرا قرضہ ادا کردیگا میں نے عرض کیا وہ میرا کیونکر اعتبار کریگا فرمایا حضور نے کہ تو اسطرح سے کہنا کہ اے تیس ہزار بار درود پڑھنے والے صبح کو اور تیس ہزار درود پڑھنے والے شام کے میرا قرضہ ادا کر جب اسنے یہ قصہ سنا سلطان رویا اور کہا کہ تو نے مجھکو کیونکر جانا عرض کیا کہ حضور سے یہ ارشاد تھا کہ اسطرح سے کہنا اسنے علاوہ قرضہ کے اور بہت

کچھ دیا اسکو مالا مال کر دیا سبحان اللہ محبت اسکو کہتے ہیں ایک اس طریقہ سے بھی آپ پر درود شریف بھیجا جاتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ دَائِمَۃً بِدَوَامِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ عَدَدَ خَلْقِکَ وَرِضَاءَ نَفْسِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ فقیر نے جو درود شریف ہر قسم سے بھائی مسلمانوں کی حاجت روائی کی واسطے ہدیہ بکثرت رسالت کیا اگرچہ مجھ دخل بنا اس بارہ میں اور جلیس بنا دربار یان خاص کا کمال گستاخی ہے پر فقیر یہ سمجھتا ہے کہ کہاں اس کا جمن بیں بہنا بھی خالی حضر سے نہیں گر قبول فرما دیں تو بندہ نوازی سے بعید نہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَشْفِیْنَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَمْرَاضِ وَالْاَسْقَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اللہ جل شانہ درود بھیج اوپر سردار اور مولا ہمارے کے ایسا درود کہ شفا دیوے ہمکو سب ضعفوں سے وَتُوَفِّیْنَا بِھَا کُلَّ الْاَغْرَاضِ اور پوری پوری دے ہمکو اُس درود کی برکت سے سب غرضیں ہماری وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ فَاغْفِرْ یَا مَوْلٰینَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۵ اسوقت بھی اللہ کے بندے مومنین دیندار وں میں ایسے عالی ہمت موجود ہیں جو ہر وقت درود کو محبوب رکھتے ہیں بعض انکا نام نامی بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں کہ نام نامی کو بقا رہے چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بیاض لاثانی تشخیص امراض حسبنا ارسطو فطرت افلاطون حکمت شیخ الزمان حکیم خیر الدین خانصاحب ہیں کہیڑی گجو علاقہ سرکار پٹیالہ حضرت فن طب میں یکتا ے جہان اور استعداد حکمت میں علامۂ زماں ہیں یہ صاحب مشہور متقی ۔ پابند فرائض نیکی پسند و نیک راہ ۔ عالی نسب عالی خاندان خادم علماء و صلحاء و مساکین کتب تفاسیر اکثر حکیم صاحب کی زیر مطالعہ رہتی ہیں ۔ مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں ادنے مریض سے بھی رائے پروا ہی نہیں فرماتے ۔ جناب کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی مٹھی میں خاصیت اکسیر ہے ۔ آپکی ذات بابرکات سے اللہ کے بندوں کو بہت فیض ہے بہر حال حکیم صاحب کا دم اسوقت بہت غنیمت ہے فقیر بھی حکیم صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نیکی تم زیادہ ہو

اور حشر تو فنا مع الابرار ہو۔

در بیان آداب درود شریف

آداب درود شریف کا یہ ہے کہ حضور قلب سے شان محمدی کا تصور کرکے اور آداب یہ ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بلند آواز سے پڑھے کہ صیقل ہو جاوے غبار سے کہ اسکے اندر جو حسد و بغض و کدورت کا ایک قسم کا غبار بھرا ہوا ہے اُس غبار سے طبیعت صاف ہو جاوے نام تو صیقلست کہ دلہائے تیرہ را روشن کند چو آئینہ ہائے سکندری + اور ایک آداب یہ ہے کہ درود پڑھنے کے وقت نیت بجا آوری فرمان الٰہی کی ہو کہ وہ یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ہے اور ایک آداب یہ ہے کہ خیال شفاعت کا ہو وے نقل ہے ایک بزرگ روایت کرتے ہیں کہ عالم رویا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا منہ چوم لیا میں نے اُسی حالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو اس قابل نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ تیری شفاعت مجھپر لازم ہو گئی جنت میں جب قدم رکھونگا جب تجھکو ساتھ اپنے لیلونگا یہ تیرا ہی تو خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کرا دیں تیری شفاعت کی لئے مجھکو جناب باری سے حکم ہو چکا ہے کہ فلاں میرا بندہ اسی خیال سے ایک بڑے ادب سے درود شریف پڑھتا ہے اُسکا یہی خیال ہے کہ حضرت میری شفاعت کریں جا تو ہماری طرف سے اُسکو خوشخبری دیدے کہ تیری شفاعت میرے پر واجب ہو گئی اسلئے خدا نے مجھکو تیرے پاس رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ تجھکو خوشخبری دوں کہ تیرے حق میں میری شفاعت جناب باری سے قبول ہو چکی تیرا حشر میرے ساتھ ہوگا۔ اُن اللہ کے بندوں کو مبارک ہو جو اس خیال سے ایک بڑے آداب سے درود شریف حضرت پر پڑھتے ہیں اُن معززوں اور عالی ہمتوں کا نام نامی میں ایک بڑی خوشی سے درج کرتا ہوں کہ اُن حضرات کا حشر ہمارے رسول کے ساتھ ہو آمین چنانچہ حضرت رفیع المنزلت منشی شیخ وزیر علی صاحب الشکر ضلع ہوائی گڈہ عرف کرنگڈہ علاقہ ریاست پٹیالہ۔ یہ حضرت بڑے نیکنام و نیدار پابند صوم و صلوٰۃ ۔ عادل جس علاقہ کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی یاد کرتی ہے پٹیالہ میں ماشاء اللہ آپ نے وہ دھوم دھام اور نیک نیتی سے عہدہ کوتوالی کو انجام دیا کہ آجتک لوگ یاد کرتے ہیں۔ آپ بڑے

مہمان نواز - دوست پرور - شریف نواز - بڑے خوش عقیدہ - علماء فضلاء کے بڑے قدردان
آپ رئیس ابن رئیس ہیں آپکا دم بہرکیف غنیمت ہے - اللہ اکبر آپ بڑے باپکے بیٹے ہیں یاد ش
بخیر حضرت کے والد کا نام منشی داؤد مغفور و مبرور جو کہ میر منشی اجلنٹی انبالہ کے تھے - آپ نہایت
نیکنام تھے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح تھا - اصل تو یہ ہے کہ ارکان مروت آپ پر ختم
تھے - فقیر بھی انکو دعائے خیر سے یاد کرتا ہے یا الہی انکو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو - آمین

ایک ادب درود شریف پڑھنے کا یہ ہے کہ اپنے آپکو اُسوقت حاضر مجلس حضور میں سمجھے خواہی نخواہی
اتنا تو جانے کہ میرا ہدیہ حضور سید المرسلین میں پہنچیگا اگر ایسا نہیں تو فقط زبان ہلانا اور تسبیح کے
دانہ پھیرنے سے کیا ہوتا ہے **فقیر** کہتا ہے ایسے پڑھنے میں اگرچہ حظ اور لذت نہیں ہے مگر امید ہے
کہ خالی تو ثواب سے وہ بھی نہ رہیگا کیونکہ تسلیم امر الہی تو اُسنے کی کما قال اللہ تعالے یا ایہا الذین
امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اِسوقت بھی اللہ کے بندے دیندار نیکنام ایسے ایسے موجود ہیں
کہ جنکی زبان پر ہر وقت درود رہتا ہے چنانچہ حضرت **عالیجناب افتخار الامرا** معلے القاب
سکندر بخت فریدوں تخت جناب **نواب بہادر خانصاحب** بہادر رئیس جوناگڈھ
کا ہمیاو اڑ دام فیضہ - یہ حضرت بڑے سخی - فیاض کوئی سائل محروم نہیں جاتا **اشعار** عالم
موجود ہیں تیرا کوئی ثانی نہیں آتا نظر ؛ روم سے لے شام تک اور شام سے تا اصفہاں ؛ برسے اے
ابر کرم حسن جان تیرا ابر عطا ؛ در مکنون کیا تعجب ہے جو پیدا ہوں وہاں ؛ آپ بڑے دیندار
محب رسول خدا - رحمدل - خداترس متقی پابند صوم و صلوۃ مشفق متواضع - دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - ہر ادنے و اعلیٰ
کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپکے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا ایسوں کا ہونا زینت
اسلام ہے **فقیر** بھی نواب صاحب کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - بہرحال ہمارے رسول خدا قابل محبت ہیں
فقیر کہتا ہے اگر کوئی کسیکو بسبب خوبصورتی کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں ہے **روایت** ہے کہ شب معراج میں جسوقت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مسند قرب رب العزت سے مشرف کیا گیا جناب باری سے خطاب آیا
اور جبریل کو حکم ہوا کہ اے جبرئیل ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو ستر ہزار پردہ غیرت
میں پوشیدہ کیا ہے تو آج رات ایک پردہ اُن پردوں جمال با کمال محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے
اٹھا دے تو قدسی لوگ عالم بالا جمال باکمال میرے حبیب کا ملاحظہ کریں جبرئیل نے حسب الارشاد
رب العزت ایک پردہ جمال محمدی سے اٹھا دیا تو ایسا نور ظاہر ہوا کہ جسکی چمک سے عرش کا نور رہا
نہ کرسی کا نہ آفتاب کا نہ مہتاب کا نور ستاروں کا اور عالم قدس میں ایک شور برپا ہو گیا اللہ اللہ
یہ جلوہ کس شمع کا ہے اور یہ آمد آمد کس مطلوب کی ہے **شعر** یارب یہ کیسا ہے بشر جسکی ادا سے سر بسر
عالم میں آتا ہے نظر سب سے نرالا بانکپن ؛ کیا حسن کیا رفتار ہے کیا طرۂ طرار ہے کیا نرگس
بیمار ہے کیا ابرو خمدار ہے کیا لب ہے کیا گفتار ہے کیا قد ہے کیا رفتار ہے کیا جامہ کیا دستار ہے
پوشاک کی کیا دیکھو پھبن ؛ بعدہ خطاب آیا کہ اے محمد کب تک تو غم امت کا کھائیگا ہمنے آجکی رات
ایک پردہ ستر ہزار پردوں میں سے اٹھایا ہے جسکے سامنے نور آفتاب ستاروں اور عرش اور لوح و قلم
کا ناچیز ہو گیا فردائے قیامت کو جبکہ یہ ستر ہزار پردے اٹھائے جائینگے اسوقت تیری امت
گناہگار کے گناہوں کی سیاہی اس نور کے سامنے ناچیز ہو جائیگی کیا تعجب ہے جبکہ آپنے یہ حال
شب معراج کا صحابہ کرام کے روبرو بیان فرمایا تو مارے خوشی کے انکی زبان پر یہ مضمون
جاری ہو گیا ہو **شعر** آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام ؛ بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو
چیزے دیگری **اشعار** پہنچا رسول پردہ قدرت کے پاس جب ؛ دل کانپتا تھا خوف سے
لرزاں بدن تھا سب ؛ گردن تھی خم زمین پہ نظر تھی بصد ادب ؛ تنہا ادھر تھا میں تو ادھر
ذات پاک رب ؛ خاطر جو تھی خدا کو رسالت مآب کی ؛ پردہ سے صاف آئی صدا بو تراب
کی ؛ سبحان اللہ ! صحابہ کرام کو حضور سے کیا محبت تھی اب بھی فی زمانہ جنکو خدا محبت
عطا کرتا ہے اور انکے دلوں سے حجاب اٹھا لیتا ہے وہ اس نبی عربی کے حکم کو سب پر مقدم
رکھیے

رکھتے ہیں اور ہر وقت نبی عربی کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں ان حضرت کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی اللہ و رسول کا خیال رہتا ہے چنانچہ حضرت عالیجناب بدر الصلحا رحاجی حرمین الشریفین منشی محمد عبدالواحد صاحب منصف ضلع رہتک - آپ نہایت صاحب تقوے دیانتدار اپنی حسن کارگذاری سے حکام میں نیکنام ہیں - آپ بڑے سادہ مزاج پابند صوم و صلوٰۃ عادل ورد و وظائف خواں نہایت متقی آدمی ہیں غرض و صفحہ آپکا صفحہ کچھہ ہو کم ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - آپ بڑے مہمان نواز ہیں علما رفقرار کے بڑے قدردان ہیں اور ہم کو بھی آپ کی خدمت میں نیاز حاصل ہے - بہر کیف آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی آپکا شکر تہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - اگر کوئی کسیکو بسبب شفقت کے دوست رکھتا ہے تو ہمارے رسول خدا سے زیادہ کوئی رفیق شفیق بھی نہوگا حضرت کو امت کا بڑا خیال رہتا تھا ہر وقت امت کی کی صلاحیت اور غمخواری میں رہتے تھے رات دن کسوقت نہیں بھولتے تھے یہانتک کہ جانکندنی وہ وقت نازک ہوتا ہے کسیکو اگر بخار بھی آجاوے تو اسکی شدت میں سبکچھہ بھول جاتا ہے اپنی جان کی پڑجاتی ہے ایسے وقت نازک میں حضرت نے ملک الموت سے فرمایا جان کندنی کی تکلیف جتنی ہو سکے مجھے میری امت کی بھی دیدو میری امت کو نہ دینا اور امت کے واسطے دعائے خیر کرتے کرتے جان بحق ہوئے اور خوشی کی حالت میں بھی آدمی سبکو بھول جاتا ہے معراج کے برابر اور خوشی کیا ہوگی اسوقت بھی حضرت نے اپنے ساتھ امت کو شامل کرلیا یعنی السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اور شفاعت کا حال دیکھو تو ایسا ہی ہے حدیث آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا شفاعتی لاہل الکبائر من امتی کما قال اللہ تعالی کان بالمومنین رحیما ترجمہ تھا اللہ تعالے ازل میں قبل ایجاد ملائکہ مقربین کے مومنوں پر شفیق اور مہربان یالہ

کیونکہ ہو ... شفقت ازل میں تھی جبکہ رسول بھی ہم پر شفیق ہیں

سورہ توبہ میں فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ یعنی ہے رسول مومنوں پر شفیق اور
رحیم بلکہ بڑی عنایت یہ ہے کہ صفت ہمارے رسولؐ کی اسی سورہ میں حریص فرمائی ہے یعنی رسولؐ مومنو
کے ایمان کا حریص ہے اور عزیز اور رؤف اور رحیم اللہ جل شانہ کے یہ تینوں نام صفاتی ہیں اور یہ نہایت
رحمت ہے جو ہم پر ہے کہ خیر الامم فرمایا ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمائی بڑی خوشی
اور مبارکباد دی ہے ہمکو کہ ہمارا خوب ہی کام بن گیا ورہ ادل گئی اور ایسی ہی ہزاروں نعمتیں طفیل
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمکو ملیں اسلئے ان میں سے آیت یہ ہے کہ فرمایا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضٰى قریب ہے کہ دیوے گا تجھکو تیرا رب قیامت کے دن ایسا کہ تو راضی ہو جاوے سبحان اللہ
عطا کی انتہا خدائے تعالیٰ نے رضا رسولؐ کی رکھی اور رسول اللہ صلعم نے بعد نزول اس آیت کے فرمایا
میں راضی ہرگز نہونگا جبتک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہجاویگا اس آیت سے ہمارا بیڑا پار ہوگیا ؎
چہ غم دیوار امت را کہ دارد چو تو پشتی بان ۔ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان ۔ جائے تعجب ہے
کہ حضرت امت پر ایسے مہربان اور امت کو کچھ بھی خیال نہیں یہ حال تمام کا نہیں اسوقت اللہ کے بندے
دیندار ایسے ایسے عالی ہمت موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہے کہ باوجود عہدہ
جلیل القدر کے ہر وقت انکو رضا جوئی رسول کا خیال رہتا ہے انکی زبان پر ہر وقت درود شریف
جاری ہے چنانچہ جناب مستطاب معلی القاب گردون رکاب فلک احتشام زمان زیب افزائے مسند
دولت و اقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت و اجلال عالی خاندان صاحب عز و شان نواب
سعادت علیخان صاحب بہادر سبکٹ ال مقیم دہلی دام اقبالہ سبحان اللہ حمیدہ عجیب شخص ہیں
۔ کتاب فضل ترا آب بحر کافی نیست ۔ کہ ترکنم سر انگشت و صفحہ بشمارم ۔ آپ نہایت خوش
عقیدہ منکسر المزاج ۔ درویش طبیعت رئیس ہیں ۔ شریف نواز ادب دوست علماء و فضلا سخت
ترس ۔ رحمدل ۔ آپکی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان پست اور دولت و حشمت کے سامنے
قارون تنگدست ۔ اخلاق میں مجسم خلق کہوں تو بجا ہے ۔ مروت میں مروت مجسم لکھوں تو
زیبا ہے راقم کو اس بندہ ابا کین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور انکی بھی نظر

عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے آپ آخری جمعہ رمضان المبارک اور
عیدین کی نماز ایک بڑی خوشی سے مسجد فتحپوری میں پڑھتے ہیں بہر کیف تو ان صاحب ممدوح کا
دم غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے فقیر بھی آپ صاحب ممدوح کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طھر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی
عمل الاخیار- اگر کوئی کسیکو بسبب اچھے خلق کے دوست رکھتا ہو تو ہمارے رسول خدا سے
زیادہ کوئی خلیق نہیں- حدیث میں ہے کہ حجۃ الوداع میں ایک صحابی نے حضور کی خدمت میں
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ترکیب ارکان حج میں مجھہ سے بے ترتیبی ہوئی اسکے جواب میں ہمارے حضور نے
ارشاد فرمایا لا باس اور ایک گنوار نے مسجد نبوی میں پیشاب کر دیا صحابہ کرام اسکے
مارنیکو دوڑے آپنے صحابہ سے فرمایا تم اسکو مت کچھہ کہو بلکہ آپنے اُس سے کہا کہ تم اچھی طرح
سے پیشاب سے فارغ ہولو- جبکہ وہ فارغ ہو لیا تو آپنے فرمایا کہ یہ مسجد اللہ کا گھر ہے اسمیں اللہ
کی کلام پڑھی جاتی ہے سبحان اللہ کیا حضور اُس گنوار کو سمجھاتے ہیں سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کا
کسقدر خلق بڑھا ہوا تھا- چنانچہ اللہ تعالی بھی نے کلام پاک میں اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلعم کی مدح
فرماتا ہے انک لعلی خلق عظیم ترجمہ یعنی بیشک تمہارا خلق اچھا ہے (خلق بھی ایک عمدہ
چیز ہے) حدیث- فرمایا رسول خدا نے جانتے ہو تم اُس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو
آگ میں وہ دو خالی چیزیں ہیں یعنی مُنہ اور ستر فقیر کہتا ہے کہ حسن خلق کا باعث یہ ہوتا ہے
کہ جب روح پر انوار قدس فائز ہوتے ہیں تو اُسکی قوت نظریہ اور عملیہ دونوں مکمل ہو جاتی ہیں
پھر جو کچھہ صدمہ اُسکو پہنچتا ہے اُسکو خدا ہی کیطرف سے جانتے ہیں نہ کسی پر غصہ آتا ہے نہ انتقام
لیتا ہے یا جو راحت غیر کو پہنچتی ہے حسد نہیں کرتا علے ہذا القیاس جسقدر باتیں بد خلقی کی خام خیالی
کے متعلق ہیں سب ہو جاتی ہیں جب اسکو روحانیات کا مشاہدہ ہوتا ہے تو جسمانیات اور یہاں کے
لذائذ اُسکی آنکھوں میں حقیر ہو جاتے ہیں نہ شہوت ناجائز رہتی ہے نہ حب جاہ و مال جو تمام
خرابیوں کا سرچشمہ ہے اسلئے بزرگوں کے اخلاق حمیدہ ہوتے ہیں اسوقت ایسے ایسے اللہ کے بندے

ودینداری بہ ہے کہ اخلاق میں انکو بمعہ تن خلق کہا جاوے تو بجا ہے مروت میں مروت مجسم انکوں تو زیبا ہے کہ آنحضرت کے فیض برکت نے اُن عالی ہمتوں میں ایسا اثر کیا ہے کہ اللہ کے بندوں سے اُس خلق سے پیش آتے ہیں جیسے کہ صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کا آپسمیں اخلاق پایا جاتا تھا اور ایک دوسرے کو دیکھکر خوش ہوتا تہا۔ چنانچہ حضرت عالیجناب ممدوح الخطاب بدر الصلحا جناب صادق محمد خانصاحب مختار کار سرکار خواجہ صاحب چاچڑان شریف آنحضرت کو حضور عالی جناب حضرت خواجہ خواجگان دام فیوضہ سے وہ نسبت روحانی حاصل ہے جو مولانا حسام الدین علیہ الرحمہ کو مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ سے تھی آپ ایک تارک الدنیا پرہیزگار۔ زاویہ نشین کنج عبادت اور نیک طینت اور نیک نیت ہیں اعلےٰ درجے کے متقی ہیں نماز چاشت۔ اشراق تہجد سب پڑہتے ہیں۔ خلیق و بامروت آدمی ہیں۔ منکسر المزاج۔ متواضع شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتہ بڑی فراخ دلی سے سلوک ہوتے ہیں فی زمانا آپکا دم غنیمت ہے فقیر بھی آپ کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکے عمالك فی عمل الاخیار۔ حاصل کلام اخلاق حاصل کرنا ہمارے لئے ضروریات سے ہے جبتک کہ ہم اخلاق نہ پیدا کریں گے اصلی مقصد سے محروم رہینگے بعض روایت میں یوں آیا ہے کہ جب آنحضرت آئینہ دیکھتے تو یہ دعا پڑہتے تہے اللھم کما حسنت خلقی فاحسن خلقی وحرم جسمی علے النار یا اللہ جیسے اچھی کی تو نے صورت میری ویسا اچھا کر خلق میرا اور حرام کر منہ میرا جہنم پر۔ حدیث فرمایا علیہ السلام نے کیا نہ خبر دوں میں تمہارے اچھوں کی کہا صحابہ کرام نے ہاں فرمائیے فرمایا اچھے تمہارے وہ ہیں کہ بہت بڑی ہوں عمریں انکی اور بہت اچھے ہوں خلق انکے فقیر کہتا ہے بہت اچھے اخلاق سے یہ اکبر الکلام اگر کوئی کسیکو بسبب معافی کے دوست رکہتا ہو تو ہمارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑہکر معافی میں کون ہوگا۔ حدیث فرمایا علیہ السلام نے کہ جو کوئی مجھپر ایک دفعہ درود شریف پڑہے اُسکے دو سو برس کے گناہ معاف۔ (حلیۃ المختبر) حدیث میں آیا ہے کہ ایکروز حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے تشریف رکھتے

ہو تو اس درخت نے کہا سبحان من جعل تحت ظلی سید الانبیاء ترجمہ پاکی ہے
واسطے خدائے عزوجل کے کہ جسنے میرے سایہ کے نیچے پیغمبروں کے سردار کو بٹھایا آپنے تبسم کیا اور فرمایا قولہ
تعالیٰ ھو العزیز الحکیم اسکے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا وتعز من تشاء وتذل من تشاء
سبحان اللہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو درختوں تک نے چاہا افسوس ہے انسانوں پر جو حضرت سے
محبت نہیں کرتے ہمارے حضرت قابل محبت ہیں **اشعار** اک شب کہ آسمان رسالت کا آفتاب ؛ تھا
عائشہ کے گھر شرف افزائے فرش خواب ؛ حاضر ملک تھے بہر نگہبانی جناب ؛ چونکی جو عائشہ تو ہوا
سخت اضطراب ؛ بالا فرش زینت عرش خدا نہ تھا ۔ ہیچ شرف میں جلوہ شمس الضحیٰ نہ تھا ؛ نکلی جو
ڈھونڈنے کو نبی کے وہ ناگہاں ؛ دیکھا کہ سقف بام پر ہیں قبلۂ زماں ؛ عریاں ہے سر دوش سے
ڈھلکی ہے طیلساں ؛ اٹھے ہوئے ہیں دست دعا سوئے آسماں ؛ کہتے ہیں اک جال سمیع و علیم ہے ؛ آنسو
رواں ہیں چشم رسول کریم سے ؛ مضمون منقبت کا دعا ہے کہ اے کریم ؛ حادث ہیں سب جہاں میں
تیری ذات ہے قدیم ؛ تجھکو قسم ہے اسکی جو کوثر کا ہے قسیم ؛ رکھیو صراط پر مری امت کو
مستقیم ؛ ۔ ہمارے حضرت کو امت کا ہر وقت خیال رہا جو ایسے رسول سے بھی خوش نہیں ہوا
اسکا بھی جنم اکارت ہی گیا فرمایا علیہ السلام نے لا یومن احدکم حتے یکون ھواہ تبعاً لما
جئت بہ یعنے ہے پورا مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اسکی تابع واسطے اس چیز
کے کہ لایا میں اسکو یعنی دین اسلام کے ۔ اور شریعت کے فقیر کہتا ہے کہ عبادت سو لحد اسیے الیسی محبت
ہو کہ بمقابلہ اللہ و رسول کے اپنی خواہش کو بالکل مٹا دے الحمد اللہ فی زماننا اللہ کے بندے
ایسے ایسے دیندار مومنین مرار صالحین میں موجود ہیں کہ ان حضرات کی عالی ہمتی پر ہزار آفرین
ہے کہ باوجود عہدہ ہائے جلیل القدر کے ہر وقت انکو اللہ اور رسول کی رضا جوئی کا خیال دامنگیر
رہتا ہے کہ بمقابلہ احکام اسلام انہوں نے اپنی نفسانی خواہشوں کو بالکل مٹا دیا اور محبت الٰہی نے ان پر
ایسی ترقی کی ہے کہ ہر ایک کاروبار میں اسیکا واسطہ اسیکا ذکر مقدم ہے چنانچہ حضرت عالیجناب
محمد عبد الرحمن خاں صاحب دام فیوضہ ۔ میں بڑی خوشی سے اپنے معزز دوست کا نام نامی

کتاب میں ایک یادداشت لکھتا ہوں - اہل دہلی کی تقدیر اچھی ہے کہ ڈاکٹر محمد عبد الرحمان خاں صاحب یہاں مقیم ہیں جو بزرگ متقی - دیندار پرہیزگار ہیں - یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ڈاکٹر ہیں جنکا دم دہلی میں غنیمت ہے - انکو میں حیا شرم بہت ہے - نیکنام نیکی پسند - نیک صلاح - نیک طینت محب لوگ ہیں - اور مریض سے حقیقی ملتفت ہوتے ہیں - اسوقت آپکی تقریری شفا خانہ لال چاہ ہے یا الٰہی ڈاکٹر صاحب کو دو جہان میں سرفراز رکھیو - آمین - اور حضرت مدوح کے میرے معتقد دوست منشی عبد الرحمن صاحب نائب دار و غۂ بیل دہلی دام اقبالہٗ منشی صاحب پابند فرائض - بڑے رحمدل - فیاض خدا ترس - از عشاق رسول خدا خادم علما و مساکین - اعلےٰ درجہ کے دیندار متقی ہیں - امین متین - کم گو - متواضع - جوان صالح و امین اخلاق حضرت کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت بتواضع و تکریم آمادہ ہے - بہرحال دہلی میں آپکا دم غنیمت ہے یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھیو ؛

فضائل تسبیح

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ (متفق علیہ) ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کلمے ہیں ہلکے زبان پر بھاری ترازو میں یعنی ثواب انکا بھاری ہوگا میزان اعمال میں پیارے طرف بخشنے والے خدا کے وہ دو کلمہ یہ ہیں پاک ہے اللہ اور موصوف ہے ساتھ حمد ہی کے پاک ہے اللہ بڑا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** وہ دو کلمے یہ ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار شام کے وقت اور سو بار صبح کو اللہ تعالےٰ مٹا دیگا گناہ اسکے اگرچہ ہوں دریا کے کف کے برابر یا ریگ بیابان کی مقدار کیوں نہوں **شعر** پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی ؛ کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی **حدیث** فرمایا علیہ السلام نے جو کوئی کہے ہر روز میں سو مرتبہ

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لکھا جاویگا نام اسکا صدیقون کے دفتر میں اور ہوگا رفیق میرا جنت میں حدیث میں ہے کہ ایکدن ایک اعرابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سکھاؤ مجھے وہ چیز کہ جس سے خدای تعالے خوش ہووے فرمایا حضور نے کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمام تسبیح وتہلیل اسکے واسطے ہے میرے واسطے کیا ہے فرمایا حضور نے کہ بعد اسکے کہا کر اللہم اغفرلی وعافنی واعف عنی وتب علی وارض عنی ترجمہ یعنی بارخدایا بخش مجھے اور عافیت دے مجکو اور عفو کر میرے سے اور توبہ قبول کر میری اور راضی ہو میرے سے پھر اُس اعرابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ الہ وسلم یہ تو میرے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں میرے لئے خدا سے کیا عطا ہوگا فرمایا حضرت نے اے اعرابی سبحان اللہ تیرے آگے ہوگا اور الحمد للہ تیرے پیچھے اور لا الہ الا اللہ تیرے بائیں طرف ہوگا اور اللہ اکبر تیرے سیدھی طرف ہوگا اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ لا الہ الا اللہ بہترین کلا سو کس سے ہے بائیں طرف کیوں ہوگا آپنے فرمایا دن قیامت کی دوزخ بائیں طرف ہوگا جبکہ آگ اُسپر حملہ کریگی لا الہ الا اللہ اُسکو باز رکھیگا۔ عرض کیا اعرابی نے یا رسول اللہ میرے لئے خاص ہے فرمایا نہیں میری تمام امت کے لئے سبحان اللہ ہمارے رسول خدا کی کیا رحمت ہے کیا امت کو نوازلیا صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین اور بزرگان دین کو ان کلمات طیبات سے کیا محبت تہی کہ ہر وقت انکی زبان ان کلمات طیبات سے تر رہتی تہی صحابہ اور کاملین کا سجدہ میں رونا اور انکے وظائف کا اور انکی تمام عاشقانہ ہیئت بنا کی اور ایکے ساتہ اُنکی جناب کبریائی میں ہمیانا تو بیان سے باہر ہے۔ الحمد للہ فی زمانا بہی اللہ کے بندے ایسے ایسے متقی اور دیندار امرائے صالحین وابرار اخیار ہیں سے موجود ہیں جو ہروقت انکی زبان اللہ ورسول کے ذکر میں تر رہتی ہے ۔ انکے نام نامی واسمائے گرامی بطور یادداشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں جبکہ انسے مجہہ نیک گمان ہے خدا ورسول کا بہی انسے نیک گمان ہے اور انکا حشر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ہوئے وہ نام نامی واسمائے گرامی یہ ہیں حضرت عالیجناب

سالار الابرار منشی عبد اللہ صاحب اصلباقی نویس صدر جنگ دام جیالہ شہر میں نہایت مغتنمات علیہ
سے ہیں آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار اور بابرکت شخص ہیں حضرت مشہور متقی پابند صوم و صلوٰۃ
نیک اندیش نیک راہ - عالی نسب - خادم علما و مساکین اور بڑے خلیق ہیں - [illegible] جناب منشی [illegible] صاحب کا
دم غنیمت ہے فقیر بھی منشی صاحب موصوف کا دل سے شکر ادا کرتا ہے [illegible] یا الٰہی انکی عمر
دراز ہو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار ہو - حضرت مدار المہام منشی نادر علی صاحب
محافظ دفتر جنگ دام نابہہ ایک مغتنمات سے ہے - آپ بڑے متقی مشہور دیندار مستقیم با
با مروت آدمی ہیں دامن اخلاق انکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے [illegible] حاجی حرمین شریفین ہیں
اس عالی منصب پر پہنچ کے وہ نیکنامی حاصل کی کہ نابہہ کے ارکین لوگ آپکو مداح ہو گئے آپ نہایت
مشہور استاد وقت ہیں - آپ پہلے درجہ کے لئیق ہیں - آپکی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ معانی تازہ
سے قالب الفاظ میں جان ڈالنا اور انفاس عیسوی سے معنی ترمردہ کو تازہ تر کر دکھانا حضرت ہی کا
کام ہے آپ کے محاورات نازک سے خوے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل
آپکے ارشادات بابرکات سے اہل نابہہ کو بہت فیض ہوا کہ آپکے تلامذ بڑے بڑے جلیل القدر حکام
وقت ہیں - چنانچہ حضرت سالار الابرار عالی جناب معلے القاب **بخشی ولی محمد خانصاحب**
بہادر ہیں جو بڑے لئیق مقنن - نیکنام - نیک مزاج جنہوں نے عہدہ بخشی گری کو اس دیانت و محنت
لیاقت وارادت سے انجام دیا جسکی ہر ایک ریاست مداح ہے یہ رئیس نامدار خلق و ہمت میں انتخاب
ہیں جنکی ہر اعلیٰ و ادنیٰ کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ لطف و کرم کا ثنا خوان ہے کہو تو یہ کسکی لیاقت
کا باعث یہ صرف منشی نادر علیصاحب کا ہی فیض ہے بہر کیف فی زماننا ہر دو صاحبان مغتنمات
میں سے ہیں **فقیر** بھی ہر دو عالیجناب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبکما
فی قلوب الابرار و ذکی عملکما فی عمل الاخیار - حضرت عالیجناب معلے القاب ممدوح الخطاب
نباض لاثانی مشخص امراض بدانی رشک افزاے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران متاخرین
یکتاے جہان حکیم **محمد عبد الکریم صاحب** خلف الصدق وقار الحکما حضرت **حکیم نذیر بخش صاحب**

دام فیضہ جو جو خوبیاں اللہ تعالیٰ نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں لیاقت اور ذہنی اعلیٰ
اسکا نہ حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک برتر پایا حکیم صاحب کے اوصاف حمیدہ اخلاق
پسندیدہ خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں اخلاق اور محاسن طبابت میں لاثانی اور بے نظیر ہیں حق تعالیٰ نے
وہ دست شفا عطا کیا ہے کہ جس مریض کے علاج سے مسیحا ہاتھ اٹھائے وہ حضرت کے ایک نسخہ میں جلد
چنگا ہو جاتا ہے آپکا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے آپ امیر ابن امیر ابن امیر ہیں۔ مریضوں کے لئے اکسیر ہیں۔
حضرت بڑے معزز مقتدر حکماے ریاست میں سے ہیں مہاراجہ نابھہ سے آپکو بڑا قرب ہے۔ مہاراجہ صاحب
کے محلسرائے یعنی رانیوں کا معالجہ آپ ہی کرتے ہیں یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے۔ یہ مرتبہ ہر ایک کو
نصیب کہاں ہے۔ آپکے بزرگوں نے ریاست نابھہ میں بڑی عزت پائی ہے اور آپ کے دردولت پر بڑے بڑے
جلیل القدر رئیس حاضر باش رہتے ہیں حکیم صاحب کے بزرگوں کے مناصب اعزاز اور نیکنامی اور نیک نیتی
اُنکی ریاست میں مشہور ہے آپ قدیم سے ایک معزز حکیم ریاست نابھہ میں آپکے بزرگوں نے عزت پائی ہے وہ کسیکو
نصیب ہی کم ہے آپکے بزرگوں سے اللہ کے بندوں کو بڑا فیض ہوا اور ہو رہا ہے حکیم صاحب نہایت دیندار پابند فرائض
رحمدل خلیق۔ آپ مشفق نیکنام نیکی پسند نیک طینت نیک نیت نیک مزاج از عشاق رسول
اللہ دوست پرور غریب نواز علما و فضلا کے بڑے قدردان مسافر نواز ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا
وسیع اور کشادہ ہے مریضوں سے باخلاق پیش آتے ہیں۔ ادنے مریض سے بھی ذرہ بے التفاتی نہیں
فرماتے۔ بہرحال ہمارے معزز اور مقتدر حکیم صاحب موصوف کا دم ریاست نابھہ میں غنیمت ہے راقم کو اس بد اختر
روزگار کی حیثیت میں ایک تعلق مربیانہ ہے فقیر بھی حکیم صاحب ممدوح کا شکریہ دل سے ادا کرتا ہے شکریہ
ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر طویل اور شمس اقبال روشن ہو حکیم صاحب کا حشر و توفنا مع الابرار ہو۔ آمین۔
حضرت عوالی مرتبت بدر العلما منشی الٰہی بخش صاحب خوشنویس دام فیضہ۔ آپکی لیاقت علمی اور آپکی
خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر
پایا۔ یہ حضرت خط نستعلیق میں مشہور قریب و بعید ہیں آپ شاگرد رشید مرزا عباد اللہ بیگ مغفور دہلوی
کے ہیں۔ اگر مبصر آپکے قطعات کو معائنہ کرے تو اپنی خوش قلمی کے دعوے کو بالائے طاق دہرے۔ ریاست

تعصب ایک کو منکو ہیں نہ دیکھا نہ سنا حضرت فی زمانا ریاست نابھہ میں برسرکار ہیں عنایت الٰہی سے
صاحب عز و وقار ہیں یعنی کل بیج نابھہ میں ملازم ہیں۔ آپ اعلے درجہ کے متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ماشاء
اللہ آپکی دینداری مشہور ہے آپکو تلاوت قرآن کا بڑا شوق ہے اور قرآن بہت صحیح پڑھتے ہیں۔ آپ
بڑے ذی علم ہیں حضرت کے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے۔ آپکی شیریں بیانی اور لطف کلام
جامی ہویدا ہے **فقیر** یحییٰ منشی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک
فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** ممدوح الخطاب عوالی مرتبت حکیم
حذاقت منش طبیب عیسیٰ روش حکیم الحکماء اکمل الکملاء زبدۃ الاطباء حکیم **محمد عظیم** صاحب خلف الرشید
حضرت بدر الصلحاء و رئیس الحکماء حکیم **کرم بخش** صاحب دام فیضہ۔ آپکی خوبیاں اور اخلاق پسندیدہ
حیز تحریر اور حیطہ تقریر سے باہر ہیں ادنے اور اعلے حضرت کی مروت جبلی اور خلق طبعی سے ماہر ہیں
شافی مطلق نے وہ دست شفا بخشا ہے کہ آجتک دیکھا نہ سنا جو مریض لا دوا ہو انکے علاج سے ایکدم
میں چنگا ہو آپکا دم بھی ریاست نابھہ میں بسا غنیمت ہے آپ بھی امیر ابن امیر ابن امیر ہیں معلول
المزاجوں کے لئے اکسیر ہیں یہ حضرت بڑے معزز ہیں اور مقتدر حکماء میں سے ہیں مہاراجہ صاحب نابھہ
آپ پر بہت مہربان ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں۔ واقعی یہ حضرت بڑے دیندار خدا ترس سیرچشم
مہمان نواز متقی مقید فرائضہ۔ پابند نوافل و سنن محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
عابد۔ نیک مزاج۔ عالی ہمت ہیں۔ علماء کی بہت عزت کرتے ہیں آپکو علمی لیاقت ماشاء اللہ خوب
ہے یہ حضرت نبض شناسی اور مرض دانی میں بے عدیل و بے نظیر ہیں کسیکو معاصرین سے انکے ساتھ یارائے
مناظرہ نہیں آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ راقم کو اس بدہ اراکین روزگار کی خدمت
میں ایک تعلق بزرگانہ ہے بہرکیف حکیم صاحب ریاست نابھہ میں ایک مغتنمات میں سے ہیں **فقیر**
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ **حضرت** معزز مقتدر حکیم یکرنگ طبیب با فرہنگ فلاطون
زمان حکیم محمد **رمضان علی** صاحب خلف الرشید حضرت ممدوح الخطاب قدوۃ الکملاء دوراں

فخر حکمار زمان **حکیم محمد امیر الدین صاحب** مرحوم و مغفور مبرور دام اجلالہ و عم فیضہ
یہ صاحب نبض شناسی میں یگانہ اور مرض دانی میں مشہور زمانہ ہیں آپکا دامن اخلاق بڑا وسیع و کشادہ
ہے طبیعت حضرت کی ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے آپکا دم بھی ریاست نابہہ میں غنیمت ہے۔ آپ سرکار نابہہ
میں معزز اور معتقد ملازم ہیں۔ آپ باخیر و بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی
فراخدلی سے پیش آتے ہیں۔ اللہ اکبر آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں۔ آپ میر ابن امیر ابن امیر ہیں اصل
تو یہ ہے کہ علم طب آپ ہی کے خاندان کا حصہ ہے۔ بہرحال حکیم صاحب نابہہ میں مغتنمات میں سے ہیں **فقیر** بھی
حکیم صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے۔ طہر اللہ قلبك فی قلوب
الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ **حضرت** عالیجناب معین الضعفار و الفقرار محب العلمار
والصلحار برگزیدہ حضرت لا الٰہ الا اللہ و مقبول درگاہ محمد رسول اللہ۔ وکیل شیخ
مستان علی صاحب دام اقبالہ جو جو خوبیاں اللہ تعالےٰ نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں اُنکا تو
بیان کرنا دشوار ہے۔ یہ حضرت بڑے نیکبخت۔ نیکنام پسندیدہ لسان۔ آپ بڑے سخن سنج اور
سخنداں ہیں۔ انکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہمیگوئیاں اللہ
اللہ کیا ہیں دل یہی چاہتا ہے کہ سنے جائیں۔ انکا دم ریاست پٹیالہ میں مغتنمات سے ہے۔
جنکے وجود باجود کا باعتبار دین و دنیا ادہر تو مجمع اتقیا کو رونق ہے اُدہر بزم وکلا کو زیب و زینت
انکے کلام بلاغت نظام میں مذاق سخن نظامی پیدا ہے اور شیرین بیانی میں لطف کلام جامی ہویدا
ہے۔ آپ بڑے دیندار باخیر۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ بڑے فیاض بادل۔ عالی ہمت۔ محب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم۔ علمار فضلار کی قدردان۔ رحمدل۔ خداترس۔ امین متین۔ بامروت آدمی
ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے
فی زمانہ شیخ صاحب کا ہونا غنیمت ہے **فقیر** بھی **شیخ صاحب** کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ**
ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار و زکی عملك فی عمل الاخیار۔ **صاحب**
خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام حضرت منشی **شیخ عبید اللہ صاحب**

دام اقبالہ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے۔
آپ اعلیٰ درجہ کے دیندار سچے مسلمان جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے آپکا صحابہؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ
کیسا برتاؤ پایا جاتا ہے۔ یہ سچا دیندار۔ عالی ہمت کپڑے کی تجارت کرتا ہے۔ انکی سچی کوٹھی بھی راجہ
کی پٹیالہ بیرجلاس خاص میں مشہور ہے۔ یہ شخص بڑے نیکنام نیک نیت اور نیک طینت نیک مزاج
صادق الوعد۔ با مروت۔ آدمی ہیں۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ یہ حضرت
منشی حبیب صاحب۔ پابند صوم و صلوٰۃ عامل بالحدیث۔ مہماں نواز دوست پرور۔ شریفوں اور
حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں۔ راقم کو اس پارسا دیندار زندہ ارکین روزگار
کی خدمت میں نیاز بدرجہ نہایت ہے اور انکی بھی نظر عنایت بدرجہ غایت ہے۔ بہر کیف منشی حبیب صاحب
کا پٹیالہ میں ہونا غنیمت ہے اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی
حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین
خصوصًا حضرت صلعم والصدیقین والشہداء والصالحین۔ آمین
اے بار خدایا شیخ حبیب صاحب کا خاتمہ بالخیر کر اور انکا حشر نبیوں اور خاصکر حضرت سید المرسلینؐ اور
صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ کر آمین۔ حکمت مآب کمالات اکتساب
عیسیٰ دم مسیحا قدم قدوہ کملا سے زمان زبدہ حکمائے جہاں حضرت عالیجناب معلے القاب بن الصلحا
حکیم کرم بخش صاحب دام فیضہ۔ اس پارسا دیندار۔ تابع شریعت احمدی صاحب خلق
محمدی الفضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت کے اوصاف و کمال کی صفت نہ
زبان قلم سے ادا ہو سکتی ہے نہ حیطۂ خیال میں سما سکتی ہے۔ یہ حضرت دیندار اولوالعزم شب و روز
عبادت الٰہی میں بسر کرتے ہیں۔ آپ بڑے سیر چشم۔ فیاض فراخ۔ یہ بزرگ بامروت
آدمی ہیں۔ حضرت کے دست شفا میں بعنایت الٰہی وہ تاثیر ہے کہ خاک کی چٹکی میں خاصیت
اکسیر ہے۔ آپکا دم پٹیالہ میں بسا غنیمت ہے۔ یہ حضرت مہاراجہ پٹیالہ کے بڑے معززین اور معتمدین میں سے
ہیں۔ مہاراجہ صاحب بہادر آپکی بہت تعظیم کرتے ہیں اور بڑی عزت سے پیش آتے ہیں۔ آپ ایک معمر

آدمی ہیں یعنی ۹۰ برس کا سن شریف ہے چراغ سحری ہیں خدا نگہبان فقیر بھی اس پایہ
کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے یا الٰہی حکیم صاحب کی عمر دراز اور حشر و توفنا مع الابرار ہو
حضرت معلے القاب سرآمد حکماء سرحلقہ اطبا حکیم بگر رنگ طبیب با فرہنگ **حکیم دیدار بخش**
صاحب خلف الرشید حضرت بدر الصلحاء رئیس الاطباء **حکیم محمد بخش صاحب** مغفور
مرحوم مبرور دام فیضہ - آپکی خوبیوں کا تحریر میں لانا آپ دریا کو پیمانہ میں ناپنا ہے حکیم صاحب
کی کمالات کا بیان حد القلم کرنا آفتاب کا منہ چڑانا ہے - آپ بڑے معزز معتقد نامور حکما میں سے ہیں
آپکا ہونا ہمارا ہی ہمیں مغتنمات میں سے ہے - نیکبخت نیکنام صاحب فن طب میں یکتاے زماں اور استعداد
حکمت میں علامہ زماں ہیں - آج ناپید ہیں ما شاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہو اصل تو یہ ہے
کہ مہاراجہ نابہ کو آپکی ذات سے فخر ہے کہ ہمارے ایسے سیر چشم - نیک مزاج خلیق حکیم میری ریاست
میں موجود ہیں - آپکی ذات بابرکات سے بندگان خدا کو بڑا فیض ہو رہا ہے - حکیم صاحب حاجی حرمین
الشریفین بڑے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ - فیاض سیر باطن با خیر آدمی ہیں بہر حال آپکی
ذات فی زمانا غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسے لوگ زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی حکیم صاحب
موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی حکیم صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو -
حدیث فرمایا علیہ السلام نے جبکہ گذرو تم صحراءمیں بہشت کے تو میوہ خوری کیجیو اُس سے صحابہ
کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہے وہ صحرا فرمایا وہ مسجدیں ہیں ـــــ
عرض کیا صحابہ کرام نے یا رسول اللہ کیا چیزیں چریں ہم اُس سے فرمایا کہو سبحان اللہ والحمد
للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر **حدیث** حضرت انس رضی اللہ نے روایت کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک درخت سوکھے پر ہوا پس حضور نے اُس درخت پر تازیانہ مارا تمام پتے
اُسکے گر گئے فرمایا آپ نے جو کوئی کہ کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
گرتے ہیں گناہ اُسکے جیسے کہ گرے پتے اس درخت کے **حدیث** فرمایا رسول علیہ السلام نے لا
تقتلوا الضفدع فانہ کثیر التسبیح وتسبیحہ سبحان المعبود **ترجمہ** نہ مارو مینڈک

کو تسبیح کرتا ہے بہت - افسوس اے مومن تو مینڈک سے بھی کم مت ہو خیال تو کر طرف مینڈک
کے کیونکر پکارتا ہی حدیث ایکروز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے نیچے بیٹھے تھے آواز
تسبیح مینڈک کی آپکے گوش مبارک میں آئی تو حضور اُس مینڈک کے قریب گئے اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور بعد درود و سلام کے کہا کہ اللہ فرماتا ہے کہ یہ مینڈک چھہ مہینے سے ہوئے اس ہی درخت کے نیچے
بیٹھا ہوا میری تسبیح کر رہا ہی دنیا و ما فیہا کی کچھہ خبر نہیں رکھتا ہے - جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اُسکا حال دیکھکر رو پڑے اور فرمایا طوبیٰ لک یا ضفدع بعد حمد و ثنا کے فرمایا آپنے اے مینڈک تو کتنی
بار دن رات میں میرے خدا کی تسبیح کرتا ہے عرض کیا یا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں دن رات میں دو لاکھ
بار اپنے خدا کی تسبیح کرتا ہوں ہمکو انسان ہوکر اسقدر غفلت ہو فاعتبروا یا اولی الالباب مگر کیوں
نہیں اسوقت بھی اللہ کے نیکنام دیندار ایسے امرار صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت
زبان پر سبحان اللہ اور درود شریف جاری رہتا ہے جنکے اسم سامی و اسمار گرامی میں نجوشی تمام
ہر یاد داشت اپنی تفسیر میں درج کرتا ہوں اور اپنے نامہ اعمال کو نیکی سے پُر کرتا ہوں چنانچہ حضرت
عالیجناب معلی القاب ممدوح الاوصاف عندلیب چمنستان فصاحت بلبل بوستان بلاغت سرو سخن گویان
جہاں سراج فصیحان زمان نواب صاحب حکیم منشی غوث محمد خاں صاحب نائب عبدالنبی سرکار پٹیالہ
خلف الصدق حضرت ممدوح الخطاب فلک کاب افتخار الامراء امیر الہند و الاجاہ المخاطب بخطاب
میر منشی عبد النبی خاں صاحب بہادر سابق میر منشی ریاست پٹیالہ جنت مکان مرحوم و مغفور مسرور دام اجلالہ
عبدالنبی صاحب کی اوصاف بیان نہیں ہوسکتی اللہ اکبر آپ بڑے عالی حوصلہ نیکنام کے صاحبزادہ ہیں - آپ بڑے
لائق ہیں اور آپکے علم کی لیاقت کا یہ حال ہے کہ کملائے متقدمین و متاخرین کو اپنے کلام معجز
نظام پر رشید کیا فصاحت و بلاغت کا یہ طرز و انداز ہے کہ لطافت و ملاحت کا اسپر ہزار ناز ہے
آپکی کلام انوری و خاقانی مائل ہے - آپکے مذاق کلام پر ایک عالم فریفتہ ہے - آپ بڑے نیکنام
عادل - عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند - مراد دینے والے کیطرف نظر فلاح سے
ہر کو مہ آپکے لطف و کرم کا ملح ہے - آپ پابند صوم و صلوٰۃ ہیں سارکان نثر داب پر ختم ہیں - سچ تو یہ ہے کہ خلق مجسم

ہیں۔ حضرت اعلیٰ مرتبہ کے دیندار۔ محب رسول اللہ۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ منکسر المزاج باذل۔ مخیر۔ بامروت آدمی ہیں۔
آپ رئیس ابن رئیس آپکا بیٹا ایسا غنیمت ہے فقیر بھی عبدالنبی صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے یا الٰہی خانصاحب کی عمر دراز خانصاحب کا حشر مع النبیین خصوصاً حضرت محمد رسول
اللہ والصدیقین والشہداء والصالحین کے ساتھ کریو۔ آمین۔ یادش بخیر عندلیب ہزار داستان سخن
گستری طوطی شکرستان معنی پروری۔ سرمست نشۂ سخندانی۔ نظر باز شاہد نکتہ دانی۔ غواص محیط
تدقیق آشنائے بحر تحقیق۔ افصح الفصحا ابلغ البلغاء حضرت عالیجناب ممدوح الاوصاف بدر الصلحا
افتخار الامراء اعنی میر منشی عبدالنبی خانصاحب مرحوم و مغفور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ
آپکے کمالات لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے۔ کلام معجز نظام آپکا سمت فصاحت و بلاغت تھا۔ نثر ایسی کہ
نظم ثریا اسیر تھی اور نظم ایسی کہ سلک گوہر اس سے شرمسار تھی علاوہ اسکے آپ بڑے دیندار۔ پابند
صوم و صلوٰۃ۔ محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ بڑے فیاض دریا دل سیر چشم تھے۔ آپ
کی رفعت شان کے آگے بلندی آسمان کی بھی پست تھی۔ اور دولت و حشمت کے سامنے قارون
بھی تنگدست تھا۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ تھا۔ ارکان مروت آپ پر ختم تھے۔ ریاست بنگالہ
و تمام ہندوستان میں جو آپنے نام پایا تھا آجتک وہ بات کسیکو میسر آئی۔ آپکو امیر الہند بھی کہا جاے تو بجا ہے
فن طبابت میں آپ یکتائے جہان تھے۔ اور استعداد حکمت میں آپ علامہ زماں تھے شافی مطلق نے
آپکے ہاتھ میں ایسی شفا رکھی تھی۔ جو مریض علاج حضرت سے رجوع لاتا تھا وہ ایک نسخہ میں شفا پاتا تھا
اللہ اللہ آپکی بذلہ سنجیاں اور چہ میگوئیاں ایسی عام پسند تھیں جو آپ ہی پر تمام ہو گئیں۔ آپ بیحد
متواضع منکسر المزاج تھے فقراء اور علماء کے بڑے قدردان تھے۔ حضرت کو میاں بہادر علیشاہ خلیفہ سید بہیک
صاحب رحمۃ اللہ علیہم سے بڑا حسن ظن تھا۔ راقم کو اس بدو ابتدائے روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ
غایت تھا اور حضرت کی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بمرتبہ نہایت تھی فقیر بھی اس
عالی نیکنام کو دعا خیر سے یاد کرتا ہے یا اللہ میر منشی صاحب مرحوم مغفور کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو
حضرت عالیجناب عندلیب گلستان دولت و اقبال بلبل بوستان حشمت و جلال شیخ علی احمد صاحب

خلف الرشید شیخ چراغ الدین ابن شیخ رحیم علی صاحب رئیس اعظم قدیم جبال پورہ ضلع حصار
تحصیل سروالہ تھانہ ٹوہانہ دام جلالہ - آپکی خوبیوں کا حال تحریر میں لانا آب دریا کو پیمانہ سے ناپنا
ہے - عالیجناب بڑے نیکنام - اللہ تعالے نے آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - آپ اعلے درجہ کے دیندار
فیاض متواضع - باذل سخی مسکین پرور - شریف نواز - بڑے دریا دل - محب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم - کوئی سائل آپکے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - شفیق - بامروت آدمی ہیں -
علماء وفضلاء کے بڑے قدردان ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - ہمیشہ سے
طبیعت متواضع و تکریم آمادہ ہے - اس نیکنام کا مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ سے غمی شادی میں برابرانہ
برتاؤ ہے - ماشاء اللہ یہ کچھ تھوڑی عزت نہیں ہے جی چاہا کہ اس عالی ہمت کا نام نامی
یادداشت اپنی تفسیر میں تحت ابرار و اخیار ذکر کروں اور میں بھی ممدوح موصوف کا دل سے شکریہ
ادا کرتا ہوں - یا الٰہی اس نیک نیت حمیدہ خصلت رئیس کو دونوں جہان میں عیش نصیب کیجیو
آمین - عالیجناب بدر الصلحاء صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی فضل الکلام اشرف
المعظم ملک سیرت فرشتہ صورت افضل الفضلاء اکمل الکملاء مولانا مولوی عبد الصمد
صاحب تحصیلدار شام دام فیوضہ - یہ حضرت عالم باعمل مبرا از حرص و امل ہیں حدیث و
تفسیر میں ایسا کمال بہم پہنچایا ہے - کہ آجتک سلف سے ایسا مفسر دیکھا ہے نہ سنا - جواہر احمدیہ
آپ ہی کی تصنیفات سے ہے - یہ صاحب بڑے دیندار خدا ترس - نیکنام رحمدل - باذل سخی
پابند صوم و صلوة - متقی - مہمان نواز - شریف پرور - محب رسول اللہ - تلاوت قرآن و
اوراد و نماز سفر میں ترک ہوتے نہیں نہ حضر میں - آپ بڑے ملنسار - متخیر - خلیق بامروت بابرکت
شخص ہیں - جنکا دم پٹیالہ میں غنیمت ہے - فقیر بھی مولانا صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طیبہ اللہ قالبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار
حضرت معلی القاب ممدوح الخلائق جناب صاحب ولی محمد خان تحصیلدار راجپورہ دام اقبالہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انہیں سے اگر شمہ لکھوں تو کیا

امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان عقل میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ آپ بڑے عالیخاندان۔ نیک طینت۔ بڑے عالی حوصلہ۔ اعلے درجہ کے دیندار متقی۔ پابند صوم و صلوۃ مخیر با خبر آدمی ہیں۔ خوش عقیدہ۔ برتاو آپکا عمدہ ہے۔ شریفوں اور حاجتمندوں سے بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں۔ علماء کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپکو ماشاء اللہ علمی لیاقت بہت ہے کیوں نہو یہ حضرت تحصیلدار برادر طولی ہند میر منشی عبد الغنی خاں صاحب سابق میر منشی ریاست پٹیالہ مرحوم کے ہیں جنکی یادوش تحریر نے ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں ہمارے یادداشت لکھی ہے کہ نامہ نامی کو اقتدار سے تحصیلدار صاحب کا دم غنیمت عظیم ہی تھا انصاف محب صوفی کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے یا الہی جناب صاحب ممدوح کو دین و دنیا میں سرسبز رکھیو حشر انکا حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ہو آمین۔

ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا نے عقل کو ختم کیا

حدیث میں وارد ہے کہ خدائیتعالے نے عقل کو سو حصہ پر پیدا کیا اسمیں سے ننانوے حصہ عقل ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائے اور ایک حصہ تمام جہان کے حصہ میں دیگئی چنانچہ فقیر بطور نمونہ مشتے از خروارے بیان کرتا ہے عقلمند خوب سمجھینگے۔ حدیث ایک شخص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھ میں چار خصلتیں بہت بری ہیں۔ ایک تو زنا کرنا دوسرے چوری کرنا تیسرے شراب پینا چوتھے جھوٹھ بولنا۔ سو ان چاروں چیزوں کا ایکبارگی چھوٹنا مجھ سے ممکن نہیں۔ ان چاروں میں سے ایک چیز آپ چاہیں اسکو میں چھوڑ دوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تو جھوٹھ بولنا چھوڑ دے۔ اسکو اسنے ایک آسان امر سمجھکر مان لیا اور اپنے گھر میں گیا جب رات ہوئی تو ارادہ کیا کہ شراب پئے اور زنا کرے اسکے دل میں یہ خیال آیا کہ صبح کو انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونگا اگر آپ مجھ سے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے شراب پی یا زنا کیا پھر اگر سچ کہونگا تو فضیحتی ہوگی اور حد شراب و زنا کی مجھپر جاری ہوگی اور اگر انکار کرونگا

تو چھوٹتا ہوگا آخر ان دونوں چیزوں سے باز آیا اور چھوڑا پھر جب رات بہت آئی سب
لوگ شہر کے سونے میں مشغول ہوئے اُسوقت ارادہ چوری کا کیا اُسکے ساتھ ہی ملین ہی خیال یہ
آیا کہ اگر اسی صبح ریگی حال مجھسے پوچھینگے پھر میں نے اگر اقرار کیا تو میرا ہاتھ کاٹا گیا اور اگر
جھوٹ بولا اور انکار کیا تو توبہ کے خلاف ہوگا ۔ حاصل کلام اُس سے بھی ہاتھ اُٹھایا اور صبح کو
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مشرف ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے
صلی اللہ علیہ وسلم آپنے ایسی چیز کی مجھسے توبہ لی جتنی بری خصلتیں مجھ میں تھیں سب چھوٹ گئیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سہی بہت خوش ہوئے **سبحان اللہ** اللہ نے حضرت کو کیا عقل عطا
فرمائی تھی اللہ نے ایسا نبی عربی ہمکو عطا فرمایا ۔ کما قال اللہ جل جلالہ **لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ
يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ** ۵ ترجمہ ایمان والوں پر احسان کیا جبکہ انمیں کا رسول بھیجا پڑھکر سناتا ہے اُنکو
اُسکی آیتیں اور اُنکو پاک کرتا اور اُنکو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے صریح گمراہی
میں تھے **فقیر کہتا ہے** عرب کی جو اُسوقت حالت ذلیل و خراب تھی کیسی نہوگی وہ لوگ محض وحشی
جاہل شہوت پرست درندہ خصلت تھے آنحضرت نے اُنکو آیات الٰہی سنا کر زندگی اکر دیا پر وحشی جاہل
عالم اور اخلاق حمیدہ کا سرچشمہ ہوگیا صحابہ کی تاریخ سے اسکا بخوبی ثبوت ہوسکتا ہے اور پھر اُنکو
کتاب حکمت سکھا کر تمام بنی آدم کے لیے حکیم اور معلم کر دیا چنانچہ جہاں جہاں صحابہ گئے توحید اور
خدا پرستی اور راستبازی کے آفتاب سے اُن ملکوں کو منور کر دیا ۔ سبحان اللہ صحابہ اور تابعین اور
تبع تابعین اور اُنکے ملنے والے تو نور علی نور تھے الحمد للہ **فی زماننا** ایسے ایسے نیک نام عقلمند دیندار
امرا جلیل القدر صالحین میں موجود ہیں کہ جنکا نام نامی و اسمار گرامی میں ایک بڑے فخر کے ساتھ
اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں اسلئے کہ اسمار گرامی کو تقارب ہے **چنانچہ** حضرت عالیجناب مستطاب
معلے القاب گردوں رکاب فلک انتساب حاتم زماں سکندر دوراں زیب افزا ے مسند دولت و

واقبال جلوہ آرائے وسادہ مکنت واجلال عالی خاندان صاحب عز و شان المخاطب بخطاب
خان بہادر میر ابراہیم علی صاحب وزیر اعظم ریاست بہاولپور دام اجلالہ وعم فیضہ
جو جو خوبیاں اللہ تعالٰی نے ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں بیان کرنا انکا دشوار ہے خان بہادر
بڑے منصف شہرہ دادگستری اور آوازہ رعایا پروری اُن کا چار دانگ گیتی میں بلند ہے۔ عدل و
انصاف انکا منصف حقیقی کو پسند ہے۔ ہر ادنے و اعلی کیطرف نظر فلاح ہے ہر کہ و مہ انکے لطف و
کرم کا مداح ہے۔ ارکان مروت انپر ختم ہیں۔ آپ بڑے نیکنام اور نیک مزاج اور نیک طینت ہیں۔ یہ حضرت
بڑے امین متین۔ سیر چشم حقیقت میں میر صاحب موصوف بڑے لائق آدمی ہیں۔ آپنے برٹش
گورنمنٹ کی عمدہ عمدہ خدمات کو اس دیانت۔ محنت۔ لیاقت۔ ارادت سے انجام دیا کہ مینولو سرور
میں میر صاحب ضرب المثل ہوگئے ہیں۔ میر صاحب قابل تعریف ہیں۔ اللہ تعالٰے نے مجکو دلی جوش دلایا کہ میں میر صاحب
کا حال اپنی کتاب میں تقاضائے یادداشت لکھوں۔ عالیجناب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے۔ آپ سیاالابرار
ہیں۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ دریادل۔ اعلے درجہ کے متقی۔ پابند فریضہ محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بڑے شریف پرور علماء فضلاء کی بڑی عزت کرتے ہیں آپکی لیاقت کا یہ حال ہے کہ آپکے محاورات ناز
سے ہوئے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیفان منفعل۔ بہرحال میر صاحب کا دم غنیمت ہے اصل تو
یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زیب و زینت اسلام ہے فقیر بھی وزیر صاحب ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے اللھم اختم بالخیر واحشر مع النبیین خصوصًا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وآل عبا وصحابہ وتابعین وتبع تابعین۔ آمین۔ یا اللہ میر صاحب
کو دنیا میں ہر بلا سے محفوظ رکھ اور خاتمہ بالخیر کر اور حشر کیا جائے نبیوں خصوصًا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور آل عبا اور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کے ساتھ آمین **حضرت جامع صفات**
پسندیدہ مجمع وصفات حمیدہ یگانہ عماید روزگار رشک ارا کین شہر و دیار خورشید آسمان دولت
و حشمت مہر سپہر خلق و مروت فیض بخش فیاض زمان میاں **نظام الدین صاحب** وزیر ریاست
پونچھ دام اقبالہ وعم فیضہ۔ وزیر صاحب بڑے حامی اسلام ہیں۔ آپ سے اہل اسلام اور اسلام کو

بڑی تقویت ہے آپ کی دم سے ایک انجمن حمایت اسلامیہ پوچھنہ قایم ہوئی ہے آپکا برتاو صحابہ کرام
اور تابعین و تبع تابعین کا سا پایا جاتا ہے یہ حضرت بڑے اعلے درجہ کی مشہور متقی ـ دیندار محب رسول اللہ
صلعم متواضع منکسر المزاج ـ خادم علمار و مساکین ہیں ـ پابند فرایض ـ عالی نسب ـ دامن اخلاق
آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے ہمیشہ سے طبیعت تواضع و تکریم آمادہ ہے ـ بڑے دیانتدار امیں ـ
رحماء بینہم ہیں ـ غرض جو جو خوبیاں صلحا سلف و خلف کے ساتھ مختص تھیں وہ تمامہ حضرت کی ذات
بابرکات میں موجود ہیں ـ وزیر صاحب موصوف کا دم پنجاب میں بسا غنیمت ہے ـ سچ تو یہ ہے کہ آپکی
ذات سے اسلام کو رونق ہے **فقیر** بھی وزیر ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے ـ **شکریہ**
یہ ہے یا اللہ انکو دو جہان میں سرخرو رکھیو اور حشر انکا و توفنا مع الابرار کیجیو ـ سلہ

حضرت عالیجناب حکمت مآب حکیم و ڈاکٹر **سبحان علی صاحب** متعینہ شفاخانہ اکبر آباد عمم فیضہ
اللہ تعالے نے آپکو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ـ آپ بڑے عقیل و دانا ہیں اللہ تعالے نے ڈاکٹر صاحب
کو وہ دانائی کہ خزانہ غیب سے عطا فرمائی ہے کہ حضرت قرآن سے ڈاکٹری ثابت کرتے ہیں **ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء** یہ اللہ کا فضل ہے جسکو چاہے عنایت کرے ـ ڈاکٹر صاحب
بڑے اعلے درجہ کے مشہور دیندار ہیں ـ اور محب رسول خدا ہیں ـ بڑے منکسر المزاج ہیں ـ اللہ تعالے نے
آج آپکو لائق کیا ہے ـ خلق آپکا اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ ادنے مریض سے بھی ہمہ تن ملتفت
ہو جاتے ہیں ـ آپ بلند نظر کے رئیس ہیں ـ علمار و فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں جنکا دم اکبر آباد
میں غنیمت ہے **فقیر** ڈاکٹر صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** طہر اللہ قلبہ
فی قلوب الابرار و ذکی عملہ فی عمل الاخیار **حضرت** جناب سید سندی اولاد علی آل نبی
شیدہ گر دبیر صاحب خلف الصدق حضرت بدر الصلحار **میر قاسم علی صاحب** مرحوم و
مغفور مبرور دام اجلالہ ـ میں سید صاحب کی خوبیاں بیان نہیں کر سکتا ہوں جو جو اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں خوبیاں عطا فرمائی ہیں جس خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ـ تو ایک سے ایک
کو برتر پایا ـ آپ بڑے عقیل اور متقی سخندان ـ سخنور سخن سنج آدمی ہیں ـ کونسل کو سید موصوف

سلہ ... دیانت داری میں ... نے انکو ... لقب ... سے ... دیانت داری میں ... اسلام ... مستفیض ... باقی ہیں ـ

کا کچھ خیال ہوا کہ سید صاحب ایسے متقن آدمی ہیں اور مجھ روئیں میں جسوقت راجہ صاحب باختیار خود
ہوئے اُسیوقت خیال ہوا کہ سید صاحب بڑے لائق اور متقن آدمی ہیں انکو تحصیلدار پٹیالہ کا کیا کیونکہ
شہر قدر جوہر جوہری ہی سمجھا شہ باد بشک صاحب ممدوح قابل تعریف ہیں اسلئے میں بھی نام نامی
ایک بڑے فخر سے اپنی کتاب میں بحیثیت ذکر ابرار بقای یادداشت ذکر کرتا ہوں آپ بڑے دوست پرور
نیکنام آدمی نیکی پسند۔ سربا وعمدہ۔ حضرت بنوڑ کے رہنے والے محلہ گڑھی میں آپکا دردولت
ہے۔ یہ صاحب بڑے فیاض۔ عالی ہمت۔ باذل۔ پابند صوم وصلوۃ۔ بڑے دیندار مومنین میں
سے ہیں۔ آپکے کلام میں اچھا مذاق ہے۔ سوداکو رشک سخن سے جنوں۔ اور بیر انکی کلام بلاغت
نظام سے سرنگوں۔ علماء فضلا کے آپ بڑے قدردان ہیں بہرحال آپکا دم بنوڑ میں بسا غنیمت ہے
فقیر بھی تحصیلدار صاحب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ ہے طیب اللہ قلبک فی
قلوب الابرار وذکی عملک فی عمل الاخیار۔ یادش بخیر میر صاحب کے والد ماجد
حضرت میر قاسم علی صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ آپ بڑے نیکی پسند مشہور متقی
تھے۔ مزاج میں نہایت رحم تھا فقراء علماء سے خوشی سے ملتے تھے اسلئے میر صاحب کا نام شاہ گردیز کہا
چونکہ حضرت میر صاحب مرحوم کو سید صاحب موصوف سے بہت الفت تھی۔ اس جوش محبت میں شاہ گردیز
کہا کرتے تھے۔ میر صاحب اسی نام سے مشہور ہوگئے راقم کو میر صاحب مرحوم کی خدمت میں نیاز زبدۃ عنایات
تھا۔ انکی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت تھی۔ یا الٰہی میر قاسم شاہ مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھیو۔ گلدستہ حدیقہ دولت بلبل چمن حشمت مہر سپہر جاہ و ثروت
ماہ برج عظمت کوکب چرخ اجلال خورشید گردون اقبال عالی مرتبہ والاشان حضرت معلی القاب
ممدوح الخطاب نواب اکرام علی خان صاحب خلف الصدق نواب فیض محمد علیخاں صاحب بہادر
بہا سو دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالی نے انکی ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے
اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا ایک سے ایک کو برتر
پایا۔ جو خصلت ہے مطبوع طبائع جہان ہے۔ انکی رفعت شان کے بلندی آسمان کی پست اور دولت و

حشمت کے سامنے قاروں تنگدست ہے - اخلاق میں ہمہ تن خلق کہوں تو بجا ہے - مروت میں
مروت مجسم لکھوں تو زیبا ہے - یہ نیکنام نیک طینت نیکی پسند - نیک مزاج - عدیم المثل - نرم طبیعت -
سیر چشم - سعادتمند نواب جنیرہ حامی اسلام جو ایک ہے مشہور متقی - اعلے درجہ کے دیندار اعنی نواب
ممدوح الخطاب بدر العلیٰ نواب فیض علیخانصاحب بہادر رئیس پہاسو کے ہیں - یہ عالیجناب
اس تھوڑی سی عمر میں بڑے دیندار پابند صوم و صلوۃ ہیں جوان صالح بھی انہیں کو کہنا چاہیے
آپ اعلے درجہ کے خلیق ہیں - محب رسول خدا ہیں علمار کے آپ بڑے قدر دان ہیں - کیوں نہو - آپکے
اتالیق ہمارے معزز معتقد دوست مولانا مولوی **محمد سلیم صاحب** ہیں جو حضرت بڑے نیک
خصلت متقی ہیں - یہ آپکی ہی **فیض** صحبت کی برکت ہے کہ اس عمر میں نواب صاحب کے مزاج میں اسقدر
اتقا ہے - فی زمانا نواب صاحب ممدوح علیگڈہ مدرسہ سید احمد صاحب میں پڑھتے ہیں اور آپکے
دادا حضرت نواب فیض علیخان صاحب بہادر بسبب محبت آپکے پاس رہتے ہیں ہم بھی دل سے دعا
کرتے ہیں کہ اللہ تعالے نواب صاحب کو علم میں پاس کرے - خداوند کریم نے مجکو ایک دلی جوش دلایا کہ آپکا
نام نامی اپنی کتاب میں تحت صالحین بقاے یادداشت درج کردوں کہ اس نام نامی کو بقا ہے
بہرحال نواب صاحب کا دم ہندوستان میں غنیمت ہے **فقیر** بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے
شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کی عمر طویل ہو اور دشمن ذلیل ہوں - **حضرت** عالیجناب
معلے القاب عالیخاندان فیاض زمان **مہر بانعلیخانصاحب** ڈپٹی انسپکٹر خلف الرشید جناب خانصاحب
نواب علیخان مرحوم و مغفور میرپور لونوی دام [illegible] - خانصاحب بڑے نیکنام - عالی نسب
پابند فرائض - بڑے مخیر - فیاض - باذل - خداترس - رحمدل - صادق الوعد - نیک طینت
نیک نیت - متواضع - امین - متین - سیر چشم - محب رسول خدا - جوان صالح - آپ ماشاءاللہ
نہایت خوشرو - اور وجیہ ہیں - بڑے ملنسار - مہمان نواز - شریف اور شریف پرور - بڑے ہی با مروت
آدمی ہیں فقرا اور علمار کو بہت دوست رکھتے ہیں اور تواضع سے بپیش آتے ہیں - بہرحال خانصاحب
موصوف کا دم غنیمت ہے - **فقیر** بھی آپکا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طعمہم اللہ

قلبک فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی عمل الاخیار - ۵

دربیان فضائل لوری امام حسین علیہ السلام

ان فی الجنۃ نہر لبنا لمحمد و علیا و فاطمۃ و الحسنین ترجمہ ایک نہر دودھ کی ہے
جنت میں واسطے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنینؑ کے

✦ اشعار ✦

حقا کہ عجب رتبہ سبط نبی ہے ✦ کیا خالق اکبر نے شرافت اُسے دی ہے ✦ ہے فاطمہ ماں نانا نبی باپ علی ہے
بیچین ہے وہ مقبول جناب احدی ہے ✦ جبریل سوا کیا کوئی اس راز کو جانے ✦ جس شے پہ یہ بیٹا ہے وہی بھیجی ہے خدا نے
درگاہ الٰہی میں یہ تھی عزت و توقیر ✦ اٹھتی جو تھیں طاعت کے لیے مادر دلگیر ✦ جبریل سے فرماتا تھا یہ مالک تقدیر
جھولے کو جھلاؤ کہ بیچین ہو شبیر ✦ زہرا کے پسر سے کوئی پیارا نہیں ہمکو ✦ ایذا اُسے ہو وے یہ گوارا نہیں ہمکو
کیا رتبہ ہے جبریل نے جھولے میں جھلایا ✦ اور فاطمہ نے سینۂ اقدس پہ سُلایا ✦ جو ناز کیا شیر خدا نے وہ اٹھایا
اللہ کے محبوب کے کاندھے پہ چڑھایا ✦ یہ لطف و کرم تھا یہ عنایت تھی خدا کی ✦ مقبول وہیں ہوگئی جس وقت دعا کی
فقیر کہتا ہے اللہ تعالے نے آل عبا کو کیا عالی مرتبہ بخشا ✦ **فقیر** کہتا ہے اُسکو ایمان نصیب نہیں ہے،

جو آل عبا کو دوست نہیں کہتا الحمد للہ فی زمانا بھی ایسے ایسے اللہ کے بندے دیندار مومنین اولاد علی آل نبی امرائے جلیل القدر ابرار و اخیار میں سے موجود ہیں کہ جنکا جان و مال آل عبا پر فدا ہے اُن حضرات عالی ہمت کے نام نامی و اسمائے گرامی تحت ذکر آل عبا بہت خوشی اور فخر سے اپنی کتاب میں بقائے یادداشت درج کرتا ہوں - اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کرتا ہوں چنانچہ نواب مستطاب معلے القاب مسند آرائے عز و جلال جلوہ افزائے چار بالش تمکنت و اقبال فخر خاندان شرف و دودمان راجہ باقر علی خاں صاحب عباسی ایس آئی بہادر رئیس پنڈراول ضلع علی گڈہ ادام اللہ اقبالہ - انکی عدالت گستری اور رعایا پروری نے نام نوشیروان کا مٹا دیا اور سخاوت اور بلند حوصلگی نے قصہ حاتم کا جہان کے دلوں سے بھلا دیا - ابر نیساں انکی گہرباری سے عرق آلودہ انفعال ہے اور دریا انکے جود و کرم سے الاماں ہے - کوئی سائل محروم نہیں جاتا ہے - اوصاف حمیدہ بیرون از حد تحریر اور اخلاق پسندیدہ آپکی خارج از تقریر ہیں - راجہ صاحب بہادر اعلے درجہ کے مشہور دیندار مومنین میں سے ہیں - پابند صوم و صلوٰۃ صاف دل - نرم طبیعت - رحمدل - خدا ترس - علماء و فضلاء و حکماء

کے

کو بڑے قدردان - چنانچہ میر صاحب موصوف نے ایکہزار روپیہ مدرسہ طبیہ حمیدیہ میں مرحمت فرمایا -
دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - بڑے محب آل عبا ہیں - بہرحال راجہ صاحب ممدوح کا دم [illegible]
میں غنیمت ہے فقیر بھی عالیجناب کو دل سے دعا دیتا ہے - یا الہی راجہ صاحب بہادر کو قیامت تک سلامت
رکھیو - اور حشر آل عبا کی ساتھ کریو - آمین - رفعت و عوالی مرتبت حضرت عالیجناب میر محمد علی صاحب
خلف الرشید حضرت بدر الصلحا افتخار الامرا میر نثار علی صاحب مرحوم و مغفور میر ور وکیل کمشنری
دہلی دام اقبالہ - آپ بڑے متقی نیکی پسند پابند صوم و صلوۃ - انگریزی علاوہ روشن دماغ بہت ہیں - امین
دیانتدار عادل - باخبر آدمی ہیں - آپ سید سند [illegible] ہیں - محب [illegible] ہیں - اللہ تعالے نے
آپکو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے - شگفتہ المزاج متواضع - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ
دلی سے سلوک ہوتے ہیں - نماز چاشت - اشراق - تہجد سب ادا کرتے ہیں - کلمۃ الخیر کے کہنے اور
لکھنے میں دریغ نہیں کرتے - آج ماشاء اللہ جو بات آپکو حاصل ہے شاید کسیکو نصیب ہوویگی - حضرت
بڑے عالی نسب اور ذی اقتدار ہیں - برتاؤ انکا [illegible] سے [illegible] میر صاحب موصوف نے چھوڑا وہاں
کی رعایا چشم براہ ہے - آپ [illegible] اول ہیں - بہر عالیجناب سرکار پٹیالہ
کی طرف سے وکیل کمشنری دہلی کے ہیں - [illegible] دہلی [illegible] نیکنامی حاصل کی جسکا بیان نہیں ہو سکتا ہے
ہمارے حضرت وکیل [illegible] امیر ہیں - انکے [illegible] خلیق ہیں - راقم کو اس زمانہ کے اراکین
روزگار کی خدمت میں [illegible] انکی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر بہت ہے
ہے بہرحال [illegible] کا دم غنیمت ہے فقیر بھی وکیل ممدوح کا دل سے شکر ادا کرتا ہے
شکریہ ہے [illegible] قلبات فی قلوب [illegible] ذی عالی [illegible] الاخیار جامع صفات
پسندیدہ مستجمع [illegible] حضرت میر صاحب منشی غلام شبیر صاحب دام اجلالہ - اوصاف
انکے خارج از تقریر و بیرون از تحریر ہیں - آپ بڑے پرہیزگار متشرع پابند فرضیہ تہجد گذار - از
عشاق رسول خدا [illegible] زہد و تقوی بدرجہ غایت ہے اور خلق بھی
نہایت ہے - حدیث تفسیر مسائل [illegible] مطالعہ میں رہتے ہیں - اعلی درجہ کے امین -

اس کتاب کی [illegible] [illegible] مصنفہ [illegible]

زمانہ خور۔ آپ بہی بڑے عالی خاندان اہل سادات عظام میں سے ہیں گہر آپکا قصبہ شوہر علاقہ سرکار پٹیالہ میں ہے بعنایت الٰہی ریاست پٹیالہ میں بصیغہ محرران ملازم ہیں۔ حضرت کی تعیناتی سرکار معزز مقتدر رفعت و عوالی مرتبت میر محمد علی صاحب وکیل کمشنری دہلی کے پاس ہے۔ نیازمند کو بہی منشی صاحب کی خدمت میں نیاز حاصل ہے یا الٰہی منشی صاحب کو دوجہان میں خوش رکہیو۔ آمین حضرت صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت۔ فرشتہ صورت عالی جناب میر بنیاز علی صاحب ناظم نارنول علاقہ پٹیالہ دام اجلالہ۔ آپکے اوصاف میں نہ بانکو طاقت تقریر ہے نہ قلم کو یارائے تحریر ہے۔ میر صاحب بڑے نامور۔ نیکنام متقی مشہور متقی۔ پابند صوم و صلوٰۃ سخی فیاض مسکین پرور۔ سید سندی پایہ ہمت آپکا بلند۔ سلوک آپکا حق کو پسند۔ حضرت چشمہ فیض ہیں شعر مدح تیری کیا کروں اے زینت ہندوستاں ٭ کشور تقریر میں گویا ہنیں میری زباں ماشاء اللہ علمی لیاقت آپکو بہت ہے آپکی شیریں زبانی میں لطف کلام جامی ہویدا ہے۔ کلام سعدی انکے خوان فیض کے نمکخوار حضرت کے کلام مذاق پر ایک عالم فریفتہ ہے۔ دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ طبیعت ہمیشہ تواضع و تکریم آمادہ ہے باوجود اسقدر کمالات کے مزاج میں عالیجناب کے نہایت عجز و انکسار ہے یہ ہی مقتضا دینداری ہے۔ بہرحال آپکی ذات فی زماننا بہت غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بہی میر صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی ناظم صاحب کو دوجہان میں سرسبز رکہیو اور حضرت کا حشر آل عبا اور ائمہ اثنا عشر مع النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین کے ساتہہ ہو۔ آمین۔

دربیان مصائب امام حسین علیہ السلام

حدیث میں وارد ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ کے گہر سے حضرت امام حسین کے رونیکی آواز آتی تہی تو حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم حضرت بی بی فاطمہ کے گہر کا طواف کیا کرتے تہے اور فرماتے تہے اے بی بی فاطمہ حسین کا رونا مجکو بیچین کرتا ہے اللہ اللہ حضرت کی روح کو اُسوقت کیا صدمہ ہوا ہوگا کہ جسوقت امام علیہ السلام گہوڑے سے زمین کربلا میں گرے اور ایکہزار ۵ زخم آپکے جسم اطہر پر تہا اور شمر ملعون نے

چاہا کہ سر اقدس تن اطہر سے جدا کرے اُسوقت تمام اہلبیت سر و پا برہنہ خیموں سے نکل پڑے اور بیقرار
ہو گئی اب کہاں کا پردہ ہے ہمارا امام مظلوم کا اب وقت اخیر ہے روتے پیٹتے افتاں خیزاں مقتل حسین میں قریب
پہنچکر کہنے لگے اے شمر لعین خدا کے واسطے اس سینۂ گنجینہ اقدس سے اُتر جا واللہ ہمارے حضرت میں کچھ باقی نہیں ہے
اللہ اللہ ہمارے امام مظلوم اتنو کوئی دم کے مہمان ہیں خدا کے لئے ہمارے روبرو تو اس سینہ اقدس پر مت بیٹھ
اُتر جا اسوقت حضرتکو زخموں سے بڑا صدمہ ہے **راوی** لکھتا ہے کہ تمام اہلبیت اُسکی منتیں کرتے تھے
کہ تو ذرا سینۂ اقدس سے اُتر جا ہم مل لویں مگر وہ بیحیا اُنکی عاجزی کرنے پر کچھ خیال ہی نہیں کرتا تھا اور اہلبیت
کمال منتیں کرتے تھے کہ خدا کے واسطے اے شمر ہم بیکسوں پر رحم کر ہم قابل رحم ہیں ہمارے سید مظلوم کو مت
شہید کر تجکو خوشی تمام ہم سبکو اجازت دیتے ہیں کہ ہم سبکو قتل کر دے مگر ہمارے امام مظلوم کو
مت تکلیف دے لکھا ہے کہ اُسوقت حضرت امام نہایت ضعف میں تھے آپکے کان میں جبکہ یہ عاجزی
کرنا اہلبیت کا پہنچا آپکا یہ حال تھا کہ مُنہ سے نہیں بول سکتے تھے پیاس کی اسقدر تکلیف تھی کہ
حضرت امام علیہ السلام کی زبان میں بدرجہ غایت لکنت تھی بولا نہ جاتا تھا اُسوقت حضرت امام
علیہ السلام نے رو بآسمان کیا اور آسمان کیطرف دیکھکر ایک آہ کی اور حسرت کی نگاہ سے اہلحرم
کیطرف دیکھکر رو پڑے - وہ وہ حسرتیں دل میں بھری ہوئی تھیں مگر کہہ نہ سکتے تھے - آپنے اُسوقت
آنکھیں کھولیں اور آسمان کو دیکھکر رو پڑے آپ میں اُسوقت اسقدر طاقت نہ تھی کہ آپ ہاتھ سے
اہلبیت کو اشارہ کرتے اور مُنہ سے کچھ فرماتے یا آنکھ سے اشارہ کرتے کہ آپ یہاں پر کیوں آئے ہو
راوی کہتا ہے کہ آپکا اُسوقت یہ منشا تھا کہ اہلبیت کو کہتے کہ تم خیمہ سے نکلکر یہاں پر کیوں
آئی ہو تمنے بُرا کیا مگر بسبب شدت پیاس کچھ نہ کہہ سکے آسمان کیطرف نظر حسرت سے دیکھتے تھے اور
روتے تھے اُسوقت اہلبیت شمر ملعون سے کہتے تھے کہ اے شمر ہم تمام اپنے عزیزوں اور انصار کا خون
اللہ کے واسطے معاف کرتے ہیں مگر اسوقت ہماری تین آرزوئیں بر آجائیں پھر جو تیرا جی چاہے وہ کرنا تو
اچھی طرح سے جانتا ہے کہ یہ سید مظلوم جناب سید المرسلین کا لاڈلا ہے اور فرزند علی اور
لخت جگر فاطمہ کا ہے کیا تجھے نہیں معلوم کہ یہ ہمارا وارث ہے بخدا ذرا تو اس سینۂ گنجینہ اقدس سے

ہماری تین آرزوئیں ہیں اول تو یہ آرزو ہے کہ قبل حلت گر کہ یہ وقت امام کا اخیر ہے
شاید پھر ہماری ملاقات ہو یا نہو ہم اس گلے اطہر سے جو کہ بوسہ گاہ جناب رسول خدا ہے بوسے لیں تاکہ
ہماری تمنائے دلی بر آوے اور تمام غم غلط ہو جاویں دوسری تمنا ہماری یہ ہے کہ ہمکو اسقدر مہلت
دے کہ کسیطرح کچھ پانی ہم پہنچا دیں اور چہرۂ انور پر چھڑکیں۔ شاید کہ ہمارے سید مظلوم کو اس سبب سے کچھ
فرصت پہنچے اور بحالت غشی سے افاقہ ہو جاوے تاکہ ہمکو کچھ وصیت کریں اور ہم مراتب نیاز ان سے
پوچھ لیں تیسری تمنا یہ ہے کہ ہمارا ایسا نصیب کہاں ہم جو آغوش فاطمہ میں پلا ہوا اور انکا پیارا کیا ہو لیکن
زخم جسم اطہر پر ہوں ایسا شخص اس ہوائے حرارت آفتاب میں اس ریگستان گرم جوش میں برادہ سینہ
لیے ہے پڑا ہو۔ اسلیے ہم تجھسے اجازت چاہتے ہیں کہ اپنی چادر جسم اطہر پر سایہ کردیں اور زخموں پے
پٹی باندھ کر دیں تاکہ ذرا یہ کچھ آرام فرمائیں۔ کیونکہ یہ وقت اخیر جان کندنی کا ہے اور یہ وقت
بڑا سخت ہوتا ہے۔ اور ہمدردی اسوقت عزیز و اقارب کی ضروریات سے ہوتی ہے۔ ہم فدا قربان
ہو کر اس جان سے تکڑے پر نثار ہو جاویں مگر شمر ملعون نے عاجزی اہلبیت پر کچھ خیال نکیا اسی حالت
میں مروا اہلبیت کے گلے اطہر پر خنجر پھیر دیا۔ روح پرواز ہو گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون
الحمد للہ کہ ابھی زمانہ خالی نہیں اللہ کے بندے مومنین دیندار جانثار آل عبا اولاد علی اور آل نبی و نیز
محبان اہلبیت ایسے ایسے امراء صالحین جلیل القدر میں سے موجود ہیں کہ جنکے نام نامی میں ایک
بڑے فخر سے اپنی کتاب میں درج کرتا ہوں یارب انکو ہمیشہ بقا رہے چنانچہ عندلیب شاخسار فصاحت
بلبل بستان بلاغت سرآمد سخن گویان جہان سرتاج فصیحان زمان حضرت نواب معلے القاب
جناب نواب سید سلطان مرزا صاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ دہلی دام اقبالہ
انکے کمالات کا اندازہ ظرف خیال سے بیرون اور حیطۂ تقریر سے افزوں ہے۔ آپ بڑے
نیک نام۔ نیک طینت۔ نیک مزاج عدیم المثل۔ از عشاق رسول خدا۔ و جانثار آل عبا۔
امین متین۔ دیانتدار۔ متقی۔ پرہیزگار سید سندی باخبر آدمی ہیں۔ کلمۃ الخیر کہنے اور لکھنے
سے درگذر نہیں کرتے ہیں اس حدیث پر آپکا خیال رہتا ہے حدیث فرمایا علیہ السلام نے

من ستر مسلماً ستره الله فی الدنیا والاخرة و من یسر علی معسر یسر الله علیه فی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه **ترجمہ** جسنے پردہ ڈھانکا کسی مسلمان کا یعنی اُسکا عیب چھپایا پردہ ڈھانکیگا اللہ تعالےٰ اُسکا دنیا و آخرت میں اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر آسان کریگا اللہ تعالےٰ مصیبت اُسکی دنیا و آخرت میں اور اللہ تعالےٰ بندہ کی مدد میں ہے جبتک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے ذالك فضل الله یؤتیه من یشاء۔ نواب صاحب بڑے سچے مسلمان دیندار صادق الوعدہ اور بامروت آدمی ہیں۔ شریفوں اور علماء سے بڑی فراخ دلی سے سلوک کرتے ہیں یہ حضرت رئیس ابن رئیس مدار خلق و ہمت میں انتخاب حلم و مروت میں لاجواب۔ علم میں استعداد کامل ہے سرکار سے عہدۂ آنریری مجسٹریٹی حاصل ہے جو آج دہلی بھر میں ما شاء اللہ بات آپکو حاصل ہے شاید کسی اور کو نصیب ہو جنکا دم دہلی میں مغتنمات میں سے ہے فقیر بھی نواب صاحب ممدوح کو دل سے دعا دیتا ہے یا الٰہی نواب صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھیو۔ اور حشر آپکا آل عبا مع النبیین ہو۔ آمین۔ حضرت عالیجناب افتخار الامراء میر افضل حسین صاحب خلف الرشید حضرت امیر الامراء میر امداد علی صاحب سابق حاکم عدالت صدر مرحوم مغفور مبرور طاب اللہ ثراہ وجعل الجنة مثواہ۔ قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ انکے محامد بیان کرے ایک لفظ کہے۔ قسام ازل نے صاحب ممدوح کو جو محامد پیدا کیا ہے میر صاحب نے اس چھوٹی سی عمر میں وہ لیاقت پیدا کی کہ منصب عدالت سرکار سے حاصل ہے طبیعت داد دہی عدل گستری کیطرف از حد مائل ہے۔ آپ بڑے نیکنام جوان صالح۔ اعلے درجہ کے دیندار پابند صوم و صلوٰۃ۔ باذل سخی۔ بامروت آدمی ہیں محب آل عبا۔ ریاست پٹیالہ کی تقدیر اچھی تھی کہ یہ بزرگ بڑے لائق و خوش اخلاق حاکم عدالت صدر ریاست ہیں دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے اللہ اکبر میر صاحب ممدوح بڑے باپ کے بیٹے ہیں جنکا دم فی زماننا ریاست پٹیالہ میں غنیمت ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے فقیر بھی حضرت حاکم عدالت صدر کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے طہر اللہ قلبك

فی قلوب الابرار و ذکی عملک فی محل الاخیار یادش بخیر حضرت میر صاحب کی والد بزرگوار
کے رکن اعظم اور ریاست کے قدیم الخدمت میر امداد علی صاحب حاکم صدر عدالت مرحوم و مغفور بڑے رتبہ کے آدمی تھے
کہ انکی عدالت کے آگے شیر بھی بزدل تھے۔ جب میر صاحب نے قضا کی تو مہاراجہ صاحب نے قدردانی قدیم
پروری فیض رسانی۔ کرم گستری بندہ نوازی۔ انصاف پروری کی دریا بہا دیئے یعنی بمجرد استماع خبر مرگ
شاہانہ غمگساری فرما کر ایک شبانہ روز دفاتر کے ساتھ کچہری گھڑیال گھنٹہ توپ کو بھی بند رکھا اور بوجہ
خاوندی میر صاحب مرحوم کی لائق فرزند میر تفضل حسین صاحب کو سچا باپ کی صدر عدالت کا مستقل حاکم
مقرر کیا۔ اس تقرر کو نہ صرف پٹیالہ نے پسند کیا بلکہ تمام ہندوستان نے اس پر واہ واہ کیا تھا۔ آگے
میں نے بھی بڑی خوشی سے آپکا حال برائے یادداشت اپنی کتاب میں لکھا کہ نام نامی کو بقا ہے۔ ہم دعا
کرتے ہیں کہ آپ اس عدل و داد کے ساتھ صدہا سال سلامت رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ میر صاحب مرحوم
کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ یارب ایسے نیک آدمیوں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے کہ ہماری ملکہ
قیصر ہند کو بھی یہ حسرت رہی کہ میں نے میر صاحب مرحوم کو نہ دیکھا کہ کیسا عالی ہمت آدمی تھا میر صاحب مرحوم کے
کابل کے حالات جو گورنمنٹ کے ملاحظہ سے گذرے تو حضرت مغفور کی جوانمردی سے ششدر رہ گئے
میں نے بھی ایک بڑی خوشی کے ساتھ میر صاحب مرحوم کا حال صفحہ ۱۳۸ میں لکھا ہے۔ کیا معلوم تھا کہ
حضرت ایسے جلدی عازم خلد ہو جاوینگے۔ حضرت زندہ رہتے تو میری بڑی قدردانی کرتے۔ اب بھی
انکے صاحبزادہ میر تفضل حسین صاحب سے بڑی امید ہے کہ ضرور میری قدردانی کرکے اپنا مشکور کرینگے

حضرت عالیجناب میر رونق علی صاحب وکیل ریاست پٹیالہ خلف الرشید حضرت میر احسن علی صاحب
مرحوم و مغفور سابق وکیل ریکوسرسنہ سرکار پٹیالہ دام اقبالہ۔ یہ حضرت بڑے عالی حوصلہ نرم
طبیعت جوان صالح۔ اخلاق میں ہمہ تن خلق بلکہوں تو بجا ہے۔ مروت میں مروت مجسم کہوں
تو زیبا ہے۔ آپ سید سندی۔ خدا ترس۔ بڑے دل۔ فیاض۔ سخی باخبر آدمی ہیں۔ پابند فریضہ
محب آل عبا۔ بہرکیف اسوقت میر صاحب کا دم بسا غنیمت ہے۔ راقم کو بھی اس بندۂ اراکین کی
کی خدمت میں نیاز حاصل ہے۔ انکی بھی نظر چشم شفقت اس خاکسار پر بدرجہ عنایت ہے کہ آپ

مہربانی اجازت مصنف تفسیر کو اسکا حرف بحرف ... اس کتاب کی بلقط ... ہوگئی ہے

حضرت بہشتی میر امام علی صاحب بڑے متدین اور نیکنام ہیں یا الٰہی میر صاحب ممدوح کو ہمیشہ خوش
رکھیو اور حشر انکا آل عبا سے ہووے۔ رشک فزائے سخن سنجان متقدمین خجلت دہ سخن پروران
متاخرین حضرت عالیجناب حکیم محمد احسن خاں صاحب تحصیلدار انبالہ خلف الرشید حضرت
رئیس الاطبا حکیم حسام الدین عرف حکیم منجھلے صاحب مغفور مرحوم دام اقبالہ آپکے اوصاف حمیدہ
اور اخلاق پسندیدہ حیز تحریر او حیطہ تقریر سے باہر ہیں۔ حکیم صاحب بزرگ متقی۔ پرہیزگار جوان
صالح۔ عدیم المثل۔ دیندار۔ پابند فرائض۔ یہ حضرت بڑے لائق اور خوش اخلاق تحصیلدار ہیں
سچ تو یہ ہے کہ ایسا کوئی ہوشیار۔ لائق حاکم دیانتدار نہیں۔ آپ بڑے عالی خاندان میں آپکا
خاندان ہمیشہ بادشاہوں کے حضور میں با عزت و توقیر رہا ہے۔ یہ عالی ہمت پرہیزگاری اور
دیانتداری میں ہم پلہ ہمارے لائق معزز حضرت نواب معلے القاب بدر الصلحا مرزا محمد حسین خاں صاحب
عرف میاں خضر تحصیلدار جگادھری کے ہیں۔ بہر حال حکیم صاحب کا دم اسوقت میں غنیمت ہے
فقیر بھی حضرت تحصیلدار ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبک فی
قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار۔ مجکو خداوند کریم نے دلی جوش دلایا کہ میں
خوشی کے ساتھ تحصیلدار صاحب کی والد مرحوم کا ذکر یادش بخیر اپنی کتاب میں تحت ذکر آل عبا لکھکر
اپنے نامہ اعمال کو سعادت سے پر کردوں کہ اس نام نامی کو قیامت تک بقا ہے آمین یادش بخیر
حضرت معلے القاب ممدوح الخطاب رئیس الاطبا حکیم یکتا طبیب با فرہنگ فلاطون زماں حکیم
حسام الدین خاں عرف حکیم منجھلے صاحب مرحوم خلف الصدق حضرت عالیجناب
زبدۃ الصلحا حکیم بخش خاں صاحب مغفور۔ یہ بزرگ مشہور متقی نبض شناسی میں یگانہ
اور مرض دانی میں مشہور زمانہ تھے بیشتر علاج آنکھوں کا کرتے تھے نابینا کو چشم زدن میں بینا کرتے
تھے۔ کحل نرگس انسے عیارہ سیر قانی جانتی تھا اور صنوبر علاج خفقان کے واسطے انسے رجوع لاتی
تو زیبا تھا۔ اس فن میں یہ مشہور و یکتا زبدۃ الصالحین بے بدل تھے نظیر اپنا نہیں رکھتے تھے
باوجودیکہ ولایت انگلستان میں بڑے بڑے صناع اور ہمہ دان اسوقت موجود تھے مگر حضرت

حکیم صاحب مرحوم کے آگے سے یہ اسے آپکو حکیم معشوق علی بھی کہتے ہیں۔ بڑے اعلے درجے کے خلیق تھے
آپکی اولاد نے مریض سے بہت ملتفت ہو جاتے تھے آپکا خاندان دہلی میں بقائی کے نام سے مشہور ہے۔ اللہ تعالے نے حکیم
صاحب مغفور اور اجداد و الاتبار کو ہمیشہ جنت میں خوش رکھے۔ آمین صاحب خلق محمدی تابع
شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت حضرت مولانا مولوی
محمود الحق صاحب دام فیضہ۔ آپ مشہور متقی۔ نیکی پسند نیک خواہ۔ سیر چشم۔ عابد۔ مرتاض
اعلے درجے کے دیندار۔ سچے مسلمان۔ صادق الوعد۔ امین متین۔ کم گو۔ نرم طبیعت۔ رقیق القلب
حضرت کی صحبت کیمیا اثر ہے۔ بڑے دریا دل۔ خداترس۔ حاجی حرمین الشریفین ہیں۔ مولانا از
عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مولانا موصوف کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مع
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خواب میں وقت صبح زیارت ہوئی کہ ایک جگہہ پر سایبان لگا ہوا ہے وہاں پر حضرت مع
صحابہ تشریف رکھتے ہیں اور وہاں پر ایک گھوڑا موجود ہے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اے محمود تم
یہ گھوڑا لوگے۔ تو مولانا نے عرض کیا فداک روحی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی کیا قیمت ہے
حضور نے اسکی دو قیمتیں فرمائیں ایک سو تیس یا اکیسو اکتیس روپیہ مولانا ممدوح نے لے لیا اس حالت
میں بیدار ہوگئے۔ مولانا شخص بابرکت ہیں آپ حضرت مولانا حضرت عالیجناب شیخ عبدالحق محدث
دہلوی کی اولاد سے ہیں۔ حضرت کے دو صاحبزادے ہیں دونوں سعادتمند نیکی پسند۔ نیک طینت
نیک مزاج۔ پابند فرائض۔ عدیم المثل۔ جوان صالح اعلے درجے کے دیندار مشہور متقی۔ متدین۔
امین متین۔ کم گو خلیق۔ بامروت ہیں۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے اُن دونوں صاحبزادوں میں
عطا کی ہیں میں بیان نہیں کرسکتا ہوں ایک کا نام تو مولوی فتح الاسلام صاحب اور دوسرے
مولوی بدرالاسلام صاحب ہیں ماشاء اللہ دونوں حضرت معزز عہدوں پر ممتاز ہیں مولوی
فتح الاسلام صاحب تو ضلع حصار میں متلخوان ہیں۔ اور مولوی بدرالاسلام صاحب خاص دہلی میں بعہدہ
محافظ دفتر کمشنری متعین ہیں۔ ہمارے معزز مولانا ممدوح کا دامن اخلاق بڑا وسیع اور کشادہ ہے بہرحال آپکی
ذات فی زماننا دہلی میں غنیمت ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے راقم کو

اس بندہ ارکین روزگار کی خدمت میں نیاز بدرجہ غایت ہے اور حضرت کی بھی نظر عنایت اور چشم شفقت اس خاکسار پر مرتبہ نہایت ہے **فقیر** بھی دل سے حضرت مولانا اور دونوں صاحبزادونکا شکر ادا کرتا ہے **شکریہ** ہے طہر اللہ قلوبہا فی قلوب الابرار و ذکر عملہا فی عمل الاخیار

حضرت عالی جناب منشی مبارک علی صاحب دام اقبالہ - یہ صاحب بزرگ متقی - پرہیزگار ہیں منشی صاحب منکسر المزاج - اور اعلیٰ درجہ کے خلیق ہیں - یہ حضرت پابند فریضہ ہیں کمر بستہ رہتے ہیں - علماء کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے پیش آتے ہیں - آپ بعہدہ حوالداری کوتوالی دہلی تعینات ہیں - یا الٰہی انکو خوش رکھ - آمین **حضرت** معلے القاب حاجی سلام بدر الصالحین منشی **سید امتیاز علی صاحب** مصنف شہر انبالہ دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ انکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کی محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے - مصنف صاحب عجیب شخص بابرکت ہیں ایک کامل دال و متجربہ کار ہونے کے علاوہ ایسے با اخلاق اور زندہ دل آدمی ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان بھی انسے ملکر باغ باغ ہو جاتا ہے سید صاحب بڑے مشہور متقی اور متدین ہیں - آپ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - پابند صوم و صلوٰۃ رحمدل - فیاض - متواضع دوست پرور مہمان نواز - با اول سخی ہیں کوئی سائل عالیجناب کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا ہے - حضرت کو منصب منصفی سرکار انگریزی سے حاصل ہے طبیعت داد و دہش کی طرف از حد مائل ہے - علمی لیاقت میں بھی ماشاء اللہ استعداد تام ہے - باوجود اس مناصب اور مراتب کے خلق عام ہے - فی زمانا مصنف صاحب کا دم غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے زینت اسلام ہے **فقیر** بھی حضرت کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے یا الٰہی مصنف صاحب کو دارین میں خوش رکھ اور حشر انکا آل عبا سے کر - آمین -

صلہ رحمی کے بیان میں

حدیث عن جریر ابن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس (متفق علیہ) **ترجمہ** روایت ہے جریر ابن عبد اللہ سے

سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رحم کرتا اللہ اس شخص پر کہ نہیں رحم کرتا
لوگوں پر (نقل کی بخاری نے) حدیث عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قضی لاحد من امتی حاجۃ یرید ان یسرہ بہا فقد سرنی ومن سرنی فقد سر اللہ
ومن سر اللہ ادخلہ الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ جو شخص واکرے حاجت دینی یا دنیوی واسطے کسی کے امت میری سے ارادہ کرتا ہے یہ کہ خوش کرے
اسکو ساتھ اسکے پس تحقیق خوش کیا اُسنے مجکو یعنی میں خوش ہوتا ہوں بسبب خوشی امت کی اور جسنے خوش کیا
مجکو پس تحقیق خوش کیا اللہ کو اور جسنے خوش کیا اللہ کو داخل کریگا اُسکو اللہ بہشت میں ۔ اللہ والوں نے
کیا کیا نہ اللہ اور رسول کو خوش کیا ۔ گیا کیا نہ غرض نیکی الجوئی کی الحمد للہ فی زماننا ایسے ایسے اللہ کے بندے
دیندار متقی نیکبخت ۔ نیکنام ۔ نیکی پسند باخبر مومنین امرا جلیل القدر صالحین میں سے موجود ہیں کہ جنکا
ذکر خیر میں اپنی کتاب میں بطور یادگار یادداشت ایک بڑی خوشی سے درج کرکے اپنا نامہ اعمال سعادت
سے پُر کرتا ہوں چنانچہ **حضرت** عالیجناب معلے القاب **نواب عبد الشکور خان صاحب** بہادر دام اقبالہم رئیس
بھیکن پور ضلع علیگڈھ ۔ آپکے کمالات کے لکھنے کی زبان قلم میں کہاں طاقت ہے ۔ حضرت کا ذکر خیر
میں بڑی خوشی سے لکھتا ہوں ۔ یہ وہ خیر مجسم عالی ہمت ۔ بلند حوصلہ فراخ دل رئیس ہیں جنہوں نے
ایکہزار روپیہ بڑی خوشی کے ساتھ مدرسہ طبیہ مجیدیہ میں مرحمت فرمایا ۔ ہم ایسے ذی لیاقت نفع رساں ملک و
قوم والیان ملک کو بڑی وقعت کی لائق جانتے ہیں ۔ رئیس صاحب ممدوح بڑے نیکنام ۔ نیکی پسند مشہور
متقی ۔ دیندار ۔ نیک مزاج ۔ رحمدل ادائے نماز پنجوقتہ میں کمربستہ ہیں ۔ علما کے بڑے قدردان ہیں
بہرحال حضور کا دم اسوقت غنیمت ہے ۔ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے **فقیر** ہی رئیس موصوف
کا دلی سچے دعاگو ہے یا الٰہی نواب صاحب ممدوح تا صد و سی سال سلامت رہیں آمین ۔ **حضرت** فرشتہ رو
ملک خو افضل عہد جناب **محمد ہادی یار خان صاحب بہادر** رئیس ادون **ضلع علیگڈھ** دام
اقبالہ ۔ آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں ۔ اللہ تعالے نے حضور کو مجموعہ محامد پیدا کیا ہے ۔
عالیجناب وہ نیکنام رئیس باخبر ہیں ۔ جنہوں نے بہزار خوشدلی اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ

ہمارے معزز حکیم حافظ صاحب عبدالمجید خان صاحب نے مدرسہ طبیہ میں عنایت فرمایا - آپ بڑے باذل سخی
فیاض - عالی ہمم بامروت آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی فراخ دلی سے سلوک
ہوتے ہیں - یہ صاحب متشرع - دیندار پابند صوم وصلوٰۃ از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں -
بہرکیف رئیس صاحب کا دم مغتنمات سے ہے سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے **فقیر** بھی
رئیس ممدوح کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے **شکریہ** یہ ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وزکی عملک فی عمل الاخیار - **حضرت** عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار جناب **میر**
احمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ علاقہ ریاست پٹیالہ دام اقبالہ - یہ بزرگ بڑے لائق اور
نیکی پسند نیک نیت خوش اخلاق حاکم ہیں - یہ صاحب متقی - بڑے شریف پرور ہیں جسکو ایکدفعہ اپنے
دامن سے لگاتے ہیں پھر اسکو جواب نہیں دیتے ہیں - بڑے رحمدل آنکھ میں حیا و شرم بہت ہے - بڑے فیاض
باذل سخی ہیں کہ کوئی سائل آپکے در دولت سے محروم نہیں جاتا ہے - یہ حضرت اعلے درجہ کے دیندار اور
متدین آدمی ہیں علماء کے آپ بڑے قدردان ہیں - میر صاحب سید سندی عالی نسب ہیں - برتاؤ حضرت
کا بہت عمدہ ہے - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور کشادہ ہے - میر صاحب موصوف نے جس مقام کو چھوڑا -
وہاں کی رعایا چشم پر آب ہے - بہرحال ایسے نیک نفسوں کا ایسے زمانہ میں ہونا بسا غنیمت ہے
اصل تو یہ ہے کہ ایسے ہی حاکموں سے اسلام کو تقویت ہے **فقیر** بھی میر صاحب کے لئے دل سے دعا دیتا ہے
کہ یا الٰہی میر صاحب کو ہمیشہ خوش رکھ - اور حشر میر صاحب ممدوح کا آل عبا سے کر آمین - **حضرت** عالیجناب
منشی **سعید الدین صاحب** ڈپٹی انسپکٹر ریواڑی دام اقبالہ - آپ اعلے درجہ کے دیندار -
جوان صالح - فیاض - متواضع - امین - متین - مہمان نواز - خادم علماء و مساکین - محب رسول خدا
نیک مزاج خوش فکر - نازک خیال - فصیح اللسان - عالی نسب - سید سندی - ریواڑی کی تقدیر
اچھی ہے کہ ڈپٹی انسپکٹر منشی سعید الدین صاحب سا بزرگ متقی یہاں موجود ہے - یہ بزرگ بڑے لایق اور
خوش اخلاق ڈپٹی انسپکٹر ہیں کیوں نہو یہ صاحب منجھلے بھائی ہمارے معزز مقتدر مربی و حامی اسلام
حضرت حاجی مولانا مولوی حافظ وکیل عزیز الدین صاحب مد فیضہ کے ہیں - کہ جنکا دم آج دہلی

میں مغتنمات میں سے ہے ہمارے وکیل صاحب کے دم سے اسلام کو رونق ہے - غریبونکو فیض - علما کو حضور یا الہی حافظ حاجی صاحب اور ڈپٹی انسپکٹر صاحب کو دین و دنیا میں خوش رکہہ آمین حضرت جناب عالی القاب ممدوح الخطاب نجابت نصاب سلطان محمد خان صاحب دام اقبالہ - قلم کو طاقت نہیں کہ آپکے اوصاف حمیدہ سے ایک حرف لکھے زبان کو یارا نہیں کہ آپکے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے منصب وکالت حضرت نواب رجابنہ سے حاصل ہے یعنی عالیجناب نواب رجابنہ کے وکیل ہیں آپ بڑے عالی نسب ہیں ہمارے معزز وکیل ممدوح کے اجداد والاتبار عالی خاندان والا دودمان حضرت نواب جہجر مرحوم کے بڑے بڑے عہدوں پر معزز و ممتاز رہے ہیں آپکے جد امجد حضرت خانصاحب عبد الصمد خان مرحوم و مغفور تھے جو نواب جہجر کے اول درجہ کے اہلکار اور قریبی رشتہ دار تھے - حضرت خانصاحب مرحوم بڑے عالی حوصلہ اور بہادر اور نیکنام تھے اللہ انکو جنت میں خوش رکھے - حضرت وکیل صاحب اس نیکنام کی اولاد میں سے ہیں آپ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ کے قدیمی رئیس ہیں - آپ بڑے خلیق پابند فریضہ - ملنسار - دوست نواز - بامروت آدمی ہیں - آنکہہ میں حیا و شرم بہت ہے - جنکا دم فی زماننا غنیمت ہے یا الہی انکو دوجہان میں خوش رکہیو - حضرت فرشتہ سیرت نوشیروان زمان جناب محمد بہاء الدین خان صاحب بہادر مدار المہام ریاست جوناگڈہ دام اقبالہ - حضرت مدار المہام صاحب اعلے درجہ کے متقی متدین آدمی ہیں - آپ بڑے رحمدل فیاض - خدا ترس - سیر چشم - نیک مزاج - پابند صوم و صلوۃ - محب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شعر کتاب مفصل ترا آب بحر کافی نیست ❖ کہ تر کنم سر انگشت و صفحہ بشمارم - آپ نہایت خوش عقیدہ - درویش طینت رئیس ہیں - یا الہی انکو دارین میں خوش رکہہ جناب وحید عصر فریدون دہر حاجی حرمین شریفین و زائر بیت المقدس و روضہ مبارک جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم حاجی خیر التلی صاحب بنگش دام اقبالہ حاجی صاحب شخص بابرکت ہیں - آپ بڑے سیاح - دریادل نیکنام - از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ادائے نماز پنجوقتہ میں کمر بستہ ہیں - حضرت بڑے خلیق باخیر آدمی ہیں کلمۃ الخیر کے کہنے میں دریغ نہیں کرتے ہیں - مخیر - مہمان نواز - فروتن اور دیندار ہیں یا الہی

انکو بھی دو جہان میں خوش رکھیو حضرت عالیجناب حاتم روزگار پر رحمت پروردگار
صاحبزادہ رسول خاں صاحب بہادر رحم فیضہ وکرمہ - صاحبزادہ صاحب بزرگ - متقی - پرہیزگار
بابرکت آدمی ہیں یہ بزرگ بڑے لائق اور خوش اخلاق ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع اور
کشادہ ہے - سبحان اللہ وبحمدہ عجیب شخص ہیں - خدا تعالےٰ نے عالیجناب کو ایک مجموعہ
محامد پیدا کیا ہے - جنکے وجود باجود سے باعتبار دین و دنیا اتقیا کو رونق ہے - بڑے مہمان
نواز شریف پرور مقید فریضہ - پابند نوافل و سنن ہیں - شب و روز عبادت الٰہی میں بسر
کرتے ہیں - اور عاشق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم - آجتک سلف سے ایسا رئیس نہ دیکھا نہ سنا
کہ زہد و تقویٰ بدرجۂ غایت ہے اور خلق بمرتبہ نہایت - یا الٰہی دارین میں انکو سرسبز کر -
آمین - عالیجناب افتخار الامرا عمدۃ الصلحا نواب ولایت محمد خاں صاحب خلف الرشید نواب فیض احمد خاں رئیس اعظم
اجنلی سیوہارہ حسن الحسینی جنکو نہایت خوش رو پیدا کیا ہے ویسے ہی خصائل عمدہ ہیں - باوجود امیر زادہ ہونیکے ایسا متقی نہ دیکھا نہ سنا - پابند صوم و صلوٰۃ - سیر چشم - دریا دل - امین - باذل ہیں - سائل کو
خالی جواب دینا نہیں جانتے - ہمیشہ جواب باصواب ہی دیتے ہیں - بڑے مسکین پرور - دوست
نواز - خلیق - متواضع بامروت اور باخبر آدمی ہیں - شریفوں اور حاجتمندوں کے ساتھ بڑی
فراخدلی سے سلوک ہوتے ہیں - علماء دین بڑی تواضع سے پیش آتے ہیں - اصل تو یہ ہے
اسلام کی زینت انہیں سے ہے فقیر بھی نواب صاحب موصوف کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہے
شکریہ یہ ہے طہر اللہ قلبك فی قلوب الابرار وزکی عملك فی عمل الاخیار -
جامع صفات پسندیدہ مستجمع اوصاف حمیدہ یگانۂ عماید روزگار وحید اراکین شہر و دیار
حضرت عالیجناب منشی علیم اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر بنگلہ فاضلکا
دام اقبالہ - اوصاف انکے خارج از تقریر اور بیرون از تحریر ہیں - یہ صاحب اعلےٰ درجہ کے دیندار
نیکی پسند - ملنسار - متقی - عالی نسب - پابند فرائض و نوافل - مہمان نواز - محب رسول خدا
متواضع - خادم علماء و مساکین نخیر باخبر آدمی ہیں - خلیق بھی آپ بڑے درجہ کے ہیں

ہمت میں انتخاب ۔ حلم و مروت میں لاجواب ۔ خوش عقیدہ ۔ خدا ترس علمی لیاقت ماشاء اللہ
منشی صاحب کو بہت ہے ۔ آپکے محاورات نازک سے خوے دلبراں خجل اور مضامین پاکیزہ سے
مزاج لطیف لعباں منفعل ۔ یہ حضرت ہمارے عزیز حبیت مند ۔ حامی اسلام حاجی حرمین شریفین حضرت
مولانا حافظ عزیز الدین صاحب وکیل ہائیکورٹ کے داماد ہیں ۔ بہرحال فی زمانا منشی علیم اللہ صاحب کا
دم غنیمت ہے میں بہت خوشی سے آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں یا آلٰہی انکو تا صدہا سال
سلامت رکھیو حشر انکا مع النبیین حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد رسول اللہ وآلہ واصحابہ سے کریو آمین

نبی عربی کا نام گناہوں کو مٹاتا ہے

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی مرۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر
مرات ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے درود پڑھا ایک بار مجھپر درود پڑھیگا
اللہ تعالے اُس پر دس بار **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس بالجنۃ
اکثرھم علی والی بالصلوۃ ۔ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے
لوگ جنتی ہیں جو اکثر درود بھیجتے ہیں مجھپر اور میری آل پر **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی والی الف مرۃ لا یموت حتی یبشر لہ بالجنۃ **ترجمہ** فرمایا نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر اور میری آل پر ہزار بار تو نہ مریگا یہانتک
کہ خوشخبری ہوگی اُسکو جنت کی ۔ **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی علی والی الف صلوۃ لم تمس النار جلدہ ابدا **ترجمہ** فرمایا نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود پڑھے مجھپر ہزار بار اور میری آل پر اُسکی جلد دوزخ کی
آگ کو کبھی نہ چھوئیگی **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلوتکم علی والی
محو ذنوبکم کما یمحو الماء النار **ترجمہ** فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
درود پڑھنا تمہارا مجھپر اور میری آل پر مٹا دیتا ہے گناہ تمہارے جیسا کہ بجھا دیتا ہے
پانی آگ کو **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نسی الصلوۃ علی والی

فَقَدْ اَخْطَأَ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بہولا درود
بہیجا مجہپر اور میری آل پر پس تحقیق بہول گیا وہ راستہ جنت کا حدیث قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاٰلِیْ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ اَرْبَعِیْنَ مَرَّۃً
مَحَی اللّٰہُ عَنْہُ ذُنُوْبَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے جسنے درود پڑہا مجہپر اور میری آل پر جمعہ کے دن چالیس مرتبہ مٹادیتا ہے خدا
تعالی اُسکے گناہ چالیس برس کے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مَا مِنْ دُعَاءٍ اِلَّا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ حَتّٰی یُصَلِّیْ عَلَیَّ وَعَلٰی اٰلِیْ
وَتَابِعِیْ وَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ تَخَرَّقَ ذٰلِکَ الْحِجَابُ وَدَخَلَ الدُّعَاءُ
وَاِذَا لَمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ تَرْجِعُ الدُّعَاءُ ترجمہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں کوئی دعا مگر درمیان اُس دعا اور درمیان خدا کے پردہ ہوتا ہے یہانتک کہ
درود پڑہے مجہپر اور آل میری پر اور تابع میرے پر جب کرے یہ تو پہٹ جاوے وہ پردہ اور
داخل ہووے دعا اور جب نکرے یہ تو پہر جاوے دعا۔ یہاں پر ایک ابرار کا حال لکہا
جاتا ہے حکایت روایت ہے کہ حضرت موسلی نے ایک دفعہ کچہہ جناب باری میں
اپنی تمنا ظاہر کر کے دست دعا بدرگاہ جناب باری اُٹہائے تہے اور درود شریف جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہیجنا بہول گئے تو اُسوقت غیب سے ایک آواز آئی کہ اے
موصلی تو نے ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہیں بہیجا۔
اور ہماری جناب میں اپنی تمنا ظاہر کی اس قصور میں تمہاری کل کی کل عبادت ساٹھ سال کی
ضایع ہوگئی میں نہیں قبول کرونگا جب تک تیرے سے میرے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی روح خوش ہوگی۔ لکہا ہے کہ یہ بزرگ اُسیوقت درود شریف کے پڑہنے سے
ایک دم غافل نہ رہتے ہی ہر وقت درود شریف پڑہا کرتے تہے اور رویا کرتے تہے
حتی کہ چالیس برس تک آپ نے ایک شب رات کو خواب میں آپ کو زیارت رب العالمین

کی ہوئی تو جناب باری نے حکم کیا کہ اے موصلی تو کیوں رویا کرتا ہے۔ انہوں نے
عرض کیا یا الٰہی تیرے حبیب محمد رسول اللہ پر ایکدفعہ درود بھیجنا بھول گیا تھا تیری جناب
سے اسپر مجکو زجر ہوئی تھی اسروز سے روتا ہوں حکم ہوا کہ موصلی ہمتو چالیس برس سے
تیرے نامہ اعمال میں کوئی گناہ نہیں لکھتے ہیں تیرا درود شریف ہماری جناب میں
قبول ہوگیا وہ خطا ہمنے بسبب درود کے بخشدی سبحان اللہ درود شریف
بھی کیا عمدہ نعمت ہے الحمد للہ فی زمانا بھی اللہ کے بندے دیندار روسا جلیل القدر
ہیں ایسے ایسے دیندار موجود ہیں کہ جنکی ہر وقت زبان پر درود شریف جاری رہتا ہے
میں بھی ایک بڑی خوشی سے ان دیندار ونکا نام ایک لقا سے یادداشت اپنی کتاب
میں درج کرتا ہوں اپنے نامہ اعمال کو حسنات سے پر کرتا ہوں چنانچہ حضرت عالیجناب
بدر الصلحا افتخار الامرا احباب اعجاز حسین خانصاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔
یہ حضرت مشہور متقی۔ پابند فریضہ۔ عالی خاندان۔ منکسر المزاج۔ عزوتن۔ فیاض بابرکت شخص
ہیں۔ دامن خلاق اس بزرگوار کا بڑا وسیع اور کشادہ ہے۔ محب رسولخدا ہیں۔ ہر وقت
درود شریف ورد زبان ہے حدیث قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم صلوتکم علی والی محو
ذُنُوبُکُم کَمَا یُمحُوالمَاءُ النَّارَ آپکا دم شاہجہانپور میں اسوقت غنیمت ہے فقیر بھی دل
سے دعا دیتا ہے اللّٰھم احشرہ مع النبیین خصوصا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ۔ اور اسجہان میں خوش رکھہ۔ حضرت عالیجناب تجار الامرا رئیس اعظم
مسعود خاں صاحب بہادر تحصیلدار ریلی بہیت دام اقبالہ۔ جو جو خوبیاں اللہ تعالے نے
ذات بابرکات میں عطا فرمائی ہیں انمیں سے اگر ایک شمہ لکھوں بیان نہیں ہوسکتے حسن
خوبی کو جو میزان فکر میں وزن کیا تو ایک سے ایک کو برتر پایا۔ یہ حضرت بڑے دیندار
پابند صوم وصلوۃ۔ ملنسار ازعشاق رسولخدا ہیں۔ اور خلیق بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں
ایک ادنے آدمی سے بھی ملتفت ہو جاتے ہیں۔ بڑے قدر دان علما وفضلا کے ہیں

بیان روسا عظام شاہجہانپوری

حاشیہ

حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی و
من اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ" ہمارے والاعلیٰ
حضرت کیطرف نظر فلاح ہے - ہر کہ و مہ آپ کے لطف و کرم کا مداح ہے فی زماننا رئیس صاحب ممدوح
کا دم بھی از بس غنیمت ہے فقیر بھی دل سے دعاگو ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار
وذکی عملک فی عمل الاخیار — عالیجناب زین الامرا والعلما حضرت مولانا مخدومنا
مسیح الزماں خان صاحب بہادر رئیس جلیل القدر مد فیضہ واقبالہ - احسن الخالقین
نے مولانا ممدوح کو ایک مجموعہ محامد پیدا کیا ہے حضرت از عشاق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اعلیٰ درجہ کے اشہر متقی - بڑے سخی ہیں بقولہ علیہ السلام الجنۃ دار الاسخیاء - حامی دین
متین - بہت رحمدل - مزاج میں انکساری بدرجہ غایت ہے یہی مقتضا ہے دینداری کا رئیس صاحب
بڑے علما نواز شریف پرور غریبوں اور مسکینوں کے بڑی فراخدلی سے مسلوک ہوتے ہیں
اسوقت غربت اسلام میں جناب مولانا رئیس موصوف کا دم بسا غنیمت ہے فقیر بھی بڑی خوشی
سے انکو دعا دیتا ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش رکھ - آمین عالیجناب رئیس الامرا
محمود حسن خاں صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ - آپکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتیں ہیں
خدائے تعالیٰ نے رئیس موصوف کو بہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - آپ بڑے عادل -
عدل و انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے - برتاو عمدہ صادق الوعدہ - بڑے نمازی
پرہیزگار بابرکت آدمی ہیں - یہ حضرت خادم علما و مساکین باخبر شخص ہیں - سائل کو دروازہ
سے محروم نہیں جانے دیتے ہیں اس حدیث پر آپکا عمل ہے حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم صدقۃ السر تطفی غضب الرب وصدقۃ العلانیۃ تنجیہ من النار
تحفہ کو بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں - اور اسکا صلہ معقول دیتے ہیں آپکا قول ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تحفہ من جانب اللہ بہت خوشی سے قبول کرو ذکر و
تمام ازل نے آپکو نہایت نیکنام پیدا کیا ہے - اسلام کی رونق ایسوں ہی سے ہے

فقیر بھی دعا دیتا ہے یا الٰہی رئیس صاحب کو دو جہان میں سرسبز کر اور حشر تو فنا مع الابرار کر۔ آمین۔ **عالیجناب محمد ظہور خاں** صاحب بہادر وکیل ججی لوائی دام اقبالہ۔ قلم کو کہاں طاقت ہے کہ جناب والا کے اوصاف لکھے اور زبان کو یارا نہیں کہ حضرت کے محامد پسندیدہ سے ایک لفظ کہے۔ آپ کی ذات فیض آیات سے باعتبار دین اسلام کو بڑی تقویت ہے اور ادھر باعتبار دنیا فرقہ وکلا کو زیب و زینت۔ وکیل صاحب بڑے عالی حوصلہ متقنن متحمل و بردباری کی گویا زینت ہیں۔ بڑے متواضعین سے ہیں علما کو دیکھکر باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی قدر دانی کرتے ہیں۔ اور ادائے نماز پنجگانہ میں لگے رہتے ہیں۔ لیاقت علمی میں ماشاء اللہ استعداد تام حاصل ہے۔ باوجود اس منصب و مراتب کے خلق عام ہے اصل تو یہ ہے ایسوں ہی کے زیب و زینت اسلام ہے **فقیر** بھی وکیل صاحب ممدوح کا دل سے دعا گو ہے یا الٰہی آپکی دو جہان میں آبرو رکھ آمین۔ **عالیجناب** فرشتہ رو ملک خو آصف عہد زبدۃ الامرا عالیجاہ **تجمل حسین خاں** صاحب بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ سبحان اللہ و بحمدہ اللہ تعالٰی نے آپکو عجیب شخص بابرکت خیر مجسم پیدا کیا ہے۔ آپکے خیالات پاکیزہ آپکو آفاق میں سربلند کرنیوالے اور شہرت دینے والے ہیں۔ آپ بڑے باخبر آدمی ہیں اور یہ حضرت بڑے خوش اخلاق رئیس ہیں۔ اداے فرائض و سنن میں مستعد ہیں اور بڑے خداترس ہیں۔ بڑے مسکین پرور علما نواز ہیں۔ فی زماننا عالیجناب کا دم اس غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس موصوف کو دعا دیتا ہے **طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار وزکی عملک فی عمل الاخیار**۔ صاحب خلق محمدی تابع شریعت احمدی افضل الکرام اشرف العظام ملک سیرت فرشتہ صورت صلحاے زمان عالیجناب حضرت مولانا **مطیع اللہ خاں صاحب** بہادر رئیس اعظم دام اقبالہ۔ احسن الخالقین نے ذات بابرکات کو جس حسن خوبی کے ساتھ پیدا کیا ہے اس سے سب خوبیاں عطا کی ہیں۔ عالیجناب مولانا رئیس موصوف اعلے درجہ کے خلیق ہیں۔ خلق و ہمت میں انتخاب

حلم و مروت میں لاجواب - بڑے عابد مرتاض - سیر چشم - دریا دل - باذل -
متواضع منکسر المزاج حسن سیرت متقی - دیندار اور بزرگ شخص ہیں - بڑے علما نواز ہیں
فی زماننا ذات فیض آیات آپکی شاہجہانپور میں بسا غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف
کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبات فی قلوب الابرار و زکی عملات فی
عمل الاخیار - فضائل پناہ کمالات دستگاہ سرتاج فضیلت آبروے
شریعت جامع علوم معقول و منقول حاوی فروع و اصول حضرت عالیجناب
افتخار الامرا والعلما مولانا مولوی محمد الباسط صاحب بہادر رئیس اعظم
صدر اعلےٰ دام اقبالہ - جو خوبیاں اللہ تعالے نے آپکی ذات بابرکات میں
عطا فرمائی ہیں ان میں سے اگر ایک شمہ لکھوں تو کیا امکان ہے حسن و خوبی کو جو
میزان فکر میں وزن کیا تو ایک کو ایک سے برتر پایا رئیس ممدوح بڑے نیکنام
اور نیکی پسند عدیم المثل ہیں - بڑے دریا دل اعلےٰ درجہ کے باذل اور فیاض -
متقی متدین مستقل مزاج فہیم اور بزرگ شخص ہیں - نماز پنجگانہ اور تلاوت قرآن
کبھی قضا نہیں ہوتی - نہایت رحم دل ہیں دروازہ سے کوئی سائل خالی نہیں جاتا
بڑے مسافر نواز ہیں - فی زماننا جناب کا دم بہت غنیمت ہے - اصل تو یہ ہے
کہ ایسوں ہی سے اسلام کی بڑی زینت ہے فقیر بھی مولانا رئیس موصوف کا
دل سے دعا گو ہے - یا الٰہی انکو دارین میں خوش و خرم رکھیو - آمین -
عالیجناب حاتم روزگار آیہ رحمت پروردگار مقصود علیخاں صاحب
بہادر رئیس اعظم صدر اعلےٰ دام اقبالہ آپکی خوبیاں حیطہ تقریر سے افزوں
اور حیز تحریر سے بیروں - آپ بڑے رئیس اعظم درویش سیرت ہیں - مزاج میں ازحد
انکساری ہے **حدیث** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان
اللہ رفیق یحب الرفق فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ نرمی کرنیوالا ہے

دوست رکھتا ہے نرمی کو - اور آپ بڑے صاحب حیا ہیں **حدیث** فان الحیاء من الایمان - والایمان فی الجنۃ - عالی جناب بڑے صادق الوعدہ ہیں - دینداری میں منتخب ہیں - خلق و مروت بدرجہ اتم ہے مسکین پرور اور علما نواز ہیں - سچ تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے اسلام کی زینت ہے اسوقت آپکا دم بہت غنیمت ہے **فقیر** بھی رئیس موصوف کو دل سے دعا دیتا ہے طہر اللہ قلبک فی قلوب الابرار و زکی عملک فی عمل الاخیار - جامع صفات حمیدہ مجمع اوصاف پسندیدہ یکانہ روزگار وحید اراکین شہر و دیار فیاض زمان عالیجناب شیخ **عبد الرسول** صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سابق حال پنشن یافتہ فریدآباد دام اقبالہ - انکی خوبیاں بیان نہیں ہو سکتی ہیں - اللہ تعالے نے انکو ایک عیر مجسم مخیر با خیر آدمی پیدا کیا ہے - آپ نیک کاروں کی امداد میں سب سے پہلے سبقت لیجاتے ہیں - آپ بڑے متقی نمازی پابند صوم و صلوۃ - مہمان نواز - شریف پرور عالم سے بڑی خاطر سے پیش آتے ہیں اور بہت عزت کرتے ہیں - **حدیث** قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اکرم عالما فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ ومن اکرم اللہ فماواہ الجنۃ - خلیق بھی اعلے درجہ کے ہیں - دامن اخلاق آپکا بڑا وسیع ہے - عجیب بے نفس درویش طینت ہیں اصل تو یہ ہے کہ ایسوں ہی سے رونق اسلام ہے جنکا دم فریدآباد میں غنیمت ہے **فقیر** بھی تہ دل سے رئیس اکسٹرا اسسٹنٹ شیخ موصوف کا دعاگو ہے - یاالہی ہمارے معزز شیخ صاحب کو دو جہان میں سرخرو رکھ - اور حضرت شیخ صاحب کا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

ہم اپنے معزز تحصیلدار صاحب کا حال اپنی کتاب میں ایک تقاریا یادداشت لکھتے ہیں اور نامہ اعمال حسنات سے پر کرتے ہیں - عالیجناب افضل الکرام اشرف العظام اعنی حضرت پیرجی **رفیع الدین** صاحب تحصیلدار دہلی رئیس ہانسی دام اقبالہ - اللہ تعالے نے انکو ہمہ صفت موصوف پیدا کیا ہے - دیندار بھی آپ اعلے درجہ کے ہیں نثار نیچگانہ

تلاوت قرآن و قضا نہیں ہوتی آپ منکسر المزاج ایسے ہیں کہ باوجود اس جاہ و حشم
کے نخوت و غرور کا نام تک نہیں - بربادۂ عمدہ انصاف آپکا منصف حقیقی کو پسند ہے
جس مقام کو آپ نے چھوڑا رعایا وہاں کی چشم پرآب رہی محب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں ہر وقت درود زبان پر جاری ہے خلیق بھی ایسے ہیں کہ گویا خلق مجسم ہیں
عقیل فہیم متین - سیر چشم - چاشنی چشیدہ بابرکت آدمی ہیں - خادم علما و فقرا
ہیں حضرت مولانا قطب جمال ہانسوی رحمۃ اللہ آپ کے جد امجد ہیں - آپکی آنکھ میں حیا و شرم
بہت ہے - تحصیلدار صاحب بزرگزادہ ہیں اور مخیر باخیر آدمی ہیں - علاوہ اسکے آپ زندہ
دل ایسے ہیں کہ پژمردہ خاطر اور افسردہ طبیعت انسان انسے ملکر باغ باغ ہوجاتا ہے -
دہلی میں نمائشگاہ آپکے دم سے جاری ہوئی ہے - بہرکیف آپ کا دم دہلی اور ہانسی میں غنیمت
ہے اسلام کو ایسوں ہی سے رونق ہے - میرے محسن اور میرے مربی حضرت مولانا حافظ
وکیل عزیز الدین صاحب دام اقبالہ کے یار غار ہیں - یا الٰہی میری جناب ممدوح کو ہمیشہ خوش رکھ
اور حشر آپکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر - آمین -

میں بڑے فخر کے ساتھ اپنے معزز رئیس جناب منشی عبدالحق صاحب موضع رٹول ضلع میرٹھ
کا حال لکھکر اپنا نامہ اعمال حسنات سے پُر کرتا ہوں - عالیجناب صاحب خلق محمدی **منشی
عبدالحق** صاحب خلف الرشید شیخ **عنایت علی** صاحب مرحوم جعل الجنۃ مثواہ
ہمارے معزز منشی صاحب - بڑے نیکنام - نیک طینت - درویش سیرت بابرکت آدمی ہیں
منشی صاحب موصوف بڑے سخنور سخندان سخن سنج - چاشنی چشیدہ - ایک کاردان
تجربہ کار متقی بابرکت آدمی ہیں - ہمیشہ کتب نفیسہ و صحف لطیفہ و کتب تواریخ آپکے
مطالعہ میں رہتی ہیں - الحمد للہ منشی صاحب کی بذلہ سنجیاں ایک عالم پسند ہیں - آپکے محاورات
نازک سے خوبے دلبران خجل اور مضامین پاکیزہ سے مزاج لطیف طبعان منفعل - آپ
علما کے بڑے قدردان اور مخیر باخیر ہیں بہرکیف آپکا دم تعلقہ رٹول میں مغتنمات سے ہے

قیصر یہی منشی صاحب کو دل سے دعا دیتا ہے یاالٰہی منشی صاحب کو دین و دنیا میں معزز رکھ آمین۔

میں بہت خوشی سے اپنی کتاب کا خاتمہ اس عالی ہمت پر کر کے مصروف مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات ہوتا ہوں۔

مناجات مصنف دربارگاہ الٰہی

یاالٰہی میں نے اپنے نیک گمان کے بموجب ان حضرات کے نام نامی اور اسمای گرامی تفسیر ابر کرم المعروف مناقب الاسمی امرای باخیر میں تحت ذکر ابرار و اخیار لکھے ہیں ان حضرات کو دنیا میں خوش رکھ اور آخرت میں انکی مغفرت کر۔ اَللّٰھُمَّ اَحْشُرْھُمْ مَعَ النَّبِیِّیْنَ خُصُوْصًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰلِ عَبَا صَحَابَہ وَتَابِعِیْنَ وَ تَبَعِ تَابِعِیْنَ وَ اَوْلِیَاءِ الْعِظَامِ وَ صَالِحِیْنَ۔ رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۵

اعلان

تفسیر ہذا کی بموجب قانون بست ۱۸۴۷ع کے رجسٹری نفظ بلفظ ہو چکی ہے بغیر اجازت راقم کوئی صاحب قصد

چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا کا نکریں ورنہ نقصان پائینگے

جس صاحب کو کتاب منگوانی منظور ہو تو اس پتہ سے

طلب فرمائیں ۔ دہلی کوچہ پنڈت بر مکان مولوی محمد

امیر الدین احمد المشہور واعظ جامع مسجد دہلی ۔ ۲ ربیع الثانی

سنہ ۱۳۰۷ ہجری نبوی صلعم ۔ جس کتاب پر میری مہر اور قلمی دستخط نہوں وہ مسروقہ ہے

العبد
مولوی محمد امیر الدین احمد دہلوی

